حقِ الٰہی

جلد دوم

(حق الٰہی پارٹ 2)

سدھارتھ چٹرجی

مترجم

جہانگیر عالم

ناشر

روزورڈ بکس، نئی دہلی-۲۵

www.urduchannel.in

© جملہ حقوق بہ حق مولف محفوظ

ISBN: 978-93-85294-31-0

نام کتاب	:	حقِ الہٰی
مؤلف	:	سدھارتھ چٹرجی
مترجم	:	جہانگیر عالم
تعداد	:	500
ناشر	:	روزورڈ بکس
اشاعت	:	2018
ہدیہ	:	500/-
مطبع	:	Nakshatra Art

Title of the book : **Haq-e-Ilahi part - 2**

Author : Sidhdharth Chaterji

Translator : Jahangeer Alam

Published by : Roseword Books

New Delhi - 110025

Mobile : 9312246609

E-mail : rosewordbooks@gmail.com

First Edition : 2018

Quantity : 500

Printed at : Nakshatra Art

Price : Rs 500/-

www.urduchannel.in

اس کتاب کی حفاظت اور نشر و اشاعت کی ذمہ داری میں حضرت وارث پاک پر چھوڑتا ہوں

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

فہرست

1)	عرض ناشر	6
2)	افتتاحیہ	7
3)	دیباچہ	8
4)	سورۃ الفاتحہ	13
5)	سورۃ البقرۃ	15
6)	سورۃال عمران	130
7)	سورۃ النساء	183
8)	سورۃالمائیدہ	240
9)	سورۃالانعام	279
10)	سورۃالاعراف	325
11)	سورۃالانفال	376
12)	سورۃ التوبہ	396
13)	سورۃیونس	437

www.urduchannel.in

عرض ناشر

جناب سدھارتھ چٹرجی صاحب کلکتہ کے مشہور و معروف برہمن خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں بچپن ہیں سے مذاہب کا مطالعہ ان کی دلچسپی کا موضوع رہا ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی سے کامرس میں گریجویشن کے بعد BSFاور Air Force میں ان کی تقرری اونچے عہدوں پر ہوئی، ہندستان کے Polo Water کے مشہور و معروف Player رہے۔ کئی ملکوں میں انھوں نے اس میدان میں ہندوستان کی بھرپور نمائندگی کی۔ لیکن پھر بعد میں BSFاور Air Force کی نوکری چھوڑ کر اسلام اور قرآن کا مطالعہ شروع کیا۔ اپنے مطالعے کے ابتدائی نتیجوں کی بنیاد پر انھوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تشریح کی۔ ترجمہ انھوں نے ٹھیک ٹھیک لیا ہے، البتہ تشریح میں آیات کا مطلب یا تو سائنسی اور عقلی طریقہ سے سمجھانے کی کوشش کی یا پھر Spritual طریقے سے۔ زیادہ تر آیات کی تشریح کو بالکل صحیح نہیں مانا جاسکتا ہے۔

ہم کو شک تھا کہ کہیں قرآن کا معنٰی بھی نہ غلط لیا ہو۔ چنانچہ ہم نے قرآن کا معنی صحیح ہے یا نہیں، اس کی تصدیق کے لیے دو نوجوان اسکالرس زہیر سفیان اور فضیل سفیان سے مدد لی ہے، جو مشہور و معروف مدرسہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ اول الذکر اردو زبان کے اسکالر اور آخر الذکر عربی زبان کے اسکالر ہیں۔ ان دونوں اسکالرس نے ترجمہ کو صحیح قرار دیا۔

چنانچہ ہم سدھارتھ چٹرجی کی تالیف قلب اور حوصلہ افزائی کے لیے اس کتاب کو منظر عام پر لا رہے ہیں، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحیح سمت میں قرآن مجید کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین کی دولت سے نوازے۔ آمین!

مصطفٰی عمری

www.urduchannel.in

افتتاحیہ

میری مادری زبان ہندی یا اردو نہیں ہے اوراس کتاب کو ہندی یا اردو میں شائع کرنے کی خاص وجہ یہ ہے کے ہندوستان کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اس کتاب کو پہونچانا۔میرے ساتھ اس کتاب پر کام کرنے والے جہانگیر عالم کا میں دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ہم میں سے کوئی بھی زبان کا پنڈت (عالم) نہیں ہے اوراس کتاب کی ہر بھول چوک کی ذمہ داری لیتے ہوئے میں معافی کا خواستگار ہوں اورامید کرتا ہوں کے قارئین مجھے اور میرے جذبات کو سمجھتے ہوئے مجھے معاف کردیں گے۔

قرآن شریف پڑھتے ہوئے میرے دماغ میں جو خیالات پیدا ہوئے ہیں وہ میں نے لوگوں کے سامنے رکھنے کی کوشش کی ہے۔میرا پیغام کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں ہے۔میرے ان خیالات کو پڑھتے ہوئے اگر کسی کے دماغ میں کسی قسم کے خیالات اٹھتے ہیں تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کے وہ اس کتاب کی تشریح اور پیغام پر غور کریں تاکہ اس کا جواب وہ خود ڈھونڈ پائیں۔

This is the book of explanation of the Holy Quran with Logic ,science, human nature and with the combination of love, peace, humanity, truth, knowledge, brotherhood and basic ideology of nature and religion, Under the Holy light of Hazrat Mohammed (S.A.W.) and Hazrat Waris Ali Shah (pak) and all the spiritual, scientific and religious incarnation and existence.

www.urduchannel.in

دیباچہ

ایمان لانے والوں کا کارساز خود اللہ تعالی ہے وہ انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاءِ شیطان ہیں، وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے یہ لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے۔

سورہ بقرہ آیت 257

انسانیت، محبت، علم، عدم تشدد، شانتی، امن اور قدرتی سچ ہی اس اعلی طاقت ایشور یا اللہ تعالی کو حاصل کرنے کا راستہ ہے۔ قدرت میں غیر قدرتی کہہ کر کچھ بھی نہیں ہوتا سارے عمل ردو عمل قدرتی ہیں، یہاں تک کے "غیر قدرتی لفظ بھی قدرت پر منحصر ہے۔" جسے سچے علم کی روشنی حاصل ہوتی ہے اسے ہی اللہ تعالی کی مہربانی اور بشارت نصیب ہوتی ہے اور جس کا دماغ شانتی سے بھرا ہوا ہوا اسے ہی تکلیفوں اور دکھوں سے نجات ملتی ہے یعنی "اندھیرے سے روشنی کی طرف" اسے اللہ تعالی لے جاتا ہے سچا علم اور شانتی حاصل ہونے کے بعد جو انسان اپنی حد سے زیادہ موہ مایا، خواہشات، لالچ، حسد اور نفرت کے ذریعہ اپنے آپ کو الجھا کر رکھتے ہیں وہی انسان اجالے سے اندھیرے کی طرف چلا جاتا ہے۔

قرآن شریف کی ہر آیت انسان اور انسانی سماج کو علم، عدم تشدد، شانتی، محبت اور انسانیت کی تعلیم دیتی ہے۔ آیتوں کے اصول کبھی بھی انسان کے ناپاک کردار اور ارادے کے ذریعہ متاثر نہیں ہو سکتے نفرت کی آگ کبھی بھی ان آیتوں کو جلا نہیں سکتی اور یہ آیتیں انسان کی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کا مقام نہیں بن سکتیں۔ آیتوں کے اصول اٹل امر اور اچھے ہیں یعنی لافانی، لازوال اور لامحدود۔ اس کی بنیاد کائنات کی شروعات سے لے کر آخر تک قدرت کے زرے زرے میں منعکس ہوتی ہے۔

آیتوں کی بنیاد سچائی پر ہے اور اس کے قانون انسان اور انسانی سماج کو بہتر سے بہتر بنانے کا حق دار ہیں۔ آیتوں کی گہرائی کو سمجھ کر اسے اپنی زندگی میں لاگو کرنا ہر انسان کا فرض ہے اور یہ ہر انسان کے لئے ایک مکمل زندگی گزارنے کا طریقہ بھی۔ سماج کی پاکیزگی کے مقصد سے آیتوں کے سچے اصولوں کو تمام انسانوں تک پہنچانا جس طرح میرا فرض ہے ٹھیک اسی طرح ہر نیکی، انسانیت، محبت، عدم تشدد اور شانتی چاہنے والے انسانوں کا بھی فرض ہے۔

اللہ کے رحم و کرم سے جو خیالات مجھے حاصل ہوئے ہیں اسے سمجھتے ہوئے میں نے اسے اپنی زبان میں لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ آیتوں کی تشریح کرتے وقت جو زبان میرے دماغ میں پیدا ہوئی میں نے اسی کو کتابی شکل دی۔

اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے   سورہ ابراہیم آیت 8

زرہ زرہ اللہ کی تعریف کرتا ہے مگر اللہ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ قدرت کے خزانے سے جو بھی انسان کو ملا اس کی سچائی اور مقصد انسان اور انسانی سماج کو ترقی اور شانتی عطا کرتے ہیں مگر انسان کی جہالت اس بات کو نہیں سمجھ سکتی کہیں کہیں وہ

www.urduchannel.in

اپنے مقصد سے بھٹک کر اپنے کردار اور ضمیر کو گناہ کے ذریعہ ناپاک کر لیتے ہیں اور بے چین ہو جاتے ہیں۔ عدم تشدد، محبت، انسانیت اور پرہیزگاری میں جو سکون حاصل ہوتا ہے وہ گنہگاروں کو نہیں ملتا۔

آج انسان کے پاس جو کچھ بھی ہے اور تہذیب کی توسیع کی شروعات سے انسان کو جو بھی ملا وہ سب انسانی دماغ کا کمال ہے۔ آج تک مذہب کو جس طرح سے سوچا گیا ہے اس سے انسان کو اور انسانی تہذیب کو نا ہی کوئی فائدہ پہنچا اور نا پہنچے گا مذہب سے اگر کسی کو فائدہ ہوا تو وہ صرف اور صرف مذہب کے ٹھیکے داروں کو۔ جھوٹ موٹ کی کچھ کہانیاں اور کچھ باتیں بیچ کر اسے اپنی کمائی کا ذریعہ بنایا۔ اللہ کے غائبانہ وجود کو ہتھیار بنا کر انسانی سماج کو ضعیف الاعتقادی میں ڈھکیل کر اپنا دبدبہ قائم کرنے کی کوشش کی انسانی سماج کو اس سازش سے نجات دلوانے کے لئے اور مذہب کو سائنسی اصولوں کے ذریعہ سمجھانے کے لئے پاک پروردگار نے میرے دماغ میں مذہبی کتابوں کے وہ راز عطا کئے ہیں جس سے انسان اور انسانی سماج میں علم، امن و سکون محبت اور انسانیت پھیلے گی

اللہ جیسے چاہے اپنی رحمت اور علم عطا کرتے ہیں سورہ بقرہ 105

وگیان (سائنس) کے ذریعہ ہی انسانی تہذیب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ملا۔ اللہ کے سیدھے اور سچے راستے کے ذریعہ انسان اور انسانی سماج کو شانتی اور ترقی حاصل ہوئی۔ شانتی اور ترقی کا مقصد ہی ہے مذہب کی کشتی۔

ندی، نالا، کھال اور دریا سب کا پانی سمندر میں جا کر گرتا ہے، ٹھیک اسی طرح ہر عبادت جس میں سچی پکار ہو، محبت ہو، سچائی ہو اور وہ ناجائز نہ ہو اور جس عبادت سے کسی کا کوئی نقصان نا ہو یا سماج کو کوئی نقصان نا ہو یا اس کے خود کا کوئی نقصان نا ہو وہ سب خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ کوئی کتنی ہی بحث کیوں نا کرے قدرت کی آغاز سے آج تک یہی حق ہے اور قرآن شریف بھی اس کی تصدیق کرتا ہے (22/67)

پوتر (نیک) انسان صرف پوترتا، سچائی اور گیان (علم) کی طرف ہی لوگوں کو بلاتے ہیں۔ ان کا مقصد تو شانتی ہے جو اللہ کو بے حد پسند ہے۔ فساد کرنے والوں سے اللہ نفرت کرتا ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا ہے "ہر کوئی اپنے دین اور اعمال کا خود ذمہ دار ہے" (6/109) اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا کے اس (دین) میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ (256/2) ہر سچائی بتانے والے نبیوں پر ایمان لانے کے لئے کہا گیا (136/2-84/3) تا کے طبقہ یا گروہ کے نام پر فساد نہ ہو اور ساتھ میں یہ بھی کہا گیا ہے کے ہر طبقہ اور گروہ میں سچائی بتانے والے رسول آئے جنہیں سنسکرت زبان میں اوتار کہا گیا ہے۔ (4/14-36/16)

اللہ اور اس کی تخلیق سے محبت اور اس کی سچائی کو پہچاننا انسان کا پہلا فرض ہے اور یہ کیوں؟ قدرتی طور پر انسان کے اندر ہی اچھے برے کی پہچان ہے جیسے کے ایک 5 سال کا بچہ بھی یہ سمجھ سکتا ہے کے جھوٹ بولنا اور چوری کرنا گناہ ہے اور جب بچہ کوئی چیز چراتا ہے تو قدرتی طور پر وہ اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے یہ بہت ہی ہلکی بات ہے اور یہ سب لوگ جانتے بھی ہیں۔ مذہبی کتابیں یہ سب ہلکی باتیں انسانوں کو سکھانے کے لئے نہیں ہیں۔ کیوں کہ قدرت یہ ساری بنیادی باتیں انسان کو خود سکھا دیتی ہیں۔ مذہبی کتاب وہ سچا راستہ دکھاتی ہے جس سے انسان کو سچا گیان، عدم تشدد اور پریم کے ذریعہ شانتی حاصل ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

مذہب وہ چیز ہے جو انسان خود اپنے دماغ سے اختیار کرتا ہے یعنی اس کا ضمیر یہ کوئی کپڑا یا رہنے سہنے کا طریقہ نہیں اور اسی ضمیر کو پاک اور پر سکون رکھنے کے لئے اللہ تعالی نے انسانی سماج میں مذہبی کتابوں کو نازل کیا اور یہی سچائی ہے اور فساد کرنے والے انسان اس بات کو بلکل نہیں سمجھتے۔

انسان دنیا میں کیوں آتا ہے ؟ کیوں دنیا میں جیتا ہے اور کیوں وہ مرتا ہے ؟ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ قدرت کا لطف اور اس کا فائدہ جتنا انسان اٹھا سکتا ہے کوئی بھی دوسری مخلوق اٹھا نہیں سکتی۔ ایک جانور بھی اپنے اچھے برے کی پہچان رکھتا ہے مگر انسان یہ نہیں سمجھتا کے شانتی اور گیان کے ذریعے وہ قدرت کو بہترین طریقہ سے سمجھ سکتے اور استعمال کر سکتے ہیں۔ قدرت نے انسان کو اعلی دماغ دیا پھر بھی وہ فساد، ضرورت سے زیادہ لالچ، حسد اور اونچی خواہشات سے اپنے آپ کو ناپاک کر دیتے ہیں! یہ کیوں؟ قدرت نے ہر پہلو کے برعکس پہلو رکھ کر انسانوں کو رنگ برنگی زندگی عطا کی اور سارے اعمال اور خیالات کا مالک اللہ تعالی ہے۔

میرے (سدھارتھ چٹرجی) ذہن میں قرآن شریف کی آیتوں کے جو خیالات پیدا ہوئے ہیں وہ بھی اللہ کے ہیں یہ خیالات کسی کو سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں کسی کو اچھے لگیں یا نا لگیں سب اللہ کی مرضی ہے۔ دماغ میں خیالات پیدا کرنا اسے انجام دینا یا مٹانا یہ سارے کام اس قوت والے اللہ کا کھیل ہے اور خیالات کے اختلافات بھی قدرت کے اصولوں کے تحت ہی انجام پاتے ہیں۔ تخلیق کے اصولوں کے مطابق تبدیلی/ تغیر یعنی پریورتن وقت کے تحت ہی ہوتا ہے اور ان قدرتی اصولوں کے باہر کوئی بھی نہیں جا سکتا۔

میں کوئی انوکھا رسول نہیں، میں نہیں جانتا کے میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا! میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے، میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا؟ سورہ احقاف آیت 9

اللہ نے رسول پاک حضرت محمد ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے لوگوں سے کہا تھا کہ رسول کا کام ہے صرف پیغام پہونچانا۔ یہ لوگوں کی ذاتی فطرت ہے کے وہ سچائی کو قبول کرنے میں کتنے ثابت قدم رہتے ہیں۔ جو سچائی رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے لوگوں تک پہونچائی اور تمام رسولوں نے جو حق لوگوں کو سمجھایا تھا وقت کے دائرے میں جب لوگ اس حق سے دور ہوتے گئے تب اللہ تعالی کی مرضی سے اس حق کو لوگوں تک پہنچانا میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں اور یہ اس کی ایک ادنی کوشش ہے تاکے لوگوں کے بیچ کا فساد اور نفرت کم ہو۔

سورہ فاتحہ، سورہ بقر، سورہ عمران، سورہ نساء، سورہ مائیدہ، سورہ انعام، سورہ اعراف، سورہ انفال، سورہ توبہ اور سورہ یونس۔

قرآن شریف کی ان سورتوں کی تشریح **"حق اے الہی پارٹ 2"** میں شائع کی جا رہی ہے، اور جیسے جیسے اور سورتیں مکمل ہوتی جائیں گی اسے میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے انہیں شائع کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن شریف کے اور بھی بہت سارے راز دھیرے دھیرے وقت آنے پر شائع ہوتے رہیں گے۔

مذہب انسان کے ضمیر کو انوشاست (تربیت) کرتا ہے، لیکن جب مانو کی انترآتما کو سنسکار کے ذریعہ ناپاک ہو جاتی ہے تب مذہب کے اصولوں سے بڑھ کر انسانی دماغ میں کو سنسکار اور غیر عقلی باتیں اپنا ٹھکانا بنا لیتی ہیں اور انسان کی خواہشات پوری نہ

www.urduchannel.in

ہونے پر جو مایوسی پیدا ہوتی ہے تب کو سنسکار/ غیر عقلی انکا مقصد بن جاتا ہے اور دھرم کے بنیادی اصولوں کو بھلا کر انسان غلط رسوم کو اپنا دھرم/ مذہب ماننے لگ جاتا ہے۔ اس کے لئے اچار وچار یا رسم ورواج خاص ہو جاتے ہیں۔ دھرم کے خاص مقصد اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر قرآن شریف کی سورہ تحریم کی آیت نمبر10 /11 کو بتانا ضروری ہے اور یہ ایک اطلاع اور ثبوت بھی ہے۔ "اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عورت اور لوط کی عورت "دونوں اللہ کے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں اور ان کے دھوکا (وشواس گھات) کی وجہ سے اللہ تعالی نے انہیں کافروں کا درجہ دیا اور کہا گیا کے جہنمیوں کی ساتھی ہو جاؤ اور اللہ تعالی ایمان والوں کی مثال دیتے ہیں "فرعون کی بیوی "جب انہوں نے کہا ! اے اللہ میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور میری حفاظت کرو فرعون اس کے ظلم اور اس کے کردار سے اور میری حفاظت کرو اس ظالم رعایا سے۔

پہلی آیت میں پیغمبر لوط اور پیغمبر نوح کی بیویوں کو کافر کہا گیا ہے جبکہ ان دونوں کے شوہر پیغمبر تھے اور یہ اس لئے کے "کافر "لفظ ایک انسانی کردار کی تشر تح کرتا ہے کسی پیغمبر کی بیوی ہونا یا کسی خاص امت سے ہونا یا نہ ہونا اس لفظ کو متاثر نہیں کرتا، ٹھیک اسی طرح اس کی بعد والی آیت میں ظالم راجہ فرعون کی بیوی کو ایمان والی کا درجہ دیا گیا کیوں کہ وہ پاکیزگی اور شانتی کی حامل تھی۔

معافی، محبت، عدم تشدد، تعلیم، انسانیت، پاکیزگی، دیا، ممتا، بھائی چارہ، یہ سارے احساس انسانوں کے دماغ میں ڈال کر قدرت نے انسانوں کو رشتوں میں باندھا اور ان رشتوں کے ذریعے ہی مانو سماج کی تخلیق ہوئی۔ ان الفاظوں (ادرشوں) کے اصولوں کی خلاف ورزی اللہ کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے اس لئے کوئی بھی دھرم ان سارے اصولوں کے خلاف جا کر کوئی بھی کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ان شبدوں/الفاظوں کے آدرشوں کا پالن کرنا اللہ کے آگے "سجدہ "کرنا ہے اور اس کی تعلیم انسانوں کو مذہبی کتابوں سے ہی ملتی ہے۔

میرے خیالات کسی کو نیچا یا اونچا دکھانے کا نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے میرے دماغ میں آیتوں کے جو خیالات ڈالے ہیں میں نے صرف اس کی تشر تح کی ہے۔ اپنی زبان کی کمزوری کے لئے میں معذرت خواہ ہوں میرے دماغ میں جب جس طرح کے خیالات پیدا ہوئے ہیں میں نے اسی طرح آیتوں کی تشر تح کی۔

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

سورۃ الفَاتِحَۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔(001:001)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تشریح۔ کہو تمام شروعات اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔(001:02)

سب طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے

تشریح : ساری تعریفیں سارے جہاں (سنسار) کو بنانے والے کی۔

پیغام : اللہ تعالی کو کسی قسم کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔اس کی تعریف کا مطلب ہے کے اللہ تعالی کی قدرت سے جو بھی خوشی ہمیں ملتی ہے اس کا شکریہ یا اس کا احسان ماننا۔

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (001:003)

بڑا مہربان نہآیت رحم والا ہے۔

تشریح : بڑا مہربان اور معاف کرنے والا۔

پیغام : ساری مخلوق کا پالنے والا ہے۔اللہ کی قدرت جو صرف اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی چلتی ہے۔

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔(001:004)

انصاف کے دن کا حاکم ہے۔

تشریح : ماضی، حال، مستقبل اور وقت کی گردش کے ساتھ ساتھ قدرت کے ہر عمل ورد عمل کا مالک۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔(001:005)

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

تشریح۔ قدرت انسانوں کا سب سے بڑا ساتھی اور مددگار بھی ہے اور یہ اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی چلتی ہے اور انسان اللہ سے ہی مدد مانگتا ہے۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔(001:006)

ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

www.urduchannel.in

تشریح -سچائی، محبت، تعلیم ،انسانیت ،بھائی چارہ،عدم تشدد،اور شانتی کاراستہ ہی انسان کاسیدھااور سچاراستہ ہے۔اے اللہ ہمیں اسی راستہ پر قائم رہنے میں مدد فرما۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ (001:007)

ان لوگوں کے راستے جن پر تواپنافضل وکرم کرتارہانہ کہ ان کہ جن پر توغصے ہوتارہا،اورنہ گمراہوں کے

تشریح۔ ہمیں سچے ،پاک ،اور محبت والے راستہ پر چلا جس پر عزت اور شانتی کی زندگی کا انعام ہے ۔ان پر نہیں جن پر گناہ اور بدسکونی کاعذاب ہے۔اللہ تعالی اتنارحم دل اور مہربان ہے کہ انسانوں کی سہولت کے لئے ان کی دعاؤں کے الفاظ انسانوں کی زبان میں ہی عطافرمائے۔

www.urduchannel.in

سورة البَقَرَة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے

الٓمّٓ ۔ (002:001)

الم ۔

تشریح: الف: سے اللہ دوسرا کوئی نہیں ! یعنی تخلیق کا ہر زرہ اور عمل ورد عمل سب اللہ کا ہے اور قدرت کی ساری چیزیں اللہ کی طاقت کے ذریعہ پیدا ہوتی ہیں انجام پاتی ہیں اور ختم بھی ہوتی ہیں اللہ تعالی کی مرضی کی بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔ سائنس دانوں نے ایک نظریہ ایجاد کیا جو اللہ کے راز کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ ایٹم کے اندر الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون ہوتا ہے۔ پروٹون بنتا ہے کوارک اور گلون نام کے دواتی خودر کنا (چھوٹا زرہ جو ایک خاص مشین کے ذریعہ محسوس کیا جاسکتا ہے) سے ایک گلون کے ساتھ تین کوارک کنا (زرہ) جڑ کر نیوٹرون اور پروٹون بنتے ہیں اور اس کے بعد پرمانو (زرہ)۔ بگ بینگ کے وقت جب کائینات کی تخلیق ہوئی تب شروعات میں پرمانو موجود نہیں تھے اور نا ہی نیوٹرون اور پروٹون صرف کوارک اور گلون زرہ ہی موجود تھا اور اس وقت کی حرارت ایک لاکھ کروڑ ڈیگری سیلسیس تھی۔ جب دھیرے دھیرے حرارت کم ہونے لگی تب پرمانو کی تخلیق ہوئی۔ یہ سارے عمل ورد عمل اللہ کی طاقت کے اختیار میں ہیں اور ابھی بھی ہورہے ہیں یعنی ماضی، حال، مستقبل کا ہر عمل ورد عمل اللہ کی طاقت کے ذریعہ منظم ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں اور یہ طاقت ان دیکھی، لا محدود، لافانی اور ناہارنے والی ہے۔

ل سے ! "لا الہ اللہ " یعنی اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں یعنی سب کچھ اللہ ہی کا ہے یا اللہ کا ہے یعنی اللہ ہے تو ہم ہیں اللہ اور اس کی تخلیق دونوں الگ الگ نہیں ہیں۔ تخلیق کے ہر انو پرمانو میں اللہ کا وجود یا اس کی طاقت کی موجودگی دونوں ایک ہیں اور اس سے یہ بات ثابت ہوتا ہے کے سوائے اللہ کے کچھ بھی نہیں یعنی "لا الہٰ اللہ "

م سے ! " محمد " یعنی پریم، بھائی چارہ، انسانیت، عدم تشدد، علم، نیکی اور امن و سکون کا راستہ دکھانے والے اور قدرتی سچ اور انسانوں کو امن سے جینے کا طریقہ بتانے والے ہیں حضرت **محمد** اور انہیں اصولوں کو انسانی سماج میں لاگو کرنے والے تمام نیک لوگوں کی نشاندہی کرتے ہیں "حضرت **محمد** ﷺ "

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖ فِیۡہِ ۚ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۔ (002:002)

یہ کتاب اس میں کچھ شک نہیں ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح۔ اللہ کی سچائی اور قدرتی اصولوں پر کوئی شک نہیں جو انسان اور انسانی سماج کے لئے راہ نما ہیں اور یہ قرآن انہیں اصولوں کی کتابی شکل ہے۔

پیغام۔ شک کی بات وہاں کی جاتی ہے جہاں سچائی کمزور ہو اللہ کی تمام قدرت سچی ہے۔ انسانی کردار کو سامنے رکھتے ہوئے اس آیت میں شک کی بات کی گئی ہے اور یہ اس لئے کے اس آیت کی سچائی اور گہرائی کو لوگ سمجھیں۔ غیب اللہ ایک راز ہے اور اس راز پر ہمیشہ انسان نے شک ظاہر کیا اور الگ الگ غیر عقلی/ضعیف الاعتقادی باتوں میں ڈوب گئے۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اس آیت میں شک کی بات کی گئی ہے۔ انسانوں کا شک انسانوں کو تلاش کی ترغیب دیتا ہے اور جب تک اسے اس کا نتیجہ نہ مل جائے اسے چین نصیب نہیں ہوتا اور وہ اس پر الگ الگ کہانیاں رچا کر غیر عقلی باتوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور وہی سوچ کبھی کبھی غیر عقلی/ضیف الاعتقادی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ (002:003)

جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے، اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

تشریح: پاک پروردگار انسانوں کے لئے ایک راز ہے اور جو لوگ اس راز پر ایمان رکھتے ہیں اور تہذیب، پرہیزگاری،، انسانیت ، محبت، عدم تشدد، اور سکھ شانتی (نماز) کے اصولوں کو اپنے جیون اور سماج میں لاگو کرتے ہیں اور پاک پروردگار کی دی ہوئی قدرت کا لطف اٹھاتے ہیں اور قدرت کے خزانہ سے جو بھی انہیں ملتا ہے اسی میں سے ہی خرچ کرتے ہیں۔

پیغام: نماز کا کوئی خاص طریقہ قرآن شریف میں نہیں پایا جاتا ہے اور رسول پاک حضرت محمدؐ کی پیدائش سے پہلے بھی نماز ادا کی جاتی تھی۔ قرآن شریف کی سورہ الحج کی آیت 67 میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ **"انہوں نے ہر امت کے لئے عبادت کا طریقہ الگ الگ مقرر کیا"** ہے اور سورہ بقرہ کی آیت 136 اور سورہ عمران کی آیت 84 میں بھی **ہر نبی پر ایمان لانے کی ہدآیت** دے کر ان اصولوں کو اور بھی صاف کیا گیا۔ قرآن شریف ایک مکمل کتاب ہے انسان اور انسانی سماج کے لئے اللہ کی طرف سے دعا کی شکل میں انسانوں کو ملی تا کے انسانوں کا جیون سکھ چین سے بھر جائے اس وجہ سے قرآن میں بتائی ہوئی نماز اللہ کا وہ عبادت کا طریقہ ہے جو انسانی کردار کے ذریعہ ہی نبھایا جاتا ہے۔ انسان قدرت کی اعلی تخلیق ہے اور انسان اور انسانی سماج کے لئے کچھ قانون قدرت نے انسان کو دیے اور ان اصولوں کو ہی نماز کہتے ہیں۔ ہر امت کی عبادت کا طریقہ الگ الگ ہے اور یہ اللہ کی طرف سے ہر امت کو ملا کیوں کہ اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر دنیا میں کوئی بھی عمل ورد عمل ممکن نہیں اور یہی وجہ ہے کے قرآن میں کسی خاص عبادت کے طریقہ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ عبادت کا سب سے افضل طریقہ ہے کے انسان اپنے کردار کی غلطیاں اور صفات کو پہچانے اور اپنے آپ کو گناہوں سے پاک رکھے اور اپنی شخصیت سے کسی کو تکلیف نہ دے۔

نوٹ: رسول پاک حضرت محمدؐ کے ذریعہ بتایا ہوا نماز کا طریقہ افضل ہے جو جسمانی اور دماغی فائدہ پہنچاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کو بھائی چارے کی تعلیم اور تہذیب یافتہ بننے میں بھی مدد کرتا ہے۔

www.urduchannel.in

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔ (002:004)

اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

تشریح: جو لوگ رسول کے ذریعہ ملے ہوے تمام اصولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

پیغام: انسان دو قسم کے فرض ادا کرتا ہے، ایک اپنے لئے دوسرا سماج کے لئے۔ رسولوں کے پیغام کو مان کر انسان اپنی پوری زندگی میں سکھ شانتی حاصل کر سکتا ہے اور ساتھ ساتھ ان ہدایتوں کے ذریعہ سماج کے لئے جو فرض انسان کے لئے بنتا ہے اسکو ادا کر کے انسان اپنی آنے والی نسل کے لئے بھی سکھ شانتی والا سماج چھوڑ سکتے ہیں۔ رسول سچائی بیان کرتے ہیں اور انسانی تہذیب کی ترقی کا راستہ بھی دیکھاتے ہیں۔ قدرتی اصولوں کے مطابق وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ ہر چیز کی شکل بدلتی ہے۔ جب ایک حالت سے دوسری حالت میں کسی بھی چیز کی تبدیلی ہوتی ہے تو انسانی زبان میں اسے موت کہتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اس زمین میں بھی انسان سے پہلے دوسری مخلوق تھی مثال کے طور پر "ڈائیناسورس" پھر وقت کی گردش اور چکر میں انسانی تہذیب کا آغاز ہوا اور وقت کی گردش و چکر میں انسانی تہذیب کا خاتمہ بھی ہوگا جسے "قیامت " کہتے ہیں وجہ کچھ بھی ہو قیامت یقیناائے گی اور انسان کو اس اصول پر ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس کی وجہ ہے انسانوں کی اونچی خواہشات، لالچ اور موہ مایا۔ انسانی دماغ کے سارے بری سوچ اور کردار پر قابو رکھیں تاکے انسان گناہ والے کاموں میں مشغول ہو کر نہ رہ جائے۔ اگر دنیا کا ہر انسان قیامت کی سچائی کو سنجیدگی سے سمجھ جائے تو انسانی سماج میں تشدد اور تفرقہ پوری طرح سے مٹ جائے گا۔ موت برحق ہے اور ان اصولوں پر انسان اگر ٹھیک طرح سے قائم رہے تو انسانی دماغ میں ضرورت سے زیادہ لالچ اور خواہشات کی چاہت نہیں ہوگی۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (002:005)

یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔

تشریح: جو انسان ان آدرشوں کو صحیح طریقہ سے محسوس کرتے ہیں اور کسی بھی رسول کو چھوٹا یا بڑا سمجھ کر ان کے اصولوں کو الگ الگ نہیں کرتے ایسے ہی شخص نے نجات اور شانتی کا راستہ اپنایا اور ہدایت پائی۔ اور ایسے لوگ ہی تشدد اور اشانتی کی آگ سے نجات پانے والے ہیں۔

پیغام: مذہب کے معاملوں میں کوئی کسی کا جواب دہ نہیں ہے اور ہر کسی کو اپنے اعمال کا پھل (سزا اور جزا) خود بھگتنا پڑتا ہے۔ اسلئے دوسروں سے حسد اور نفرت رکھنا اپنی بد سکونی کی وجہ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (002:006)

جو لوگ کافر ہیں انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے، وہ ایمان نہیں لانے کے۔

تشریح: پاک پروردگار کے اصول جو رسولوں کے ذریعہ انسانوں کو ملے اسے نہ ماننے والے لوگوں (کافر) کو جتنا بھی اشانتی کے عذاب سے ڈرایا جائے وہ نہیں مانیں گے مثال کے طور پر لالچ، حسد اور ہوس انسان کی بد سکونی کی وجہ ہے۔ ضرورت سے زیادہ یہ چیزیں جب انسانی دماغ میں رچ بس جاتی ہیں تب انسان کسی بھی ہدایت پر عمل نہیں کرتا اور جتنا بھی اسے ان کے برے نتیجہ کے

www.urduchannel.in

بارے میں سمجھایا جائے وہ اس ہدایت کو نہیں مانتا۔ جو انسان قدرت کے ان اصولوں کو (انسانی سماج میں جو قانون مقرر ہیں) اپنے ضمیر سے محسوس نا کرے اور اپنے کاموں سے اس کا نقصان کرتے ہیں وہی کافر ہیں

پیغام: اس آیت پر کچھ سوال آتے ہیں؟ اگر مسلمانوں کے علاوہ سارے کافر ہیں تو انہیں ڈرائیں یا نا ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے ان اصولوں کی بنیاد پر یہ کہہ سکتے ہیں کے رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام نام کے طبقہ کی بنیاد ڈالی تھی تب ان کے ارد گرد سب کافر تھے اور ان میں سے ہی کچھ لوگوں نے رسول کے اصولوں کو سمجھا۔ جب اللہ تعالی سب باتوں کو جانتا اور سمجھتا ہے اور کافر نا سمجھ ہیں اور یہ اللہ خوب سمجھتا ہے تو رسولوں کو ہدایت نامہ دینے کا کیا مطلب؟ سوالوں کی بنیاد پر یہ ثابت ہوتا ہے کے گنہگار انسان جس نے گناہ کو دل و دماغ سے قبول کر لیا وہی کافر ہے اور ایسے لوگوں کی ضد اللہ تعالی کے سچے اور فائدہ مند اصولوں کو محسوس کرنے نہیں دیتی۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ (002:007)

خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے

تشریح: پرمیشور (اللہ) ایسے لوگوں کا ضمیر مردہ کر دیتے ہیں اور ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیتے ہیں اور ان کو بدسکونی کا عذاب دیکر جہنم والی زندگی جینے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

پیغام: گناہوں کو اپنا مقصد سمجھنے والے لوگوں کا ضمیر اپنے مقصد کے علاوہ نہ ہی کچھ دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی کچھ سن سکتا ہے اور یہ پوری طرح اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اپنی اونچی خواہشات اور لالچ انسان کو گناہوں پر اکساتی ہے اور وہ ضد میں اندھے، بہرے اور گونگے ہو جاتے ہیں اور انکا دل پاکیزگی کے فائدہ مند پھلوں کو سمجھ نہیں پاتا۔ انسان اور انسانی سماج میں گناہ ہے تو ہی ثواب کے پھل کو محسوس کر سکتا ہے۔ گناہ/ثواب، سکھ دکھ کے ساتھ انسانی وجود بنا ہے اور اس سے ہی انسانی سماج اور انسانی زندگی مکمل ہوتی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ (002:008)

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے

تشریح: کوئی کوئی انسان زبانی طور پر اللہ اور اس کے اصولوں پر ایمان رکھنے کا دعوی کرتے ہیں مگر اپنی زندگی میں اس کا استعمال نہیں کرتے ایسے لوگ یقینی طور پر پرہیزگار اور پاکیزہ نہیں ہیں۔

پیغام: کچھ گنہگار اور ناپاک انسان ایسے ہوتے ہیں جو ایمان کا دعوی تو کرتے ہیں صرف دکھاوے کے لئے۔ نقاب پوش، دھوکے باز انسان ہمیشہ پاکیزگی کا ڈھونگ رچاتے ہیں اور اپنے چہرے کو اس طرح سجاتے ہیں جیسے کے وہ اللہ کے سارے اصولوں کو مانتے ہیں۔ اس طرح کا لباس منتخب کرتے ہیں جیسے کہ کوئی سنت (بزرگ) ہو۔ جھوٹ اور دھوکا ایسے لوگوں کا مقصد ہوتا ہے ہر وقت اللہ یا ایشور کی قسم لیتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی گنہگار ہوتے ہیں۔ جھوٹ کو ہی اللہ کی قسم لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سچائی اور سچے انسان کا پرکاش اتنا چمکتا ہوا ہوتا ہے کے وہ ہمیشہ سماج میں دکھائی دیتا ہے اور انہیں قسم لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

www.urduchannel.in

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔ (002:009)

یہ خدا کو اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں مگر حقیقت میں اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور اس سے بے خبر ہیں۔

تشریح : ایسے لوگ سمجھتے ہیں کے وہ اللہ تعالی اور ایمان والوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اس میں خوش رہتے ہیں لیکن افسوس ایسا کر کے وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں اور بدسکونی کی زندگی حاصل کرتے ہیں۔

پیغام: اللہ یا ایشور کے اصول اپنی زندگی میں لاگو کیے بغیر صرف رسم ورواج پر عمل کر کے اللہ کا نیک بندہ ہونا ناممکن ہے۔ اللہ /ایشور یا قدرت کے تمام اصولوں کو جو لوگوں کے لئے فرض ہے اور وہ ہے تہذیب، محبت، نیکی، انسانیت، عدم تشدد، تعلیم، سکھ شانتی، اور مخلوق کی خدمت اور یہی ہے بنیادی یعنی سچا اور شانتی کا راستہ۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۔ (002:010)

ان کے دلوں میں مرض تھا خدا نے انکا مرض اور زیادہ کر دیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

تشریح : ایسے لوگوں کے بیمار ضمیر کو پاک پروردگار اور بھی بیماری دے کر بدسکونی کے عذاب میں ملوث کر دیتے ہیں۔

پیغام : نقاب پوش بہروپیہ انسان اپنی اونچی خواہشات کے بس میں آ کر لوگوں کو ایشور/اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی خواہشات اتنی زیادہ اونچی ہوتی ہیں کے اس کو پورا کرنے کے لئے مذہب کو ہتھیار بنا لیتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔ (002:011)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

تشریح : سماج کو سنوارنے کے نام پر اور انسانوں کو مذہب کے نام پر لڑا کر ایسے لوگ کہتے ہیں کے ہم تو لوگوں کو سبق دے رہے ہیں اور سچائی قائم کرنے کے لئے فساد کر رہے ہیں۔

پیغام: ایسے لوگوں کو کس نے یہ ذمہ داری دی؟ سچائی صرف اللہ کی ہی ہے اور اس زمین پر بسنے والی ساری مخلوق اللہ کی ہے اور اس کو سنوارنے کی ذمہ داری اللہ تعالی نے کسی کو نہیں سونپی۔ (6/109 اور 256/2) "یعنی دھرم کے معاملے میں کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں" ؟ اور دھرم/مذہب انسانوں اور اللہ تعالی کا میل بندھن (رابطہ) ہے اِس کی جواب دہی صرف اللہ کے سامنے ہی ہے۔ انجان لوگوں کو دھرم کی سچائی بتائے بغیر اپنا دبدبہ قائم کرنے کے لئے یا اپنا فائدہ پانے کے لئے جو انسان دھرم کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ اللہ اور اس کے قدرتی اصولوں کو توڑنے والے کافر ہیں۔ ہر کوئی اپنے آدرشوں /اصولوں کو دوسروں پر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں یا اپنے اصولوں کو اعلی و افضل اور دوسروں کے آدرشوں کو غلط کہیں تو یقیناً انسانی سماج میں فساد کی بنیاد پھیل جائے گی۔ تشدد اللہ تعالی کے آدرشوں کے خلاف ہے اور فرقہ وارانہ سوچ ایک ایسی سوچ ہے جو انسانوں کو ہمیشہ جھگڑے پر اکساتی رہتی ہے۔ اصولوں کی بنیاد پر سمپردایہ/طبقہ کی تخلیق انسان کی غلط فہمی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ روپ رنگ، اقتصادی حالت، رہن سہن کا طریقہ ان ساری باتوں پر بھی سمپردایہ کی تخلیق بے بنیاد ہے۔ کردار کی بنیاد پر انسانوں کے درمیان دو ہی

www.urduchannel.in

سمپر دایہ ہے اور وہ ہیں پوتر/اپوتر، یعنی پاپ/پنیہ، یعنی نیکی/بدی کی سمپر دایہ اور اس آیت کا یہی پیغام ہے۔ مثال کے طور پر اس آیت کا مطالہ کر لیں سورہ تغابن کی آیت 2

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۔ (002:012)

دیکھو! یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن خبر نہیں رکھتے۔

تشریح: ایسے لوگوں کو پہچاننا اور اس سے اپنے آپ کو اور سماج کو بچانا سمجھ داری کی نشانی ہے اور فساد کرنے والے یقیناً نا سمجھ ہیں اور فساد پھیلا کر شانتی کو بگاڑتے ہیں قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ اپنے اصول اور سچا علم لوگوں کے دماغ میں ڈال دیتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۔ (002:013)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ بھلا جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔

تشریح: عدم تشدد، مانوتا اور امن سکون چاہنے والے لوگوں کو فساد کرنے والے لوگ بیوقوف اور کمزور سمجھتے ہیں اور انکی راہ پر چلنے سے انکار کرتے ہیں۔

پیغام: ایم جھوٹا دعوی کرنے والے لوگوں کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے ایسا پردہ ڈالا ہے کے مرتے دم تک (قیامت کے دن تک) وہ لوگ شیطان کے بندے بن کر رہ جائیں گے اور یقیناً یہ لوگ بیوقوف ہیں جو نفرت اور حسد کے ذریعہ بد سکونی حاصل کرتے ہیں اور دل میں نفرت رکھ کر اپنی دماغی تکلیفیں حاصل کرتے ہیں سکھ شانتی کی راہ کو اپنے جیون میں پوری طرح سے اپنانا ہی ایمان لانا ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔ (002:014)

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم تو ہنسی کیا کرتے ہیں۔

تشریح: ایسے لوگ پرہیز گار اور نیک لوگوں کے سامنے اپنے کردار کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب اپنے طرح کے پاپیوں کے پاس جاتے ہیں تو انہیں کا ساتھ دیتے ہیں اور نیک لوگوں کی نیکی اور شانتی کے راستہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔

پیغام: نقاب پوش بہروپیہ کردار کے پاپی/گنہگار انسان۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔ (002:015)

ان سے خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔

تشریح : اپنے گناہ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش میں طرح طرح کے بہانوں کے ذریعہ کچھ لوگ گناہوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ انسانوں کے درمیان نیکی، بدی کا فرق برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کے ضمیر میں

www.urduchannel.in

گناہ کے کاموں کا بڑھاوا دیتے ہیں تا کے انسانی زندگی میں یکسانیت نا ہو۔ دنیا میں گناہ کی موجودگی انسان کو نیکی کی ضرورت اور اس کے پھل کی یاد دلاتی ہے اور انسانی ضمیر ہی نیکی اور بدی کا راستہ چنتا ہے۔ ایک دائرے تک یہ انسان کے اختیار میں ہوتا ہے اس کے بعد قدرت کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔انس ضمیر کبھی بھی اور کسی بھی وقت بدل سکتا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۔ (002:016)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی، نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔

تشریح : ایسے لوگوں نے بدسکونی کو سکون کے بدلے اور جہالت کو علم کے بدلے قبول کیا نہ ہی انہیں سکون ملا اور نہ ہی وہ دوسروں کو سکون دلوا سکے۔ ایک وقت تک انسانوں کا ضمیر اس کے اختیار میں رہتا ہے۔ زیادہ پانے کی اونچی خواہشات جب اس کے ضمیر کو سچے راستہ سے بھٹکا دیتی ہے تب اس کا ضمیر اس کے بس میں نہیں رہتا اور وہ نیک اور سچی باتوں کے بدلے میں جھوٹ اور گناہ کو اور کبھی کبھی خواہشات کے لالچ میں غیر عقلی باتوں کو قبول کر لیتا ہے۔

پیغام : انسانوں کی اونچی خواہشات جب، لالچ اور مغروریت سے متاثر ہو جاتی ہیں تب اس کا دماغ اور ضمیر بدسکونی کی آگ میں جلنے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ امن سکون کے بدلے اس نے بدسکونی کو اپنایا۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ۔ (002:017)

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب آگ نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے

تشریح : ایسے لوگوں کے پاس صاف ستھری اور روشن سچائی آنے کے بعد بھی ان لوگوں نے اس سچائی کو ٹھکرایا اور لاپرواہی برتی۔ اللہ تعالی نے ان کے دماغ سے سمجھ داری اور علم کی روشنی مٹا ڈالی اور پھر وہ اندھیرے میں بھٹکتے رہ گئے اور انہیں سچائی نظر نہیں آتی اور وہ بدسکونی، جہالت، اور غلط رسموں کے اندھیرے میں بھٹکتے رہ جاتے ہیں۔

پیغام: علم کی روشنی انسانوں کو نیکی، بدی اور سچائی کی پہچان دیتی ہے۔ سچائی ثابت ہونے کے بعد بھی اگر کوئی انسان اپنی ضد اور مغروریت کے بس میں آکر سچائی کو انکار کرے تو یہ اس کی خود کی غلط فہمی ہے، "سچائی کا کوئی قصور نہیں" سچائی ہمیشہ اپنے اصولوں پر قائم رہتی ہے۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۔(002:018)

یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ لوٹ ہی نہیں سکتے۔

تشریح : ایسے لوگوں کے دماغ کی ساری کھڑکیاں بند ہو جاتی ہیں۔ علم اور سکون یعنی اچھائی اور فائدہ ان کو سمجھ میں نہیں آتا۔

پیغام : ایسا انسان اپنے خیالات، ضمیر اور سوچنے سمجھنے کی ساری صفات کھو دیتا ہے۔

www.urduchannel.in

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۔ (002:019)

یاان کی مثال مینہ کی سی ہے کہ آسمان سے اس میں اندھیرے پر اندھیرا اور گرج ہو اور بجلی ہو تو یہ کڑک سے موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور خدا کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

تشریح : یا آسمانی برسات (حکم) کی طرح جس میں اندھیریاں (راز) اور گرج (طاقت) اور بجلی (علم کی روشنی) ہو، موت سے ڈر کر (بدسکونی اور بے چینی کا ڈر) کڑاکے کی وجہ سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے ہیں اور اللہ یعنی قدرت ہر گنہگار کو اپنے عذاب کے دائرے میں گھیرے ہوئے ہے۔

پیغام : گناہوں میں ڈوباہوا انسان ہمیشہ ڈرا سہما رہتا ہے اپنے انجام کے نتیجہ سے اور علم کی طاقت اسے ڈرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ یہ ایک راز والی طاقت کے ذریعہ مکمل ہوتی ہے اور اس طرح اللہ تعالی گنہگاروں کو اپنے چکرویو (بھول بھلیا) میں قیدی بنا کر رکھتے ہیں۔ جس انسان کی زندگی سے امن وسکون چلا گیا ہو اس انسان کی جیتے جی موت ہو جاتی ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (002:020)

قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو اُچک لے جائے، جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو ان کے کانوں اور آنکھوں کو زائل کر دیتا بلاشبہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح ! انسانی سماج میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو چمکتی ہوئی کسی بھی چیز کو دیکھنے کے بعد اپنی نظریا اپنے مقصد کو پوری طرح اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور سارے اصولوں اور حکموں کو جو انسانوں کو ترقی کی طرف لے جاتے ہیں اسے بھلا دیتے ہیں اور ان چمکتی ہوئی چیزوں کی زیر سایہ میں ایسے لوگ چلتے پھرتے ہیں اور اپنے مقصد پر کامیاب نہ ہونے پر تمام قسم کی شکایتیں لے کر اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ چاہتا تو ایسے لوگوں کی زندگی میں بدسکونی کا اندھیرا دے کر انہیں برباد کر دیتا۔ اللہ تعالی سب سے زیادہ طاقت والا ہے اور اس کی طاقت ذرے ذرے میں موجود ہے۔

پیغام : کچھ وقت تک اللہ تعالی ایسے لوگوں کو مہلت دیتا ہے پھر قدرتی طور پر ایسے لوگ ختم ہو جاتے ہیں۔ سچائی اتنی روشن ہوتی ہے کے اس کی طاقت سے گنہگار اور نفرت رکھنے والے لوگوں کو بے شمار تکلیفیں پہونچتی ہیں ایسے لوگ جب خوش رہتے ہیں اپنے خیالات کے ساتھ تب کوئی بھی شکایت کا بکھیڑا کھڑا نہیں کرتے مگر تکلیفوں کے ساتھ ساتھ ہی شکایتیں شروع ہو جاتی ہیں اور وہ خیالات اور عمل پر نظر نہیں ڈالتے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ (002:021)

لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم بچو۔

www.urduchannel.in

تشریح : دنیا کے سارے انسانوں کے لئے اللہ تعالی کا پیغام ہے "اللہ اور اس کی قدرت کی خدمت یہی عبادت ہے "اللہ اور ان کی قدرت ہی پیدا کرنے والا اور پالنے والا بھی ہے۔ماضی، حال اور مستقبل میں بھی وہی پیدائش اور خاتمہ کا مالک تھا، ہے اور رہے گا۔ قدرت اور ان کے اصولوں کو یعنی محبت، بھائی چارہ،انسانیت، عدم تشدد، شانتی اور اس کی تلاش کرنے والے ہی بدسکونی کے جہنم سے نجات پائیں گے۔

پیغام : قدرت نے شروعات سے ہی انسان کے اندر کچھ خاص کردار ڈالا ہے اور یہ انسانی کردار ہر وقت کی تاریخ اور تہذیب میں پایا جاتا ہے۔ اللہ کی عبادت یعنی انسانوں کو اپنے کردار کے اندر وہ خوبیاں پیدا کرنی ہیں جس سے تمام انسانی سماج، تہذیب اور آنے والی نسلوں کو فائدہ پہونچے اور ان میں سب سے افضل طریقہ ہے محبت، سکون، دیا، ممتا، اور مہربانی (یہ سارے انسانی کردار "قدرتی" ہیں)

الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ (002:022)

جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو

تشریح : وہی پاک پروردگار جس نے دنیا کو تقریباً گول بنایا اور انسانوں کی عملی زندگی کے لئے وہ فرش کی طرح ہے تا کے انسان اس میں چل پھر سکے۔اور اسی انسان کے لئے آسمان رکھا (اوزون لیر) تا کہ سورج سے نکلی ہوئی تیز کرن (الٹراوائیلٹ ریز) زمین تک نہیں پہونچ سکے اور اسی آسمان میں بادل کو ٹھہرایا اور اسی آسمان سے بارش اتاری تا کہ زمین میں اچھی فصل ہو اور انسانوں کو خوراک ملے۔اس کی تمام قدرت جاننے کے باوجود اس کی ہدایتوں اور اصولوں کو ٹھکرا کر اس کا "شریک "نا کریں۔

پیغام: پانی بھاپ بن کر آسمانی بادل بنتا ہے اور اسی بادل سے بارش ہوتی ہے پھر وہی پانی دوبارہ بھاپ بن کر آسمان میں بادل بن جاتا ہے یہ ایک قدرتی تبدیلی کا اصول ہے۔سوال اٹھانے والے لوگ کہتے ہیں کے اس آیت میں زمین کو فرش کی طرح بتایا گیا ہے مگر زمین تقریباً گول ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے اس آیت کی شروعات میں کہا گیا ہے "تمہارے لئے "کہہ کر اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے دنیا کو "فرش کی طرح "کا پیغام دیا۔

وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۪ وَ ادۡعُوۡا شُهَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۔ (002:023)

اور اگر تم کو اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اس طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔

تشریح :اللہ تعالی نے انسانوں کو جو کچھ بھی دیا قدرت کے ذخیرہ سے دیا انسان کے بس کی بات نہیں ہے کہ اس طرح کی کوئی بھی چیز وہ خود بنا لے۔ تخلیق کے اصولوں کے مطابق پیدائش، خاتمہ، ایجادات، قدرتی ردوبدل سب اللہ کی مہربانی سے انسانوں کو ملا

www.urduchannel.in

پیغام : قدرت کا ہر ردو عمل اللہ تعالی خود چلاتا ہے اور یہ انسان کے بس کی بات نہیں کے اس طرح کی کوئی بھی چیز وہ خود بنا لے یا چلا لے۔ کچھ انسان یہ سمجھتے ہیں کے قرآن شریف کی آیتوں کی طرح کچھ آیتیں بنانا ناممکن ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کے "آیتیں" کا مطلب ہے قدرتی ردو بدل اور تخلیق کے اصول ہیں اگر آیت سے مراد کچھ عربی الفاظ ہیں تو یقیناً مسلمان وتر کی نماز میں "دعا قنوت" پڑھتے ہیں جو قرآن شریف کا حصہ نہیں ہے اس کے علاوہ وہ تمام مذہبی کتابیں جو ہر طبقہ کے پاس موجود ہیں ان پر اگر دھیان دیا جائے تو کسی کے ساتھ کسی کا کچھ فرق نظر نہیں آئے گا۔

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ‌ۖ‌ۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۔ (002:024)

لیکن اگر (ایسا) نہ کر سکو اور ہر گز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے، (اور جو) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے

تشریح : بدسکونی کی آگ سے انسان تب بچ سکتا ہے جب وہ گناہوں سے آزاد ہو اور ہوس، غصہ، لالچ، اور نفرت سے بھی اس کا دماغ پاک ہو تب ہی اسے سکون حاصل ہو سکتا ہے۔ اس آیت میں "اشانتی کو آگ" کہا گیا ہے اور پتھر دل انسان کو اس اشانتی کی آگ میں جلنا ہو گا۔

اس لئے اس آیت میں کہا گیا ہے "اس آگ کا ایندھن ہونگے پتھر اور انسان ۔

وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ كُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡهَا مِنۡ ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا ‌ۙ قَالُوۡا هٰذَا الَّذِىۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا ‌ؕ وَلَهُمۡ فِيۡهَآ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ‌ۙ وَّهُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۔ (002:025)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوش خبری سنا دو کہ ان کے لئے (نعمت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

تشریح : سکون والی زندگی اللہ تعالی کا انعام ہے نیک اور پاکیزہ انسان کی زندگی کا قیام اس سکون کی جنت میں رہتا ہے جس میں پاک ٹھنڈے پانی کی طرح ٹھنڈک اور فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کے فائدہ مند اصولوں کے ذریعہ ایسے لوگوں کی زندگی کی تکمیل کی جائیگی اور انہیں نیک اور پر سکون ساتھی ملیں گے۔ تخلیق کی شروعات سے ہی اللہ تعالی کے یہ قانون انسانوں کے لئے ایک انعام ہیں اور وقت بہ وقت ان اصولوں کے مطابق انسانوں کو تہذیب اور ترقی حاصل ہوئی۔

پیغام : مرد عورت ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور قدرت میں ہر انسان کی ملکیت ایک جیسی ہے اس میں کوئی فرق نہیں مرد اگر اچھا کام کرے گا اس کو اچھی عورت ملے گی؟ عورت یا ہیجڑا اگر اچھا کام کریگا تو اس کا پھل کیا ہو گا؟ ان اصولوں کے انحصار پر "نیک بیوی ایک مثال" ہے نیک ساتھی کی جو انسان کے آس پاس ہونے سے اس کی زندگی میں سکھ اور سکون لاتی ہے۔ محبت، نیکی، انسانیت، عدم تشدد اور تعلیم ان سارے اصولوں پر جو یقین رکھتے ہیں وہ سارے انسان دنیا کے کسی بھی کونے کے کیوں نا ہوں

www.urduchannel.in

سب ایک ہی گروہ کے ہیں یعنی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ قرآن شریف کی یہ آیت ان اصولوں کو صاف بیان کرتی نظر آتی ہے کہ انسانی سماج کے درمیان خیالات کے اصول پر صرف دو ہی قسم کا بٹوارہ ہو سکتا ہے اور وہ ہے "اچھا / برا" یعنی "نیکی / بدی"۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر وقت، ہر انسان اور انسانی تہذیب کی ہر قوم کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔ اس آیت کی شروعات میں اچھے کاموں کی بات کہہ کر انسانوں کو اور ان کے کردار کو صاف وستھرا کر کے اسے نیکی کی طرف لایا گیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۔ (002:026)

خدا اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی مثال بیان فرمائے۔ جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے خدا کی مراد ہی کیا ہے، اس سے (خدا) بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا ہے تو نافرمانوں ہی کو۔

تشریح: اللہ تعالی مثال دینے میں کمی نہیں کرتا، چاہے وہ مچھر سے بھی کم کیوں نا ہو۔ نیک اور ایمان والے انسان اللہ تعالی کی ساری قدرتی گہرائی کو محسوس کر سکتے ہیں اور گنہگار انسان اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں کو نہیں پہچان پاتے ہیں اور ان پر سوال کھڑا کر دیتے ہیں اور پاک پروردگار نا سمجھنے والے ضدی انسانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور یہی لوگ فاسق (جھوٹے) ہیں۔ نیک اور پرہیزگاروں کو اللہ تعالی صحیح راہ دکھاتے ہیں اور سکھ چین کی زندگی عطا کرتے ہیں۔

پیغام: دنیاں کے زرے زرے میں اللہ تعالی کی موجودگی اور ان کا وجود یہ ثابت کرتا ہے کہ انسانی زندگی قدرت کے ساتھ ساتھ اللہ کے وجود کو بھی محسوس کرے۔ مغروریت، اونچی خواہشات، ضد اور موہ مایا میں ڈوبا ہوا انسان اللہ کی اس حیثیت کو نہیں پہچان پاتا اگر گناہ نہیں ہوتا تو ثواب کا تعارف نہیں ہوتا اور انسانی زندگی ایک مشین کی طرح بن جاتی۔ اللہ تعالی نے ثواب کے ساتھ گناہ کو یعنی ہر پہلو کے برعکس پہلو رکھ کر انسانی سماج کو مختلف کیا اور اس قانون کی وجہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کے دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کی مرضی سے ہی ہوتا ہے اور کلمہ کا پہلا حصہ یعنی "لا الہ اللہ " مطلب "نہیں کوئی سوائے اللہ کے" یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ (002:027)

جو خدا کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اس کو قطع کر ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح :اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں اور ان کے علم کو محسوس کر لینے کے بعد جو لوگ اس کے خلاف یا اسے توڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور انسانی سماج میں محبت، بھائی چارہ، اور اتحاد رکھنے کی ہدایت کو نہیں مانتے اور سماج کے سکون کو بگاڑتے ہیں، ایسے لوگ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

پیغام :عدم تشدد اور سکون اللہ تعالی کے ذریعہ انسانی سماج کے لئے دیے گئے قانون اور حفاظتی لباس ہیں اور ان اصولوں کے ذریعہ انسان سماج کے لئے اپنے فرائض ادا کرتے ہیں اور جو ان اصولوں کی خلافی کرتے ہیں وہ کافر ہے اور اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ (002:028)

تم خدا سے کیوں کر منکر ہو سکتے ہو جس حال میں کہ تم بے جان تھے تو اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

تشریح : قدرت کا ہر پہلو اللہ کے اختیار میں ہے۔ دنیا کی ہر چیز موت کے بعد الگ الگ شکل اختیار کرتی ہے۔ دنیا کی ہر چیز ایٹم سے بنی ہے اور وہی ایٹم ایک کے ساتھ ایک جڑ کر مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے۔ جب اللہ کے اصولوں سے انسان متاثر ہوتا ہے اور اللہ کے اصولوں کو اپنی زندگی میں لاگو کرتا ہے تب اللہ کے "نور" کے ساتھ اس کی ملاقات ہوتی ہے یعنی آتما کے ساتھ پرم آتما کا ملن (یعنی اس کی طرف لوٹ کر جانا) زمین پر زندگی نہیں تھی قدرت نے اس میں زندگی پیدا اور پھر ہر مخلوق کی موت رکھ کر اس کو ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلتے رہے۔

پیغام :انسان کی موت کے بعد اس کے جسم کو چاہے جلاو یا دفن کرو آخر کار ایٹم (زرہ) کے روپ میں ہی آنا پڑتا ہے پھر وہ ایٹم کیا روپ اختیار کرے گا اس کا علم قدرت کے سوا کوئی نہیں جانتا ۔قدرت کی ہر چیز زرے سے بنتی ہے اور فنا ہونے کے بعد دوبارہ زرے کی شکل اختیار کرتی ہے۔ تبدیلی قدرتی اصول ہے اور یہ وقت کے ساتھ ساتھ متاثر ہوتا ہے۔اس آیت میں انسانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کے "تم مردہ تھے" اس کا مطلب انسان تہذیب سے پہلے جنگلی زندگی جیتے تھے اور ترقی کی روشنی دے کر انہیں زندہ کیا گیا اور علم کی روشنی سے جاہلیت کو دور کیا گیا انسان اتنے غیر تہذیب یافتہ تھے کے تہذیب سے پہلے وہ انسانوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ تبدیلی کے اصولوں کے مطابق انسانی تہذیب کی بھی کبھی نا کبھی موت ہو گی یعنی قیامت ہو گی۔ پراگ اتہاسک یگ (ما قبل تواریخ زمانہ)اور انسانی تہذیب کے درمیان تبدیلی کے اصول موجود ہیں اور یہ قانون سائنس دانوں کے ذریعہ ثابت ہو چکے ہیں، کہیں نا کہیں کسی نا کسی شکل میں تہذیب کی شروعات ہو گی اور خاتمہ تخلیق کا اصول ہے اور خاتمہ کے بعد ایک نئی شروعات ہوتی ہے اور اسے ہی تبدیلی کہتے ہیں اور اس تبدیلی کو ہی انسانی زبان میں موت کہتے ہیں۔

نوٹ: نئی شروعات یعنی ہر خاتمہ کے بعد ایک نئی شروعات جو قدرت کا قانون ہے۔

www.urduchannel.in

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (002:029)

وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا توان کو ٹھیک سات آسمان بنادیااور وہ ہر چیز سے خبر دار ہے۔

تشریح :اللہ تعالی کی طاقت سے قدرت کی ساری چیزوں کی پیدائش ہوئی ہے اور زمین کے اوپر سات آسمان بنائے یعنی سات قسم کی ہواوں کی سطح سجائی اور ان سارے راز کا مالک اللہ ہی ہے۔

پیغام ! سطح زمین سے مہاسن یعنی خالی جگہ تک پاک پرورد گار نے مختلف قسم کی گیسوں کے ذریعہ مخلوق کو طرح طرح سے حفاظت اور سہولت عطا کی اور سائنس دانوں نے اسے 5 حصوں میں بانٹا۔

(1) 1 سے 10 کیلو میٹر ٹروپوس فیر

(2) 32 سے 80 کیلو میٹر اسٹیٹوس فیر

(3) 80 سے 640 تک اوزونوس فیر

(4) 640 سے 1000 تک آئی نوس فیر

(5) 1000 کیلو میٹر سے زیادہ ایکسو سفیر

ان پانچ آسمانی حصوں کو ان کے کردار کی بنیاد پر اور بھی دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔جہاں پر زمین کی کشش (gravitational pull) ختم ہو جاتی ہے وہاں پر حرارت کی عملی تغیر ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ دمدار ستارے (comets) دنیا کی زمین سے دوری کا فاصلہ برقرار رکھتے ہیں اور ان مخصوص اصولوں کی روشنی میں ہواوں کی سطح کو پرکھنے سے سات آسمان ملیں گے۔اس حساب سے سات قسم کی ہواوں کی سطح کا ذکر قرآن شریف میں ہے اور ہر سطح کے ذریعہ مختلف طریقوں سے دنیا کی حفاظت کی گئی جسے سات آسمان کہا گیا ہے۔آج انسان زمین کے باہر اپنے پیر رکھ چکا ہے۔اللہ کی مرضی کے مطابق ان کے راز جو سائنس دانوں کے ذریعہ انسانوں کو ملے اس کے نسبت پر سات آسمانوں کی حقیقت یعنی سچائی یہی ہونی چاہئے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (002:030)

اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں،انہوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے شخص کو بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے،اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں (خدا نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

تشریح : اللہ تعالی نے انسانوں کو دماغ دے کر اپنے خلیفہ کا اختیار دیا اس کا مطلب یہ ہوا کے انسان کے ذریعہ ہی انسان کو گناہ اور نیکی کا پھل دیا جاتا ہے اور سماجی قانون انسانوں کے ذریعہ ہی لاگو ہو کر سماج کو گناہ سے نجات دلواتے ہیں۔اس لئے اللہ تعالی نے

www.urduchannel.in

انسان کو خلیفہ بنایا اور ساری مخلوق میں فضیلت عطا کی۔ ذہن میں سوال آتا ہے کے انسان کو نفرت اور لالچ دینے کے بعد اسے اللہ کا خلیفہ بننے کا حق کہاں سے ملا اور یہ سوال قدرت کے تمام پہلوؤں میں گونجتا ہے (یعنی فرشتوں کا سوال) یہ ساری باتیں ایک راز ہیں۔ جو اللہ تعالی کے اختیار میں ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اور قدرت میں سکھ دکھ اور گناہ کے ساتھ نیکی دیکر انسانوں کو یکسا ل جیون سے نجات دی۔

پیغام : انسانوں کو زمین میں اشرف المخلوقات بنایا اور اسی قدرت کے ذریعہ (فرشتوں) انسانوں کو بہتر سے بہتر زندگی حاصل کرنے کا علم بھی دیا آیتوں کے موجودہ ترجموں کے مطابق کچھ سوال ؟

(1) فرشتوں کو سوال کرنے کا حق کہاں سے ملا؟

(2) کیا دنیا بننے سے پہلے انسان کی بنیاد ڈالی گئی تھی؟ سائینس اس کے خلاف ثبوت دیتا ہے۔

(3) پاک پروردگار اور فرشتوں کے درمیان جو باتیں ہوئیں وہ کون کس کو بتا رہا ہے ؟ اور ان ساری باتوں کو زمین میں پھیلانے کی کیا وجہ ہے ؟

اور کس مقصد سے ؟

(4) جب اللہ ہی سب کچھ کر سکتا ہے تو یہ بات فرشتوں کو بتا کر کیا اللہ تعالی فرشتوں سے مدد کی امید کر رہا تھا؟

(5) اللہ تعالی کے فیصلہ پر فرشتوں کا اعتراض ظاہر کرنا کیا فرشتوں کی نافرمانی نہیں ؟ کیا فرشتے بھی اللہ کی خلافت کی امید رکھتے تھے ؟

اور کیا امید رکھنا کردار ہے ؟

(6) ان سارے سوالوں کا جواب ایک ہی جواب پر منحصر ہے اور وہ ہے قدرتی قانون کے مطابق ہر پہلو کا بر عکس پہلو ہونا۔

اس آیت میں ایک خاص انسانی کردار کا ذکر کیا گیا ہے انسانی سماج میں انسانوں کے ذریعہ ہی فساد اور قتل جیسے برے کام منظم ہوتے ہیں کبھی طبقہ کے نام پر، کبھی ذات پات کے نام پر، کبھی روپ رنگ کے نام پر اور کبھی خیالات کے نام پر انسان اپس میں لڑ پڑتے ہیں ! یہ کیوں ؟ فرشتوں کا یہ سوال ایک راز کی اطلاع دیتا ہے جو اللہ جانتا ہے مگر فرشتے نہیں جانتے۔ اور اللہ کی مرضی سے یہ راز کے علم کی حقیقیت میں (سدھارتھ چڑجی) بیان کر رہا ہوں قدرتی اصول ہے ہر پہلو کا برعکس پہلو اگر بدسکونی نہیں ہوگی تو انسان کو سکون کا احساس نہیں ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالی انسانوں کے ذریعہ ہی سارے کام کرواتے ہیں پہلے بدسکونی پھلاتے ہیں پھر اس کے بعد سکون تاکہ زندگی رنگ برنگی ہو اور اس سچائی کی مناسبت میں شیطان یعنی ناپاک کی تخلیق بھی اللہ کے مرضی سے ہی ہے اور اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی بھی کام ناممکن ہے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓـئِكَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـئُوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۔ (002:031)

اور اس نے آدم کو نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا اگر سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔

www.urduchannel.in

تشریح : مخلوق کی بنیاد ہے آدم اور اس بنیاد کو تمام علم (کلمہ) دیا گیا جس سے اس کی زندگی آسان ہو اور اس علم کو سنوارنے اور ترقی کے لئے نسل در نسل سے انسانوں کو دماغی ترقی بھی دی اور یہ قدرت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

پیغام : فرشتے قدرت کے ہر پہلو کی نشاندہی کرتے ہیں اور اسی قدرت کے ذریعہ ہی انسان کو تمام قسم کی سکھ سہولت ملی۔ آدم تمام مخلوق کی بنیاد ہیں اور انسان بہترین مخلوق ہے جسے اعلی دماغ دیکر اللہ تعالی نے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا اور وقت بہ وقت سائینسی علم دیکر اللہ تعالی نے اپنے کچھ راز عطا کئے اور اس آیت میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ کہہ کر کے "چیزوں کا نام سکھایا گیا"

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۔ (002:032)

انہوں نے کہا تو پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں، بیشک تو دانا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح : انس علم اور قدرتی تبدیلیاں دونوں کے درمیان ایک گہرا رشتہ ہے۔ انسان اپنے علم کے ذریعہ قدرت کو اپنے فائدہ کے لئے استعمال کرتے ہیں اگر قدرت کے ہر پہلو کو فرشتوں کا روپ دیا جاے تو دیکھا جائے گا کے انسان اور فرشتے ایک ہی چیز کی پیداوار ہیں اور اس سلسلے کو چلانے والی ایک غیبی طاقت ہے یعنی اللہ

پیغام : اللہ تعالی کی طاقت سارے قانون کو چلاتی ہے اور تخلیق کا ہر اصول ایک ایک فرشتے کی مثال ہے۔ سارے فرشتے یعنی سارے قدرتی اصول اللہ کی طاقت کے ذریعہ جنم لیتے ہیں، چلتے ہیں اور بدلتے ہیں۔ اس آیت میں فرشتوں نے اللہ کے وجود کو پاک کہا اور یہ پیغام انسانوں کو دیا کے قدرت کا ہر پہلو پاک ہے۔ ناپاک میں بھی پاک کی پرچھایاں ہوتی ہیں اور اللہ سب جانتا ہے۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔ (002:033)

خدا نے (آدم کو) حکم دیا کہ آدم! تم ان کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ جب انہوں نے ان کو ان کے نام بتائے تو (فرشتوں سے) فرمایا کیوں! میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے۔

تشریح ! اللہ تعالی نے انسانوں کو قدرت کی تمام چیزوں کے بارے میں اور ان کے استعمال کے بارے میں علم دیا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری قدرتی چیزیں ہیں جن کے بارے میں انسان ابھی تک نہیں جانتا اور وہ انسانوں کے لئے ادھوری ہیں یا ان کی پہنچ سے باہر ہیں۔ جب انسانوں نے قدرت کے بارے میں جان کاری حاصل کی تب انہیں پتہ چلا کہ زمین اور اسم مالک خدا ہے اور سارے تغیر اور رد و عمل بھی قدرت کے اختیار میں ہیں۔ انسانوں کو اس کے بارے میں تھوڑا سا علم حاصل ہے اور وہ بھی جتنا قدرت اور وقت کے تغیر و تبدل سے حاصل ہوا۔

پیغام : یہ بات چیت ایک نشانی ہے۔ انسانوں کی تلاش سے جو قدرتی علم حاصل ہوا اس علم کو نشانی کے طور میں اس آیت میں بیان کیا گیا۔

www.urduchannel.in

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ‌ۖ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۔ (002:034)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔

تشریح : قدرتی اصولوں کے مطابق قدرت کا ہر پہلو انسانوں کے استعمال کے لئے ہے اور ان کی زندگی کی رفتار کو آسان بنانے کے لئے رکھا گیا ہے۔اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کے اللہ تعالی نے فرشتوں کے ذریعہ انسانوں کو سجدہ کروایا اور ان میں سے ایک قدرت (شیطان) نے انسان کی خدمت کرنے سے انکار کیا (ابلیس) یعنی انسان کے اندر ہی شیطانی ضمیر کی موجودگی۔

آیت کے مطابق سارے دیوتاوں (فرشتے) نے اللہ کے حکم کے مطابق آدم کو سجدہ کیا تھا یعنی سجدہ کیا۔جب اللہ کو اپنے علاوہ کسی کا سجدہ ناپسند ہے تو فرشتوں سے آدم کو سجدہ کروانے کا کیا مطلب اور کیا پیغام دیتا ہے ؟اس کا خاص مقصد ہے انسان کے اندر اللہ تعالی کے نور کی موجودگی کو سجدہ کروانا تھا؟جب فرشتے انسانوں کی خدمت کے لئے مقرر ہو سکتے ہیں اور اس بات کو قرآن شریف میں لکھ کر اللہ تعالی نے انسانوں کو یہ پیغام دیا کے مخلوق کی خدمت ہی سب سے عمدہ عبادت ہے اور ابلیس نام کا فرشتہ جسے شیطان کہا گیا مغروریت میں اندھے ہو کر اللہ تعالی کے اصولوں کو انکار کیا اس لئے فرشتے ابلیس کو کافر یا غیر مذہبی کہا گیا انسانی ضمیر کے اندر فرشتے ابلیس کی موجودگی انسان کو گناہ کرنے پر اکساتی ہے اور اس کے سکون کو ختم کر دیتی ہے۔

قرآن شریف کی اس آیت سے کافر کی دو اہم خاصیت ثابت ہوتی ہے۔ایک "مغروریت" اور دوسرا "اللہ کے حکم کی نافرمانی" یہ آیت ایک گہرے راز کی حق دار ہے اور اگر اس آیت پر گہرائی سے سوچا جائے تو انسان کو پتہ چلے گا کہ کون شیطان ہے اور کون فرشتہ ؟اور اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالی نے انسانوں کو کیا پیغام دیا ہے۔

وَقُلۡنَا يٰٓـاٰدَمُ اسۡكُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَـنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا ۖ وَلَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۔ (002:035)

اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں شامل ہو جاؤ گے -

تشریح : اللہ تعالی نے "انسان پیدا کرنے والی روح" یعنی فرشتے آدم اور حوا کو جنت میں رہنے کا حکم دیا (لا محدود خوشی میں روح کے مل جانے کا نام جنت ہے) اور پوری پوری خوشی کا مزا لینے کو کہا۔"روح" یعنی آتما کو کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور شیطان یعنی گنہگار ضمیر کے قریب جانے سے منع کر دیا تاکہ انسان ظالم نا بنے اور اسے سکون کی زندگی حاصل ہو۔

پیغام : یہاں پر خاص "پیڑ" کے پاس آدم کو جانے کے لئے منع کیا گیا اور وہ پیڑ انسان کے تمام گنہگار کردار کی علامت ہے اور انس ضمیر جتنا گناہ کے کاموں میں الجھتا جائے گا اتنا ہی اس کا سکون ختم ہوتا جائے گا۔مرنے کے بعد انسان کے جسم کا کوئی وجود نہیں (انسانوں کے لئے)جب جسم ہی نہیں ہوگا تو خوارک کا ذکر ضرور کسی خاص بات کی نشاندہی کرتی ہے اس شیطانی پیڑ کو مذہبی

www.urduchannel.in

کتابوں میں کہیں "سیب" اور کہیں "گندم" کہہ کر مخاتب کیا گیا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالی فرماتا ہے "اس نے انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور دنیا میں جو بھی مٹی پائی جاتی ہے اس کے سارے اجزا (ingredient) انسانی جسم میں بھی پائے جاتے ہیں ۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کے انسانی جسم زمین کی پیداوار ہے اور انسانی دماغ میں گناہ گار ضمیر، موہ مایا، نفرت حسد، مغروریت اور لالچ ڈال کر اس کی سکھ سکون چھین لیا ہے اور اسی کو شیطان کہا گیا ہے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۔(002:036)

پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا تب ہم نے حکم دیا کہ یہاں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے

تشریح: لیکن شیطان نے انسان کو بہکایا اور ان کے ضمیر میں داخل ہوا اور اس پاک ضمیر (عدم تشدد، سکھ شانتی، مانوتا اور پریم) کو بگاڑ دیا اور اللہ تعالی نے انسان کی ساری خوشی کو یعنی سکھ سکون کو خارج کر دیا یعنی جنت سے نکال باہر کیا اور شیطان یعنی بدکار ضمیر کو انسانوں کا دشمن مقرر کیا اور ہر انسان کو کچھ وقت تک زمین پر ٹھہرنا اور قدرت کا مزا لینا ہے۔

پیغام: انسان کی زندگی کے ساتھ سکھ اور دکھ جوڑ کر اللہ تعالی نے انسان کو یکسانیت زندگی سے نجات دی اور گنہگاروں کو دماغی بدسکونی دے کر سکون کی جنت سے باہر کیا اور ایک کو دوسرے کا دشمن بنایا یعنی "نیک ضمیر" اور "گنہگار ضمیر" آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ ہر انسان کو ایک خاص وقت تک دنیا میں رہنا ہے اور قدرت نے ہر انسان کے رہن سہن اور روزی کا ٹھکانا الگ الگ بنایا۔ یہ آیت ایک پُراسرار سائنسی حقیقت بیان کرتی ہے۔

سورج سے نکلا ہوا گیس کا گولا ٹھنڈا ہونے کے بعد دنیا بنی مخلوق کو بنانے سے پہلے پانی کی تخلیق ہوئی۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن 2:1 تناسب میں ملکر پانی بنا اور تمام مخلوق کی بنیاد ہے پانی۔ اگر سوچا جائے آکسیجن اور ہائیڈروجن کا روحانی نام آدم اور حوا ہے تو یہ ثابت ہوتا ہے کے ان کے ملن کے بعد ہی مخلوق کی تخلیق ہوئی کردار کے گنوں کے مطابق ہائیڈروجن اور آکسیجن ایک دوسرے کے برعکس ہیں اس لئے قرآن شریف کی اس آیت میں انہیں "ایک دوسرے کا دشمن" کہا گیا ہے۔ تبدیلی قدرت کا اصول ہے جو وقت حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اس آیت میں "ایک وقت تک ٹھرنا اور ٹھکانا" کی بات کہہ کر تبدیلی کے اصولوں کی تشریح کی گئی ہے۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔(002:037)

پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے تو اس نے قصور معاف کر دیا بیشک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے

تشریح: اللہ تعالی نے انسان کو خوشی اور شانتی سے جینے کے سارے طور طریقے سکھائے "جسمانی اور روحانی" اس طرح سے انسان کو کچھ حد تک بدسکونی سے نجات دی یعنی انکی توبہ قبول کی اور، اللہ تعالی معاف کرنے والا اور دیالو ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام : سارے فرشتوں نے پاک پروردیگار کے حکم کے مطابق انسان کو سجدہ کیا کیوں کہ انسان کے اندر پاک پروردیگار کے پاک نور کی موجودگی لیکن فرشتے ابلیس نے مغروریت میں اندھے ہو کر پاک پروردیگار کے حکم کی خلاف ورزی کی اور انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اس لئے اسے کافر کا درجہ حاصل ہوا۔

(1) جنت میں شیطان کی موجودگی۔

(2) جنت سے انسان کو اتارا گیا۔

(3) جنت کی مٹی سے انسان پیدا ہوا۔

اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق بہت سارے سوال کھڑے ہو سکتے ہیں اور ان میں خاص سوال یہ ہیں۔

جنت میں بھی ایک ایسا پیڑ ہے جس میں شیطان موجود ہے تو کیا شیطان جنتی ہے؟ پاک پروردیگار کے حکم کی خلاف ورزی کرنے اور مغروریت کی وجہ سے شیطان کو جنت سے نکال دیا تھا تو جنت میں شیطان کی موجودگی (پیڑ) کہاں سے ہوئی؟ اس پیڑ کے بارے میں مختلف باتیں کہیں گئی ہیں کہیں گندم، کہیں سیب کا ذکر آتا ہے لیکن قرآن میں اسے صرف پیڑ کہا گیا ہے؟

اس آیت میں "آپس میں ایک تمہارا دوسرے کا دشمن" تو اس میں کون کس کا دشمن ہے؟

آیت کے مطابق آدم نے پاک پرودیگار سے کچھ کلمے سیکھے ہیں! وہ کیا ہیں؟ سوالوں کے مطابق موجودہ ترجمہ اندھی عقیدت کی بنیاد پر ٹکا ہوا ہے، لیکن اسلام اور رسول پاک کے اصولوں کے مطابق اندھی عقیدت شرک میں شمار ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت آدم اور اماں حوا کو سیدھے طور سے جنت میں رہنے والے فرشتوں کا درجہ دیا گیا۔ انسان کی پیدائش کے بارے میں قرآن شریف کی آیتوں اور تلاش پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کے انسانی جسم دنیا میں ہی بنا اور اس کی شروعات ہے پانی یعنی O H_2۔

لاکھوں سال پہلے سورج سے نکلی ہوئی دنیا ٹھنڈی ہونے کے بعد پانی کا وجود ہوا اور پانی سے دنیا کی قدیم ایک خلیہ والی جان (one cell animal) بنی اور سالوں کے تغیر و تبدل کے بعد انسان کی پیدائش ہوئی۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن یہ دونوں گیسیں 2:1 تناسب سے مل کر پانی کی بنیاد ہوئی اور یہی نظریہ ہے تمام مخلوق کی بنیاد ہے جسے آدم اور حوا کہہ کر لوگ پکارتے ہیں وہ اصل میں ہائیڈروجن اور آکسیجن ہیں جو تمام تخلیق کی بنیاد ہے۔ شیطان ابلیس کے نام سے جو کہانی چل رہی ہے وہ انسان کے گنہگار ضمیر کا وہ حصہ ہے جو صرف برا کام کرتا ہے۔ جب انسان ختم ہو جاتا ہے تب اس کا ضمیر بھی ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گناہ والی سوچ بھی ختم ہو جاتی ہے۔

نوٹ: تخلیقی نظریہ میں انسان ہی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو اسے قدرت سے ملا۔ انسان کا جسم دنیا میں پیدا ہوا۔ انسانی کردار کے مطابق ہائیڈروجن اور آکسیجن ایک دوسرے کے برعکس ہیں، اور اس بنیاد پر قرآن شریف میں انہیں "ایک دوسرے کا دشمن" کہا گیا ہے۔ لیکن جب یہ دونوں ملتے ہیں تو پانی کی تخلیق ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اس آیت میں "کچھ کلمے سیکھنے "کا مطلب موجودہ خیالات کے مطابق حضرت آدم کو حضرت محمدؐ کے وسیلہ سے معافی ہوئی۔ کہیں کہیں پر تو یہ بھی کہا جاتا ہے کے آسمان پر لکھا ہوا حضرت محمد کا کلمہ "لا الہہ اللہ محمد رسول اللہ "پڑھ کر حضرت آدم کو شیطانی پیڑ کا پھل کھانے کے گناہ سے نجات ملی۔ یہ روآیت پوری طرح قرآن شریف اور پاک پروردیگار کے بتلائے ہوئے اصولوں کے خلاف ہے۔ مذہبی کتابوں کے مطابق ہر مخلوق کو اپنی سزا و جزا خود بھگتنی پڑتی ہے۔ تمام رسولوں نے صاف اور سیدھے طور پر پاک پروردیگار اور ان کے اصولوں کو ہی وسیلہ مانا ہے۔ اس لحاظ سے انسانوں کو تہذیب اور علم عطا کرنے والا رسول ہوتا ہے اور وہ علم رسولوں کو پاک پروردیگار کی طرف سے حاصل ہوتا ہے۔ پاک پروردیگار کی طرف سے کچھ جینے کے آسان راستے انسان کو ملے تاکہ انسان کا جیون سکھ اور سکون سے بھر جائے اور اس راہ کے کچھ طریقات کے کلموں کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔

غور فرمائیں انسان کے گناہ اور نیکی کا نتیجہ اخلاقی اوصاف پر منحصر ہوتا ہے اور یہ قانون منھ زبانی کچھ کلمے پڑھ لینے سے بدل نہیں جاتا۔

حضرت آدم جب پچھتاوے میں ڈوبے زمین پر آئے تو توبہ اور استغفار میں ڈوبے رہے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالی نے ان کی راہ نمائی کی اور دستگیری فرمائی اور وہ کلمے سکھادئے۔ کچھ حضرات یہاں ایک خاص روآیت کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کے حضرت آدم نے عرش الہی پر "لا الہہ اللہ محمد رسول اللہ "لکھا ہوا دیکھا اور محمد رسول اللہ کے وسیلہ سے دعا مانگی تو اللہ تعالی نے انہیں معاف فرمادیا۔ **یہ روآیت بے بنیاد اور بے سند ہے** اور قرآن شریف کے اصولوں اور اللہ تعالی کے بتلائے ہوئے طریقے کے بھی خلاف ہے۔ تمام نبیوں نے ہمیشہ سیدھے طور پر اللہ تعالی سے دعائیں کی ہیں کسی نبی، ولی یا بزرگ کا واسطہ یا وسیلہ نہیں پکڑا۔ نبی کریم کے ساتھ ساتھ تمام نبیوں کا طریقہ دعا یہی رہا ہے کہ بغیر کسی واسطہ یا وسیلہ کے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا کی جائے۔

(یہ تشریح سعودی شاہ فیصل کی طرف سے حاجیوں کو تحفہ میں دیے گئے قرآن سے لی گئی ہے)

اس کے مطابق کچھ قرآنی آیتوں کا حوالہ:

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ **کسی کی سفارش منظور کی جائے گی** اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے اور نہ لوگ کسی اور طرح سے مدد حاصل کر سکیں گے . 48

ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی.119

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اس سے بدلا قبول کیا جائے اور نہ اس کو **کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے** اور نہ لوگوں کو کسی اور طرح کی مدد مل سکے۔123

یہ جماعت گزر چکی ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی.141

www.urduchannel.in

اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم خدا کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کا کچھ نقصان نہ ہوگا۔281

2/48-119-123-141-281

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے اور تم **خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے** (033:062)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (002:038)

ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ، جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

تشریح: انسانوں کی شرم کی وجہ ہے "گناہ" اور جب اس کا ضمیر اس سے یہ کام کرواتا ہے تب اس انسان کو سماج میں شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور سکون کی جنت اسے نہیں ملتی۔ گناہ کو اپنانے کے بعد جب اس کا گناہ انسانی سماج میں ظاہر ہو جاتا ہے تب اس کی "شرم کی چیز ظاہر ہو گئی" اس آیت کے مطابق نیک لوگوں کو ان چیزوں سے ڈر نہیں لگتا اور نا ہی پچھتاوے کی آگ انہیں ستاتی ہے۔

پیغام: آیت نمبر 37 میں کہا گیا ہے "آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے سیکھے" یعنی جینے کے کچھ آسان راستے اور سچے علم کی کچھ باتوں کی نشاندہی کرتی ہے "کلمہ" اور اس بات کو ثابت کرتی ہے آیت نمبر 38۔ قرآن شریف اللہ تعالی کا وہ ہدایت نامہ ہے جس میں علم کے ساتھ ساتھ انسان کے جینے کا آسان طریقہ بھی بتلایا گیا ہے۔ انسان جب گناہ کرتا ہے، ایک تو اس کے اندر کا ضمیر اسے چین سے رہنے نہیں دیتا اور دوسرا سماج کی طرف سے بھی اسے شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کی نفرت کے ساتھ اسے جینا پڑتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (002:039)

اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں، اور ہمیشہ اس میں رہیں گے

تشریح: اور جو اللہ کے حکموں اور اصولوں کو انکار کرتے ہیں انہیں بد سکونی کا جہنم ملے گا اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک وہ اللہ کے قدرتی اصولوں کو اپنا نہ لیں۔

پیغام: "کافر" کا مطلب ہے نہیں ماننے والے "زمین میں موجودہ گروہ اپنے اپنے اصولوں پر چلتے ہیں یہاں تک کے اسلام مذہب میں بھی بہت سارے گروہ ہیں جو اپنے اپنے اصولوں کو ہی سہی اسلام سمجھتے ہیں اور دوسروں کو کافر کا تمغہ دیتے ہیں۔ اصولوں کا اختلافات کبھی بھی کفر نہیں ہو سکتا جب تک وہ حکم اللہ اور قدرت کے سچے اور سیدھے اصولوں کی خلاف ورضی نہ کرے۔ تشدد، حسد، نفرت، یہ سارے قدرتی اصول تخلیق کے اصولوں کی خلاف ورضی کرتے ہیں اور جو انسان ان اصولوں کو اپناتے ہیں وہی کافر ہیں۔ یاد رکھیں تخلیق کے سارے اصول اور کام اللہ کی خواہش کے مطابق ممکن ہیں اور انسانوں کو یہ اختیار نہیں ہے کے وہ اپنے آپ کو صحیح سمجھے اور دوسروں کو کافر۔

www.urduchannel.in

اللہ اوران کی قدرت کے مطابق پاکیزگی اور عدم تشدد ہی انسانوں کا مذہب ہے اور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں "حضرت محمدؐ ﷺ "

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡٓ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّاىَ فَارۡهَبُوۡنِ ۔
(002:040)

اے آل یعقوب! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

تشریح :اسرائیل کی اولاد کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کے اللہ تعالی کی طرف سے جو قدرتی نعمت انہیں ملی ہے اسے یاد کریں اور اللہ کے اصولوں کو پوری طرح سے مانیں تا کے اس کے بدلے اللہ تعالی انہیں سکون کی زندگی تحفہ کے طور پر دے گا انسان اللہ تعالی کے سامنے عہد بند ہے اور وہ عہد ہے محبت، امن وامان، انسانیت، عدم تشدد اور تعلیم اور اس آیت میں اللہ تعالی نے انسانوں کو حکم دیا کہ وہ اس عہد کو پورا کریں۔

پیغام :انسان کو سکون کی زندگی اور سکون سے بھرا ضمیر ہی قدرت کی طرف سے انسان کی پاکیزگی کا انعام ہے۔ جس انس دماغ لالچ، نفرت، حسد، ہوس اور اونچی خواہشات سے ازاد ہے اسے ہی قدرتی طور سکون حاصل ہوتا ہے اور یہی قدرت کا انسانوں کے ساتھ وعدہ ہے۔

وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا وَاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ۔
(002:041)

اور جو کتاب میں نے نازل کی ہے جو تمہاری کتاب (توارت) کو سچا کہتی ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس سے منکر اول نہ بنو اور میری آیتوں میں ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ حاصل کرو اور مجھ ہی سے خوف رکھو۔

تشریح :ہر طبقہ کے پاس ایک مذہبی کتاب ہے اور یقیناً ہر کتاب قدرت کے اصولوں سے ہی بنی ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ہر طبقہ اپنی مذہبی کتابوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کی مذہبی کتابوں کے اصولوں کو بھی عزت دیں اس میں ہی سکون ہے اور اللہ فساد اور تشدد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ سے ڈریں اور ان کے اصولوں کو بگاڑ کر اپنا فائدہ نہ سوچیں۔

پیغام :انسانی سماج میں انسانوں کو تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ جو بھی ملا یا ملتا رہا اس پر یقین کرنا انسان کا فرض ہے یعنی جو سچائی ثابت ہوئی اس پر یقین رکھنا اور وقت کے حالات میں جو سچائی انسانوں کو سامنے ظاہر ہوئی اس کو انکار کرنا کفریت ہے۔ جھوٹ سے لوگ ڈریں یہی اللہ کا فرمان ہے اور اللہ کی ہر کتاب میں ایک ہی اصول الگ الگ وقت، الگ الگ جگہ اور الگ الگ زبان میں لوگوں کو دیے گئے اور اللہ تعالی کا بنیادی قانون کبھی نہیں بدلتا۔ لوگوں نے ان کے قانون اور کتابوں کو بدلنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالی باری باری کتابوں کی شکل میں پیغام بھیج کر انسانوں کو صحیح راہ بتائی۔ اس آیت میں کہا گیا "آیتوں کے بدلے میں تھوڑی قیمت نہ لیں" اس کا مطلب اللہ کے قدرتی اصولوں کا غلط استعمال کر کے اس کے بدلے میں قیمت نہ لیں۔ کہیں کہیں دیکھا گیا ہے کے اللہ کے اصولوں کو اپنی طرح کا بنا کر پیش کیا گیا اور سچائی کو بگاڑنے کی کوشش کی گئی جو سراسر گناہ ہے۔ اللہ کے اصولوں کے ساتھ

www.urduchannel.in

ضعیف الاعتقادی/ غیر عقلی باتیں جوڑ دینا بھی گناہ ہے۔ قرآن کی ہر آیت ایک سائنس کی حقیقت (راز) عطا کرتی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنا اور اس کی سائینسی اور عقلی تحقیقات کو محسوس کرنا ہی انسفرض ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔(002:042)

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کرنہ چھپاؤ

تشریح : سچائی خود بخود روشن ہو جاتی ہے۔ گنہگاروں کی لاکھ کوششوں کے باوجود سچائی کا پتہ انسان کو ہو ہی جاتا ہے۔ سچائی اور جھوٹ ایک دوسرے کے برعکس ہیں اور اسے ملانے کی کوشش ہمیشہ ناکامیاب رہتی ہے۔

پیغام : سچ جھوٹ کے اندھیرے میں کبھی بھی نہیں ڈوب سکتا۔ سچائی کا پرکاش اتنا روشن ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی عیاری سے متاثر نہیں ہوتا۔ کوسنسکار کبھی بھی سنسکار کے فائدہ کو متاثر نہیں کر سکتا، کیوں کہ سنسکار میں سچائی کی روشنی ہے۔ سچائی کے اصولوں کے مطابق مذہبی کتابوں کو سمجھنا اور وقت کی بہتی دھارا کے ساتھ ان اصولوں کو کتابوں میں ڈھونڈنا انسانی تہذیب کی ترقی کی وجہ ہے۔ مذہبی کتابوں کی سچائی کو نہ سمجھ کر ضعیف الاعتقادی سے متاثر ہو کر اندھی عقیدت میں ڈوب کر جو انسان اپنا جیون مختص کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ کے اصولوں کی حد سے تجاوز کرتے ہیں۔

قرآن شریف کی آیتیں ان سب باتوں کو ثبوت کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۔ (002:043)

اور نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور (خدا کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔

تشریح :انسان نماز قائم رکھے (یعنی اچھائی برقرار رکھے) اور زکواۃ دے اور رکوع (اللہ کے اصولوں کو پوری طرح ماننا یعنی اس کے آگے پوری طرح اپنے ضمیر کو جھکا دینا) کرنے والوں کے ساتھ رکوع کریں۔

پیغام : نماز کا مقصد انسانی سماج میں عدم تشدد، محبت، انسانیت، بھائی چارہ اور پاکیزگی کو قائم کرنا ہے اور یہ اصول ہر طبقہ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے قرآن شریف میں نماز کا کوئی خاص طریقہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ قرآن شریف کی سورہ الحج کی آیت 67 میں اللہ تعالی نے صاف، ستھرے اور سیدھے طور پر فرمایا کے انہوں نے "ہر طبقہ کے لئے الگ الگ عبادت کا طریقہ رکھا ہے اور اس بات میں کوئی جھگڑا نہیں ہے" اور ساتھ میں یہ بھی کہا گیا ہے کے لوگوں کو اللہ کے اصولوں کی طرف بلایا جائے یعنی امن اور شانتی (رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) کی طرف۔

رکوع کا مطلب ہے جھکنا یعنی اللہ کے اصولوں اور پاکیزگی سے آگے اپنی ساری برائیوں کو تیاگنا یعنی چھوڑ دینا۔

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔(002:044)

کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے تیئں فراموش کیے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں ؟

تشریح: کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو پاکیزگی کی طرف بلاتے ہیں مگر اپنی پاکیزگی کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ سچائی کو سمجھنے کے بعد بھی یہ لوگ ایسا کرتے ہیں نا سمجھ بن کر۔

www.urduchannel.in

پیغام : گنہگار انسان اپنے گناہ کو چھپانے کے لئے دوسروں کو نصیحت دیتے رہتے ہیں، لیکن اندر سے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا گناہ کیے ہیں اور اس کا پھل کیا ہوگا۔ ہندوستان کے برہمنوں نے سینکڑوں سالوں سے یہی کام کیا ہے۔

وید گیتا کی سچائی کو چھپا کر یہاں کے سماج کو غیر عقلی اور ضعیف الاعتقادی میں ڈھکیل دیا اور چھوا چھوت (نسلی تفرقہ) کی گندی بیماری کا شکار بنایا۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۔ (002:045)

اور صبر اور نماز سے مدد لیا کرو، اور بیشک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں) نہیں جو عجز کرنے والے ہیں

تشریح : اللہ تعالی کے اصول ہی انسانی زندگی میں امن و سکون لا سکتے ہیں اور جو انسانوں کے لئے بشارت ہیں۔ سکون اور صبر صرف اللہ پر یقین ہی لا سکتا ہے اور جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے دلوں سے لالچ، حسد، نفرت، اہنکار اور اونچی خواہشات کم ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے حال پر خوش رہتے ہیں اور موت بھی انہیں ڈرا نہیں سکتی اور یہی صبر والے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ (002:046)

جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

تشریح : اللہ تعالی کے اصولوں اور اس کے وجود کو جب انسان پوری طرح محسوس کر لیتے ہیں تو اس وقت اس کی اس کے رب سے ملاقات ہوتی ہے اور موت کے بعد انسان کا جسم قدرت میں سما جاتا ہے اور روح اس نور کے ساتھ مل جاتی ہے یعنی اللہ کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ (002:047)

اے یعقوب کی اولاد میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی

تشریح : اے بنی اسرائیل اللہ کے اصولوں کو یاد کرو اور انسانیت پر ظلم نا کرو۔ اللہ کی دعا سے انہیں زمین کے ہر گروہ پر فضیلت ملی اور انسانی تہذیب کی رفتار کا ایندھن بنایا۔ اس بات کا دھیان رکھ کر وہ مغروریت نہ کریں اور نہ کسی انسان پر ظلم کریں۔

پیغام : اللہ تعالی کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ آج بھی انسانی سماج میں یعقوب کی نسل ہی راج کر رہی ہے جو سب کے سامنے جگ ظاہر ہے۔

اور اس آیت کو مثال کے طور پر لوگوں کو دیکھنا چاہئے اور اس سے سبق لینا چاہئے اور "کرسچین" اس آیت کی عزت کرتے ہوئے دوسروں پر ظلم نا کریں اور انہیں لوٹ کر سماج کو نہ بگاڑیں۔ (یہ آیت انجیل میں بھی ہے)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ (002:048)

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے گی اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ لوگ (کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں گے۔

www.urduchannel.in

تشریح : ہر انسان کو اپنے کاموں کا پھل خود بھگتنا پڑتا ہے کوئی کسی کا دکھ یا خوشی نہیں بانٹ سکتا صرف اس میں شریک ہو سکتا ہے۔ یہ ایک قدرتی احساس اور سچائی ہے اور اس معاملے میں کوئی بھی سفارش قبول نہیں ہوتی۔

وَاِذۡ نَجَّيۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ۔(002:049)

اور جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے مخلصی بخشی وہ (لوگ) تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی۔

تشریح : جب دنیا میں گناہ بڑھ جاتے ہیں تب اللہ تعالی قدرتی طور پر بدسکونی (فرعونیت) جیسے بدترین بددعا سے نجات دیتے ہیں۔

پیغام : انسانیت اور اس کی تہذیب پر جب تکلیفیں آتی ہیں تب اللہ تعالی انسانوں میں سے ہی کسی خاص انسان کے ذریعہ تکلیفوں سے نجات دلواتے ہیں۔ فرعون ایک مصری راجہ تھا جو انسان اور انسانیت پر ظلم کرتا تھا اور خود کو خدا سمجھ بیٹھا تھا۔

اللہ تعالی نے پیغمبر موسیٰ کے ذریعہ وہاں کے لوگوں کو نجات دلوائی اور فرعون کا خاتمہ کیا۔

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِكُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَيۡنٰكُمۡ وَاَغۡرَقۡنَآ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ۔(002:050)

اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا تو تم کو تو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے۔

تشریح : پہاڑ کی طرح اونچا اور سمندر کی طرح گہرے گناہ اور گنہگاروں کو مٹا کر اللہ تعالی نے سماج میں نیکی اور نیک انسان کو حفاظت عطا کرتے ہیں۔

فرعون کی قوم ظلم کی حد پار کر چکی تھی اور اللہ تعالی نے لوگوں کو موسی کے ذریعہ نجات دلوائی اور اس بات کو لوگوں کے لئے ایک مثال بنائی۔

پیغام : جب جب دنیا میں گناہ بڑھ جاتے ہیں تب تب اللہ رسولوں کے ذریعہ گناہوں کو گھٹا کر دنیا میں امن و سکون کے توازن کو برقرار رکھتے ہیں۔

وَاِذۡ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰٓى اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۔(002:051)

اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر کر لیا اور تم ظلم کر رہے تھے۔

تشریح : پیغمبر موسیٰ نے 40 رات تک سچائی کا مشاہدہ کرنے کے بعد جب لوٹے تب انہوں نے دیکھا کہ ان کی قوم کے لوگ سچائی کو چھوڑ کر دوبارہ غیر عقلی باتوں میں ڈوب گئے تھی اور ظلم کرنے لگے تھے۔

پیغام : غیر عقلی/ضعیف الاعتقادی سماج کے لئے ظلم ہے۔

ثُمَّ عَفَوۡنَا عَنۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۔(002:052)

پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو

www.urduchannel.in

تشریح: اس کے باوجود اللہ تعالی انسانوں کو معاف کر دیتے ہیں اور یہ اس لئے کے اللہ تعالی کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ جب سب کچھ اللہ کا ہے یا اللہ سے جڑا ہوا ہے یا وہ خود ہے۔ اللہ تعالی ہمیشہ انسانوں کو سچائی کا راستہ دکھاتے آرہے ہیں اور وہ لا محدود ہے اس لئے انسان دعا کرتے ہیں تو صرف اپنے لئے۔ اللہ تعالی کو نا اس سے کوئی فائدہ ہے اور نا ہی اس کی ضرورت۔ انسان کی غلطیاں یا اس کی بیوقوفیاں ہمیشہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہیں اور یہی اس کی اللہ کی طرف سے معافی ہے۔ ضعیف الاعتقادی میں ڈوبا ہوا انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے یا اپنے اوپر ظلم ڈھاتا ہے۔

وَاِذۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَالۡفُرۡقَانَ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۔ (002:053)

اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کیے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

تشریح: موسیٰ کے ذریعہ فرعون کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلوانا اللہ کا معجزا تھا۔ فرعون ایک طاقتور راجہ تھا۔ موسیٰ نے اللہ تعالی کے اصول لوگوں تک پہونچائے اور لوگوں نے اسے سمجھا اور انقلاب کے ذریعہ انہیں اس ظلم سے نجات ملی۔ یہ ایک معجزا تھا اور سچ جھوٹ کے درمی فیصلہ بھی تھا۔

پیغام: اس آیت میں موسیٰ کے ہدایت نامہ کو "فرقان" کہا گیا ہے اور قرآن شریف کو بھی لوگ "فرقان" کے نام سے جانتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کے جو علم موسیٰ کو قدرتی طور پر حاصل ہوا تھا وہی علم حضرت محمد ﷺ کو بھی حاصل ہوا تھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کے موسیٰ کی وفات کے بعد ان کی قوم کے لوگوں نے ان کی کتاب کو بدل دیا۔ کتاب کی لکھاوٹ تو بدل سکتے ہیں مگر اللہ کے اصول کبھی نہیں بدل سکتے۔ اور وہ لوگوں کے ذریعہ ہمیشہ سماج میں قائم رہتے ہیں اور وہ اصول ہیں پرہیزگاری، محبت، انسانیت، نیکی، تعلیم، عدم تشدد اور امن و سکون اور ان اصولوں کو ماننے والوں کا طبقہ ہر صدی میں انسانی سماج میں پایا جاتا ہے اور وہ سب اپس میں بھائی بھائی ہیں۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنَّكُمۡ ظَلَمۡتُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ بِاتِّخَاذِكُمُ الۡعِجۡلَ فَتُوۡبُوۡٓا اِلٰى بَارِئِكُمۡ فَاقۡتُلُوۡٓا اَنۡفُسَكُمۡؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ عِنۡدَ بَارِئِكُمۡؕ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ (002:054)

جب موسیٰ نے اپنے قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے کو ٹھیرانے میں ظلم کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تیئں ہلاک کر ڈالو، تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے، پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا، وہ بیشک معاف کرنے والا صاحب رحم ہے۔

تشریح: اللہ تعالی غیب ہے اور اس وجہ سے انسانوں کے ذریعہ ہی انسانوں کو اپنا پیغام پہونچاتا ہے۔ انسانوں کا فرض ہے کے اپنے اندر کی برائی اور غیر عقلی باتوں کو قتل کرتے ہوئے سماج کی برائی کو ختم کریں اور قدرت ہمیشہ مخلوق پر مہربان ہے۔

اس آیت میں "بچھڑا" غیر عقلی اور جاہلیت کی نشاندہی کرتا ہے اور "اپنے آپ کو قتل کرنا" کا مطلب، اپنے اندر کی برائی کو ختم کرنا۔

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ۔ (002:055)

www.urduchannel.in

اور جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ موسیٰ جب تک ہم خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔

تشریح: ایشور کے وجود کا انتظار کرنے کے بجائے ایشور انسانوں کی بھلائی کے لئے ہدایت دیتے ہیں۔ اس آیت میں "بجلی" سے مراد اللہ کی ہدایت اور اس ہدایت کے ذریعہ انسانوں کو اللہ تعالی اپنے اصول بتاتے ہیں۔ انسان اپنے کردار کے مطابق اور اللہ کے ذریعہ بتائے ہوئے فائدے مند اصولوں پر ایمان نہیں لاتے کیوں کہ یہ اصول اللہ تعالی انسانوں کے ذریعہ ہی انسانوں کو بتاتے ہیں۔ اللہ تعالی انسانوں کے لئے غیب ہے اس لئے لوگ ان اصولوں (تہذیب، پریم اور نیکی) کے فائدے کو نا سمجھتے ہوئے اسے انکار کرتے ہیں اور بد سکونی کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔ اور یہ بھی اللہ تعالی کی قدرت ہے۔

پیغام: بجلی انسانوں کے لئے فائدے مند بھی ہے اور اس کی وجہ سے انسان کی موت بھی ہو سکتی ہے۔ "بجلی" کو اس آیت میں ایک مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ۔ (002:056)

پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو از سر نو زندہ کر دیا تاکہ احسان مانو۔

تشریح: گناہ انسان کے ضمیر کو موت کی طرف لے جاتا ہے اور جب انس ضمیر مر جاتا ہے تب اس کے کردار کی موت ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالی اپنی ہدایت (بجلی کی طرح) کے ذریعہ انسان کے مردہ ضمیر کو زندہ کر کے سماج میں سکھ چین پھیلاتے ہیں۔

پیغام: انسان کے جسم کی موت کے ساتھ ساتھ اس کے دماغ کی موت ہونے سے انسان واپس نہیں آتا۔ سائنس دانوں کے حساب سے اس آیت کے ساتھ انسان کی جسمانی موت کا کوئی تعلق نہیں اور سائنس بھی اللہ کی قدرت ہے اور اُس کا انکار کرنا بالکل ناممکن ہے۔ سائینسی راز اس آیت کے ذریعہ متاثر ہے اور انسانوں کو یہ سمجھنا چاہئے کے قرآن شریف کی ہر آیت سائینسی ایجادات کی بنیاد ہے۔ تخلیق کے اصولوں کو مطابق ہر چیز کی شکل تبدیل ہوتی ہے اور اس تبدیلی کو انسان موت کہتے ہیں۔ زرے سے بنا ہوا انسان موت کے بعد پھر زرہ بن جاتا ہے اور یہی قدرت کا اصول ہے۔

وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى‌ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ‌ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡٓا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ۔ (002:057)

اور بادل کا تم پر سایہ کیے رکھا اور من و سلوی اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ پیو اور وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔

تشریح: نیکی کے فرمان کے ساتھ ساتھ انسانوں کو پاک پروردیگار نے ہر قسم کی سکھ سہولت، بارش اور بادل کے ذریعہ دی۔ انسان جس طرح کھیتی آباد کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالی انسانوں کو اپنی قدرت کے ذریعہ مختلف زندگی دی اور طرح طرح کے ذائقہ دار نعمتیں تحفہ میں دیں۔ بادل کی چھاوں کی طرح قدرتی ٹھنڈک، سکھ چین (من و سلویٰ) بن کر پرہیزگار اور نیک انسان کی زندگی کو خوب صورت اور تہذیب یافتہ بناتی ہے۔ گناہ کا راستہ اختیار کر کے انسان اپنے آپ پر اور اپنے سماج پر ظلم کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (002:058)

اور جب ہم نے ان سے کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حطہ کہنا ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

تشریح : اللہ تعالی نے انسانوں کو سچائی اور سکھ شانتی کے دروازے میں داخل کرا کر ان کے اصولوں کو اپناتے ہوئے (سجدہ) سکھ چین سے اپنی زندگی جینے اور اللہ کی قدرت کا لطف اٹھانے کا حکم دیا۔ دنیا میں ہونے والے سارے گناہوں سے پاک رہنے کی دعا کریں اور تمام انسان اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

پیغام : انسانوں کو سارے سکھ چین اور سہولت ملنے کے باوجود بھی وہ گناہ کرتا ہے صرف اپنی بیوقوفی کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ ہوس، غصہ، موہ، نفرت، لالچ اور گھمنڈ، مغروریت انسان کو گناہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں جس کی اُس کی زندگی میں کوئی ضرورت نہیں۔ قدرت نے انسانوں کو اعلیٰ دماغ دیا تاکہ وہ صحیح ،غلط کی پہچان کر سکے اور اس سے بچے۔ سکون والے سماج کو اس آیت میں "گاوں" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے اور اس گاوں میں "گناہ" سے نجات پانے کے بعد داخل ہونے کو کہا گیا ہے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۔ (002:059)

تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا، پس ہم نے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیوں کہ نافرمانیاں کئے جاتے تھے۔

تشریح : اس سچائی کو ظالموں نے ہمیشہ گمراہ کرنے کی کوشش کی اور دنیا کے سکھ چین کو بگاڑا۔ اللہ تعالی نے ان ظالموں کو بدسکونی کی بددعا سے نوازا۔

پیغام : اللہ تعالی کے سیدھے، سچے اور فائدے مند اصولوں کو غیر عقلی رسم ورواج کے ذریعہ سماج کو گمراہ کیا گیا اور یہ کام کیا کچھ مطلب پرست اونچی خواہشات والے لالچی لوگوں نے۔ لوگوں کے درمیان اپنی خاص اہمیت قائم کرنے کے لئے اور دولت کمانے کے لئے اللہ تعالی کے اصولوں پر طرح طرح کی کہانیاں رچی گئیں جو تواریخ اور سائنس کے ذریعہ غلط ثابت ہوئیں۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۔ (002:060)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر کے پانی پی لیا۔ خدا کی روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔

تشریح : موسیٰ نے اللہ تعالی سے اپنی قوم کے لوگوں کے لئے سچائی اور سکون کے راستہ کی دعا کی (پانی مانگا) اور اس کے ملنے کے بعد اس کی لوگوں کے سامنے تشریح بھی کی اور ساتھ ساتھ یہ بھی امید رکھی کے وہ لوگ سچائی کو سمجھتے ہوئے اسے اپنائیں گے۔ پانی

www.urduchannel.in

کی طرح صاف ستھری سچائی پتھر دل انسان کے اوپر لاٹھی کی طرح برسی اور جب لوگوں نے تہذیب کا راستہ اختیار کیا تب بارہ (12) قسم کی سچائیاں وہ سمجھ گئے جس کے ذریعہ انہیں سکھ چین مل سکتا تھا اور اس سچائی کے ذریعہ پوری دنیا میں سکھ چین قائم ہو سکتا تھا اور ساری دنیاں کے درمی اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔

بارہ قسم کی سچائیاں یہ ہیں۔

(1) مخلوق کی خدمت

(2) شکھشا (تعلیم)

(3) جس کام کا کوئی فائدہ مند نتیجہ نہ ہو اسکو چھوڑنا یعنی نہ کرنا

(4) سچائی اور علم بتانے والوں کی عزت کرنا۔

(5) اللہ ایک ہے، انسان ایک اور زمین بھی ایک ہے اور ان اصولوں پر قائم رہنا۔

(6) اپنے کردار سے کسی کو تکلیف نہ دینا۔

(7) قدرت کے خزانہ سے جو بھی ملے اس پر مطمئین رہنا اور قدرتی اصولوں کو اپنی اونچی خواہشات سے متاثر نہ کرنا۔

(8) ہر انسان کے خیالات الگ الگ ہوتے ہیں اور یہ قدرتی اصول ہیں اور ان اصولوں کا احترام کرنا ۔

(9) گناہ کے خلاف جہاد کرنا (یعنی لڑنا) اور محبت، عدم تشدد، بھائی چارہ، سکون اور، تعلیم، ان سارے اصولوں پر ایمان لا کر اللہ کی خدمت کرنا۔

(10) ضرورت سے زیادہ لالچ، موہ مایا، نفرت، لالچ، حسد (جو انسان کو گناہ پر اکساتی ہے) پر قابو پانا اور کسی بھی قسم کا نشہ جو انسان کے دماغ کو برباد کرتا ہے اسے چھوڑ دینا۔

(11) عقلی اور غیر عقلی دونوں کے فرق کو سمجھنا اور لوگوں کو سمجھانا۔ قدرت کے اصولوں کے مطابق موت برحق ہے انسان اگر اس بات کو پوری طرح سے محسوس کرے تو زیادہ پانے کی امید میں وہ غیر عقلی اور موہ مایا سے متاثر نہیں ہوگا۔

(12) وقت، حالات اور تبدیلی قدرت کا اصول ہے اور ان اصولوں کو انسانی سماج میں جدیدیت اور ترقی کے لئے استعمال کرنا انسان کا فرض ہے۔

وَاِذۡ قُلۡتُمۡ يٰمُوۡسٰى لَنۡ نَّصۡبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ مِنۡۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوۡمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسۡتَبۡدِلُوۡنَ الَّذِىۡ هُوَ اَدۡنٰى بِالَّذِىۡ هُوَ خَيۡرٌ ؕ اِهۡبِطُوۡا مِصۡرًا فَاِنَّ لَكُمۡ مَّا سَاَلۡتُمۡ ؕ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ ۚ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ۔ (002:061)

اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم سے ایک کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز جو نباتات زمین میں سے اگتی ہیں ہمارے لئے پیدا کر دے، انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے

www.urduchannel.in

عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو؟ تو کسی شہر میں جا اترو وہاں جو مانگتے ہو مل جائے گا اور ذلت اور محتاجی ان سے چمٹا دی گئی اور وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گئے یہ اس لئے کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے یہ اس لیے کہ نافرمانی کئے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

تشریح : لوگوں نے رنگ برنگی زندگی مانگی، موسیٰ نے انہیں تہذیب اور امن کے شہر میں داخل ہونے کو کہا۔ ہر انسان یکساں زندگی سے سے بے زار ہو جاتا ہے اور انسان کی اونچی خواہشات کبھی کم نہیں ہوتیں۔ اونچی خواہشات اور لالچ کو قابو کرنے سے سکون ملتا ہے۔ لوگوں نے موسیٰ کی اس ہدایت کو ٹھکرایا اور ان کے دلوں میں لالچ اور اونچی خواہشات (ذلت اور مسکینی) ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی تھی اور انسانوں نے نبیوں کے اصولوں کا قتل کیا۔

پیغام : لالچ اور اونچی خواہشات انسانوں کی قدرتی فطرت ہے مگر یہی کردار جب گناہوں سے متاثر ہو جاتا ہے تب انسان گناہ کرنے لگ جاتا ہے اور اپنے سکھ چین کو بگاڑتا ہے۔ سکھ چین کے بدلے میں انس دھن دولت کی خواہش کرنا انسانی فطرت ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (002:062)

جو لوگ مومن ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا تو ایسے لوگوں کو صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

تشریح : ایک پروردیگار پر یقین رکھنے والے سارے مذہبی لوگ جو نیک کام کرتے ہیں وہ سارے ایمان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مطابق یہ لوگ کسی خاص زبان یا کسی خاص امت کے دائرے میں نہیں ہیں۔ اللہ کے اصولوں کے مطابق انسانوں کے درمیان صرف دو ہی امت ہیں۔

ایک پرہیزگار، نیک، سکھ چین، محبت، انسانیت اور عدم تشدد کو چاہنے والی امت اور دوسری گنہگار، تشدد اور نفرت پھیلانے والی امت۔

پیغام : ہر امت کی عبادت کا طریقہ الگ الگ ہے اور وہ سارے طریقات قدرتی ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے خلاف کوئی بھی کام ممکن نہیں تو یقیناً یہ ثابت ہو جاتا ہے کے دنیا میں جو بھی ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہو رہا ہے۔ انسان کی پہچان ہوتی ہے اس کے کردار سے اور اس آیت کے ذریعہ امت اور انسانی کردار کو الگ الگ کیا گیا ہے۔ قرآن شریف یا کوئی بھی ہدایت والی کتاب کسی خاص امت کے دائرے تک محدود نہیں ہے اور یہ ساری ہدایت کی کتابیں تمام انسانوں اور انسانی تہذیب کے لئے ہیں۔ اس آیت کے مطابق سب سے بہتر اور اچھا عبادت کا طریقہ ہے نیکی کا کام کرنا یعنی امن و سکون پاکیزگی اور عدم تشدد کے اصولوں پر چلنا۔ یہاں پر "سائبین" لفظ اس امت کی نشاندہی کرتا ہے جس کی نشاندہی کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں مناسب نہیں سمجھا مگر ان لوگوں کا وجود دنیا میں ہے اور یہی سچائی ہے۔

www.urduchannel.in

نوٹ: سورہ تغابن کی آیت نمبر 2 میں اللہ تعالی نے صاف اور ستھرے طریقہ سے فرمایا" وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، سو تم میں کوئی مومن اور تم میں کوئی کافر اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے"۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (002:063)

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑے رہو اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ محفوظ رہو۔

تشریح: اس آیت میں شیطان کا مقابلہ پہاڑ (کوہ طور) سے کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے اچھائی کے ساتھ برائی کو بھی رکھا ہے اور برائی سے بچنے کے لئے اللہ تعالی کے اصولوں کو مظبوطی کے ساتھ پکڑنے کا حکم بھی دیا۔

پیغام: انسان ضمیر اور سماج میں بری طاقتوں کی موجودگی اونچے پہاڑ کی طرح بڑی بن کر انسانی سماج کو بد سکون کر دیتی ہے اور اس بڑی گنہگار طاقت سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں کو اپنے زندگی میں اور سماج میں سختی سے لاگو کرنا۔

پاکیزگی، نیکی، محبت، انسانیت، بھائی چارہ اور عدم تشدد ان سارے الفاظوں کو ایک مثال بنا کر نہ رکھیں اسے اپنے ضمیر کے ساتھ جوڑ کر ہی بری طاقتوں سے بچ سکتے ہیں اور آپ کو سکھ چین اور امن وسکون مل سکتا ہے۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (002:064)

تو تم اس کے بعد پھر گئے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے۔

تشریح: برائی ہمیشہ انسان کو نیکی کرنے سے بہکاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سماج میں گناہ بڑھ جاتے ہیں اس کے باوجود اللہ تعالی انسانی سماج کو ہمیشہ ظلم اور تکلیفوں سے نجات دیتے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ آج بھی انسانی سماج میں تہذیب اور اچھائی کی موجودگی۔ اگر قدرت کی مہربانی انسانی سماج پر نہیں ہوتی تو سب سے زیادہ نقصان انسانی سماج کا ہی ہوتا۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ۔ (002:065)

اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ۔

تشریح: قدرتی طور پر انسانوں کو گناہ اور ثواب کی پہچان ہے، بندر انسانوں کے مذاق کی چیز ہے اور انسان اسے دیکھ کر اپنا دل بہلاتے ہیں اور اس سے ڈرتے بھی ہیں۔ اگر انسان کو بندر کی طرح سوچا جائے تو ایک انسان کے لئے یہ ذلت ہوگی اور وہ انسان ذلت کی زندگی جیتے ہیں جنہیں اللہ تعالی کی بد دعا سے بد سکونی، تکلیف اور بے عزتی ملتی ہے۔ انسان کو ہر برائی کی جانکاری ہے جان بوجھ کر جب وہ برائیوں کو اپناتے ہیں تب وہ بے عزت ہوتے ہیں اور بندر کی طرح ایک مذاق کی چیز بن کر رہ جاتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: انسانی تہذیب سے پہلے انسان بندروں کی طرح جنگلی زندگی جیتے تھے۔ ساری مخلوق میں صرف انسان کو ہی اللہ تعالی نے تہذیب اور علم کی روشنی دی اس پھر بھی انسان اگر جانوروں کے طور طریقہ اختیار کرے تو یقینا انسان اپنے ہاتھوں اپنی تہذیب کو بگاڑتے ہیں۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔(002:066)

اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لئے اور جو ان کے بعد آنے والے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بنا دیا۔

تشریح: تہذیب کی شروعات سے ہی اللہ تعالی نے انسانی سماج میں دعا اور بددعا کی اپنی مثال چھوڑی جو تمام اگلے پچھلے انسانوں کے لئے سبق ہے اور نیک لوگوں کے لئے ہدایت اور مثال۔

پیغام: دنیاں میں تہذیب کے ترقی کے ساتھ ساتھ جنگلی انسان کی موجودگی ایک مثال ہے۔ برازیل کے اموزن ندی اور بھارت کے انڈومان نکوبار جزیروں کے آس پاس آج بھی جنگلی انسانوں کی موجودگی اس بات کو ثابت کرتی ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔(002:067)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو وہ بولے کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو؟ کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں۔

تشریح: موسیٰ کے ذریعہ "گائے "ذبح کرنے والی بات ایک مثال ہے۔ اس وقت گائے انسان کے لئے سب سے زیادہ فائدے مند اور قیمتی تھی۔ اس گائے کو ذبح کرنے کی بات کا مطلب انسان کے اندر کے لالچ اور اونچی خواہشات کو "چھوڑنے" سے ہے۔ جب انسان کو اپنے زیادہ لالچ اور اونچی خواہشات کو چھوڑنے کی بات کی جاتی ہے تو موہ مایا میں الجھے ہوئے نیک انسانوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور سچائی اور تعلیم کی بات بتانے والوں کو جاہل کا تمغہ دیتے ہیں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۔ (002:068)

انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں یہ بتائے کہ وہ بیل کس طرح کا ہو، کہا پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا بلکہ ان کے درمیان ہو سو جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے ویسا کرو۔

تشریح: اونچی خواہشات، لالچ، نفرت، حسد، مغروریت اور تشدد یہ سارے کردار قدرت نے انسان کے اندر ڈالے اور یہ انسان کی عادت ہے کے جتنا بھی اسے ملے اس سے اسے تسلی نہیں ہوتی۔ یہاں پر جس "گائے" کا ذکر کیا گیا ہے وہ ان سارے انسانی کردار کی نشاندہی کرتی ہے۔ انسانی کردار کی مشابہت "گائے" سے کی گئی ہے۔ فرمایا گیا بلکل بوڑھی نا ہو (یعنی اپنی امیدوں کو اتنا بھی بوڑھا نا کرو کے زندگی کی خوشی ختم ہو جائے) اور حد سے نہ بڑھو (اور بچہ نہ ہو) یعنی اپنے اندر کی اونچی خواہشات کو

www.urduchannel.in

بالکل ہی ختم نہ کرو کہ جینے کا مزہ ہی ختم ہو جائے اور اللہ تعالی کی قدرت سے مزہ ہی نہ اٹھا پاؤ یعنی "میانہ روی "(بیچ کی عمر یعنی نوجوانی کے وقت)اختیار کرو اور حد سے نہ بڑھو ۔

پیغام: بیچ کی عمر کی گائے ذبح کر کے انسان کو کیا ملے گا؟ دوسروں کی جان پر انسان کا کیا حق ہے؟ گائے کو خوراک کے طور پر انسانوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اس کی قربانی کے ساتھ انسانی کردار کا کیا تعلق؟ غیر عقلی حکم اللہ تعالی کا نہیں ہو سکتا تو اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کے جوانی کے وقت انسان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ گناہ ہوتے ہیں، اور اس بیچ کی عمر میں ہی انسان کی امیدیں اور اونچی خواہشات حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے بیچ کی عمر میں حد سے زیادہ لالچ اور اونچی خواہشات کو چھوڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ۔ (002:069)

انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے درخواست کیجیے کہ ہم کو یہ بھی بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو، موسیٰ نے کہا پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیتا ہو۔

تشریح : اونچی خواہشات کا رنگ ہمیشہ چمکیلا ہوتا ہے اور انسان کو بہکانے والی ساری چیزیں چمکدار ہوتی ہیں اور ان چمکدار چیزوں میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بناوٹی چیزوں کی چمک انسان کو لالچی بنا دیتی ہے اور گناہ کی طرف ڈھکیل دیتی ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا ۖ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۔ (002:070)

انہوں نے کہا (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجئے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو کیوں کہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں، پھر خدا نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی۔

تشریح: لوگوں نے اسے تفصیل سے بتانے کے لئے کہا۔ اونچی خواہشات اور لالچ انسان کے دماغ میں گہرائی تک ہے جو انجانے میں پنپتی ہے اور اس کردار پر جو انسان قابو پا سکتا ہے اسے ہی سکون ملتا ہے اور سکھ چین ہی انسان کا پہلا مقصد ہوتا ہے۔

پیغام: گائے ذبح کرنے میں اور اللہ کے سیدھے اور سچے راستہ پر چلنے کا کیا تعلق؟ گائے ذبح کرنے سے کیا انسان کو نیک راہ مل سکتی ہے؟ ان سوالوں کے مطابق آیتوں کا موجودہ ترجمہ بالکل اللہ کے اصولوں کے ساتھ نہیں ملتا؟

میری (سدھارتھ چڑجی) تشریح یہ ثابت کرتی ہے کہ "گائے" ایک مثال ہے جو انسان کی اونچی خواہشات اور لالچ کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس کردار کی قربانی انسان اور اس کے سماج کو سکون حاصل کروانے میں مدد کرتی ہے۔ آیت نمبر 69/68/67 /70 میں ایک خاص گائے کا ذکر کیا گیا ہے جو جوان ہو، خوبصورت ہو، اور جسے دیکھ کر لوگ دنگ رہ جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ آیت نمبر 71 میں کہا گیا ہے کے وہ بالکل بے داغ ہو کھیتی میں کام نہ کرتی ہو اور نہ ہی پانی ڈھونے یا ہل جوتنے میں اسے استعمال کیا گیا ہو۔ گائے کا خوبصورت، جوان، زرد رنگ اور بے داغ ہونے کا قربانی یا ذبح کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ جب ساری جانوں کا مالک اللہ تعالی ہے تو ایک جانور کی قربانی انسان کو کیا نیکی دلا سکتی ہے؟ خوراک کے لئے جو جانور اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے مقرر کیے ہیں اس کے ساتھ جانوروں کے رنگ روپ کا کیا تعلق ہے؟ کیا اللہ تعالی ایسا حکم فرمائے گا جس میں کوئی ٹھوس وجہ

www.urduchannel.in

نہ ہو؟اللہ تعالی کبھی بھی بے بنیاد باتوں کا حکم نہیں دیتا؟اس لحاظ سے ان آیتوں میں جس گائے کا ذکر کیا گیا ہے اس کے ساتھ انسان کی جوان عمر کا موازنا کیا گیا ہے۔ جس وقت انسان کی اونچی خواہشات اور خواب اپنی حد پار کر جاتے ہیں اس وقت انسان کو اپنا کردار اور پاکیزگی کی حفاظت اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو حالات اور صبر کے ذریعہ قابو میں رکھنے کا پیغام پہونچایا گیا ہے اور گائے کو ایک مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس کا رنگ چمکتا ہوا پیلا رکھا گیا اور یہ اس لئے کے سونے کے چمکتے ہوئے پیلے رنگ کے ساتھ گائے کی مثال دی گئی ہے اور یہ انسان کی اونچی خواہشات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات پوری نا ہونے سے انسان بے چین ہو جاتا ہے اور بے چینی انسان کو گناہ کی طرف دھکیل دیتی ہے جو زیادہ سے زیادہ جوانی میں ہی ہوتے ہیں۔انسانی سماج میں گناہ اور گنہگاروں کی تعداد اگر دیکھی جائے تو % 70 گناہ 20 سے 40 عمر کے انسانوں سے ہی سرزد ہوتے ہیں اور جو محنت کی کمائی کھانا نہیں چاہتے اور اس کی مثال ہے آیت نمبر 71 جس میں کہا گیا ہے "وہ گائے نہ ہل جوتنے والی ہو اور نہ پانی دینے والی ہو"۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۔ (002:071)

موسیٰ نے کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو، نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو، اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو، کہنے لگے اب تم نے سب باتیں درست بتا دیں، غرض انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنے والے تھے نہیں۔

تشریح: گائے ایک پہیلی ہے جو نہ ہی زمین جوتنے میں نہ کھیت اور نا پانی پلانے کے کام اتی ہے۔ تندرست اور " بے داغ نشانیوں "کا مطلب ہے زیادہ لالچ، اونچی خواہشات اور بغیر سکون والی زندگی جو دماغی تکلیفوں سے آزاد ہو سچائی کی بات کوئی بتانے والا نا تھا۔اللہ تعالی کی ہدایت آنے کے باوجود جب لوگوں کو اللہ تعالی کی سچائی محسوس ہوئی تب انہوں نے اپنی غلطیوں کو قربان کیا۔

پیغام۔ایسی کوئی گائے نہیں ملے گی جو بالکل بے داغ ہو اور جس سے کوئی کام نہ لیا گیا ہو۔لوگ سوچیں اور میری (سدھارتھ چڑجی) تشریح پر غور کریں۔ایک گائے کو قربان کرکے کیا کسی کو صحیح راہ حاصل ہو سکتی ہے جب تک وہ اپنے ضمیر سے اس کو پہچان نہ لے۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۔ (002:072)

اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا اور پھر اس میں باہم جھگڑنے لگے لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔

تشریح: جب لوگوں نے پہلے رسولوں کی ہدایت کو انکار (قتل) کیا اور اپس میں اختلافات پیدا کئے (تمہارے اندر کی ساری چالیں اللہ ظاہر کرنے والا تھا) اور اللہ تعالی سارے اختلافات ثبوتوں کے ساتھ انسانی سماج میں پیش کر دیتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام۔ اللہ کے سچے اور فائدے مند اصول جو رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو ملے ان اصولوں کو جتنا بھی بدلنے کی کوشش کیوں نہ کی گئی ہو وہ اصول ہمیشہ انسانی سماج میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ گناہ انسان کے شرم کی چیز ہے اور انسان ہمیشہ کوشش کرتا ہے کے وہ اپنے گناہوں کو چھپالے مگر سچائی اتنی روشن ہوتی ہے کے اس کی روشنی سے گناہ کبھی بھی چھپ نہیں سکتا۔

فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ بِبَعۡضِهَا‌ؕ كَذٰلِكَ يُحۡىِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰى ۙ وَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ (002:073)

تو ہم نے کہا اس بیل کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو اسی طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو (اپنی قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

تشریح : رسولوں کی ہدایت کا ایک معمولی حصہ (ایک ٹکڑا گوشت) انسان کے ضمیر کو روشن کر دیتا ہے اور وہ جی اٹھتا ہے اور اس طرح اللہ تعالی مردہ ضمیر اور پتھر دل انسان کو زندہ کر کے انسانوں کے لئے عقلمندی کی مثال چھوڑتے ہیں۔

پیغام : اس آیت میں (عربی میں) گائے کا ذکر نہیں ہے اور نا ہی قرآن شریف کہانیوں کی بنیاد پر ٹکا ہوا ہے۔

ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ‌ؕ وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ ‌ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ‌ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔
(002:074)

اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت اور پتھر تو بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکلنے لگتا ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں۔

تشریح : حقیقت سمجھنے کے بعد انسان کا ایمان پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ کوئی کوئی ایمان والا انسان سماج کے لئے پانی کی طرح فائدے کا کام کرتا ہے اور کوئی ایماندار انسان سماج کے لئے اتنا فائدے مند ہو جاتا ہے جس کی مثال پانی کے فوارے کی طرح دی گئی ہے اور کوئی کوئی انسان اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو قربان بھی کر دیتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں "پتھر" سے مراد انسان کے مظبوط ایمان سے ہے اور کچھ پتھر دل انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کو قبول نہیں کرتے اور خود ٹوٹ کر چور چور ہو جاتے ہیں۔

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ۔ (002:075)

کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے قائل ہو جائیں گے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام خدا کو سنتے پھر اس کے بعد سمجھ لینے کے اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں۔

تشریح : حقیقت بیان کرنے کے بعد نیک انسان یہ سمجھتے ہیں کہ سننے والے اس سچائی پر ایمان لائیں گے، مگر ان کی امید کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے سننے والوں میں سے ایک طبقہ جان بوجھ کر سچ کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام : یہ انسان کا فریب ہے کے جو وہ سوچتا ہے یا جو وہ سمجھتا ہے دوسرے بھی ایسا ہی سوچیں یا سمجھیں۔ قدرتی اصولوں کے مطابق ہر انسان کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتں الگ الگ ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالی نے انسانوں کے اس قدرتی کردار پر دوسرے انسانوں کے حق کی مقدار مقرر کی ہے۔ سماج میں کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچ کو سمجھنے کے بعد صرف اپنی اونچی خواہشات کو پوری کرنے کے لئے سچائی کو چھپاتے یا بگاڑتے ہیں اور کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں جو سچائی کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ قدرت کے سچے اصولوں کو سمجھنا انسان کا فرض ہے، اور انسانوں کی ضد، مغروریت اور لالچ اس سچائی کو سمجھنے نہیں دیتے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ (002:076)

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جس وقت آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں جو بات خدا نے تم پر ظاہر فرمائی ہے وہ تم ان کو اس لیے بتائے دیتے ہو کہ اسی کے حوالے سے تمہارے پروردگار کے سامنے تم کو الزام دیں کیا تم سمجھتے نہیں؟

تشریح : ایسے گنہگار سچائی اور قدرت پر یقین رکھنے والوں کے سامنے ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں اور ان کی پیٹھ پیچھے ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۔ (002:077)

کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں خدا کو سب معلوم ہے۔

تشریح: کیا وہ یہ نہیں جانتے کے اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے اور سچائی اتنی پاک وصاف اور روشن ہوتی ہے کہ وہ ہر حال میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسے چھپانا انسانوں کے بس میں نہیں ہے۔

پیغام : جھوٹ اور غیر عقلی باتیں قدرتی اصولوں کی سچائی کے ذریعہ غلط ثابت ہو جاتا ہے اور کوئی بھی طاقت ان اصولوں کو بدل نہیں سکتی۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۔ (002:078)

اور بعض ان میں اَن پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطل کے سوا کتاب سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔

تشریح: بیوقوف صرف باہری رسم و رواج سے متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کی جہالت سچائی کو سنجیدگی تک پہونچنے نہیں دیتی۔ نہ وہ جانتے ہیں اور نہ وہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں یعنی بغیر سمجھے کسی بھی نقصان دہ اصولوں کو اپنی زندگی میں شامل کر لیتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں صاف طور پر کہا گیا ہے کے بیوقوف انسان جو کسی بھی کتاب کو بغیر سمجھے صرف یاد کر لیتے ہیں یا پڑھتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کے بغیر سمجھے پڑھنے پر انہیں ثواب حاصل ہوگا، یہ ان کا اندیشہ ہے۔ انسانوں کے درمیان تمام کتابوں کی موجودگی انسانوں کو علم عطا کرتی ہے اور اس وجہ سے اللہ تعالی نے انسانوں کو "کتاب" کی پہچان دی۔ کچھ لوگ کتابوں کی عبادت کرتے ہیں

www.urduchannel.in

مگر اس کے اندر کے علم کو محسوس نہیں کرتے، یہ بیوقوفی ہے۔ کتابوں کی عبادت کا مطلب ہے اس کے اندر کی سچائی اور علم کو حاصل کرنا۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (002:079)

توان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کریں، ان پر افسوس ہے اس لیے کہ اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور ان پر افسوس ہے اس لئے کہ ایسے کام کرتے ہیں۔

تشریح: اور ایسے لوگ اپنے مذہب کے نام پر اپنے من گھڑت رسم و رواج کو جنم دیتے ہیں اور اس پر اللہ کا نام دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کے اصولوں کو اپنے فائدے کے لئے متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سچے اصولوں کو بگاڑ کر اپنے فائدے کے لئے لوگوں کو صحیح راہ سے بھٹکا کر اسے پیسہ بنانے کا وسیلہ بناتے ہیں۔

پیغام: اپنے آپ کو مذہبی کہلوانے والے کچھ لوگ ایسے ہیں جو مذہب کو اپنی طرح سے اور اپنے فائدے کے لئے اور سچائی کو بگاڑتے ہوئے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں صرف اپنی ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، جس میں نہ کوئی اصول نہ کوئی فائدہ اور نا کوئی سائنس۔ انسانی سماج کی ایسی سوچ و فکر اسے جہالت کے اندھیرے کی طرف لے جاتی ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (002:080)

اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی، ان سے پوچھو کیا تم نے خدا سے اقرار لے رکھا ہے کہ خدا اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا؟ (نہیں) بلکہ تم خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں۔

تشریح: گنہگار ہمیشہ کہتے ہیں کے انہیں کچھ وقت ہی تکلیفیں جھیلنی ہوں گی اور بدسکونی کی آگ انھیں نہیں چھووے گی۔ سچائی تو یہ ہے کے ایسے لوگوں سے قدرت نے ایسا کوئی عہد نہیں کیا اور یہ لوگ اللہ سے جھوٹے وعدے کا دعوی کرتے ہیں۔

پیغام: سچ کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش میں کچھ لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کے انہیں سکون کی جنت حاصل ہے یہ صرف ان لوگوں کا دھوکا ہے اور یہ دکھاوا کر کے وہ لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور ان کے جذبات سے کھلواڑ کرنا ایسے لوگوں کا پیشہ ہے۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (002:081)

ہاں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ اس کو گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔

تشریح: اللہ کے اصولوں کو توڑنا اور برے کام کرنے والے لوگ ہمیشہ کے لئے بدسکونی اور ذہنی تکلیفوں میں جیتے ہیں اور یہ بات وہ خود محسوس کر سکتے ہیں مگر لوگوں کے سامنے اسے روشن نہیں کرتے۔

پیغام: انسان کا ضمیر ہمیشہ انسان کو گناہ کا احساس کراتا ہے اور یہی قدرت ہے۔

www.urduchannel.in

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (002:082)

اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک ہوں گے (اور) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

تشریح: اللہ کے اصولوں پر چلنے والے نیک لوگ ہمیشہ سکون کی جنت میں براجمان ہوتے ہیں یعنی جو سچائی کو محسوس کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی میں لاگو کرتے ہیں انہیں ہی سکون ملتا ہے اور انہیں اصولوں میں وہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

پیغام: انسان کا خاص مقصد ہے "سکون" جو انسان نہیں سمجھتا اور سکون حاصل کرنے کا رستہ ہے عدم تشدد، محبت، پرہیزگاری اور اپنے برے کردار کو قابو میں رکھنے کی کوشش اور جو اس کوشش میں کامیاب ہوتا ہے یا کچھ حد تک کامیابی پاتا ہے اسے ہی شانتی حاصل ہوتی ہے۔

موسیٰ کی مثال کے بعد بنی اسرائیل کی مثال دی جارہی ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ (002:083)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا تو چند شخصوں کے سوا تم سب منہ پھیر کر پھر بیٹھے۔

تشریح: اور جب اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کے تم اللہ کے اصولوں کے علاوہ دوسروں کی عبادت نہ کرنا (اپنانا) اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اپنے ملنے جلنے والوں، یتیموں، غریبوں اور لوگوں کو اچھی بات بتانا، نماز (اللہ کے اصول) قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ باقی سب پھر گئے اور منھ موڑ لیا۔

پیغام: اس آیت میں بنی اسرائیل کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے کہا جارہا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کے بنی اسرائیل میں زکواۃ اور نماز دونوں موجود تھے اور قرآن شریف کے ذریعہ بھی مسلمانوں کو ان دونوں اصولوں کو ماننے کا حکم دیا جارہا ہے۔ بنی اسرائیل کی عبادت کا طریقہ مسلمانوں سے الگ ہے، اس لحاظ سے نماز کا حکم وہ ہے جو ہر طبقہ کے لئے یکساں حکم رکھتا ہے اور وہ ہے نیکی، پرہیزگاری، انسانیت، محبت، بھائی چارہ، سکون، عدم تشدد اور علم حاصل کرنا اور رہی زکواۃ کی بات تو وہ یہ مال ہے جو سرکار کو دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں سرکار عوام کو حفاظت، سہولت اور ترقی عطا کرتی ہے اور یہ قانون ہر ملک اور طبقہ پر نافذ ہے۔ نماز کا کوئی "خاص "طریقہ قرآن شریف میں موجود نہیں ہے اور یہ اس لئے کہ ہر طبقہ کی عبادت کا طریقہ الگ الگ ہے اور قرآن شریف ہر امت کے لئے ایک مکمل کتاب ہے اور یہ آیت اس بات کو ثابت کرتی ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۔ (002:084)

www.urduchannel.in

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کشت وخون نہ کرنا اور اپنے کو ان کے وطن سے نہ نکالنا تو تم نے اقرار کر لیا اور تم (اس بات کے) گواہ ہو۔

تشریح: انسانیت، بھائی چارہ، امن وسکون، محبت، تعلیم اور عدم تشدد انسانوں اور اللہ تعالی کے درمیان ایک قدرتی عہد ہے۔ آپس میں خون ریزی اور انسان کو ان کے گھروں سے نکالنا (سکھ چین چھین لینا) اس عہد کی عہد شکنی ہے۔ انسان کی پیدائش اور ایشور کے درمیان کا میل بندھن ہے یہ عہد اور اللہ سب کچھ دیکھتا جانتا ہے۔ انسانیت، بھائی چارہ، اور عدم تشدد انسانی دماغ کے اعلیٰ کردار اور عہد ہیں اور یہ انسانوں، اس کے سماج اور تہذیب کی ترقی کے لئے فائدے مند بھی ہے۔

پیغام: مخلوق میں سب سے اعلیٰ پیدائش ہے انسان کی پیدائش۔

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ۔ (002:085)

پھر تم وہی ہو کہ اپنوں کو قتل بھی کر دیتے ہو اور اپنے میں سے بعض لوگوں پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کر کے انہیں وطن سے نکال بھی دیتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آئیں تو بدلا دے کر ان کو چھڑا بھی لیتے ہو حالانکہ نکال دینا ہی تم کو حرام تھا کیا تم کتاب کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کئے دیتے ہو۔ تم میں سے جو ایسی حرکت کریں ان کو سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے غافل نہیں۔

تشریح: دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان اصولوں کو نہیں مانتے اور آپس میں فرقوں کے نام پر دنگا فساد کرتے ہوئے ایک دوسروں کے گھروں کو اجاڑتے ہیں اور دوسروں کی مدد سے اپنے دشمن کو قید کرتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ کے کچھ اصولوں کو مانتے ہیں اور کچھ اصولوں کو انکار کرتے ہیں ان لوگوں کی گناہ والی زندگی دکھ تکلیف اور بدسکونی سے بھری رہتی ہے اور ایسی ہی ان کی آخرت ہوگی۔

پیغام: لڑائی انسانی تہذیب کی بربادی کی وجہ ہے اور امن وسکون کے نام پر لڑائی کرنا بدسکونی کی وجہ ہے۔ کوئی کوئی انسان "جہاد" کو بھی لڑائی کی شکل دیتے ہیں۔ کیا جہاد کے نام پر لڑائی کرنا اور انسانوں کو قتل کرنا اللہ کے اصول ہیں؟ آیت نمبر 84/85 میں اللہ تعالی نے انسانوں کو اپنا راستہ صاف اور سیدھے طور پر بتادیا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ۔ (002:086)

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو مدد ملے گی۔

www.urduchannel.in

تشریح: قدرتی طور پر انسان اپنی زندگی کے آخری حصے میں سب سے زیادہ دماغی اور جسمانی تکلیفوں سے گزرتا ہے۔ جو لوگ اونچی خواہشات، موہ مایا، اور لالچ کے بغیر اپنی زندگی گزارتے ہیں ان کے زندگی کا آخری دور بھی اچھی طرح گزرتا ہے۔ قتل جیسا جرم کرنے والا یعنی اپنے خیالات کو قائم کرنے کے لئے یا کسی بھی مقصد کو پانے کے لئے قتل کریں یعنی دنیاوی چیزوں کے لالچ میں انہیں ان کا ضمیر سکون سے جینے نہیں دیتا اور اس معاملے میں کوئی بھی ان کا مددگار نہیں ہوتا۔

پیغام: جوانی میں انسان جتنا بھی نیکی اور پرہیزگاری والی زندگی جیے گا، بڑھاپے یا ضعیفی میں اسکو اتنی ہی سکون اور صحت مند زندگی ملے گی۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ۔ (002:087)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور روح القدس سے ان کو مدد دی تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم سرکش ہو جاتے رہے اور ایک گروہ کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔

تشریح: انسانی کردار کو سامنے رکھتے ہوئے پاک پروردیگار نے کتاب اور رسولوں کے ذریعہ انسانوں کو ہدایت دی لیکن انسانوں نے اپنے خیال سے اسے جھٹلایا اور رسولوں کا انکار کرتے ہوئے انکی ہدایت کو قتل کیا۔

پیغام: موسیٰ کو قدرت کی طرف سے سچا علم ملا اور وہی سچائی کا علم سالوں بعد عیسی کو ملا اور اس سچائی کو قائم کرنے کے لئے ان لوگوں کو قدرتی مدد ملی تھی (یعنی پاک روح) کچھ وقت کے لئے ضعیف الاعتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگوں نے ان سچے اصولوں کو جھٹلانے کی کوشش کی اور کبھی کبھی ان سچے اصولوں کو پوری طرح سے انکار (قتل) کیا۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ۔ (002:088)

اور کہتے ہیں ہمارے دل پردے میں ہیں بلکہ خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے پس یہ تھوڑے ہی پر ایمان لاتے ہیں۔

تشریح: گنہگار انسان اپنے لالچ اور موہ مایا کے بس میں آ کر اچھی باتوں کو انکار کرتے ہیں اور اپنے دماغ کے سارے سوراخ بند کر دیتے ہیں تاکے تہذیب، سکون، اور سچائی کی روشنی ان تک نہ پہنچے۔ ایسے لوگوں کا محبت انسانیت، پرہیزگاری، سکون اور سچائی پر یقین نہیں ہوتا۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (002:089)

اور جب خدا کے ہاں سے ان کے پاس کتاب آئی جو ان کی آسمانی کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور وہ پہلے کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے پس کافروں پر خدا کی لعنت۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کو ایسے لوگوں نے ہمیشہ ناپاک کرنے کی کوشش کی لیکن پاک پروردگار نے اپنے اصولوں کو قائم کرنے کے لئے صدیوں سے رسولوں کے ذریعہ اپنے اصول انسانوں کو دیئے انسانوں کے فائدے کے لئے پھر بھی لوگوں نے اللہ کے فائدے منداصولوں اور رسولوں کے بتائے ہوئے اصولوں کو جھٹلایا اور جھٹلانے والوں کو اللہ کی طرف سے بدسکونی کا عذاب حاصل ہوتا ہے۔

پیغام: یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کے اللہ تعالی کے اصول جو کتابوں کی شکل میں لوگوں کے درمیان موجود ہیں وہ ساری کتابیں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور ایک ہی اصول الگ الگ کتابوں میں ،الگ الگ طریقوں ،وقت ،زبان اور جگہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰي غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (002:090)

جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے تیئں بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے یعنی اس جلن سے کہ خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے نازل فرماتا ہے۔ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب سے کفر کرنے لگے تو وہ غضب بالائے غضب میں مبتلا ہو گئے اور کافروں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

تشریح : اللہ تعالی کے اصول اور ہدایتوں کو اپنے مقصد سے بدلنا اللہ کے اصولوں کے ساتھ کفر کرنا ہے۔ اصولوں کی سچائی کو جو لوگ محسوس کرتے ہیں اور اسے اپنے زندگی میں لاگو کرتے ہیں انہیں تکلیف پر تکلیف دینا کفریت ہے اور ایسا کرنے والوں کو اللہ کا عذاب اور بدسکونی نصیب ہوتی ہے۔

پیغام: نیک انسان کو تکلیف دینا گنہگاروں کی سب سے بڑی بھول ہے کیوں کہ وہ بلاواسطہ اپنے اپ کو تکلیف دیتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَاۗءَهٗ ۤ وَھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَاۗءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (002:091)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو خدا نے نازل فرمائی ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں۔ یہ اس کے سوا اور کو نہیں مانتے حالانکہ وہ سچی ہے اور جو ان کی کتاب ہے اس کی بھی تصدیق کرتی ہے کہہ دو کہ اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے۔

تشریح: گنہگاروں نے اپنے مقصد کے لئے ہر کتاب میں نقص (غلطی) نکالا اور نقص کو صاف کرنے کے لئے اللہ تعالی نے دوسرے رسول اور ہدایت بھیجی تب انہوں نے نقص اور غیر عقلی والی کتابوں کے اصولوں کو چھوڑنے سے انکار کیا۔

پیغام: اب سوال یہ کے اگر انکی نقص والی کتاب سچی تھی تو ان سے پہلی والی یا بعد والی کتاب پر انکا ایمان کیوں نہیں تھا؟ سب جانتے ہیں کے اللہ تعالی کا اصول کبھی نہیں بدلتا اور ہر صدی میں اللہ تعالی نے اپنے سچے اور فائدے منداصول الگ الگ رسولوں کے ذریعہ بھیجے۔ انسانی تہذیب اور انسانی سماج میں اسے قائم رکھنے کے لئے روحانی مدد بھی عطا کی۔ کتابوں میں پھوٹ ڈالنے سے اللہ

www.urduchannel.in

تعالی کے اصول بدل نہیں جاتے کیوں کہ یہ ایک قدرتی سچ ہے جو اللہ تعالی خود بخود انسانی سماج میں پھیلاتے ہیں اور انسان اسے محسوس کر کے اپناتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کے انسان ہمیشہ اپنے فائدے مند اصولوں کو ہی اپناتے ہیں اور کمزور دماغ والے انسان اپنا بھلا برا نہیں سمجھ پاتے۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔ (002:092)

اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم ان کے بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے اور تم ظلم کرتے تھے۔

تشریح : یہاں پر " بچھڑا" اونچی خواہشات اور لالچ کی نشاندہی کرتا ہے۔ موسٰی نے وہی بتایا جو پہلے نبیوں نے بتایا تھا۔ پھر بھی وہ نہیں مانے کیوں کہ وہ لوگ ظالم تھے اور ضرورت سے زیادہ لالچ اور اونچی خواہشات کو اپنا معبود (مقصد) بنالیا تھا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔(002:093)

اور جب ہم نے تم سے عہد واثق لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا کہ جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اس کو زور سے پکڑو اور سنو تو وہ کہنے لگے ہم نے سن تو لیا لیکن مانتے نہیں اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا گویا ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم کو بری بات بتاتا ہے۔

تشریح: پاک پروردیگار نے امن وسکون کو منظور کیا نیک لوگوں کے لئے اور گنہگار طاقت (طور) کو انسان کے ضمیر میں شامل کیا اور ساتھ میں یہ بھی کہا کے "میرے (اللہ) اصولوں کو مظبوطی سے پکڑے رہو" لیکن انسان نے اس بات کو نہ سمجھ کر اللہ کے اصولوں کی خلاف ورزی کی پھر ان کے کردار میں لالچ اور اونچی خواہشات کا جال بچھا دیا گیا اور ان کے ضمیر کو برائی میں ڈھکیل دیا گیا اور یہ لوگ کافر ہوئے۔

پیغام: بچھڑے کو گھول کر پلا دینے کا مطلب، اس آیت میں یہ ثابت کرتا ہے کے " بچھڑے " کو اونچی خواہشات، لالچ، اور نفرت کی مثال بنا کر پیش کیا گیا اور اسے انسانی وجود میں ملا دیا۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔(002:094)

کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں کے لئے نہیں اور خدا کے نزدیک تمہارے ہی لئے مخصوص ہے اگر سچے ہو تو موت کی آرزو تو کرو۔

تشریح : اگر انسان سچے راستے پر ہو اور اس کا ضمیر لالچ، نفرت، اور اونچی خواہشات سے پاک ہو تو یقیناً انسان موت کو قدرت سمجھ کر نہیں ڈرے گا۔

www.urduchannel.in

پیغام: قدرتی اصولوں کے مطابق ہر چیز کی موت یقینی ہے اور ان اصولوں کو پوری طرح اپنانا "قیامت پر ایمان لانا" ہے، جب انسان قدرت کے ان اصولوں کو سمجھ جائے گا اور اس پر ایمان رکھے گا تب انسان کے دماغ سے لالچ، نفرت، لوبھ، حسد، مغروریت جیسے شیطانی خیالات مٹ جائیں گے اور یہی اصلی سچائی ہے۔

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۔ (002:095)

لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں یہ کبھی اس کی آرزو نہیں کریں گے۔ اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے۔

تشریح: اپنے لالچ اور اونچی خواہشات کی کرتوتوں کی محبت میں موت نہ مانگیں اور اللہ تعالی ایسے ظالموں کو خوب جانتے ہیں۔

پیغام: زندگی کو جینا انسان کا فرض ہے اور اس زندگی میں سکون کا ہونا اللہ کی مہربانی ہے۔ کچھ انسانوں کا یہ بھرم ہے کے اپنی چاہت کی وجہ سے ہی سکون ملے گا مگر خواہش اور اونچی خواہشات ایسے کردار ہیں جو کبھی بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ ایک کے بعد ایک خواہشات اور چاہت، لالچ اور موہ مایا کی شکل لے کر دماغ کے سکون کو بگاڑتی رہتی ہیں۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (002:096)

بلکہ ان کو تم اور لوگوں سے زندگی کے کہیں حریص دیکھو گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی۔ ان میں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے؟ کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے مگر اتنی لمبی عمر اس کو مل بھی جائے تو اسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی اور جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: بناوٹی دنیا کی چیزوں کا لالچ انہیں لوگوں میں ہے اور یہی لوگ اپنی اونچی خواہشات اور لالچ کی چاہ میں ہزاروں سال کی زندگی کی امید رکھتے ہیں۔ جتنی بھی زندگی انہیں مل جائے بد سکونی کے عذاب سے انہیں نجات نہیں ملے گی اور اللہ تعالی ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

پیغام: گنہگار یعنی مشرک اپنی زندگی کے لالچ میں ہزاروں سال جینے کی امید رکھتے ہیں تو کیا انہیں ان ہزار سال میں سکون ملے گا؟

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰي قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَھُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (002:097)

کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو اس نے تو (یہ کتاب) خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔

تشریح: اللہ تعالی پلک جھپکتے سارے کام کر سکتا ہے اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے جس طریقہ سے رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے دماغ میں روحانی نور پیدا کیا اس طریقات کا نام "جبریل" کہا گیا ہے۔ اور کہہ دو جو اس طریقات یعنی روحانی نور پر شک کرتے ہیں (جس میں اللہ تعالی کے سارے حکم ہیں) وہ انسان بیوقوف اور ظالم ہیں۔ ماننے والے لوگوں کے لئے سکون کی زندگی کی خوشخبری اس روحانی نور میں ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: لاکھوں کڑوروں انسانوں کے درمیان کوئی ایک خاص انسان ہی ایسا ہوتا ہے جسے قدرت کچھ رازوں کے ایجادات کا حقدار بناتی ہے اور اس قدرتی سچائی کو جو نہیں مانتے ہیں وہ سچائی اور پاکیزگی سے کوسوں دور ہیں۔

مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبۡرِيۡلَ وَمِيۡكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ۔ (002:098)

جو شخص خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل کا اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کی بنائی ہوئی تمام قدرت ایک ایک دیوتا (فرشتہ) ہے۔ مثال کے طور پر آگ، پانی، ہوا، مٹی یہاں تک کے وگیان (سائنس) بھی اور اللہ کے رسول ان ساری قدرت کی حفاظت کے لئے کام کرتے ہیں، اور جو لوگ اس قدرت کو بگاڑنے کی یا اسے غلط طور پر استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ آپس میں دشمن ہیں اور قدرت کو بگاڑنے والے ہی کافر ہیں۔

وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَآ اِلَيۡكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍۚ وَمَا يَكۡفُرُ بِهَآ اِلَّا الۡفٰسِقُوۡنَ ۔ (002:099)

اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائی ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں۔

تشریح: اللہ تعالی نے قدرت کے فائدے مند اصولوں کو ثبوت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کیا اور جو اس ثبوت کو نہیں مانتے وہ منحوس ہوتے ہیں۔

پیغام: انسان کا شک سے بھرا ہوا کردار سچائی کو آسانی سے قبول نہیں کرتا یا اسے کرنا نہیں چاہتا یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اپنے پرانے اصولوں کی چاہت میں سچے اصولوں کو ٹھکراتے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کے سچائی بلند اور فائدے مند ہوتی ہے۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوۡا عَهۡدًا نَّبَذَهٗ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ‌ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۔ (002:100)

ان لوگوں نے جب جب عہد واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اسکو پھینک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں۔

تشریح : جب لوگ سچائی کو روشن کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں میں سے کچھ لوگ اسے بگاڑنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ نَبَذَ فَرِيۡقٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ ‌ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ كَاَنَّهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۔ (002:101)

اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے پیغمبر آئے اور وہ ان کی کتاب کی تصدیق بھی کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔

تشریح: کوئی بھی رسول جب سچائی بتاتے تھے اور ثبوت کے طور پر پہلے والے رسولوں کی تواریخ سامنے رکھتے تھے تب سماج کے کچھ لوگ سچائی سے منھ پھیر کر غیر عقلی باتوں کو اپنا لیتے تھے اور اس طرح کا دکھاوا کرتے تھے کہ انہیں کچھ معلوم نہیں۔

پیغام: رسولوں کے اصول اللہ کے غائبانہ کردار کی سچائی کو ثابت کرتے ہیں یعنی قدرتی سچائی وقت بہ وقت انسانی سماج میں مستحکم ہوئی اور یہی انسانی تہذیب کی تواریخ ہے اور جو انسان اس تواریخ سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے انسان کو ہی قرآن شریف میں کافر کہا گیا ہے۔ کافر کا ایک خاص کردار ہے اللہ کے اصولوں سے انسانوں کو علیحدہ کرنا۔

www.urduchannel.in

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ (002:102)

اوران کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے، اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے ایسا سیکھتے جس سے میاں بیوں میں جدائی ڈال دیں۔اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس سے کسی کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں کا خریدار ہو گا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی، کاش وہ جانتے۔

تشریح: تفرقہ پیدا کرنے والے لوگ غیر قدرتی اصولوں کے پیچھے لگ گئے۔ بادشاہ سلیمان پر بھی قدرت بگاڑنے کا الزام لگا تھا اور یہ کام گنہگار انسانوں کا تھا جو لوگوں کو غیر عقلی اور ضعیف الاعتقادی والی باتوں پر یقین رکھنے کی تعلیم دیتے تھے اور کہتے تھے کے اگر نہیں مانوگے تو تکلیفیں ہونگی۔ یہاں پر "بابل" شہر انسانوں کے اچھے کردار کی نشاندہی کرتا ہے اور نیک اور سکون چاہنے والے انسانوں کے چاروں طرف شیطان نے غیر عقلی اور ضعیف الاعتقادی والی باتیں ڈال دی تھیں جیسے "ہاروت، ماروت" سے مثال دی گئی اور یہ لوگ ہمیشہ ایمان والوں کو لالچ اور اونچی خواہشات کے ذریعہ بہکاتے رہتے اور ان کی کوشش اللہ تعالی کے بغیر کامیاب نہیں ہوتی تھی۔ یہ لوگ وہی کام کرتے تھے جو انہیں بد سکونی اور سماج کو تکلیف دیتی۔ یہ لوگ یہ بھی جانتے ہیں کے انہیں ان کی زندگی کے آخری وقت میں پریشانیاں اور تکلیفوں سے گزرنا پڑے گا۔ یہ لوگ اچھی چیزوں کے بدلے میں اپنی سکھ چین کو بیچتے ہیں یعنی سکھ سکون کے بدلے میں گناہ اور ناپاکی کو اپناتے ہیں۔

پیغام: "ہاروت ماروت" برے کاموں کو انجام دینے والے کردار کی نشاندہی کرتی ہیں جو انسان کے اندر ہی موجود ہے۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ (002:103)

اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو خدا کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے۔

تشریح: وہ لوگ انجان ہیں جو اللہ کی قدرت سے لطف اٹھانا نہیں جانتے اگر وہ نیک ہوتے تو اللہ تعالی کے اصولوں کا فائدہ انہیں پوری طرح ضرور ملتا۔

www.urduchannel.in

پیغام: قدرت کا ہر عمل ور دعمل اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی ہوتا ہے اور اس کے بغیر کچھ بھی ہونا ممکن نہیں اور اس بات پر یقین رکھنا ہی انسان کے لئے فائدے مند ہے۔ جو انسان ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے ان کے دماغ کو لالچ، مایا (دولت)، اونچی خواہشات، حسد اور نفرت اتنا پریشان کرتی ہے کہ سارا سکون اور سکھ چین ختم ہو جاتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَقُوۡلُوا انۡظُرۡنَا وَاسۡمَعُوۡا ‌ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۔(002:104)

اے اہل ایمان راعنانہ کہا کرو انُظرنا کہا کرو اور خوب سن رکھو اور کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔

تشریح: اللہ اور اس کے رسولوں کو انکار کرنے والے کافر ہیں انہیں دردناک دماغی بد سکونی اور بے چینی۔ سچائی اور ثابت شدہ سچ کو انکار کرنا (راعنا کہنا) نیک اور عالموں کا کردار نہیں وہ ہمیشہ سچائی کو قبول کرتے ہیں (انظرنا)۔ گنہگار اور ضعیف الاعتقادی والے انسان کو تکلیفوں کی زندگی ملتی ہے یعنی اس کی زندگی بے چین ہو جاتی ہے۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَلَا الۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يُّنَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يَخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۔(002:105)

جو لوگ کافر ہیں اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر نازل ہو اور خدا تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصول جو کتابوں کی شکل میں لوگوں کے درمیان موجود ہیں اور ان سچے اصولوں کو سمجھنے کے بعد جو انسان ان کی مخالفت کرے وہ گناہ کرتے ہیں اور وہ ہیں کتابی کافر اور مشرک وہ ہیں جو پوری طرح ثابت شدہ سچائی کو انکار کرتے ہیں اور ضعیف الاعتقادی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ نیکی اور سچائی کی راہ پر چلنے والوں کو سکون اور سچے اصول حاصل ہوں۔ اللہ بڑا ہی بخشنے والا ہے اور مہربان ہے۔

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَوۡ مِثۡلِهَا ‌ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔(002:106)

ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے یا اُسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر بات پر قادر ہے۔

تشریح: وقت اور تہذیب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے انسانوں کو ایک کے بعد ایک اور اعلی سے اعلی چیزوں سے نوازا اور روایتی سماج عطا کیا اور زندگی آسان کی۔ ٹھیک اسی طرح ایک کے بعد ایک رسول بھیج کر وقت اور تہذیب کے ساتھ ساتھ ایک اصول پر قائم رہتے ہوئے حیرت انگیز اور خاص زندگی اور سماج عطا کیا۔ انسانی زندگی کو اور بھی رنگین بنانے کے لئے اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے انسانوں کو ان ساری چیزوں سے واقف کروایا جس کے ذریعہ انسانوں نے اپنے زندگی کو خوبصورت بنایا اور اللہ تعالی اپنی طاقت کے ذریعہ ہر چیز کو قابو میں رکھتے ہیں۔

پیغام: مثال کے طور پر سفر کے معاملے میں انسان بیل گاڑی سے ہوتے ہوئے آج ہوائی جہاز کے دور تک پہونچ گیا ہے۔ اللہ تعالی کی سچائی کبھی نہیں بدلتی اور گنہگاروں کی لاکھ کوشش کے باوجود اللہ تعالی کے اصول شروع سے لے کر آج تک ایک ہیں اور وہ

www.urduchannel.in

دھیرے دھیرے انسانوں کو ہر طرح کی سہولت مہیا کرواتے آرہے ہیں۔اس آیت کے آخر میں کہا گیا ہے "اللہ ہر چیز پر قادر ہے" اس بات سے پھر ثابت ہوتا ہے کے تخلیق کے ہر اصول اور چیزیں ایٹومک طاقت کے ذریعہ ہی تخلیق ہوتی ہیں، رواں دواں اور بدلتی بھی رہتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ فنا بھی ہوتی ہیں۔وہی اعلی طاقت خدائی طاقت ہے جو ہر زرے کے اندر موجود ہے۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ۔ (002:107)

تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

تشریح: قدرت کا ہر پہلو اللہ کے اختیار میں ہے اس کے بغیر کوئی بھی ردوبدل ممکن نہیں۔آج جو انسان دنیا میں موجود ہیں ہزاروں سال پہلے بھی تھے اور ہزاروں سال بعد بھی رہیں گے۔انسانوں کے پاس جو آج ہے وہ ہزاروں سال پہلے نہیں تھا اور ہزاروں سال بعد اس کی کیا شکل ہوگی وہ قدرت (اللہ) ہی جانتی ہے۔وہی اسمان اور زمین کے ہر اصولوں کو چلاتا ہے اور وہی طاقت انسانوں کا سب سے بڑا دوست اور مدد کرنے والا ہے یعنی اللہ اور اس کی طاقت۔

اَمۡ تُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا رَسُوۡلَکُمۡ کَمَا سُئِلَ مُوۡسٰی مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ یَّتَبَدَّلِ الۡکُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ۔ (002:108)

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے اسی طرح کے سوال کرو جس طرح کے سوال پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے؟ اور جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر لیا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

تشریح: بدلتی ہوئی قدرت، تہذیب اور وقت کے بارے میں لوگوں نے رسول سے پوچھا اور یہی سوال موسیٰ سے بھی کیا گیا تھا۔ بدلتی ہوئی قدرت، تہذیب اور وقت پر یقین نہ رکھنے والے لوگ سیدھی راہ سے بھٹک کر غیر عقلی باتوں میں ڈوب جاتے ہیں۔

پیغام: قدرت، تہذیب، انسان کے ردو عمل اور وقت کو چلانے والا اللہ تعالی ہی ہے۔

وَدَّ کَثِیۡرٌ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ لَوۡ یَرُدُّوۡنَکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِکُمۡ کُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِہِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ (002:109)

بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے تو تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا دوسرا حکم بھیجے بیشک خدا ہر بات پر قادر ہے۔

تشریح: کتابوں کے ذریعہ پاک پروردیگار نے جو سچائی دنیا میں رکھی اس کو سمجھنے کے بعد بھی کچھ لوگ دوسری کتابوں کی سچائی سے ہم خیال ہونے کے بجائے اپنی مغروریت، ضد اور حسد سے دوسری کتابوں کے ماننے والوں کو بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔چھوڑ دو ان لوگوں کو اور ان کو اندیکھا کرو اور کردار اللہ پر چھوڑ دو یہی اللہ کا اصول ہے۔

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۔ (002:110)

اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لئے آگے بھیج رکھو گے اس کو خدا کے ہاں پالو گے۔کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: "نماز" انسان کو برائی سے بھلائی کی طرف لے جاتی ہے اور اللہ کہتا ہے کے اسے قائم رکھو، اور زکوۃ کے ذریعہ سماج کی ترقی کے لئے "حکومت" کی مدد کرو، اور جو نیک کام انسان کرے گا وہ گھما پھرا کر انہیں کا بھلا کرے گا اور ہر کسی کے کاموں کا نتیجہ اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے اور اللہ سب دیکھتا جانتا ہے۔

پیغام: "نماز" کا لفظی مطلب ہے "پرستش، عبادت، بندگی" اللہ کے ساتھ انسان کی بندگی قدرتی اصولوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہے اور سارے ردعمل اللہ کی طاقت کے ذریعہ تکمیل پاتے ہیں۔ قرآن ہر دور اور ہر انسان کے لئے ایک مکمل کتاب ہے اس لئے میرے (سدھارتھ چڑجی) خیال سے نماز کا گہرا مطلب ہے کہ اللہ کے تمام اصولوں کے ساتھ بندگی اور اسے عملی زندگی میں لاگو کرنا۔ نماز کے طریقات یعنی اللہ کی قدرت سے محبت اور اس کی مخلوق کی خدمت کی طرف ہی جاتی ہے اور یہی انسانوں کے ساتھ اللہ کی بندگی کا خاص ذریعہ ہے اور یہی نماز ہے اور یہی خاص وجہ ہے کے قرآن شریف میں نماز کے کسی خاص طریقہ کی وضاحت نہیں ہے۔ جس انسان کے اندر نیکی، پرہیزگاری، محبت والادل اور عدم تشدد کے جذبات موجود ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ جو انسان اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ، موہ مایا نفرت اور حسد پر قابو رکھ سکتا ہے وہی انسان نماز ادا کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (002:111)

اور کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے گا، یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

تشریح: یہودیوں اور نصرانیوں میں سے کچھ لوگ جنت کا دعوی کرتے ہیں اور یہ دعوی وہ اس فرقہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں کردار کی وجہ سے نہیں۔ اگر وہ لوگ سچے ہوتے تو اپنے کردار اور کاموں کے نتیجہ سے اسے ثابت کرتے۔

پیغام: امن و سکون کا راستہ انہیں تب مل سکتا ہے جب انسان تہذیب، نیکی، عدم تشدد، تعلیم اور محبت کو اپناتے ہیں۔ جنت کی بنیاد ہے انسانوں کے اعمال اور یہ قانون سماج کے ہر طبقہ پر لاگو ہے چاہے وہ یہودی ہو، نصرانی ہو، ہندو ہو یا مسلمان۔

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔(002:112)

ہاں جو شخص خدا کے آگے گردن جھکادے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔

تشریح: یقینا جب انسان قدرتی اصولوں کے آگے اپنے اپ کو پوری طرح منسلک کرتا ہے اور اچھے کاموں میں اپنے آپ کو ملوث رکھتا ہے تو ایسے انسان کو اپنے رب کی طرف سے اس کے کرم کے پھل کی وجہ سے بہت ہی اچھا بدلہ ملے گا۔ اور نہ انہیں ڈر ہوگا اور نا وہ غمگیں ہوں گے۔

پیغام: جو ان اصولوں کو پوری طرح اپنا لیتے ہیں انہیں نا کوئی ڈر ہوگا اور نا وہ غمگیں ہوں گے اور نہ کوئی اداسی۔ انسانی زندگی اللہ تعالی کی اعلی تخلیق ہے اور اس میں ہی انسانوں کو نیکی بدی اور اچھے برے کی تمیز دی گئی ہے۔

www.urduchannel.in

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۔ (002:113)

اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی راستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی راستے پر نہیں حالانکہ وہ کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے۔ تو جس بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں خدا قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کر دے گا۔

تشریح: انسانی سماج میں موجودہ تمام مذہبی فرقے اپنے اصولوں کو سب سے عمدہ اعلیٰ اور سچائی کا دعوی کرتے ہیں اور دوسروں کے اصولوں کو غلط اور بے بنیاد کہتے ہیں۔ یہ ان کی ضعیف الاعتقادی والے جذبات ہیں۔ انسانی سماج میں اچھے برے کا فیصلہ اللہ تعالی ثبوت کے ساتھ انسانوں کو دکھا دیتے ہیں یعنی جن باتوں پر انسان آپس میں لڑتے ہیں۔

پیغام: ہر انسان یا کوئی بھی مذہبی طبقہ اپنے خیالات کو صحیح اور دوسروں کے خیالات کو غلط ٹھرانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ سراسر غلط ہے اور اللہ تعالی کے اصولوں کے بھی خلاف۔ انسانی کردار ہی اچھے برے کی بنیاد ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَھُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَھُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَھُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ (002:114)

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو خدا کی مسجدوں میں خدا کے نام کا ذکر کئے جانے کو منع کرے اور ان کی ویرانی میں ساعی ہو ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

تشریح: گنہگار اور ظالم انسان جو اچھی باتوں (مسجدوں میں اللہ کا ذکر) سے روکتے ہیں اور اللہ کے اصول بتانے والوں کی بربادی کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ اللہ سے خوف کھائیں اور اس کی بددعا کی جانکاری کے بعد ہی مسجدوں میں داخل ہوں۔ اس قسم کے انسان کو معاشرہ میں بدنامی کے علاوہ آخری زندگی میں بھی تکلیفیں اور بدسکونی ہے۔

پیغام: جس جگہ سے انسان کو علم اور سچائی ملتی ہے یا جہاں سے سکون ملتا ہے وہ ساری جگہیں انسان کی مذہبی جگہیں ہیں۔ سچا علم، زندگی کے راستے پر صحیح طریقہ سے چلنے کی ہدایت، سائنس کی تعلیم کے ذریعہ ضعیف الاعتقادی کو دور کرنا اللہ کا قانون ہے اور جن جن جگہوں پر ان باتوں کا چرچا ہوتا ہے وہ سب مذہبی جگہ ہیں۔ یہ ساری جگہیں عزت والی ہیں اور انسان کی عبادت کا مقام بھی سماجک اور روحانی۔ دھرم کا مطلب ہے انسان جو منتخب کرتا ہے یعنی ایک انسان اپنے ضمیر کے ساتھ ساتھ سماج اور قدرت کے ہر اچھے وجود کو اپناتے ہے وہی پاک ہوتا ہے اور ایمان والا بھی۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَـمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (002:115)

اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے تو جدھر تم رخ کرو ادھر خدا کی ذات ہے بیشک خدا صاحب وسعت اور باخبر ہے۔

تشریح: دنیا کا کوئی بھی حصہ ایسا نہیں چاہے وہ پورب ہو یا پچھم جہاں پر اللہ کا وجود نہ ہو۔ انسان کے اعمال کا روخ یا عبادت کا ہدف سارے اللہ تعالی کے ذریعہ گھرے ہوئے ہیں اور اللہ تعالی ہر زرے کا علم اور اس کا اختیار رکھتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کے ہر چیز اللہ کی ہے اور اللہ کسی میں بھی نہیں۔ لیکن میں (سدھارتھ چڑجی) سمجھتا ہوں کے ہر چیز (ذرے) میں اللہ ہے اور کوئی بھی چیز اللہ سے جدا نہیں۔ دنیا کی ہر چیز اللہ کے نور سے بنتی ہے اور سائنس بھی اسے ثابت کر چکا ہے۔ ذرہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر تخلیق کا ہر رد عمل چیزوں کو شکل عطا کرتا ہے اور زندگی کو چلاتا ہے اور جس طاقت سے تمام چیزیں چلتی ہیں اسے اندیکھی اور ایٹومک طاقت کہتے ہیں اور یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۔ (002:116)

اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے (نہیں) وہ پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے فرمانبردار ہیں۔

تشریح: دنیا کی ساری جانیں اللہ کی ہیں اور کوئی بھی قدرت ان کے بغیر ممکن نہیں اور اس لحاظ سے تمام قدرت ان کی اولاد ہے۔ ساری قدرت ان سے ہے، وہ پاک ہے اور آسمان زمین کا ہر پہلو اللہ کے اختیار میں ہے۔

پیغام: یہ آیت بھی جوہری طاقت کے نظریہ کو ثابت کرتی ہے۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۔ (002:117)

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

تشریح: اسمان اور زمین کی ہر چیز کو بنانے والا اللہ تعالی ہے اور قدرت کا ہر ردو عمل اللہ کی طاقت کے ذریعہ ہی چلتا ہے۔

پیغام: یہ آیت بھی جوہری نظریہ کو ثابت کرتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۔ (002:118)

اور جو لوگ نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا؟ یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی انہیں کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ جو لوگ صاحب یقین ہیں ان کے لیے ہم نے نشانیاں بیان کر دیں ہیں۔

تشریح: بیوقوف اس پاک نور (جیوتی) کی شکل ڈھونڈتے ہیں اور اسے آنکھوں سے دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں یا اس کے وجود کا ثبوت مانگتے ہیں۔ ایسی کشمکش تہذیب کے شروعات سے ہی انسانی سماج کے درمیان موجود تھی۔ لیکن جو عالم ہوتے ہیں وہ اللہ تعالی کے پاکیزہ نور کے وجود کو محسوس کر لیتے ہیں۔

پیغام: طاقتور اللہ یا ایشور کا راز انسانوں کے لئے ادھورا ہے۔ انسان اس طاقت کو محسوس کر سکتے ہیں لیکن دیکھ نہیں سکتے۔ انسان ان کے وجود کو ہر ذرے میں محسوس کر سکتے ہیں اگر وہ اسے اپنی ضمیر سے محسوس کریں۔ اللہ ہے یا نہیں یا کہاں ہے یہ انسانوں کے لئے ضروری نہیں۔ انسانوں کے لئے ضروری ہے اپنے لئے قدرت کی حفاظت کرنا اور اپنے لئے ہی پرہیزگاری، سکھ چین اور نیکی کی زندگی گزارنا اور اپنے لئے ہی معاشرے کو پاک رکھنا اور اپنے لئے علم حاصل کرنا۔

www.urduchannel.in

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ۔ (002:119)

ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہوگی۔

تشریح: انسانی معاشرے میں اللہ تعالی نے سچا مذہب اور علم کے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیجا یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی معاشرے میں کچھ ایسے انسان ہوتے ہیں جو عالم ہیں اور سچائی کو محسوس کر سکتے ہیں۔ یہی انسان کے لئے مہربانی ہے اور خوشخبری۔ اس کے ساتھ ساتھ گنہگاروں کو ان کے کرم پھل کی وجہ سے دکھ اور تکلیفیں ملتی ہیں اور گناہوں سے ڈرنے والے نیک انسان بھی معاشرے میں موجود ہوتے ہیں اور گنہگاروں کے کرم پھل کی ذمہ داری نیک لوگوں پر نہیں ہوتی۔

وَلَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ‌ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰى‌ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِىۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ‌ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۔ (002:120)

اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو کہہ دو کہ خدا کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر تم اپنے پاس علم کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو خدا سے نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔

تشریح: گروہ بندی یا فرقہ بندی انسان کو غیر یقینی کر دیتی ہے اور اس کی وجہ سے یہودی اور نصارا کے کچھ لوگ کہتے ہیں جب تک مذہب کو بدل کر ان کے مذہب میں نہ آجائیں تب تک ان لوگوں کو سکون اور علم حاصل نہیں ہوگا۔ لوگ یہ سمجھ لیں کے انسانی معاشرے میں اللہ کا سچا راستہ ہی نیکی اور سکون کا راستہ ہے (اللہ ایک ہے اور سارے انسان بھی ایک) یہ علم انسانوں کو ملنے کے بعد بھی اگر انسان فرقوں والی ضعیف الاعتقادی اور غیر عقلی سوچ میں ڈوب جاتا ہے تو وہ انسان یقیناً گنہگار انسان ہے اور کوئی بھی اس کی مدد کرنے والا نہیں ہوتا۔

پیغام: جب اللہ تعالی کے اصولوں کی بنیاد ایک ہے اور اللہ بھی ایک ہے تو فرقوں کی سوچ ایک بھول اور بیوقوفی ہے۔ یہودی اور نصرانیوں نے حضرت محمد ﷺ کا انکار کیا اور چاہتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ بھی ان کی باتوں پر چلیں۔ یہودی اور نصرانی ضعیف الاعتقادی، غیر عقلی اور من گھڑت اصولوں کو ماننے لگے تھے۔ قرآن کی بہت ساری سورتوں میں کہا گیا ہے کے "اللہ کا قانون بدلتا نہیں" اس لحاظ سے اگر یہودی اور نصرانی صحیح راہ پر ہوتے تو یقیناً حضرت محمد ﷺ کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ لوگ غلط تھے اس لئے حضرت محمد ﷺ کو ان کی تابعداری کرنے سے منع فرمایا۔

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ‌ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ۔ (002:121)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ خسارہ پانے والے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ کے اصول اور قدرت کے اصولوں کا علم جو انسانوں کو ملا اور اس کو ٹھیک ٹھیک اختیار کرتے ہیں انہوں نے ہی اللہ کے سچے راستے کو قبول کیا اور جو انسان اس کے خلاف کام کرتے ہیں انہیں تکلیف اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور یقیناوہ لوگ سچائی کی راہ سے بھٹکے ہوئے کافر ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔(002:122)

اے اولاد یعقوب میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ میں نے تم کو اہل عالم پر فضیلت بخشی۔

تشریح: اسرائیل کے خاندان والے جب تک سچائی،، علم، انسانیت اور عدم تشدد پر یقین رکھتے تھے وہ اعلیٰ تھے اور انہیں سکون حاصل تھا اور اسی تاریخی سچائی کا علم انہیں اس آیت کے ذریعہ دیا جارہا ہے۔ انسانیت کو جو مذہب کے نام پر اپناتے ہیں وہی انسان سب سے عمدہ اور اعلی ہیں۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (002:123)

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اس سے بدلا قبول کیا جائے گا اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے گی اور نہ لوگوں کو مدد مل سکے گی۔

تشریح: ہر انسان کو اپنے اعمال کی سزا اور جزا خود بھگتنی پڑتی ہے انسان کو اس دن سے ڈرنا چاہئے۔ جب اسے نہ کوئی مددگار ملے گا اور نہ کوئی درد باٹنے والا

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (002:124)

اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے۔ خدا نے کہا میں تم لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ میری اولاد میں سے بھی۔ خدا نے فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کیلئے نہیں ہوا کرتا۔

تشریح: ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے قربانی کے ذریعہ آزمایا پھر انہیں قربانی اور پرہیزگاری کی مثال یعنی امام بنایا۔ جب ابراہیم نے اپنے آل اولاد کے بارے میں سوال کیا تو اللہ نے ان کی اولاد کو ظالم کہا۔

پیغام: ابراہیم کے بعد ان کی نسل دھیرے دھیرے گناہ میں ملوث ہوتی گئی۔ ہر انسان اپنے اپنے ضمیر اور کرم کے پھل کا ذمہ دار ہے۔ نیک ماں باپ کی اولاد نیک ہو گی یہ ضروری نہیں۔ اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالی نے لوگوں کو یہ پیغام دیا انسانی کردار کی بنیاد ہے انسانوں کا ضمیر۔ نام، رنگ روپ، اور زبان سے انسان کے کردار کا موازنا کرنا بیوقوفی ہے۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (002:125)

www.urduchannel.in

اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے جمع ہونے کی اور امن پانے کی جگہ مقرر کر لیا۔ اور جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔

تشریح: کعبہ انسانی تہذیب کے لئے انسانیت، محبت، امن وسکون، عدم تشدد اور بھائی چارہ کی نشاندہی کرتا ہے اور ابراہیم کا بھی یہی مقام رہ چکا ہے۔ کعبہ میں "رکوع سجدہ" کے رسم ورواج حضرت ابراہیم کے وقت سے ہی چلی آرہی تھی اس لئے اللہ تعالی نے کعبہ کو گناہ اور ناپاکی سے پاک رکھنے کا حکم فرمایا۔

پیغام: اس کے "طواف" کرنے کا مطلب محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ عہد کرنا، اس کے "رکوع" کا مطلب ہے معاشرہ میں انسانیت، محبت اور بھائی چارے کو قائم کرنا، اور اس کے "سجدے" کا مطلب اللہ کو حاضر ناظر جان کر اللہ کے اصولوں کو پوری طرح ماننا اور معاشرہ میں ان کے (اللہ) اصولوں کو قائم کرنے کے لئے گنہگاروں کے خلاف جدوجہد (جہاد) کرنا۔ اللہ تعالی کے قانون اور اصولوں کو پوری طرح سے اپنانا ہی اللہ تعالی کو سجدہ کرنا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔(002:126)

اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار اس جگہ کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں ان کے کھانے کو میوے عطا فرما۔ تو خدا نے فرمایا جو کافر ہوگا میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا پھر اس کو دوزخ کے لئے ناچار کر دونگا اور وہ بری جگہ ہے۔

تشریح: ابراہیم کی دعا کی بدولت اللہ تعالی نے کعبہ کو امن کی نشانی بنایا اور امن بگاڑنے والے کافروں یعنی گنہگاروں کے لئے وقتی چین ہے اور آخر میں ان کے لئے ایک دردناک عذاب۔

پیغام: اسلام آنے سے پہلے کعبہ میں مورتیاں ہوتی تھیں اور لوگ اللہ کے الگ الگ روپ کے ذریعہ انکا تصور کرتے تھے تو اس عبادت گاہ کے لئے اللہ کے مہربانی کی دعا صحیح تھی یا غلط؟ اس سوال کے مطابق یہ ثابت ہوتا ہے کے کعبہ محبت، انسانیت، عدم تشدد اور سکھ سکون کی نشاندہی کرتا ہے۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔(002:127)

اور ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے تو دعا کرتے تھے کہ اے پروردگار ہم سے خدمت قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح: انسانیت اور عدم تشدد کی بنیاد کو مظبوط کرنے کے بعد اللہ تعالی نے اسے بلند اور قائم رہنے کی دعا کی۔ ابراہیم اور اسماعیل نے کعبہ کو انسانیت اور عدم تشدد کی بنیاد بنایا اور اللہ تعالی سب دیکھتا جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (002:128)

اے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہو اور ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرما بیشک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

تشریح: اے اللہ ! تمام انسانوں کو اپنے اصولوں کو یاددہانی کروائے اور سچائی والے راستہ پر چلنے کے لئے حوصلہ افضائی کرے۔ انسانی طبقہ میں انسانوں کو اپنا سچا اور سیدھا عبادت کا طریقہ بتائے اور گنہگاروں کو ان کے گناہ کے کاموں سے نجات دیں۔ یقیناً اللہ تعالی معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

پیغام: عبادت کا کوئی خاص طریقہ نہیں اور سارے رسولوں نے الگ الگ طریقوں سے پاک پروردیگار کی عبادت کی اور ان سارے طریقات کی بنیاد ہے نیکی، محبت، عدم تشدد، پرہیزگاری، امن اور انسانیت۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (002:129)

اے پروردگار ان میں انہیں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجئیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان کے دلوں کو پاک صاف کیا کرے بیشک تو غالب اور صاحب حکمت ہے۔

تشریح: اے اللہ ! انسانی سماج میں عالموں کو بھیجیں جو لوگوں کو علم، سائنس اور سچے راستے کی تعلیم دیں اور اللہ کی باتیں بتائیں اور اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کو صاف ستھرا اور پاک رکھیں۔ اللہ ناہارنے والا اور مہربان ہے۔

نوٹ: سورہ ابراہیم کی آیت نمبر 4 میں اللہ تعالی نے انکی دعا قبول کرتے ہوئے دنیا کی ہر زبان میں رسول بھیجنے کی بات کی اور سائنس کے ذریعہ سچا علم عطا کرتے رہے۔

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ . (002:130)

اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ صلحاء میں ہوں گے۔

تشریح: واقفیت نارکھنے والا انسان تہذیب، پرہیزگاری، محبت، شانتی، عدم تشدد، اور انسانیت جو ابراہیم کا مذہب تھا اس کے خلافی کریں گے اور خود کا سکون بگاڑیں گے اور ہمیشہ پریشان رہیں گے۔ اللہ نے ابراہیم کا مذہب ماننے والے لوگوں کو دنیا اور دین یعنی سکھ شانتی اور امن وچین دونوں قدرتی طور پر بشارت کے طور پر دیا۔

پیغام: جو انسان نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، سکون، عدم تشدد اور امن وچین کو اپناتے ہیں وہ بلا شک وشبہ حضرت ابراہیم اور سارے رسولوں کو ماننے والے ہیں اور وہی ایمان والے ہیں اور یہی حکم اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کی آیت 136 اور سورہ آل عمران کی آیت 84 میں بھی دیا ہے۔ اس آیت کی شروعات میں کہا گیا ہے "جو ابراہیم کی عبادت کے طریقہ سے نفرت کرے" وہ اپنے

www.urduchannel.in

موہ مایا میں الجھ کر سچائی سے دور ہیں" اس کا مطلب یہ ہوا کے ابراہیم کی عبادت کا طریقہ صحیح اور سیدھا تھا۔ کعبہ کے سارے بت ابراہیم نے توڑ ڈالے تھے سوائے ایک کے! ابراہیم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کعبہ میں بت پرستی ہوتی تھی یہاں تک کے رسول پاک حضرت محمد کی نبوت پانے کے بہت سالوں تک بت پرستی ہوتی رہی۔ اس دوران اللہ تعالی نے ابابیل کے لشکروں سے کعبہ کی حفاظت بھی فرمائی۔ ان باتوں پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کے عبادت کے طریقات سے بہت اونچا اور بلند ہے انسانی کردار اور اس کی پاکیزگی۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔(002:131)

جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔

تشریح: قدرتی طور پر جب انسان سمجھ جائے گا کہ اللہ اور ان کے قدرتی اصولوں کے آگے اپنے اپ کو پوری طرح وقف کر دینا ہی سہی اور سچی راہ ہے تو انہیں یہ سمجھ میں آجائے گا کہ تمام کائینات کا مالک اللہ تعالی ہے۔

پیغام: عدم تشدد، محبت، انسانیت ، سکون اور علم یہی اللہ کا صحیح راستہ ہے اور جو انسان اسے دل سے اپناتے ہیں انہوں نے ہی سیدھا اور سچا راستہ اختیار کیا ہوا ہے۔

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭيٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔(002:132)

اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی کہا اے بیٹو! بیٹا خدا نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

تشریح: پرہیز گاری، محبت، نیکی، انسانیت، عدم تشدد اور امن و سکون کے ساتھ اللہ کی قدرت کے صحیح استعمال کی تلاش اور اس مذہب کی ذمہ داری ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی اور فرمایا کہ اللہ نے ایمان والوں کے لئے اس مذہب کو پسند کیا اور ہدایت کی کہ موت تک ان اصولوں پر قائم رہیں۔

پیغام: یہ آیت ثابت کرتی ہے کے "مسلمان" لفظ کسی خاص طبقہ یا گروہ تک محدود نہیں ہے۔ "مسلمان" لفظ انسان کے پاک اور علمی کردار کی تشریح کرتا ہے، یا یہ کہہ سکتے ہیں کے انسان کے پاک اور علمی کردار کی نشاندہی کرتا ہے "مسلمان" لفظ۔

مورتی پوجا نے جب ضعیف الاعتقادی کی شکل اختیار کی اور انسانوں کے بیچ تشدد کی بنیاد ڈالی تب رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے کعبہ میں موجود تمام مورتیوں کو مٹا ڈالا مگر غور کرنے والی بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم سے لیکر حضرت محمد ﷺ تک کعبہ میں مورتی پوجا ہوتی تھی اور یہ ایک تاریخی سچائی ہے اور اس لئے قرآن شریف میں عبادت کے طریقات سے زیادہ انسانی کردار کو اہمیت دی گئی ہے۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰــهًا وَّاحِدًا ښ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔(002:133)

www.urduchannel.in

بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔

تشریح: ایشور کو بانٹ کر انسانوں نے فرقے کی بنیاد ڈالی اور الگ الگ ہو گئے جو قدرت اور اللہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ یعقوب کی وفات کے وقت لوگوں نے ایک خدا کی عبادت اور ان کے اصولوں کو ماننے کی بات کی تھی جس طرح ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور تمام نبیوں نے کی۔

پیغام: اکثر دیکھا جاتا ہے کہ سچے علم کی باتیں کرنے والے لوگوں کی وفات کے بعد انسان ان کو اور ان کی باتوں کو بھلا دیتے ہیں۔

اس آیت کا پیغام ہے کہ لوگ ایسا نہ کریں بلکہ ماضی سے سبق حاصل کر کے اپنے حال اور مستقبل کو خوبصورت بنائیں۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔(002:134)

یہ جماعت گزر چکی ان کو ان کے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہو گی۔

تشریح: وقت کے چکر کے ساتھ ساتھ انسان کے خیالات بھی بدلتے رہتے ہیں لیکن سچائی کو انکار کرنے والے گروہ کی ہمیشہ شکست ہوتی رہی۔

گنہگاروں کے کرم کا پھل ان کے ساتھ اور ایمانداروں کے کرم پھل ان کے ساتھ، کوئی کسی کے عمل کے نتیجہ کا ذمہ دار نہیں ہے۔

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔(002:135)

اور کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے راستے پر لگ جاؤ، کہہ دو ہم دین ابراہیم پر ہیں جو ایک خدا کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

تشریح: لوگ ایک دوسرے کو اپنے گروہ میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مثال کے طور پر اگر یہودی یا نصرانی بن جاو تو راہ پاوگے لیکن اصل تو ابراہیم کا مذہب ہے۔

پیغام: انسانوں کے درمیان صرف دو ہی فرقوں کا وجود ہے۔ ایک نیک، پرہیزگار، محبت، انسانیت، عدم تشدد اور امن و چین میں رہنے والے لوگ یعنی ابراہیم کا گروہ اور دوسرا بدکار اور بے رحم جو تشدد، بدسکونی، نفرت، موہ مایا اور انسانیت کے خلاف کام کرتے ہوں یعنی گنہگار کردار والا انسان۔ شیطان نے انسان کو مذہب کے نام پر فرقوں میں بانٹا اور بدسکونی پھیلاتا رہا اور انسانوں کو آپس میں لڑنے پر مجبور کیا، اصولوں کے اختلاف پر۔ تواریخ گواہ ہے کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ فساد کی جڑ ہے مذہبی خیالات کا اختلاف۔ ہر طبقہ اپنے آپ کو صحیح اور سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسروں کو مذہب بدلنے کا مشورہ بھی دیتے ہیں مگر قدرتی اصول یہ ہیں کہ لوگوں کو مشورہ دینا چاہیئے کہ برائی کو چھوڑ کر اچھائی پر آئیں یعنی سچائی اور اچھائی ہی اللہ کا مذہب ہے۔

www.urduchannel.in

نوٹ: سورہ تغابن کی آیت نمبر 2 اس بات کو ثابت کرتی ہے جس میں کہا گیا ہے "اس نے تمہیں پیدا کیا ہے تو تم میں کوئی مومن ہے اور کوئی کافر اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے" فرقہ پرستی انسانی سماج کی ایک بیکار اور گندے خیالات ہیں اور جب وہ مذہب کے نام پر ہو تو اس کا کوئی مطلب نہیں ہوتا اور یہ آیت اس بات کا پیغام دیتی ہے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔(002:136)

کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو ہم پر اتری اس پر اور جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں ان پر اور جو اور پیغمبروں کو "ان کے پروردگار کی طرف سے" ملیں ان پر ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

تشریح: اللہ کا فرمان ہے (پرہیزگاری، پریم، نیکی، اور امن و سکون چاہنے والے لوگ گہرائی سے محسوس کریں اور دل و دماغ سے اپنائیں) کہ ایمان لائیں ایک پروردیگار پر اور جو ہدایت رسولوں کے ذریعہ انہیں ملی اور جو ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، یعقوب اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ کی طرف سے موسیٰ اور عیسیٰ نے دنیا میں پھیلایا" اور جو **تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے بھیجی گئیں**، پرہیزگار، نیک اور ایمان والے لوگ ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔

پیغام: اس آیت میں "**تمام نبیوں اور ان کے رب**" کہہ کر انسانوں کے درمیان موجود اللہ کے ذریعہ پکارے گئے تمام ناموں کی منظوری دی ہے اور ان ناموں پر ایمان رکھ کر اللہ تعالی نے ناموں کا جو اختلافات تھا اسے بھی مٹایا اور اس کے ساتھ ساتھ نبیوں اور ان کی کتابوں کے ساتھ جو اختلافات تھے اسے بھی دور کیا کیوں کہ تمام نبیوں نے ایک ہی اصول الگ الگ زبان اور جگہوں پر لوگوں کو بتائے جس کے ذریعہ انہیں شانتی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالی کے اصول ایک ہیں لیکن لوگوں نے اسے الگ الگ نام دیا اور ایک ایک نام کے ساتھ ایک ایک فرقے کی بنیاد ڈالی۔ مذہب کے نام پر فرقے کی تخلیق اللہ تعالی کے اصولوں کے خلاف ہے اور یہ آیت فرقوں کی سوچ کو پوری طرح سے غلط ثابت کرتی ہے۔ قرآن شریف ہر انسان کے لئے اللہ کی رحمت ہے اور آج کے دور کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔

سورہ انبیا کی آیت 22 میں غور کریں تو اس میں کہا گیا ہے "آسمان اور زمین میں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی دوسرا خدا ہوتا تو یقیناً سب تہس نہس ہو جاتا" اور اس آیت کے مطابق قدرت میں کوئی دوسرا خدا ہے ہی نہیں یعنی اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں یعنی "لا الہٰ الا اللہ" بلاشک و شبہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایٹم (ذرہ) سے ہر چیز بنتی اور بگڑتی ہے اور اسمیں جو طاقت ہے وہ لافانی، لازوال، لامحدود ہے اور اس طاقت کی مرضی کے بغیر دنیا میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور ہر جگہ یہ طاقت موجود ہے اسے کوئی دیکھ نہیں سکتا صرف اسے محسوس کر سکتے ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ (002:137)

www.urduchannel.in

تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں تو وہ تمہارے مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمہیں خدا کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح: دنیا کے سارے انسان اگر اللہ، اس کے رسولوں، اس کی کتابوں اور ان کے ذریعہ پکارے گئے الگ الگ ناموں پر ایمان لائیں تو سکون کی زندگی اور سماج مل سکتا ہے اور اگر وہ منھ پھیرتے ہیں تو اختلافات کی بد سکونی میں گمراہ ہوں گے اور اللہ تعالی ان کے اختلافات کا فیصلہ فرمادے گا اور اللہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

پیغام: مذہبی اختلافات انسان کے دماغ کو نفرت، حسد، اور بے رحمی کی طرف لے جاتے ہیں اور قرآن شریف کی اس آیت کے ذریعہ پاک پروردیگار نے تمام مذہبوں اور ان کی سچائی (اویشکار ایجادات) پر ایمان لانے کو کہا یہاں تک کے ان تمام مذہبی راہنماؤں کے ذریعہ بلائے گئے مختلف ناموں پر بھی ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے تاکہ انسانوں کے درمیان مذہبی اختلاف کی گنجائیش تک نہ رہے۔

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۡ وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ۔ (002:138)

کہہ دو کہ ہم نے خدا کا رنگ اپنایا اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

تشریح: اس لئے اللہ تعالی کے اصولوں کو پوری طرح مانیں اللہ کی ہدایت سے زیادہ کس کی ہدایت ہو سکتی ہے۔ ہم اس کی ہدایت کو اپناتے ہیں اور اس کی ہی عبادت کرتے ہیں۔

پیغام: انسان کے جذبات یعنی انسان کے دماغ میں محبت، انسانیت، اور سکون کی چاہت قدرتی طور پر موجود ہے اور یہی قدرتی رنگ ہے اور اس قدرتی رنگ سے اپنے آپ کو رنگنے میں ہی انسان کو فائدہ ہے اور ایسا کرنے میں اللہ تعالی کی غلامی ہے جس سے انسان کو سکھ شانتی اور علم حاصل ہوتا ہے اور وہ ہر برائی سے بچتے ہیں۔

قُلۡ اَتُحَآجُّوۡنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ ۚ وَلَنَآ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ۚ وَنَحۡنُ لَهٗ مُخۡلِصُوۡنَ ۔ (002:139)

کہو کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

تشریح: ایمان والے پوچھتے ہیں کہ وہ اللہ کے وجود اور اصولوں کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہیں؟ حالانکہ اللہ کے اصول تمام انسانوں کے لئے یکساں ہیں اور ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور اللہ کے قانون کو اختیار کئے ہوے ہیں اور ہر کسی کا رب ایک ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔

پیغام: سارے انسانوں کا رب ایک ہے اور انسانوں نے اسے بانٹ کر آپس میں اختلاف کی بنیاد ڈالی۔ کبھی کبھی الگ الگ نام دے کر اور کبھی کبھی عبادت کا الگ الگ طریقہ پیش کر کے۔ سچائی تو یہ ہے کہ نہ تو وہ کسی کی عبادت کا محتاج ہے اور نہ ہی اسے کوئی نام دے کر اس کے لامحدود وجود کو گھٹا سکتے ہیں۔ انسانوں نے اپنی آسانی اور دماغی تسلی کے لئے ان کا نام اور الگ الگ انداز سے

www.urduchannel.in

عبادت کا طریقہ ڈھونڈا۔اس آیت کے ذریعہ پاک پروردیگار نے انسانوں کو یہ پیغام دیا کہ نام یا عبادت کے طریقات سے بھی بڑھکر ہیں پاک پروردیگار کے اصول جو انسان کی عملی زندگی میں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ پاک پروردیگار کے درمیان انسانوں کو لے کر دو باتوں میں گہرا اختلاف ہے اور وہ ہے اس کا نام اور عبادت کرنے کا طریقہ۔اس آیت میں شروع سے ہی ان دونوں باتوں کو ٹھکرایا گیا ہے اور انسانی اعمال کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔انسانوں کے درمیان فساد کو رد کرتے ہوئے کسی کی ذمہ داری کسی پر نہیں رکھی اور انسانی اعمال کے فیصلہ کی پوری ذمہ داری پاک پروردیگار نے اپنے تک ہی محدود رکھی۔ نا یہ ذمہ داری انہوں نے کسی رسول کو دی اور نا کسی انسان کو۔انسانی تہذیب اور سماج میں مقرر شدہ قانون پاک پروردیگار کی مرضی سے ہی قائم ہیں اللہ ایک ہے اور ہر کسی کا خدا بھی ایک اور اللہ کے اصول بھی ایک ہیں۔

اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰىؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُؕ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۔(002:140)

کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے؟ کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا خدا؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا کی شہادت کو چھپائے جو اس کے پاس ہے اور خدا اس سے غافل نہیں جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو۔

تشریح: لوگ کہتے ہیں ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور اسماعیل یہودی تھے یا نصرانی۔اس معاملے میں لوگ اللہ سے زیادہ نہیں جانتے کہ ان کی اولاد کس مذہب سے تعلق رکھتی تھی اور اس کا علم اللہ کو ہی تھا اور ان کے اعمال اور اللہ کے اصول ہی خاص ہیں۔

پیغام: سارے نیک اور مذہبی لوگوں کا مذہب اور اصول ہوتے ہیں محبت، تعلیم، نیکی، انسانیت، عدم تشدد، پاکیزگی اور اس کے ساتھ ساتھ گناہ کے خلاف لڑنے (جہاد) کی چاہت اور یہی اللہ کے اصول اور فرمان ہیں جو آیتوں کے ذریعہ لوگوں کو دئے گئے اور یہ اصول طبقہ والی سوچ سے بہت اوپر ہیں اور یہ بات اگر ہر انسان سمجھ جائے تو یقیناً دنیا میں مذہب کے نام پر ہو رہی نفرت اور فساد مٹ جائے گا۔

نوٹ: یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ رسولوں کو فرقے کے دائرے میں رکھنا ان کی شان میں گستاخی ہے اور یہ اس لئے کہ سارے رسولوں کے بتائے ہوئے راستے انسان اور انسانیت کے لئے ہیں۔

تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَـكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡۚ وَلَا تُسۡـئَلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۔(002:141)

یہ جماعت گزر چکی ان کو ان کے اعمال اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

تشریح: قرآن پاک کے ذریعہ پاک پروردیگار نے امت والے خیالات باطل کئے اور انسانوں کو ان کے اعمال کا خود ذمہ دار ٹھہرایا۔

www.urduchannel.in

پیغام: اس آیت کے ذریعہ فرقے کے خیالات کو پوری طرح سے رد کیا گیا ہے اور اعمال کی بنیاد پر صرف دو ہی طبقہ ہوتے ہیں یعنی اچھے انسان اور برے انسان اور اسی کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا۔ جن نیک انسان کی موت ہو چکی ہو انہیں مردہ نہ کہا جائے کیوں کہ ان کے جینے کا طریقہ، جدوجہد اور اصول تواریخ بن کر انسانی تہذیب میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمۡ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ الَّتِىۡ كَانُوۡا عَلَيۡهَا ؕ قُل لِّلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ؕ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۔(002:142)

احمق لوگ کہیں گے کہ مسلمان جس قبلے پر تھے اس سے کیوں منہ پھیر بیٹھے؟ تم کہہ دو کہ مشرق و مغرب سب خدا ہی کا ہے وہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

تشریح: بیوقوف لوگ کہیں گے جس مقصد سے وہ دل کی مراد پوری کرنا چاہتے تھے تو اللہ تعالی نے اسے کامیاب کیوں نہ ہونے دیا۔ وہ جان لیں کہ ساری سمتیں اللہ کی ہیں اور وہ جسے چاہے سیدھی راہ دیکھائیں۔

پیغام: جب پاک پروردیگار نے اعلان کر دیا کہ مغرب و مشرق سب اللہ کا ہے تب اس آیت میں قبلہ سے مراد مسجد اقصٰی یا مسجد حرام نہیں ہے۔ حدیثوں کے مطابق 17 مہینہ تک مسجد اقصٰی قبلہ تھا اور رسول پاک کے دل کے مطابق قبلہ بدل کر مسجد حرام قبلہ ہوا۔ کیا رسول کو معلوم نہیں تھا کہ ساری سمتیں اللہ کی ہیں؟ اور رسول کے دل میں قبلہ بدلنے کا خیال کیوں آیا؟ سارے رسول اللہ کے دیئے ہوئے حال پر خوش رہتے ہیں۔ یہ آیت اگر کسی مخصوص جگہ کی نشاندہی کرتی ہے تو یقیناً اللہ تعالی اس آیت کے درمیان یہ نہیں فرماتا کہ پورب پچھم سب اللہ کا ہے اور اس آیت کے آخر میں اللہ نے انسانوں کو صحیح راستہ دکھانے کا ذکر کیا ہے اور کیا صرف قبلہ بدلنے سے صحیح راستہ مل جاتا ہے؟ کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی انجینیر اور کوئی سائنٹسٹ، ان میں سے ہی کچھ لوگ اپنے دائرے میں خاص ہوتے ہیں اور یہ راہ اللہ تعالی ہی اسے دکھاتے ہیں یا اللہ تعالی کے ذریعہ ہی انہیں نصیب ہوتی ہے۔ اس آیت میں "قبلہ" سے مراد سارے انسانوں کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے طے شدہ ہدف ہے۔ وہ بیوقوف ہیں جو لوگوں کو ان کے رہن سہن اور عبادت کے طور طریقہ کی بنیاد پر الگ الگ فرقے پیدا کرتے ہیں۔ جب تمام انسانوں کا ہدف ایک ہے تو پھر فرقہ یا طبقہ کا کیا مطلب؟

سوال —

(1) قبلہ! جب پورب پچھم سب اللہ تعالی کا ہے تو قبلہ کو مسجد اقصٰی (پورب) سے مسجد حرام (پچھم) کی طرف گھمانے کا کیا مقصد ہے؟

(2) کیا اللہ تعالی کو رسول کے دل کا حال معلوم نہیں تھا جو 17 مہینہ کے بعد مسجد حرام کو قبلہ بنایا؟

(3) کیا رسول کو یہ معلوم نہ تھا کے پورب پچھم سب اللہ کے ہیں؟

(4) 17 مہینہ تک مسجد اقصٰی کو قبلہ بنایا جو یہودیوں کا قبلہ تھا، کیا یہ یہودیوں کو اپنے گروہ میں شامل کرنے کی رسول پاک کی کوشش نہیں تھی؟ ان سارے سوالوں کا جواب صرف ایک ہی سوچ پر آکر ختم ہو جاتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ قبلہ کا مطلب "انسان

www.urduchannel.in

کے جینے کا مقصد "جو انسان اور انسانی سماج کے لئے فائدے مند ہو۔ سچائی تو یہ ہے کہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ "قبلہ" نام کے تنگ خیالات کے پابند نہیں تھے اور ساری دنیا کے لئے رسول پاک کی موجودگی ایک رحمت تھی اور لوگوں کو درمیان "قبلہ" کو لے کر جو فسادات یا غلط فہمی ہے اسے اس آیت کے ذریعہ دور کیا گیا یا مٹا دیا گیا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۗ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (002:143)

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر تم پر گواہ بنیں اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے اس کو ہم نے اس لئے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں کہ کون پیغمبر کا تابع رہتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور یہ بات گراں معلوم ہوئی مگر جن کو خدا نے ہدایت بخشی ہے اور خدا ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو یونہی کھو دے۔ خدا تو لوگوں پر بڑا مہربان صاحب رحمت ہے۔

تشریح: نیکی، محبت، پرہیزگاری، عدم تشدد، تعلیم اور امن و سکون چاہنے والے گروہ کو اللہ تعالی نے سارے لوگوں پر فضیلت دی اور جن لوگوں کے گناہ سماج میں ظاہر ہو جاتے ہیں وہ لوگ گواہ رہیں۔ انسان کو اپنی مراد پانے کے لئے مشکلیں پیدا کیں تاکے اللہ تعالی انہیں آزمائے کہ وہ اپنے گرو (رسول) کا حکم کتنا مانتے ہیں اور کون کون ان کے خلاف، اللہ تعالی ان کی ایمانداری کی محنت برباد نہیں کرتے، بے شک اللہ تعالی لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے والا ہے۔

پیغام: اس آیت اور موجودہ حدیثوں کے ترجمہ کے مطابق مسلمان نام والے گروہ (طبقہ) پر تمام لوگوں کی نگہبانی کی بھاری ذمہ داری ہے اور مسلمان ان پر گواہ ہونگے۔ لیکن قرآنی آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کسی کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہے اور نا ہی کوئی دوسرا کسی کے اعمال کے فیصلہ کا نگہبان ہے، یہاں تک کے سورہ احقاف کی آیت 9 میں اللہ تعالی نے صاف اور سیدھے طور پر فرمایا "رسول کو بھی خود معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا اور باقی لوگوں کے ساتھ کیا کیا فیصلہ ہوگا" جب ہر کوئی اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا تو اللہ تعالی ایک انسان کی دوسرے انسان پر نگہبانی کی ذمہ داری کیسے رکھ سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالی "پلک جھپکتے" سب کام کر سکتا ہے اور وہ بے نیاز ہے اور نہ انہیں کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔ اس آیت میں "نگہبانی" کا مطلب ہے ہر انسان اپنے اپنے اعمال کی نگہبانی کرے اور گنہگاروں کے اعمال کو ختم کرنے کی کوشش کرے صرف اپنے فائدے کے لئے ؟

آیتوں کی مثال 48/2، 123، 165، 197/7، 3/10، 57/17، 33/31، 37/34، 18/35، 7/39، 9/46، 19، 17/58، 3/60

سورہ بقر آیت 48 "اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی اور نہ کوئی سفارش مانی جائیگی اور نہ کچھ لے کر چھوڑی جائے گی اور نہ ان کی مدد ہو۔

www.urduchannel.in

سورہ بقر آیت ۔123 "اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نا ہوسکے گی اور نہ اس کو کچھ لے کر چھوڑیں اور نہ کوئی سفارش نفع دے اور نہ ان کی مدد ہو

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَـقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۔ (002:144)

ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم تم کو اسی قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور تم لوگ جہاں ہوا کرو اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں۔

تشریح: رسول ہمیشہ اللہ سے مدد کی امید رکھتے ہیں۔ جب رسول کسی دنیاوی بات پر غمگیں ہو جاتے تھے تب اس غم سے نکلنے کے لئے اللہ تعالی سے دعا کرتے تھے تب اللہ تعالی اپنی مدد رسولوں اور ایمان والوں کو بھیجتے تھے۔ تمام لوگ جو، نیکی، محبت، پرہیزگاری، عدم تشدد، علم اور سکون چاہتے ہیں ان کا روخ مسجد حرام ہے اور جو لوگ کتابوں کے ذریعہ اللہ کے اصول کو پا چکے ہیں تو یقیناً ان سارے لوگوں کا مقصد ایک ہی ہے۔

پیغام: مسجد حرام نیک، محبت، پرہیزگار اور امن و سکون چاہنے والوں کی مثال ہے۔ اس آیت کے ذریعہ مسجد حرام کو ایک مثال بنا کر ان لوگوں کو بھائی چارہ، محبت، اور ایک ساتھ رہنے کا پیغام دیا۔

وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (002:145)

اور اگر تم ان اہل کتاب کے پاس تمام نشانیاں بھی لے کر آؤ تو بھی یہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں اور تم بھی ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں ہو اور ان میں سے بھی بعض بعض کے قبلے کے پیرو نہیں اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس دانش آچکی ہے ان کی خواہشوں کے پیچھے چلو گے تو ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔

تشریح: بگڑی ہوئی شکل والے اصولوں کو ماننے والے لوگ کبھی بھی تہذیب، محبت، پرہیزگاری، انسانیت اور سکون والے "قبلہ" کی پیروی نہیں کریں گے جو رسولوں اور ایمان والوں کا قبلہ ہے اور نہ ہی نیک انسان ان کے اصولوں والے "قبلہ" کی پیروی کریں گے۔ جو نفرت، کوسنسکار اور حسد کی بنیاد پر قائم ہے اور اگر سچائی سمجھنے کے بعد بھی گنہگار لوگ اس پر چلنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً ایسے لوگ ظالم بن جائیں گے۔

پیغام: یہ آیت ان تمام انسانوں کے لئے ہے جو اللہ تعالی کے اصولوں کو پہچان چکے ہیں اور اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالی نے انہیں شیطان کی پہچان دی۔ شیطہ دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کی راہ پر چلنے والوں کو بہکاتا رہے گا۔ انسان کے اندر ہی بدی (شیطان) اور نیکی (اللہ والی سوچ) موجود ہے اور انسانوں کے ذریعہ ہی اچھے یا برے کام ہوتے ہیں۔

www.urduchannel.in

مثال کے طور پر سورہ اعراف کی آیتوں کا ترجمہ—

اس نے کہا مجھے مہلت دیجیے قیامت کے دن تک (14)

اللہ تعالی نے فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی (15)

اس (شیطان) نے کہا چوں کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھونگا (16)

پھر ان پر حملہ کرونگا آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور بائیں سے بھی اور ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے (17)

اس کے علاوہ قرآن میں اور بھی ذکر ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (002:146)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ ان کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانا کرتے ہیں مگر ایک فریق ان میں سے سچی بات کو جان بوجھ کر چھپا رہا ہے۔

تشریح: جس طرح انسان اپنے بچوں کو محسوس کرتا ہے ٹھیک اسی طرح نیک انسان اللہ تعالی کے اصولوں کو پہچانتے ہیں۔ کچھ لوگ اللہ کے اصولوں کو پہچاننے کے باوجود اپنے مقصد کے لئے اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ (002:147)

تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کو پہچاننے والے لوگ کبھی بھی ان قدرتی اصولوں پر شک نہیں کرتے جو سماج کو امن و سکون اور اچھائی کی طرف لے جاتے ہیں۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (002:148)

اور ہر ایک (فرقے) کے لئے ایک سمت ہے جدھر وہ منہ کیا کرتے ہیں تو تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو۔ تم جہاں ہوگے خدا تم سب کو جمع کرلے گا، بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: ہر انسان کی پسند ناپسند، رہن سہن کا طریقہ، اور سوچ الگ الگ ہوتی ہے یعنی وہ کسی خاص سوچ کے دائرے میں محدود ہے۔ انسان کو چاہئے کے پاکیزگی اور امن سکون کو مقصد بنا کر اس راستے پر کامیاب رہے اور اس مقصد پر رہنے والے سارے لوگوں کو اللہ اکٹھا کردے گا اور اللہ نہایت طاقتور ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو انسانی سماج کو مذہب، فرقے اور الگ الگ طریقوں میں بانٹتے ہیں۔ اس آیت میں غور کرنے والی بات یہ ہے کے **"ہر پہلو کے لئے ایک سمت ہے"** اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کے ہر انسان کو اللہ تعالی نے الگ الگ کام، اور الگ الگ جگہ عطا فرمائی ہے مگر نیک انسانوں کا مقصد ایک رکھا اور وہ ہے امن، پرہیز گاری اور تعلیم۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ
(002:149)

اور تم جہاں سے نکلو اپنا منہ مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو بے شبہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں۔

تشریح: کسی بھی امت کے نیک انسان آپس میں ایک ہیں اور رخ تہذیب، پریم، نیکی، انسانیت اور سکون والے قبلہ کی طرف ہیں اور "مسجد حرام" اس قبلہ کی نشاندہی کرتی ہے۔

پیغام: ایمان والے یعنی پرہیز گار، شانتی، پریم، عدم تشدد، علم اور انسانیت کے اصولوں پر قائم رہنے والوں کی مثال ہے "کعبہ" گنہگاروں کی نہیں۔ کعبہ کو صرف ایک چوکور پتھر کی عمارت نہ سمجھیں اور اس کے روحانی پہلو کو سمجھ کر اس کا طواف کریں۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۔(002:150)

اور تم جہاں سے نکلو مسجد محترم کی طرف منہ کرو اور تم جہاں ہوا کرو اسی کی طرف رخ کیا کرو اس لئے کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں۔ مگر ان میں سے جو ظالم ہیں سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور یہ بھی مقصود ہے کہ میں تم کو اپنی نعمتیں بخشوں اور یہ بھی کہ تم راہ راست پر چلو۔

تشریح: دنیا کے کسی بھی کونے کے نیک لوگ اپنا مقصد پہچان لیں تا کہ دوسرے لوگوں کو ان پر کوئی حجت نہ رہے۔

پیغام: محبت، پاکیزگی، شانتی، عدم تشدد اور تعلیم، یہی پانچ (5) بنیادیں ہیں اسلام اور نماز کی اور مقصد ہے کعبہ۔ اسلام میں جتنے فرقے ہیں سب اپنے اپنے طریقوں پر نماز ادا کرتے ہیں اور الگ الگ طریقوں کی بنیاد پر ہی فرقے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بالکل غیر اسلامی ہے۔

میں (سدھارتھ چڑجی) ثبوت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں قرآن شریف کے اصول فرقوں کی سوچ کو باطل کرتی ہے (کوئی بھی فرقہ گروہ نہیں ہونا چاہئے)

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۔(002:151)

جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجے ہیں جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں پاک بناتے اور کتاب (یعنی قرآن) اور دانائی سکھاتے ہیں اور ایسی باتیں بتاتے ہیں جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

www.urduchannel.in

تشریح: پاک پروردیگار انسانوں میں سے ہی کسی خاص انسان (رسول) کے ذریعہ اپنے اصول لوگوں میں پھیلائے اور وہ تعلیم لوگوں کو دیتے ہیں جس کی بدولت لوگ آپس میں امن وچین سے جی سکیں اور جن لوگوں نے امن سے دوری اختیار کرر کھی تھی انہیں بھی گیان دیتے ہیں جو انہیں پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔

پیغام: انسانی سماج میں یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ خاص لوگوں میں خاص گن ہوتے ہیں جو عام انسانوں میں نہیں پائے جاتے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۔ (002:152)

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔

تشریح: نیک لوگ پاک پروردیگار کا شکریہ ادا کرتے ہیں اپنے کاموں کے ذریعہ اور اللہ کے دیئے ہوئے ہر حال پر خوش رہتے ہیں اور اس کا نتیجہ میں اللہ انہیں سکھ شانتی کی زندگی دیتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ (002:153)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بیشک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

تشریح: نیک لوگ ہمیشہ اللہ کے دیئے ہوئے حال پر خوش رہتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ انسانیت، محبت، پرہیز گاری، نیکی، عدم تشدد، علم اور شانتی کے ذریعہ عبادت (نماز) کرتے ہیں، اور اللہ تعالی پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔

پیغام: آیت 125 کی تشریح پڑھ لیں جس میں نماز کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ (002:154)

اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

تشریح: شانتی اور پاکیزگی قائم کرنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنے والے لوگوں کو مردہ نہیں کہنا چاہئے اور ان کی قربانیاں اور اصول لوگوں کے درمیان ایک مثال بن کر رہتی ہے اور ان کے کام، جدوجہد اور سچائی کی مثال ہمیشہ لوگوں کے دماغ میں زندہ رہتی ہے اور لوگ ان کے کاموں کو صدیوں تک یاد رکھتے ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۔ (002:155)

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو بشارت سنادو۔

تشریح: شانتی اور نیکی کی راہ پر چلنے والے لوگوں کی آزمائش بھوک پیاس، دشمنوں کا ڈر، مال وجان کی فکر، پھلوں کی کمی اور تمام قسم کی تکلیفوں سے ہوتی ہے۔ اس کے باوجود صبر کرنے والے نیک انسان اپنے اصولوں اور مقصد پر قائم رہتے ہیں۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ (002:156)

ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور ایسے لوگوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تب اس مصیبت کو اللہ کا دیا ہوا حال سمجھ کر اسے قبول کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالی کی ملکیت میں شمار کرتے ہیں۔

أُولَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ۔ (002:157)

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں۔

تشریح: ان پر ان کے رب کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت والے ہیں۔

پیغام: آیت کے مطابق "ان لوگوں کا رب" اور "کہنے والوں کا رب" الگ الگ نہیں ہو سکتا۔ اگر اس آیت کو اللہ کی زبانی دیکھا جائے تو کیا "اللہ" ان لوگوں کے رب سے الگ ہے؟ نہیں! اس آیت میں تمام نیک، پرہیزگار، محبت، انسانیت، اور امن و چین چاہنے والوں کا رب ایک ہی ہے چاہے یہ لوگ کسی بھی طبقہ، فرقہ یا خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس آیت سے لوگوں کو یہی پیغام ملتا ہے۔

إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلۡمَرۡوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِۖ فَمَنۡ حَجَّ ٱلۡبَيۡتَ أَوِ ٱعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرٗا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔ (002:158)

بیشک صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدرشناس اور دانا ہے۔

تشریح: تواریخی پس منظر پر منحصر لوگوں کے لئے سبق اور مثال کے طور پر "صفا مروہ" کی مثالیں انسانوں کی دی گئیں اور یہ مثالیں اللہ تعالی کی تاریخی رحمتوں کو یاد دلاتے ہوئے حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے ایک رسم بنائی اور انسانوں کے لئے ایک سبق بھی ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنزَلۡنَا مِنَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَٱلۡهُدَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِي ٱلۡكِتَٰبِ أُوْلَٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلۡعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ۔ (002:159)

جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے ان لوگوں کے لیے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ایسوں پر خدا اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

تشریح: جو لوگ اللہ کی ہدایتوں کو اپنی مرضی سے بدلتے ہیں اور اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ جاننے کے باوجود کے یہ فائدے مند بھی ہے ایسے لوگوں پر اللہ کی بددعا اور سکھ شانتی چاہنے والے لوگوں کی فریاد کی بدولت اللہ کا عذاب۔

پیغام: مثال کے طور پر ہندوستان میں ہزاروں سالوں سے برھمن طبقہ کے لوگوں نے اپنے اپ کو اونچا ثابت کرنے کے لئے چھوا چھوت کی من گھڑت رسم و رواج سماج پر تھوپ رکھے ہیں اور وید کے اصولوں کو سماج تک پہنچنے ہی نہیں دیا۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصۡلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيۡهِمۡ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ۔ (002:160)

www.urduchannel.in

ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے اور صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا رحم والا ہوں۔

تشریح: جو لوگ اپنے گناہوں کو سمجھ کر اور اسے مان کر اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور سچائی کو قبول کرتے ہیں اور اسے بتانے میں ڈرتے نہیں ہیں تو یقیناً اللہ تعالی انہیں معاف کر دے گا۔

پیغام: توبہ کرنے کے بعد دوبارہ ایسا کام (گناہ) نہیں کرتے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ اُولٰٓـئِكَ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۔ (002:161)

جو لوگ کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ایسوں پر خدا کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت۔

تشریح: اور جو لوگ اللہ کے اصولوں کو انکار کرتے ہوئے اور گناہ کرتے ہوئے موت کو گلے لگاتے ہیں، یقیناً انہیں بد سکونی کا عذاب ہر طرح سے ملتا ہے۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۔(002:162)

وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے، ان سے نہ تو عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت ملے گی۔

تشریح: اور یہی بد سکونی ان کا مقدر ہے جب تک وہ سچائی کو پہچان نہ لیں۔

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۔(002:163)

اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس بڑے مہربان رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تشریح: سچائی تو یہی ہے کہ تمام لوگوں کا رب ایک ہے اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں اور وہی ہے رحمت والا اور معاف کرنے والا۔

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآ بَّةٍ ۖ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۔ (002:164)

بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ میں جس کو خدا آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

تشریح: قدرتی اصولوں کے مطابق زمین اور آسمان میں اللہ تعالی نے ہر وجود کے دو پہلو رکھے ہیں مثال کے طور پر رات اور دن۔ دن کا حصول رات کے بغیر ادھورا ہے اور انسان کی زندگی کی کشتی، آسمان اور زمین کے تمام ساز و سامان سے بھری ہوئی ہے جس کی وجہ سے انسانی زندگی رواں دواں اور رنگ برنگی ہے۔ زمین اگر سمندر ہے تو انسانی زندگی اس میں کشتی اور آسمان سے برسنے

www.urduchannel.in

والے پانی سے اس سوکھی دھرتی کو ہرا بھرا کرتی ہے، ٹھیک اسی طرح اللہ کی رحمت سے انسان کو جنگلی زندگی سے ایک تہذیب یافتہ اور خوبصورت سماج دیا۔ جو علم رکھتے ہیں وہ اس بات کو سمجھتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۔(002:165)

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر خدا کو شریک (خدا) بناتے اور ان سے خدا کی سی محبت کرتے ہیں لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو خدا ہی سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں اور اے کاش ظالم لوگ جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

تشریح: دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے اصولوں (تہذیب، محبت، نیکی، علم، انسانیت، عدم تشدد اور سکھ شانتی یعنی اللہ والے) کو انکار کر کے شیطانی اصولوں کو اپناتے ہیں یعنی حسد، ہوس، گھمنڈ، غصہ، لالچ، اور فساد والے شیطانی خیالات کو پسند کرتے ہیں اور اللہ والے اصولوں کو قبول کرنے والے یعنی ایمان والے لوگ اپنے اصولوں سے محبت رکھتے ہیں اور سختی سے اس پر قائم رہتے ہے۔ انکار کرنے والوں کو جب تکلیفیں گھیرتی ہیں تب انہیں پتہ چلتا ہے کہ تمام طاقت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اللہ ہی سب کو عذاب دینے والا ہے تو ہر گز اس کے اصولوں کو توڑ کر شرک نہ کریں۔

پیغام: اللہ اور اس کی قدرتی سچائی اور سکھ شانتی والے اصولوں کو اپنے ضمیر کے ذریعہ پوری طرح قبول کرنا ہی اللہ سے محبت کرنا ہے۔ اللہ سے محبت انسان کو پاکیزگی اور سکھ شانتی عطا کرتی ہے۔ ساری طاقت اللہ تعالی کی ہے اور سارے ردو عمل اللہ کے ذریعہ ہی منظم ہوتے ہے۔ ان اصولوں کو بھلا کر جو انسان اپنی اونچی خواہشات سے محبت رکھتے ہیں وہ کافر یعنی غیر مذہبی ہیں اور جو انسان پاکیزگی اور تعلیم کو سکھ شانتی کی بنیاد بناتے ہیں وہی کامیاب ہیں۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۔(002:166)

اس دن پیشوا اپنے پیروؤں سے بیزاری کریں گے اور دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

تشریح: گناہ، فساد، یا نفرت پھیلانے والے لوگ جب اپنے تابعداروں سے تنگ اجائیں گے اور تکلیفوں کو قریب سے محسوس کریں گے تب پیشوا اور ان کے تمام تابعداروں کے رشتہ ناطے ٹوٹ جائیں گے۔ گنہگار اور پاپی ضمیر والے انسان جب اونچی خواہشات سے متاثر ہو کر مایوس اور ناامید ہو جائیں گے تب ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

پیغام: انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ گرو اپنے چیلے کو جو سکھاتا ہے وہی اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اونچی خواہشات انسان کو گناہ کی طرف ڈھکیل دیتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۔(002:167)

www.urduchannel.in

پیروی کرنے والے کہیں گے کہ اے کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہوتا کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں اسی طرح ہم بھی ان سے بیزار ہوں۔ اس طرح خدا ان کے اعمال حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے۔

تشریح: گناہ، ناپاکی، اور ضعیف الاعتقادی کی تعلیم دینے والوں کا دھوکا جب انسانوں کے سامنے کھل جائے گا تب غیر عقلی باتوں میں یقین رکھنے والے لوگ سچائی کی طرف ضرور لوٹیں گے۔

پیغام: سچائی کبھی نہیں چھپتی چاہے اسے جتنا بھی چھپایا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ (002:168)

لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

تشریح: انسان کی صحت کے لئے جو فائدے مند ہو یعنی حلال چیز اسے استعمال میں لائیں، اور گناہ کی راہ پر نہ چلیں۔ گناہ انسان کے امن وچین اور صحت کو بگاڑنے والا کھلا دشمن ہے۔

پیغام: انسان کے دماغ کی خوراک ہے علم اور جاہلیت انسان اور انسانی سماج کا کھلا دشمن ہے۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (002:169)

وہ تم کو برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ بھی کہ خدا کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہیں۔

تشریح: انسان کا گنہگار ضمیر اسے گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اس کی بیوقوفی کو ہتھیار بنا کر اسے ضعیف الاعتقادی اور غیر عقلی رسم ورواج میں الجھا دیتا ہے تاکہ اسے سچائی کا پتہ نہ چلے۔

پیغام: جہالت انسانوں کو کوسنسکار اور غیر عقلی باتوں کی طرف ڈھکیل دیتی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَـيْــــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۔ (002:170)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے راستے پر ہوں۔

شرح: جب گمراہ کرنے والے لوگوں کو کہا جاتا ہے کے اللہ تعالی کے سچے اصولوں پر عمل کریں جو اللہ کی طرف سے ہے تب وہ لوگ کہتے ہیں جو ان کے باپ دادا کرتے ہیں وہ انہیں کو مان کر چلیں گے چاہے وہ جتنا بھی ضعیف الاعتقادی اور بے عقلی کردار کیوں نہ ہو۔

پیغام: ضعیف الاعتقادی میں ڈوبے ہوئے انسان علم کی روشنی سے ڈرتے ہیں اور یہی ڈر انہیں ضعیف الاعتقادی چھوڑنے نہیں دیتا۔ انسانی ذہن جب آہستہ آہستہ علم کی طرف آیا تب انسانی تہذیب کی ترقی ہوئی اور نتیجہ اج انسان ایک جدید زندگی جی رہے ہیں۔ قدرت کی خواہش کے مطابق انسان ہمیشہ جدیدیت کی طرف ہی بڑھتا جا رہا ہے۔

www.urduchannel.in

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ (002:171)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ سن نہ سکے (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کچھ) سمجھ نہیں سکتے۔

تشریح: جاہل، ضدی اور ضعیف الاعتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگ صرف جہالت کی طرف ہی رہتے ہیں اور انہیں سچائی اور علم کی روشنی نظر نہیں آتی اور وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہو جاتے ہیں یعنی نہ وہ سچائی کو سن سکتے ہیں نہ دیکھ پاتے ہیں اور نہ بولنے کے قابل ہی رہتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۔ (002:172)

اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے بندے ہو تو اس کا شکر بھی ادا کرو۔

تشریح: اے ایمان والوں اور امن سکون چاہنے والوں اللہ کی قدرت سے وہ قدرت اپناؤ جو تمہارے اور سماج کے لئے فائدے مند ہونے کے ساتھ ساتھ دماغ اور جسم کے لئے بھی فائدے مند ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (002:173)

اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے، ہاں جو ناچار ہوئے خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

تشریح: انسان کو خوراک کے لئے وہ مردہ چیز جو سڑ گئی ہو، خون، سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس کے کھانے سے شیطانیت اسے اپنی طرف کھینچ کر غلط کاموں میں ڈھکیل دے وہ ساری چیزیں حرام ہیں اور مجبوری کی حالت میں کچھ چیزیں استعمال کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔

پیغام: قدرت نے ہر (مخلوق) ذی روح کو اپنی اپنی خوراک چننا سکھایا اور قدرتی طور پر ہر پرانی چیز وہ نہیں کھاتا جو اس کی انتریاں (معدہ) پسند نہیں کرتیں۔ اس لئے اس حساب سے دنیا کے ہر کونے کے انسانی سماج کے کھانے کا طریقہ الگ الگ ہے اور جس ملک میں ٹھنڈ زیادہ ہوتی ہے وہاں پر قدرتی طور پر لال گوشت کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ انسان کچا گوشت نہیں کھا سکتا۔ قدرت نے اسے آگ کا استعمال سکھایا تاکہ وہ اپنی خوراک کو اچھی طرح پکا کر کھائے اور ٹھنڈ میں اپنے جسم کو گرمی پہنچائے۔ سور کے گوشت کا استعمال انسان کے جسم میں ٹیپ ورم جیسی بیماری پیدا کرتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (002:174)

www.urduchannel.in

جو لوگ (خدا کی) کتاب سے ان کو جو اس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں ایسے لوگوں سے خدا قیامت کے دن کلام نہ کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دکھ دینے والا عذاب ہے۔

تشریح: بے شک جو لوگ اللہ تعالی کے بنیادی اصول جو کتاب کے ذریعہ انسانوں کے درمیان موجود ہیں اسے چھپاتے ہیں اور لوگوں کی گمراہی کو اپنی کمائی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ایسے لوگ یقیناً اپنے لئے بدسکونی کی آگ کو اپناتے ہیں جو ان کے پیٹ اور دماغ کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے اور آخرت میں ان کے لئے ایک دردناک عذاب اور تکلیفیں ہیں۔

پیغام: سماج کو گمراہ کرنے والے لوگ بلاواسطہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۔(002:175)

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا یہ جہنم کو کیسے برداشت کرنے والے ہیں۔

تشریح: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچائی کے بدلے گمراہی اپنائی اور بدسکونی کے عذاب کو آرام اور سکون کے بدلے اپنایا۔ایسے لوگ بدسکونی کے عذاب میں جلتے ہوئے آگ کا عذاب اور کتنی حد تک برداشت کریں گے۔

پیغام: ایسے لوگ جو سچے گیان کو ٹھکرا کر جھوٹ اور گناہ کے کاموں میں الجھے رہتے ہیں اور قدرتی سچائی کو کسی بھی بہانے سے لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ یہ آیت ان گنہگاروں کو مخاطب کی گئی ہے جو مذہب کے اصولوں کو غیر مذہبی اور کو سنسکار کے اصولوں سے گمراہ کرتے ہیں۔وگیان بھی اللہ تعالی کی ایک عظیم قدرت ہے اور جو اس قدرت کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ انسان مذہب کے خلاف ورزی کرتے ہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۔(002:176)

یہ اس لیے کہ خدا نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور ہیں۔

تشریح: اللہ تعالی کے سچے اور قدرتی اصول انسانوں کو سیدھا اور سکون والا راستہ دیکھاتا ہے اور اس راستہ پر اختلاف پیدا کرنے والے لوگ یقیناً سیدھے، سچے اور سکون والے راستہ سے بہت دور ہیں۔

پیغام: انسانوں کا ضمیر جو مذہبی کتابوں کے اصولوں پر چلتا ہے وہی پاک ہوتا ہے۔مذہبی کتابیں اور سائنس دونوں ہی اللہ تعالی کی سچی قدرت ہے اور ان دونوں کا غلط استعمال انسانی تہذیب اور سماج کے لئے نقصاندہ ہے اور جو یہ کام کرتے ہیں وہ کافر ہیں یعنی اللہ کے اصولوں کے خلاف ہیں۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۔(002:177)

www.urduchannel.in

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی ہیں جو ڈرنے والے ہیں۔

تشریح: انسان کی اچھائی کسی پورب یا پچھم کی طرف منھ کرنے سے یا کوئی خاص رسم ادا کرنے سے نہیں ہے (یعنی صرف عبادت کا طریقہ اپنانے سے) حقیقت میں اچھے انسان وہ ہیں جو ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے نام پر انسان اور انسانی سماج کو نہیں بانٹتے اور قیامت کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے نیک اعمال کرتے ہیں اور فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں (یعنی وہ تمام چیزیں جو انسان کے لئے قدرتی طور پر فائدے مند ہیں) اور قدرت کے وہ تمام پہلو جسے اللہ تعالی نے فرشتوں کے نام سے مخاطب کیا مثال کے طور پر آگ، ہوا، پانی اور مٹی۔ یہ ساری چیزیں فرشتوں کی مثال ہیں اور اللہ کی دی ہوئی شانتی سے جینے کی صحیح راہ جو نبیوں سے ملتی ہے اس پر یقین رکھتے ہیں اور اپنی قدرتی فطرت کے مطابق چیزوں سے محبت کے باوجود انسانوں کو دکھ اور مصیبت میں مدد کریں اور تکلیف دینے والے لوگوں سے نیک انسانوں کو آزاد کرائیں۔ جو لوگ گناہ کے غلام ہیں انہیں بھی آزاد کروائیں اور **"زکوۃ" یعنی "سرکاری ٹیکس"** دیں اور وعدہ پورا کریں۔ تکلیف، دکھ، مصیبت کے وقت صبر کریں اور گناہ کا راستہ نا اپنائیں ایسے لوگ ہی سچائی اور سکون کی راہ پر ہیں۔

پیغام: اس آیت کے مطابق سچے انسان کی پہچان —

(1) رسم و رواج اور عبادت کا طریقہ ان ساری چیزوں سے اوپر ہے پرہیزگاری، نیکی، پریم، انسانیت، سکھ شانتی، عدم تشدد اور علم حاصل کرنا۔ انسانی کردار میں اگر یہ خاصیت نہ ہوں تو کوئی بھی رسم یا کوئی بھی عبادت کا طریقہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

(2) قدرت کی ہر چیز کی موت یقیناً ہے یا بلا واسطہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کے ہر پہلو کی تبدیلی ضروری ہے اور اس بات پر یقین رکھتے ہوئے اور اپنی موت کی سچائی کو قبول کرتے ہوئے لوبھ، موہ مایا، نفرت، جو ضرورت سے زیادہ انسانی دماغ میں سما جاتی ہے اس پر قابو رکھیں۔ موت ایک حقیقت ہے اسے جانتے ہوئے بھی انسان اپنی اونچی خواہشات کے بس میں آکر تشدد، لالچ اور نفرت میں ڈوبے رہتے ہیں اور یہ انسان کا بھرم ہے۔ انسان جب قیامت پر ایمان (یقین) لاتا ہے اور اسے ٹھیک ٹھیک سمجھتا ہے۔ تب اس کے دماغ سے اس برے کردار کا اثر کم ہو جاتا ہے (قیامت پر ایمان لانا)

(3) ادھرم کے خلاف ہر ممکن یودھ کرنا (جہاد/جدوجہد)

(4) اپنی قسم (عہد) پوری کرنا۔

(5) اپنی ضرورت سے زیادہ چیزوں کا استعمال نہ کریں۔

(6) کسی جان کو اپنا غلام نہ سمجھیں۔

www.urduchannel.in

(7) قدرت کا ہر پہلو ایک ایک فرشتہ ہے اس کا غلط استعمال کر کے اللہ کی بے عزتی نہ کریں یعنی فرشتوں پر ایمان لانا۔

(8) تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلنے والوں کی مدد کریں۔

(9) سچائی اور گیان والی کتابوں پر یقین رکھیں کیوں کہ یہ ساری کتابیں اللہ کی مرضی کے مطابق کسی نہ کسی کے دماغ سے ہی نکلی ہیں اور انسانی تہذیب میں شامل ہیں۔

(10) پیغمبر یعنی اوتار جو اللہ کے سیدھے اور سچے راستہ کو جس کے ذریعہ انسانوں کو سکھ شانتی ملتی ہے اور انسانی سماج اور تہذیب میں محبت اور عدم تشدد کے اصولوں کو پھیلاتے ہیں اس پر یقین رکھنا یعنی ایمان لانا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (002:178)

مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ اور اگر قاتل کو اس کے بھائی سے کچھ معاف کر دیا جائے تو پسندیدہ طریق سے پیروی اور خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ یہ پروردگار کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دکھ کا عذاب ہے۔

تشریح: نیک اور پاکیزہ انسان کا یہ فرض ہے کے اس کے ذریعہ کسی کا بھی کوئی نقصان ہو تو وہ اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کے کسی چاہنے والے رشتہ دار کا نقصان ہو یعنی کسی کا بھائی، بہن، بیٹا یا کسی رشتہ دار کا لڑائی کے وقت یا کسی بھی وجہ سے قتل ہو جائے تو اس رشتہ کی وجہ سے جو فرض بنتا ہے اسے نیک اور پرہیز گار انسان پورا کرے۔ مثال کے طور پر اگر کسی نیک انسان کی حادثہ میں موت ہو جائے تو اس انسان کے رشتہ داروں کے لئے جو فرض بنتا ہے اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ قتل کے بدلے قتل کا یہ مطلب نہیں کے خون خرابہ ہو۔ کسی بھی انسان کے ہاتھوں اگر کسی کا قتل ہو جائے اور وہ ناحق ہو اور اس بات کو وہ محسوس کرلے تو قتل کی قانونی سزا ضرور بھگتے گا۔ خیالات کے اختلافات میں قتل بالکل حرام ہے یعنی منع ہے۔ قدرتی طور پر ہر انسان مختلف خیالات اور پسند ناپسند کا مالک ہے اور یہ اللہ کی قدرت ہے اور اس پر لڑائی جھگڑا یا قتل کرنا تمام انسانیت کا قتل ہے۔

پیغام: اس لحاظ سے گنہگار لوگوں کے نیک رشتہ داروں کا قتل کرنا بالکل ناانصافی ہے اور اللہ تعالی کے دربار میں ناانصافی کی کوئی گنجائش نہیں ۔ مقتول کے بدلے قیمت (معاوضہ) لے کر اس کے خاندان کی ضرورت پوری کرنا ہے اور یہ آیت انسان کو قتل کرنے جیسے گناہ سے ڈرانے کی ایک ترکیب ہے۔ انسان اگر یہ سوچے کہ اگر وہ کسی کو قتل کرے گا تو دوسرا بھی اس کے کسی نا کسی چاہنے والے کو قتل کرے گا تو اس ڈر سے قتل جیسا گھناونا گناہ نہیں کریگا۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔(002:179)

اور اے اہل عقل! (حکم) قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے کہ تم بچو۔

www.urduchannel.in

تشریح: عقلمند انسان اس آیت کے اندر چھپے ہوئے اصول کو پہچانتے ہیں اور ناحق قتل کرنے سے رک جاہیں گے۔ اس آیت میں کہا گیا ہے "**قصاص میں تمہاری زندگی ہے** " اس کا مطلب یہ ہے کے اگر ہر انسان یہ سمجھے کے اگر وہ کسی کا نقصان کرے گا تو اس کا بھی نقصان ہوگا تو کوئی بھی کسی کا نقصان نہیں کرے گا۔ اسی سوچ میں انسانی زندگی اور انسانی سماج ٹکا ہوا ہے۔ اور اس آیت کے دوسرے حصے سے یہ ثابت ہوتا ہے کے انسانی سماج میں خون خرابہ بالکل حرام ہے اور نیک انسان ہر ممکن کوشش کرتا ہے کے وہ اس سے بچے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ (002:180)

تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کر جائے ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔

تشریح: انسان اپنے ہوش و ہواس میں اور اپنے جیتے جی اپنا مال اور دولت کو اپنے ماں باپ، اولاد اور رشتے داروں کے لئے انصاف کے ساتھ اور ان کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے وصیت کریں اور یہ انسان کا فرض بھی ہے تا کہ اس کی موت کے بعد اس کی دولت فساد کی وجہ نہ بن جائے۔

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۔ (002:181)

جو شخص وصیت کو سننے کے بعد بدل ڈالے تو اس کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو بدلیں۔ بیشک خدا سنتا جانتا ہے۔

تشریح: اور اگر وصیت زبانی عہد کے ذریعہ ہو اور جو انسان اسے سن کر بدل دے تو اس کا گناہ پوری طرح سے بدلنے والے پر ہوگا اور اللہ تعالی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ (002:182)

اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی کی طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحم والا ہے۔

تشریح: جو انسان وصیت کرنے والے کا گناہ یا غلطی ٹھیک کروادے اور قانون کے مطابق آپس میں میل ملاپ کروادے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ (002:183)

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔

تشریح: نیک اور ایمان والے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا ہے تاکے وہ پرہیز گار بنیں اور انہیں شانتی حاصل ہو۔

پیغام: روزے کے تین (3) فائدے ہیں۔ ایک اقتصادی، دوسرا سماجی اور تیسرا جسمانی۔

www.urduchannel.in

(1) **آقتصادی:** سوچا جائے اگر ایک انسان صبح کو دو روٹی دو پہر کو تین، شام کو ایک روٹی اور رات کو 3 روٹیاں کھاتا ہے اس لحاظ سے وہ "9" روٹیاں کھاتا ہے لیکن روزے کے دوران صبح کی 2 روٹیاں صحری کے وقت اور 3 روٹیاں افطاری کے وقت کھائے اور رات کے وقت اگر 2 روٹیاں کھائے تو کل ملا کر "7" روٹیاں ہوئیں۔ روزہ کے دنوں میں ایک آدمی عام دنوں سے اگر 2 روٹیاں کم کھائے تو دنیا کے تمام انسان ایک مہینہ میں 60 روٹیاں بچائیں تو دنیا میں کسی گھر یا کسی جگہ میں خوراک کی کمی نہیں ہو گی۔

(2) **سماجی فائدہ:** روزے کے دوران جو نیکی اور صبر کا سبق ملتا ہے اس سے انسان کا اپنا اور سماج کا دونوں کا فائدہ ہوتا ہے۔

(3) **جسمانی فائدہ:** سائنس کہتی ہے کے زیادہ دیر تک انسان کو اپنا پیٹ خالی نہیں رکھنا چاہئے اور اللہ تعالی بھی انسان کا جسمانی نقصان کر کے روزہ کی اجازت نہیں دیتا۔ روزہ ایک پرانی رسم ہے جو انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور دنیا کے لوگ مختلف طریقہ سے یہ رسم ادا کرتے چلے ارہے ہیں۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔(002:184)

روزوں کے دن گنتی کے چند روز ہیں۔ تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار کرلے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلادیں۔ اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے۔ اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔

تشریح: گنتی کے 30 دن سارے انسانوں کو یہ پرہیز کرنا چاہئے لیکن جو بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ٹھیک ہونے یا سفر کے بعد اسے پورا کرے اور غریبوں کو کھانا کھلانا ایک ہو یا اس سے زیادہ اپنی حیثیت کے مطابق اور جو انسان روزے سے انسانیت کو فائدہ دے اور خود روزے کے ذریعہ نیکی اور پرہیزگاری کا عہد کرے یہ اس کے لئے بہتر ہے، انسان اور انسانیت کے حق میں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔(002:185)

رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) شمار پورا کرلے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ اور اس لیے کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔

تشریح۔ رمضان پرہیزگاری کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں حضرت محمد ﷺ نے قرآن شریف بیان کرنا شروع کیا تھا اور لوگوں کو نیکی کے ذریعہ شانتی پانے کا پیغام دیا۔ یہ ایک مکمل ہدایت والی کتاب ہے جس کو سمجھنا انسان اور انسانیت کے لئے فائدے مند ہے

www.urduchannel.in

۔دنیا کے ہر کونے کے انسانوں کے لئے پاک پروردیگار نے اس کے اصولوں کو دعا کی شکل میں رمضان کے مہینہ میں دیا"رمضان" کا مہینہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ سے پہلے بھی تھا اور اللہ تعالی نے اس مہینہ کا بیان کر کے انسان کو اناج کی حفاظت اور بھکمری سے بچنا سکھایا۔اس مہینہ کا صحیح طریقہ سے استعمال کر کے انسان اپنے دکھ اور تکلیفیں دور کر سکتے ہیں۔

پیغام: نیکی انسانی زندگی کا ایک خاص کردار ہے۔رمضان کا مطلب ہے انسانی سماج کو کھانے کے معاملے میں مظبوطی اور حفاظت عطا کرنا۔دنیا کا انسان اگر ایک مہینہ کھانا کم کھائے تو دنیا کا کوئی بھی انسان بھوکا نہیں مریگا۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (002:186)

جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو میں تو پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک راستہ پائیں۔

تشریح: جب لوگ پاک پروردیگار کے بارے میں سوال کرتے ہیں تب وہ جان لیں کہ پاک پروردیگار انسانوں کے بہت ہی قریب ہے (انسان کے اندر اللہ کا نور ہے) اور وہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔اس لحاظ سے لوگوں کو چاہئے کہ اللہ کے روحانی اصولوں کو مان کر چلیں۔وہی اصول لوگوں کو سکون اور بھلائی بخشتے ہیں۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۔ (002:187)

روزوں کی راتوں میں تمہارے لیے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو۔خدا کو معلوم ہے کہ تم اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔اب ان سے مباشرت کرو اور جو چیز خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھی ہے اس کو خدا سے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا اسی طرح اپنی آیتیں لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔

تشریح: عورت اور مرد کے درمیان جو رشتہ ہے اصولوں کے تحت وہ اللہ کی قدرتی خوبصورتی ہے اور اللہ تعالی کی قدرت ناپاک نہیں ہو سکتی،انسان کا ناپاک کردار ہی اس کو گنہگار بنا دیتا ہے۔دو انسانوں کے درمیان اگر اچھی محبت ہو تو اس میں جنسی تعلق قدرتی طور پر اللہ کی عنایت گنی جائیگی۔اس لئے روزے کے مہینہ میں اپنی بیوی سے جنسی تعلق قائم کرنے کی اجازت اللہ نے دی۔عورت اور مرد ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ایک مقرر وقت تک بھوکا رہ کر روزہ پورا کرو۔مسجدوں میں اعتکاف کے وقت

www.urduchannel.in

عورتوں سے جنسی تعلق قائم نا کرو کیوں کہ اعتکاف مسجدوں میں بیٹھ کر اللہ کی نعمت کو محسوس کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے دوسرے دنیاوی کاموں کے لئے نہیں۔ یہ ایک رسم ہے جو صرف روحانی اصولوں سے ہی پوری ہوتی ہے۔اس طرح لوگوں کو گناہ سے بچانے کے لئے اللہ اپنی ہدایت بیان کرتے ہیں۔

پیغام: دنیا میں کسی کسی جگہ 6 مہینہ کی رات اور 6 مہینہ کا دن ہوتا ہے اور بہت سی جگہوں میں 20 سے 18 گھنٹوں سے زیادہ اور کہیں کہیں اس سے بھی زیادہ دیر تک سورج غروب نہیں ہوتا۔اس آیت میں "سفید دھاگا کالے دھاگے سے ظاہر ہو جائے" کہہ کر اللہ تعالی نے کچھ وقت تک بھوکا رہنے کی نشاندہی کی ہے۔اس آیت میں عورت کو مرد کا لباس اور مرد کو عورت کا لباس کہا گیا ہے اور یہ کہہ کر اللہ تعالی نے عورت مرد کو یکساں اختیار عطا کیا ہے۔اس آیت میں ایک چھپا ہوا پیغام بھی ہے جس میں اللہ تعالی فرماتا ہے "صبح کا سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزہ پورا کرو" اگر دیکھا جائے انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک دن رات کی نشاندہی ہوتی ہے۔اس لحاظ سے روزہ ان کی زندگی کے ہر پل کی نشاندہی کرتا ہے۔یعنی زندگی کی اخری سانس تک انسان نیک رہے۔یہ بات ناممکن ہے کے انسان کسی خاص مہینہ میں ہی نیک رہے اور اللہ کے اصولوں کو مانے اور باقی دنوں میں غلط کام کرتا رہے۔جہاں پر 6 مہینہ کا دن اور 6 مہینہ کی راتیں ہوں وہاں پر انسان کیسے اس طریقہ کے روزے کا اہتمام کریگا۔روزے کا مقصد ہے انسانی کردار کی پاکیزگی کو برقرار رکھنا۔

وَلَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (002:188)

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر نہ کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو۔

تشریح: اللہ تعالی ہدایت فرماتا ہے کے دوسروں کا مال ہڑپنا پوری طرح ناجائز ہے اور رشوت لے کر یا رشوت دے کر کسی کے کچھ مال کی ہیرا پھیری کرنا بالکل ناجائز ہے۔حقیقت ہر انسان سمجھتا ہے اور جو اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اپنے فائدے کے لئے وہ لوگ راہ بھٹکے ہوئے ہیں۔

پیغام: دوسروں کا مال لینا پوری طرح حرام ہے اس میں صحیح اور غلط کا کوئی مطلب نہیں۔اگر کوئی بے ایمانی کرتا ہے تو یقیناً بے ایمان لوگوں کے ساتھ بے ایمانی کرنا نیک لوگوں کا اصول نہیں ہے۔اس آیت میں ایک خاص پیغام بھی ہے اور وہ یہ ہے کے انسان اپنی موہ مایا اور لالچ کی خواہشات میں آکر گناہ کرتے ہیں تب انہیں دوسروں کی مجبوری یا تکلیفوں کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں اور دوسروں کا مال ناحق ہڑپنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (002:189)

www.urduchannel.in

لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ وہ لوگوں کے اور حج کے وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے اور نیکی اس بات میں نہیں کہ گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ بلکہ نیکو کار وہ ہے جو پرہیز گار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔

تشریح۔ پہلے زمانے کے لوگوں کے پاس گھڑی نہیں ہوتی تھی تب انسان چاند اور سورج کو دیکھ کر وقت کا اندازہ اور دنوں کی گنتی کرتے تھے۔ اس وقت چاند سورج کے سائینسی سچ کا گہرا علم پاک پروردیگار نے لوگوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا اور اس لحاظ سے جب لوگوں نے چاند کے بارے میں سوال کیا (رسول سے) تب اللہ کے حکم سے رسول نے صرف لوگوں کو عبادت کا وقت اور حج کے موسم کے بارے میں چاند کے تعلق سے بتایا۔ لوگ ایمان کے گھر میں سیدھے اور سچے طریقہ سے داخل ہوں تو بہتر ہے یعنی سچائی کو گھما کر پیش کرنا اچھی بات نہیں۔

ایمان والے وہ ہیں جو نیکی اور سچائی کو سیدھے طور پر قبول کریں کیوں کہ اسی میں انسانوں کے لئے فائدہ اور کامیابی ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۔ (002:190)

اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: شانتی بگاڑنے والے اور گنہگاروں کے ساتھ شانتی چاہنے والے اور نیک لوگ اللہ کی راہ میں جدوجہد کریں تاکہ سماج میں امن و سکون کا توازن برقرار رہے اور اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ نیک لوگ مذہب کو قائم کرنے کے لئے گنہگاروں کے خلاف جہاد یعنی جدوجہد کرتے ہیں۔

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۔ (002:191)

اور ان کو جہاں پاؤ قتل کردو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو اور فساد قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور جب تک وہ تم سے مسجد محترم کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔

تشریح: سکون بگاڑنے والے لوگوں کی ساری شیطانی کوششوں کو کمزور بنانے کے لئے ایمان والے نیک انسان لڑیں اور اگر ضرورت پڑے تو انہیں سماج سے نکال باہر کردیں اور فساد قتل سے بھی سخت گناہ ہے اور مذہب کے نام پر فساد نہ کرو (اس آیت میں "**مسجد حرام**" تمام نیک لوگوں کے مذہب کی نشاندہی کرتا ہے) اگر کوئی مذہب کے نام پر فساد کرے تو یقیناً نیک لوگ اسے سبق دیں انکا یہی بدلہ ہے۔

پیغام: قرآن جب ہر دور کے لئے ایک **مکمل** ہدایت (کتاب) ہے تو اس لحاظ سے اس آیت کے ساتھ جڑی ہوئی تاریخی کہانی کوئی گہرا مطلب کھڑا نہیں کرسکتی۔ اسلامی تواریخ کے مطابق مسلمان مکہ میں کمزور اور بکھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے غیر مسلمانوں سے لڑنا منع تھا مگر جب مدینہ میں مسلمان طاقتور ہوگئے تو پھر لڑائی کی اجازت مل گئی۔ شروع شروع میں ان لوگوں سے لڑتے جو

www.urduchannel.in

مسلمانوں سے لڑنے میں پہل کرتے اس کے بعد غیر مسلمانوں کے خلاف لڑائی شروع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا خیانت، بد عہدی، اور مقتول کے ٹکڑے نا کرو، بچوں، عورتوں اور گرجوں میں عبادت کرنے والوں کو بھی قتل کرنا منع کیا۔ اس تواریخی بنیاد کی روسے دیکھا جائے تو یہ آیت صرف اس وقت تک ہی مکمل تھی اور اس تاریخی بنیاد سے حضرت محمد ﷺ کا عورتوں، بچوں اور گرجا میں عبادت کرنے والوں کی حفاظت دینے کا پیغام بھی ملتا ہے اور ایمان والے لڑائی صرف اپنے اصولوں کے لئے ہی کرتے ہیں چاہے وہ کمزور ہوں یا طاقتور۔ یہ جہاد گناہ اور نیکی کے بیچ ہے کسی طبقہ سے فساد کا حکم نہیں۔ اس آیت میں ایک خاص راز بھی ہے کہ اگر گنہگار یہ بات سوچیں کہ وہ ناحق کسی کا قتل کریں گے تو انہیں اس کا بدلہ ملے گا۔ اس آیت کے ذریعہ گنہگاروں کو ڈرایا جارہا ہے کہ وہ نیک لوگوں پر ظلم نہ کریں۔ فساد، خون ریزی اور قتل غیر اسلامی اصول ہیں، ایمان والے کبھی بھی خیالات یا اصولوں کی بنیاد پر فساد یا قتل نہیں کرتے، ان کا کام ہے صرف گناہ کے خلاف لڑنا۔

قرآن شریف میں صاف اور سیدھے طور پر کہا گیا ہے کہ ہر کوئی اپنے اپنے اعمال اور مذہب کا ذمہ دار ہے۔(سورۃ 109)

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔(002:192)

اور اگر وہ باز آجائیں تو خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

تشریح: اگر اشانتی اور فساد پھیلانے والے لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں تو اللہ کی طرف سے انہیں سکھ شانتی حاصل ہوگی۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۔(002:193)

اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے اور خدا ہی کا دین ہو جائے اور اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔

تشریح: سکون بگاڑنے والوں کے ساتھ لڑائی جاری رکھیں جب تک سماج میں پوری طرح امن و سکون قائم نہ ہو جائے۔ اگر گنہگار لوگ گناہ کرنے سے رک جائیں تو ایمان والوں کا فرض ہے کہ انہیں چھوڑ دیں اور ان پر ظلم نہ کریں۔

پیغام: دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔(2/156) تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین (109/6)

ان دونوں آیتوں کے اصولوں پر مذہب کے نام پر لڑائی قطعی جائز نہیں اس لحاظ سے ان آیتوں میں لڑائی صرف اور صرف گنہگاروں اور فساد کرنے والوں کے خلاف ہی جائز ہے۔ اللہ تعالی کے اصول بناوٹی نہیں اور نہ ہی وقت بہ وقت بدلتے رہتے ہیں۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (002:194)

ادب کا مہینہ ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں، پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: نیک، پرہیزگار، محبت اور شانتی چاہنے والے لوگ آپس میں ایک دوسرے کی عزت اور حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، اپنی حفاظت کے لئے زیادتی کرنے والے لوگوں کے ساتھ زیادتی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کے اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

پیغام: زیادتی کرنے والوں کے ساتھ اگر کوئی زیادتی کرے تو ایمان والوں اور زیادتی کرنے والوں میں کیا فرق رہ جائے گا۔

اس آیت سے ہمیں تین پیغام ملتے ہیں:

(1) زیادتی کرنے والا اگر یہ سوچے کے جو وہ کر رہا ہے وہی اسے ملے گا تو وہ یقیناً زیادتی کرنے سے ڈرے گا۔

(2) آیت کے آخر میں نیکی کا ذکر کیا گیا ہے کہ نیک لوگ ظلم نہ کریں اور صبر کریں۔

(3) "نیکی" ہی اللہ تعالی کے پسند دیدہ اصول ہیں اور نیکوں کے ساتھ اللہ تعالی ہے۔ جب سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ سب کچھ کر سکتے ہیں تو زیادتی کرنے والوں کے ساتھ زیادتی کرنے کے حکم میں ایک راز ہے جس پر غور کرنا بہت ضروری ہے؟ اگر ظلم پر ظلم ہوتا رہے تو سماج میں سکھ شانتی کا کوئی وجود نہیں رہے گا۔ یہ آیت ان گنہگاروں کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے ایک سبق ہے۔ سچائی تو یہ ہے جس کا دل ودماغ محبت سے بھرا ہوا ہو اور شعور سچائی اور اللہ کی راہ پر ہو وہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ ایمان والوں کے اس کردار کو کمزوری سمجھ کر گنہگار اگر ظلم کریں تو اللہ اس کا بدلہ کسی نا کسی طرح ضرور لے گا۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (002:195)

اور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بیشک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: لوگوں کو چاہئے کہ اللہ کی راہ میں اپنا مال اور محنت خرچ کریں اور اپنے نیک اعمال سے اپنے اپ کو اور سماج کو فائدہ دیں۔ اللہ لوگوں کو فائدہ دینے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ (002:196)

اور خدا کیلیے حج اور عمرے کو پورا کرو اور اگر روک لئے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو کر دو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے سر نہ منڈاؤ اور اگر کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو جو حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو (کرے) اور جس کو نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو۔ یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال مکے میں نہ رہتے ہوں اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: نیکی، پرہیز گاری، شانتی اور محبت اس عہد کو حج کہا گیا ہے (یعنی حج عمرہ) اور یقیقناً لوگ اسے پورا کریں اور اگر اس راستہ پر رکاوٹ ائے تو اپنے کاموں کے ذریعہ اس پر قابو پائیں۔ اپنی اونچی خواہشات، لالچ، حسد اور ہوس پر جب تک قابو نہ پائیں (یعنی سر منڈانا) تب تک انسان کے دماغ کی گندگی صاف نہیں ہو گی۔ یقیناً انسانوں کے درمیان جو گنہگار (یعنی دماغی طور پر بیمار) ہیں اور جن کے سر پر بد سکونی کا ڈر چھایا ہوا ہو تو اپنے آپ کو سدھارنے کے لئے پرہیز کریں اور خیرات کریں اور ساتھ میں اپنی اونچی خواہشات، حسد، لالچ اور ہوس کو قربان کر دیں اور جب سکون حاصل ہو جائے تو اپنی اس حالت کو برقرار رکھیں۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے کہ "اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو" مطلب اللہ حج اور عمرہ کا محتاج ہے؟ نہیں! اللہ کے لئے انسان جو کام کرتا ہے وہ بلاواسطہ اپنے لئے ہی کرتا ہے۔ صرف اس پر اللہ کا نام ہونے پر یقین، ایمان اور عزت بڑھ جاتی ہے۔ حج اور عمرہ ایک مثال ہے نیکی، پرہیز گاری، محبت اور سکھ شانتی کی ! قرآن دنیا کے تمام انسانوں اور ہر وقت کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔ اس لحاظ سے آج کے دور میں غریب ہو یا غیر مسلم کیا ان لوگوں کے لئے یہ آیت نہیں ہے؟ اللہ تعالی کے دربار میں ناانصافی نہیں ہوتی اور اس آیت کا راز اور مقصد انسان کو پرہیز گار اور نیک بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ یاد رکھیں قرآن شریف دنیا کے ہر انسان کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۚ وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۔ (002:197)

حج کے مہینے معلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کر لے تو حج میں نہ تو عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی برا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے اور نیک کام جو تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہے اور زاد راہ ساتھ لے جاؤ کیوں کہ بہتر زادِ راہ پرہیز گاری ہے اور اہل عقل مجھ سے ڈرتے رہو۔

تشریح: قدرتی طور پر انسان کو جتنی اجازت (حج کے مہینہ) ہے وہ اس حد سے آگے نہ بڑھیں یعنی اس کا وقت اور دائرہ مقرر کیا ہوا ہے اور یہ اس وقت کی بہترین فیملی پلاننگ کی حکت عملی تھی۔ اس وقت یعنی تین مہینہ تک لوگ اپنی بیویوں سے الگ رہیں تو پیدایش کی شرح کافی کم ہو جائیگی۔

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ ۖ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ ۚ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۔ (002:198)

اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو اور جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام میں خدا کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا اور اس سے پیشتر تم لوگ محض ناواقف تھے۔

تشریح: انسانوں کو اللہ تعالی کا فضل تلاش کرنا گناہ نہیں۔ تحقیقات اور جستجو (مشعر حرام) کسی چیز کی بھی ہو اللہ تعالی نے قدرتی طور پر انسانوں کو دی ہے اور اللہ تعالی کی ہدایت کی بدولت تمام قدرتی چیزوں کی حقیقت کی جانکاری انسانوں کو نصیب ہوئی ہیں۔ اس سے پہلے انسان ان تمام چیزوں سے ناواقف تھا جو آج ظاہر ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: انسانی تہذیب میں اج تک جو ایجادات ہوئے وہ اللہ کی مرضی سے ہی ہوئے ہیں اور ان تحقیقات کے لئے انسان کو تمام قسم کی تلاش اور جستجو سے گزرنا پڑا۔ انسانی تہذیب کی شروعات سے پہلے وہ جنگلی زندگی جیتے تھے دوسرے جانوروں کی طرح۔ آج جو علم انسان کے پاس ہے وہ پہلے نہیں تھا اور یہی اس آیت کا مقصد ہے۔

ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۔(002:199)

پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور خدا سے بخشش مانگو بیشک خدا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

تشریح: پھر انسان اس بنیاد کو پہچانتے ہیں جو انسانی تہذیب کی شروعات ہے اور یقیناً اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربان ہے۔

پیغام: ہر خاتمہ کے بعد ایک نئی شروعات ہوتی ہے۔ قدرت کے اصولوں کے مطابق تبدیلی ضروری ہے جسے انسان پیدائش یا موت کہتے ہیں اور قرآن شریف میں ان اصولوں کو "قیامت" کہا گیا ہے۔

فَاِذَا قَضَيۡتُمۡ مَّنَاسِكَكُمۡ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَذِكۡرِكُمۡ اٰبَآءَكُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِكۡرًا ‌ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ۔(002:200)

پھر جب حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو خدا کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو دنیا ہی میں عنایت کر، ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

تشریح: جب کوئی چیز انسان ایجاد کرتا ہے تو اسے اللہ کی عطا سمجھ کر اللہ کی تعریف کرے۔ کوئی کوئی انسان اپنی خود غرضی کی وجہ سے اپنے لئے ہی سارے کام کرتا ہے، یقیناً اسے آخرت میں تکلیفوں کے عذاب سے گزرنا پڑیگا۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔(002:201)

اور بعضے ایسے ہیں کہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو۔

تشریح: اور کچھ انسان آخرت کو سبق کے طور پر لے کر نیکی اور پرہیزگاری کو اپناتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ کی طرف سے بدسکونی کے عذاب سے نجات پاتے ہیں۔

اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۔(002:202)

یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کاموں کا حصہ ہے اور خدا جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح: عبادت انسان کے اعمال کی بنیاد پر مکمل ہوتی ہے اور سارے حساب کتاب کا مالک اللہ ہے۔ سکھ شانتی انسان کو اپنے کرم کا پھل اللہ کے دعا کی بدولت ملتی ہے۔

وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡٓ اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ‌ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ وَمَنۡ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى‌ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۔(002:203)

www.urduchannel.in

اور دنوں میں گنتی کے دن ہیں خدا کو یاد کرو اگر کوئی جلدی کرے اور دو ہی دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھیرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ یہ باتیں اس شخص کے لئے ہیں جو ڈرے اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ سب اس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

تشریح: اللہ تعالی کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ہے۔ انسان اپنی سکھ شانتی اور اطمینان کے لئے اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ کی عبادت میں کمی یا زیادتی کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جس سے جتنی ہو سکے وہ اتنی ہی عبادت کرے۔ اصلی عبادت نیکی اور پرہیزگاری ہے اور پرہیزگار ہی گناہ اور اس کے نتیجہ سے ڈرتے ہیں۔ موت کے بعد ہر انسان کو زمین میں ہی سما جانا ہے۔

پیغام: اس آیت میں "دو دن" کا ذکر کیا گیا ہے اور اسکا مطلب ہے "شانتی یا اشانتی کے دو دن" اللہ کے اصولوں پر قائم رہیں یہی ہے سچی عبادت۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ .(002:204)

اور کوئی شخص تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالاں کہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔

تشریح: کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دنیاوی مقصد پانے کے لئے سچائی کو دل میں چھپا کر اور اللہ کو گواہ بنا کر جھوٹ بولتے ہیں، یہی لوگ جھگڑالو ہیں اور اپنے رہن سہن سے ایسا دکھاتے ہیں کہ وہ بہت سکھ شانتی اور لوگوں کی خدمت میں ہیں مگر اندر سے چور، بے ایمان اور دھوکے باز ہوتے ہیں۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ. (002:205)

اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین پر دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو (برباد) اور انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو نابود کر دے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا۔

تشریح: ایسے لوگ جب نیک اور سکون والے سماج میں جاتے ہیں اور فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور انسانوں کے اچھے اعمال کی یعنی "اچھی فصل اور بچوں" کو بگاڑ کر نسل بگاڑتے ہیں اور اللہ کو فساد سے نفرت ہے۔

پیغام: مذہب کے نام پر بچوں کو دنیاوی تعلیم نہ دے کر نفرت کی تعلیم دینا ایک نسل کو زہریلا بنا دیتا ہے۔ بچوں کو نیکی اور بدی کی تعلیم دینا ہی صحیح روحانی تعلیم ہے اور اس کے صحیح غلط کا فیصلہ اللہ تعالی کرتا ہے لوگوں پر اسکی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالی خود سچائی کو دنیا میں قائم رکھتے ہیں اور اسے پھیلاتے بھی ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ.(002:206)

اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے خوف کر تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: جب گھمنڈی اور ضدی لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر ان کی ہدآیت کو اپنانے کے لئے کہا جاتا ہے تب وہ لوگ اپنی ضد سے اسے انکار کر دیتے ہیں اور اپنے خیالات پر قائم رہتے ہیں اور بد سکونی کی جہنم جیسی بدترین جگہ ہی انکا ٹھکانا ہے۔

پیغام: اپنے آپ کو اور اپنے خیالات کو چاہے وہ جتنے بھی جھوٹے کیوں نہ ہوں اسے اچھا اور سچا ثابت کرنے کے لئے کچھ مغرور انسان اپنی تعریف خود کرنے لگتے ہیں مگر قدرت کا اصول یہ ہے کہ جو حقیقت میں اچھا اور سچا ہوتا ہے اور سچائی پر قائم رہتا ہے اسے اپنی تعریف خود کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ قدرت اس کی پہچان اور تعارف سماج کو خود دے دیتی ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ۔(002:207)

اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے۔

تشریح: اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے اصولوں کو قائم (سکون والا سماج) رکھنے کے لئے اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں، ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمت ہے اور انہیں اپنی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ادۡخُلُوۡا فِى السِّلۡمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۔(002:208)

مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔

تشریح: نیک اور پرہیزگار لوگوں کو اللہ تعالی پوری طرح اپنے اصولوں کو اپنانے کی اور گناہ سے بچنے کی ہدآیت فرماتے ہیں اور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت اور شانتی کو پوری طرح سے اپنائیں اور اہنکار اور نفرت کو پوری طرح سے اپنے دل و دماغ سے نکال دیں۔ اہنکار، حسد، لالچ، نفرت اور ہوس (یعنی شیطان) انسان کا کھلا دشمن ہے جو انسان اور انسانی سماج کی شانتی (سکون) کو برباد کر دیتا ہے۔

فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡكُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ‏. (002:209)

پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: کچھ لوگ اللہ کی ہدآیت کو محسوس کرنے کے بعد بھی گناہ کرتے ہیں۔ جان لو کے اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور حکمت والا بھی ہے۔

پیغام: اللہ کی مہربانی سے ان کے اصولوں کے کچھ قانون سائینسدانوں کے ذریعہ ثابت ہو چکے ہیں اور انسانوں کے سامنے اللہ تعالی کا لازوال، لامحدود اور لافانی وجود ثابت ہو چکا ہے۔ جب انو پرمانو (زرہ) اور اسکی طاقت کے بارے میں اللہ نے علم دیا اور اسکے ساتھ ساتھ انسانی تہذیب اور سماج کے لئے جو بھی حکم ہیں وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی نظر میں آ چکے ہیں۔ عالم اور پہچاننے والی نظر اسے ٹھیک پہچان لیتی ہے۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ‌ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ.(002:210)

www.urduchannel.in

کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر خدا (کا عذاب) بادل کے سائبانوں میں آنازل ہو اور فرشتے بھی اور کام تمام کر دیا جائے؟ اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔

تشریح: اللہ غیب ہے پھر بھی وہ لوگوں کے درمیان رہ کر سارے کام انجام دیتا ہے۔ دنیا کی تمام تکمیل اللہ تعالی کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی اور ہر کام اللہ کی طرف ہی لوٹتا ہے۔ ان دیکھی طاقت یعنی خدا کو نہ سمجھتے ہوئے کچھ نادان انسان یہ سمجھتے ہیں کے آسمان کے سفید بادلوں کے سائے میں سے خدا انسان کے درمیان آموجود ہوگا۔ لیکن وقت نے ان ساری غلط فہمیوں کو دور کر دیا (اللہ کی مرضی سے) پرمانو (زرہ) کے اندر کی طاقت اور اسکی بناوٹ دریافت ہونے کے بعد یا موت کے بعد یا خاتمہ ہونے کے بعد ہر چیز قدرت میں سما جاتی ہے ہر پہلو اللہ کی طاقت کے بغیر ادھورا ہے اور یہ نا تو بن سکتا ہے اور نا ختم ہو سکتا ہے۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ (002:211)

بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں اور جو شخص خدا کی نعمت کو پاس آنے کے بعد بدل دے تو خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

تشریح: بنی اسرائیل کو اللہ تعالی نے روشن ہدآیت بخشی لیکن کچھ لوگوں نے اللہ کی سچائی کو بدل کر لوگوں کے سامنے پیش کیا اور اللہ کے عذاب کے حقدار بنے۔

پیغام: انسان کے اندر ہی اللہ تعالی نے اپنے وجود کے ساتھ ساتھ شیطانی وجود کو بھی برقرار رکھا (آیت 7/24) اللہ تعالی نے شیطان کو قیامت تک مہلت بخشی اور یہ بھی اللہ تعالی کی مرضی سے ہے۔ اس طرح اللہ تعالی نے انسانی زندگی کو یکسانیت سے نجات بخشی اور رنگ برنگی زندگی عطا کی۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (002:212)

جو کافر ہیں ان کے لیے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں لیکن جو پرہیز گار ہیں وہ قیامت کے دن ان پر غالب ہوں گے اور خدا جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کو نہ ماننے والے لوگ سکون کے بجائے عیش و آرام چاہنے میں ہی الجھ جاتے ہیں اور یہی لوگ نیک، پرہیز گار اور سکون چاہنے والوں کی زندگی کا مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ آخری خوشی صرف نیکوں کو ہی ملتی ہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (002:213)

لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا تو خدا نے بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کر دے اور اس میں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی

www.urduchannel.in

تھی باوجودیکہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آ چکے تھے آپس کی ضد سے تو جس امر حق میں وہ اختلاف کرتے تھے خدا نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھادی اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

تشریح: انسانوں کے درمیان کوئی امت یا فرقہ نہیں ہے جو لوگوں نے مذہب کے نام پر بنار کھے ہیں۔ لوگوں نے اپنی الگ الگ سوچ کو فرقہ یا طبقہ کی شکل دی۔ اللہ تعالی نے رسولوں کے ذریعہ اپنی ہدآیت بھیج کر نسل در نسل انسانوں کے درمیان امت یا فرقہ کے خیالات کو باطل فرمایا ہر انسان کے جینے کا طریقہ اور خیالات مختلف ہوتے ہیں، چاہے وہ سگے بھائی بہن ہی کیوں نا ہوں اس لحاظ سے اگر امتی یا گروہ کا وجود ہونے لگے تو ہر انسان کے ساتھ ایک گروہ یا فرقہ کی پیدائش ہوگی۔ ہر کوئی اپنے آپ کو افضل ثابت کرنے کی کوشش میں فساد کرے گا۔ اللہ تعالی نے کتابوں اور رسولوں کے ذریعہ لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کیا اور فرقہ اور امت والے خیالات کو باطل کیا۔ اللہ کی سچی ہدآیت آنے کے بعد بھی لوگ آپسی خیالات میں الجھ کر رہ گئے اس لئے اللہ تعالی نے نیک، پرہیزگار اور ایمان والوں کے اختلاف کے باوجود بھی انہیں سچائی پر قائم رہنے کی ہدآیت دی اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دیکھائے۔

پیغام: غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے خوش خبری کے ساتھ ساتھ ڈر کی بات بھی کی ہے۔ خوش خبری سے انسان خوش ہوتا ہے اور ڈر سے اسے تکلیف تو ڈرنے کی بات کیوں؟ کیا اللہ انسان کو تکلیف میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ نہیں! یہ ڈر ایک مثال ہے گناہ کے نتیجہ کا اور انسان کو اس نتیجہ (گناہ) سے ڈرنے کے لئے کہا جارہا ہے۔ سارے مذہبی اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لئے ہے قرآن شریف اور اس لئے قرآن میں صرف دو ہی فرقوں کا ذکر ہے اور قرآن شریف کو انسانی سماج کے لئے فیصلہ کہا گیا ہے (64/2)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ‏.(002:214)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ ہلا ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی؟ دیکھو خدا کی مدد قریب ہے۔

تشریح: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کے کچھ رسمیں ادا کر کے جنت کے حقدار ہو جائیں گے، حالانکہ ایسے لوگوں کے صبر کا امتحان مکمل نہیں ہوا جو اس سے پہلے کے لوگوں کو ہوا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالی نے انہیں دکھایا اور وہ بیماریوں اور تکلیفوں سے جھنجھوڑے گئے۔ کچھ انسان یہ سمجھتے ہیں کہ عبادت کی کچھ رسمیں ادا کر لینے سے جنت حاصل ہو سکتی ہے لیکن انہیں اپنے بزرگوں سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ نیک کام کا نتیجہ ڈھونڈنا اور اس نتیجہ کی خواہشات میں اندھے ہو کر جلد بازی میں اپنے دماغ کو پریشان کرنا اپنی تکلیف مول لینا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: نیکی اور صبر ایمان کا ایک ستون ہے مگر انسانی کردار کی بنیاد پر کسی بھی مصیبت میں وہ ڈر جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خود رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی مدد کی بات کی۔ دکھ تکلیف اور سکھ شانتی انسانی زندگی کا ایک خاص حصہ ہے، اس حساب سے انسان کے کردار کی بنیاد انسان کی خود کی خواہش ہی ہے اور اس خواہش کو دکھ تکلیف متاثر نہ کرے اس بات کی تفصیل اس آیت میں کی گئی ہے اور قرآن شریف انسانون کے درمیان کا ہر فیصلہ کر سکتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۖ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (002:215)

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ جو مال خرچ کرنا چاہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

تشریح: رسول سے لوگ پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ رسول نے جواب دیا انسان کی محنت سے کمائی ہوئی ہر چیز جو اس کے ماں باپ اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے اور انسان جو اچھا کام کرتا ہے وہ اللہ تعالی کے علم میں ہے یعنی انسان کے سارے اچھے کام بلاواسطہ اس کی طرف ہی لوٹ جاتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں مال خرچ کرنے سے مراد صرف پیسے خرچ کرنا نہیں ہے کیوں کہ جو لوگ پیسے خرچ کرنے کی حیثیت نہیں رکھتے ان کے لئے مال خرچ کرنا ممکن نہیں تو کیا یہ آیت ایسے لوگوں کے لئے باطل ہو گی۔ اس آیت میں ماں باپ اور مسافروں کا ذکر بھی ہے اگر ماں باپ اور مسافر پیسے والے ہوں تو ان پر پیسے خرچ کرنے کا کیا مطلب ہے

اس آیت کا یہ پیغام ہے کہ لوگوں کی ضرورت کے مطابق اپنی محنت اور دولت خرچ کریں اور محنت سے مطلب وہ تمام انسان جس کے ذریعہ انسان اپنی اور لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ چاہے وہ پیسے سے کیوں نہ ہو جو محنت سے کمایا جاتا ہے اور یہ کام کرتے وقت نتیجہ نہ ڈھونڈیں اور اس کام کو اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں۔ اس آیت میں ایک اور پیغام بھی ہے اور وہ ہے کہ اپنی نسل کو گیان اور شانتی کے راستہ پر لانا یا لانے کی کوشش کرنا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں شمار ہے۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (002:216)

تم پر لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہو گا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لیے مضر ہو اور خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

تشریح: اپنی ضرورت سے زیادہ ہوس، لالچ، حسد، اور اونچی خواہشات جیسی شیطانی فطرت سے "جہاد" انسانوں کے لئے فرض کیا گیا ہے جو محنت طلب اور مشکل بھی ہے۔ ممکن ہے کہ ان سب چیزوں کو لوگ ناممکن سمجھیں یعنی بری لیکن اس میں انسان اور انسانیت کے لئے بھلائی ہے اور ہو سکتا ہے کہ کوئی انسان اسے اچھا سمجھے لیکن وہ برا ہو حقیقت کا علم تو صرف اللہ تعالی کو ہی ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: آیت میں کہا گیا ہے کہ "حقیقت کا علم تو صرف اللہ تعالی کے پاس ہے اور انسان کو اچھے برے کی پہچان نہیں ہے" تو سوال یہ آتا ہے کے جب اللہ کے پاس ہی حقیقی علم ہے تو انسان کو دماغ کیوں دیا اور کتابوں کے ذریعہ ہدآیت کیوں دی؟ ہر گہرائی اللہ کے نور سے بنتی ہے اور ایٹومک طاقت کے ذریعہ ہی قدرت کے ردو عمل کے ذریعہ ہی چلتی ہے۔ انسان کو دماغ دیکر اللہ تعالی نے انسان کو امرت پوتر یعنی اتم یعنی اشرف المخلوقات بنایا اور انسان کے ساتھ ساتھ اچھا برا، نیکی بدی کو رکھ کر اور مذہبی کتابوں کے ذریعہ اپنے اصولوں کو سمجھایا کہ انسان اسے سمجھے اور شانتی کے راستہ پر چلے۔ لڑائی صرف نیکی اور بدی کے درمیان ہے اور یہ حقیقت قدرت کے ہر کونے میں موجود ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی قدرت کا تھوڑا سا راز (گیان) انسانوں کو دیا۔ اور انسان اس تھوڑے سے گیان سے ہی مغرور ہو جاتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.(002:217)

لوگ تم سے عزت والے مہینوں میں لڑائی کرنے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے اور خدا کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد حرام سے اور اہل مسجد کو اس میں سے نکال دینا خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ (گناہ) ہے اور فتنہ انگیزی خونزیری سے بھی بڑھ کر ہے اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تشریح: بے وقت اور فضول لوگوں سے حجت کرنے کے بارے میں رسول سے پوچھا (حرمت کے مہینہ) تو رسول نے فرمایا کہ لوگوں سے حجت اور لڑائی کرنا سخت گناہ ہے جو نیک کام کرتے ہیں (اللہ کی راہ) ان کے خلاف روکاوٹ (کفر) پیدا کرنا اور مسجد حرام (نیکی اور شانتی کی نشانی) سے روکنا اور ایمان کی بلندی تک پہنچنے والوں کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کرنا اللہ کے نذدیک سخت گناہ ہے۔ اور اس قسم کا فساد قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔ لڑنے والے لوگوں کی فطرت ہے لڑائی اور انکی کوشش رہتی ہے کہ نیک لوگوں کو گمراہ کریں اور جو نیک لوگ اپنے اعمال سے ہٹ کر گناہ کرتے ہیں انکا دین، دنیا اور اخرت سب غارت ہو جائیگا اور بدسکونی کے جہنم میں ہمیشہ رہینگے۔

پیغام: اس آیت کے ساتھ جڑے ہوئے خیالات کے مطابق حرمت والے "چار مہینہ "یعنی رجب، ذیقعدہ، ذالحج اور محرم جس میں قتل اور لوٹ مار جیسے عمل کرنا ناپسندیدہ تھے تو کیا باقی مہینوں میں یہ لوگوں کا پسندیدہ عمل ہو جاتا تھا؟ کیا باقی مہینوں میں لوٹنا جائز تھا؟ یا باقی مہینوں میں حرمت نہیں تھی؟ اگر یہ آیت کسی خاص تاریخی پس منظر پر ہے تو یقیناً اس آیت کو ہر دور کے لئے مکمل آیت نہیں کہا جا سکتا؟ چار مہینہ ایک مثال ہے ! اللہ تعالی کے اصول انسان کی ہر سانس کے ساتھ جڑے ہونے چاہئے صرف چار

www.urduchannel.in

مہینوں کے لئے نہیں۔ اس وقت کے لوگوں کے خیالات کے مطابق چار مہینہ کا ذکر ایک مثال کے طور پر کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر دور کے لئے مکمل ہے۔ اللہ کی نظر میں اسکی ہر چیز اور ہر پل عزت دار ہے۔ یہ آیت لوگوں کو اپنے ایمان پر مکمل قائم رہنے کا پیغام دیتی ہے اور ہجرت کرنے والوں کو نتیجہ بتاتی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (002:218)

جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لئے وطن چھوڑ گئے اور جنگ کرتے رہے وہی خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور خدا بخشنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار، انسانیت اور محبت کو اپنانے والے اور اس پیغام کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلانے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد/جدوجہد کرنے والوں کو اللہ کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۔ (002:219)

لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو، اس طرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔

تشریح: رسول سے لوگوں نے شراب یعنی نشہ اور جوئے کے بارے میں سوال کیا تب اللہ تعالی کے حکم سے رسول فرماتے ہیں کے یہ دونوں چیزیں گناہ والی ہیں اور لوگوں کو فائدے کے بجائے بدسکونی عطا کرتی ہیں۔ پھر لوگوں نے رسول سے پوچھا کیا خرچ کریں رسول نے فرمایا ضرورت کے مطابق خرچ کریں۔ اللہ تعالی اس طرح اپنے احکام رسولوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں

پیغام: مثال کے طور پر شراب استعمال کی جاسکتی ہے جو انسان اپنے فائدے کے لئے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن شراب کی زیادہ مقدار نشہ کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ جب الکحل/شراب فائدے کے لئے استعمال کیا جائے تو گناہ نہیں لیکن جب اسے نشہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو یقیناً گناہ ہوگا۔ اسکے علاوہ ہر قسم کا نشہ جو انسان کو موہ (لالچ) جال میں پھنساتا ہے وہ گناہ ہے۔ جوئے میں انسان کو پل بھر کی خوشی ملتی ہے اور ان دونوں چیزوں میں خوشی سے زیادہ تکلیفیں ہیں۔ شراب اور جوئے کے بیچ نشے کا ایک زبردست تال میل ہے اس لئے ہر طرح کا نشہ جو انسان کو اپنے جال میں پھنساتا ہے اور وہ مدہوش ہو جاتا ہے اور غلط کام کرنے لگ جاتا ہے وہ حرام یعنی جائز نہیں ہے۔ نشہ چاہے دولت کا ہو، سمبھوگ (جنسی) کا ہو، یا پھر دنیا کی کسی بھی چیز کا ہو حرام ہے صرف گیان (علم) اللہ تعالی اور انکی قدرت سے محبت کا نشہ ہی انسان کے لئے حلال ہے۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔(002:220)

www.urduchannel.in

دنیا اور آخرت کی باتوں میں اور تم سے یتیموں کے بارے میں بھی دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون اور اگر خدا چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: لوگوں نے رسول سے یتیموں کے بارے میں سوال کیا دینی اور دنیاوی طور پر (دینی یتیم کا مطلب جو خدا کو نہیں مانتا یعنی اللہ کے اصولوں کو نہیں ماننے والا اور گناہ کرنے والا اور دنیاوی یتیم کا مطلب جسکے ماں باپ اور رشتہ دار نہیں ہوتے) رسول نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ یتیموں کے بارے میں لوگ اچھا سوچیں (اگر یتیموں کا مال یعنی پیسہ یا اعمال اپنی طرح سے اور جائز طور پر حفاظت میں دیں) اور ان کے اعمال کو نیک راہ دکھائیں تب یتیم ان کے بھائی ہیں، نیکی اور بدی کو اللہ جانتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور دنیا کو چلانے والا ہے۔

پیغام: کچھ لوگ کہتے ہیں کے اسلام میں منہ بولا رشتہ جائز نہیں ہے اور اس آیت کے مطابق یتیم کو بھائی بنانا بھی ایک حد تک منہ بولا رشتہ ہے لیکن حقیقت میں منہ بولا رشتہ قطعی جائز نہیں بلکہ ہر رشتہ کو دل سے نبھانا پڑتا ہے، منہ سے نہیں۔ اس آیت کا ایک روحانی مطلب بھی ہے یتیم کے ساتھ "دنیاں اور اخرت" کا کیا مطلب ہے جس کا ذکر اس آیت کی شروعات میں کیا گیا ہے۔ دیکھا جائے تو ہر انسان کا جنم اکیلے ہوتا ہے اور موت کے وقت بھی وہ اکیلا ہی ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان صرف بھائی چارے کا رشتہ ہے جسے انسانیت کہتے ہیں، اور اس آیت کے آخر میں اللہ کا غالب اور حکمت والا کہہ کر انسانیت کے فرض کو اللہ کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ اسلئے انسان کا سب سے بڑا فرض ہے **"انسان اور اسکی خدمت"**

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔(002:221)

اور مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرنا کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی ہی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا کیونکہ مشرک سے خواہ تم کو کیسا بھلا لگے مومن غلام بہتر ہے یہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔

تشریح: گنہگار عورتوں سے نکاح نا کرو جبتک وہ نیک نہ ہو جائیں اور ایماندار نیک نوکرانی کھلے گناہ والی عورت سے بہتر ہے۔ گنہگار عورت جتنی بھی خوبصورت کیوں نہ ہو ٹھیک اسی طرح گناہ کرنے والے مرد سے نکاح نا کرو جبتک وہ نیک نا بن جائے۔ نیک ایماندار مرد کھلے گناہ کرنے والے مرد سے بہتر ہے۔ گنہگار لوگ بد سکونی کے جہنم میں بلاتے ہیں اور اللہ کے اصول اسے سکون کی طرف۔ اللہ تعالی اپنی ہدآیت لوگوں کو دیکر اسے سکون اور راحت نصیب فرماتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: سورہ تحریم کی آیت نمبر 11 / 10 میں پیغمبر نوح اور پیغمبر لوط کی بیویوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرعون جیسے کافر کی بیوی کو ایمان والی کا درجہ دیا گیا ہے جو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ ایمان کی بنیاد ہے انسانی اعمال۔ ایمان کسی نام، فرقہ یا رنگ روپ سے تعلق نہیں رکھتا اور نا کسی امت یا فرقہ میں شامل ہونے سے ہی ایمان والا بن جایئگا اور اسکی اجازت قرآن شریف نہیں دیتا اور اسکے ساتھ ساتھ پیسہ والا ہونا یا خوبصورت یا طاقتور ہونا یہ ساری انسانی فطرت بھی ایمان کی بنیاد کو پورا نہیں کر سکتی۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ ھُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔(002:222)

تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو وہ تو نجاست ہے سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے خدا نے تمہیں ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ کچھ شک نہں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: لوگوں نے رسول سے حیض کے بارے میں سوال کیا۔ رسول اللہ نے اللہ کے حکم سے فرمایا کے حیض عورت کے جسم کا گندہ خون ہے اور ان دنوں عورتوں سے الگ رہو یعنی ان سے صحبت کرنا قطعی منع ہے اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں یا ان کا حیض بند نا ہو جائے ان کے ساتھ صحبت نہیں کرنا چاہئے۔ صاف ستھرے اور گناہ سے دور رہنے والوں کو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے۔

نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (002:223)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لیے (نیک عمل) آگے بھیجو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔

تشریح: مرد کے لئے عورت ایک کھیتی کی طرح ہے اور اس کی حفاظت اور اس کی اچھی پرورش اسے اچھا خاندان اور اچھا گھر دے سکتا ہے اور یہ انسان کے لئے ایک پاک اور نیک کام ہے۔ انسان جان لے کہ وہ عورت کے بغیر ادھورا ہے چاہے وہ ماں، بیٹی، بہن یا بیوی ہی کیوں نہ ہو۔

پیغام: عربی لفظ "نسا" کا مطلب ہے عورت، اور اس آیت کے مطابق وہ ساری عورتیں جو مرد کے دائرے اختیار میں ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ اس آیت میں مرد کا عورت کے ساتھ صحبت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس طرح کھیتی کی اچھی دیکھ بھال سے اچھی فصل اگتی ہے ٹھیک اسی طرح عورت کی اچھی دیکھ ریکھ سے اچھا خاندان اور سماج بن سکتا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔(002:224)

اور خدا کو اس بات کا حیلہ نہ بنانا کہ قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور پرہیز گاری کرنے اور لوگوں میں صلح و سازگاری کرانے سے رک جاؤ اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

تشریح: اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناو کہ بھلائی نیکی اور لوگوں کے درمیان کی اچھائی ختم ہو جائے اور اللہ سب سنتا اور جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام ! ایسے بہت سے لوگ ہیں جو صبح شام منھ سے اللہ کا نام لیتے ہیں اور اپنے اعمال کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور غلط کام کرتے ہیں۔ انسانیت، محبت، نیکی، سچائی اور پرہیز گاری انسان کے ضمیر کی بنیاد ہونی چاہئے اور یہ آیت اسی کا حکم دیتی ہے۔ جو انسان منھ سے نیکی کی بات کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے گناہ یا اللہ کے اصولوں کے خلاف کام کرتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے نام کو اپنی کمائی اور برے کاموں سے بچنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں، یہی لوگ کافر ہیں۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ (002:225)

خدا تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جو قسمیں تم قصداً دل سے کھاؤ گے ان پر مواخذہ کرے گا اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

تشریح: انسان انجانے میں جو قسم لیتے ہیں وہ پکی نہیں ہوتی اور اس پر پکڑ نہیں ہے لیکن جو جان بوجھ کر اور ڈھونگ رچا کر لوگوں کو اور سماج کو نقصان پہنچانے کے مقصد سے قسم کھاتے ہیں ایسے لوگ اللہ کے عذاب کے گھیرے میں ہیں۔

پیغام: یہ آیت ایک خاص بات کا حکم دیتی ہے۔ انسان کی کوئی بھی بات جو صرف زبان تک محدود رہتی ہے یا اس پر عمل نہ کیا جائے وہ سراسر گناہ ہے۔ یعنی انسان جو منھ سے کہتا ہے یا جس کی قسم وہ کھاتا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی کسی کے ساتھ بھائی بہن کا رشتہ رکھے اور بعد میں اسے شادی میں بدل دے، تو وہ گناہ ہے یعنی منھ بولا رشتہ جائز نہیں ہے ہر رشتہ کو دل سے قبول کریں اور اسے عملی زندگی میں احترام سے نبھائیں یا مان کر چلیں اور جو فرض ہے اسے پوری طرح سے ادا کریں۔ بڑے بڑے وعدے نہ کریں جو پورا نہ کر سکیں۔ جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ نہ کریں اور اپنی حیثیت سے بڑھ کر کوئی بھی کام جو سماج کو نقصان دے وہ نہ کریں۔ اس آیت کا ایک اور خاص پیغام ہے اور وہ ہے کہ انجانے میں کی گئی غلطی معافی کی حقدار ہے اور جان بوجھ کر کی گئی غلطی کی کوئی معافی نہیں۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (002:226)

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے سے قسم کھا لیں ان کو چار مہینے تک انتظار کرنا چاہئے اگر رجوع کر لیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: جو مرد اپنی عورت سے الگ رہنے کی سوچتے ہیں ان کے لئے چار مہینہ کی مہلت ہے، اگر چار مہینہ کے درمیان مرد عورت کے بیچ کی دوری ختم نہ ہو تو بدلے کے جذبہ کو چھوڑ کر آپس کی رضامندی سے الگ ہو جانا ہی بہتر ہے۔ اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالی نے مرد عورت کو برابر کا حق دیا ہے اور "طلاق" کے بارے میں بھی عورت کو حق ہے "خلع" لینے کا۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (002:227)

اور اگر طلاق کا ارادہ کر لیں تو بھی خدا سنتا (اور) جانتا ہے۔

تشریح: اور قانونی طور پر ایک دوسرے کا حق ادا کرتے ہوئے الگ ہو جائیں اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

www.urduchannel.in

وَالۡمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوۡٓءٍ‌ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنۡ يَّكۡتُمۡنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىۡٓ اَرۡحَامِهِنَّ اِنۡ كُنَّ يُؤۡمِنَّ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ وَبُعُوۡلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ اِنۡ اَرَادُوۡٓا اِصۡلَاحًا ‌ؕ وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِىۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيۡهِنَّ دَرَجَةٌ ‌ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۔ (002:228)

اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے تئیں روکے رہیں اور اگر وہ خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کو جائز نہیں کہ خدا نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس میں وہ **ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں** اور عورتوں کو حق ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق عورتوں پر البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور خدا غالب (اور) صاحب حکمت ہے۔

تشریح: مرد سے جدا ہونے کے بعد عورت تین مہینہ تک دوسری شادی نہ کرے تاکے لوگوں کو پتہ چل جائے کے بچہ ہو گا یا نہیں اور اس کا باپ کون ہے۔ اس دوران اگر اس کا شوہر اسے واپس لینا چاہے تو اس کے شوہر کو پورا اختیار ہے اور اس عورت کو بھی پورا اختیار ہے جیسے مرد کو۔ قدرت نے مرد کو جسمانی طور پر زیادہ طاقت دی ہے۔

پیغام: موجودہ سائنس کے مطابق عورت کو ایک ماہ میں ہی پتہ چل جاتا ہے کے اس کے شکم میں بچہ ہے یا نہیں اس لحاظ سے تین مہینہ کی مدت عورت اور مرد کے دماغ کا امتحان ہے کہ وہ کس حد تک جدائی کو برداشت کر سکتے ہیں اور اس آیت میں بھی صاف طور پر لکھا ہوا ہے کے مرد عورت کا حق برابر ہے۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ‌ ۖ فَاِمۡسَاكٌ ۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌ ۢ بِاِحۡسَانٍ‌ؕ وَلَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ شَيۡـــًٔا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا افۡتَدَتۡ بِهٖ‌ؕ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۔ (002:229)

طلاق دو بار ہے پھر یا تو بطریق شائستہ رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے اس میں سے کچھ واپس لے لو ہاں اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ خدا کی حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا اور جو لوگ خدا کی حدو سے باہر نکل جائیں گے وہ گنہگار ہوں گے۔

تشریح۔ ساتھ رہنے کی ہر کوشش اگر کامیاب نہ ہو تو بھلائی، شرافت اور نقصان کو چھوڑتے ہوئے طلاق اختیار کر لیں۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور اس حد کو پار نہ کریں۔

فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰى تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَيۡرَهٗ ‌ؕ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَآ اَنۡ يَّتَرَاجَعَآ اِنۡ ظَنَّآ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ‌ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۔ (002:230)

پھر اگر شوہر طلاق عورت کو دے دے تو اس کے بعد جب تک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے اس (پہلے شوہر) پر حلال نہ ہو گی ہاں اگر دوسرا شوہر بھی طلاق دے دے اور عورت اور پہلا خاوند پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں تو ان پر

www.urduchannel.in

کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کریں کہ خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا کی حدیں ہیں اِن کو وہ ان لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے جو دانش رکھتے ہیں۔

تشریح: طلاق کے بعد اگر مرد اور عورت کو اپنی غلطی یا جدائی کا احساس ہو جائے تو آپس میں دوبارہ مل جانا کوئی گناہ نہیں۔

پیغام: اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔ اگر عورت کو حلالہ (یعنی دوسرے مرد سے نکاح) کرنا پڑے تو مرد کے لئے کیا حکم ہے؟ سچائی تو یہ ہے کہ کوئی بھی مرد اپنی عورت کو دوسرے کی بانہوں میں دیکھنا پسند نہیں کرتا اور مرد کی اس فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالی نے حلالہ کا حکم دیا تاکہ مرد طلاق سے ڈرے اور طلاق اللہ کی ناپسندیدہ چیز ہے۔ رسول پاک حضرت محمد نے اپنی زندگی میں حلالہ کے بغیر ہی ساتھ رہنے کی اجازت دی تھی (بخاری شریف پارٹ 3 کتاب نکاح باب 66 حدیث 116) مرد، عورت کے رشتہ کی بنیاد ہوتی ہے محبت، عزت اور ایک دوسرے کے لئے احترام اور اسی بنیاد پر انسان کا آپسی رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اگر مرد عورت کے درمیان محبت ہو تو حلالہ دونوں کے ضمیر کو ناگوار گزرے گا۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۘ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (002:231)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کر دو اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور خدا کے احکام کو ہنسی نہ بناؤ اور خدا نے تم کو جو نعمتیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے ان کو یاد کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح: مرد عورت کی عدت (چار مہینہ 10 دن گھر میں عورت رہتی ہے) کے بعد اسے اپنا بنالے یا پوری طرح اسے چھوڑ دے اور انہیں تکلیف یا مصیبت میں نہ ڈالے اور جو انسان ایسا کرے گا وہ انسان ظالم ہوگا۔ اللہ کے حکموں کا احترام کریں تاکہ صحیح راہ ملے۔ اللہ کی قدرت کو انسان یاد رکھے اور کتابوں کے ذریعہ جو حکم اللہ نے دیے ہیں اور جس کے ذریعہ انسان کو شانتی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ ہر چیز جانتا ہے۔

پیغام: بیوہ ہو یا طلاق شدہ بچے والی عورت کے ساتھ شادی کرنا ثواب کا کام ہے۔ اس کی مثال رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے قائم کی تھی۔ پیٹ میں بچہ ہو یا نہ ہو اس سے شادی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس بات کا خاص مقصد یہ ہے کہ بچے کی پرورش اور خوراک کی ذمہ داری اس کا باپ اٹھائے۔ بچے کے باپ کا پتہ ہو اور اس کی پرورش کی ذمہ داری قانونی طور پر وہ اٹھائے اس مقصد سے ہی عدت کا قانون بنا تھا اور اس قانون کو اللہ تعالی نے سختی سے انسانی سماج میں لاگو کرنے کے لئے انسانوں کے درمیان اور انسان کے ذہن میں D N A ٹیسٹ کے ذریعہ بچے کے باپ کی پہچان کی جانکاری کا ایک حیرت انگیز طریقہ دیا ہے یا یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس وقت کے D N A کے ٹیسٹ کا طریقہ یہی تھا۔

www.urduchannel.in

وَاِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَـكُمۡ وَاَطۡهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۔ (002:232)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو **"اپنے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکو"** اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں خدا اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لئے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

تشریح: جب انسان اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کی بیوی 4 مہینہ کی عدت پوری کر لے تو اس عورت کو اپنے پسندیدہ مرد سے شادی کرنے سے نہ روکیں، اگر مرد عورت آپس میں صلح کر لیں تو اس میں کوئی برائی نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالی اور اس کی قدرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ ضرور اس قانون کو اپنائیں گے۔

پیغام: عدت پوری کرنے کے بعد جب تک دوسری شادی نہ ہو اس وقت **"اپنی بیوی سے نکاح کرنے"** کا مطلب اس کے پہلے شوہر سے مل جانا ہے پھر اس کے بعد کہا جاتا ہے "آپس میں صلح" کر لیں یہ بات ثابت کرتی ہے کہ طلاق کے بعد اگر میاں بیوی کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو آپس میں صلح کر لیں اور اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسے مذاق کی چیز نہ بنائیں۔

رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے اپنی زندگی میں حلالہ کے بغیر ہی ساتھ رہنے کی اجازت دی تھی (بخاری شریف پارٹ 3 کتاب نکاح باب 66 حدیث 116) مرد، عورت کے رشتہ کی بنیاد ہوتی ہے محبت، عزت اور ایک دوسرے کے لئے احترام اور اسی بنیاد پر انسان کا آپسی رشتہ قائم ہوتا ہے اور اگر مرد عورت کے درمیان محبت ہو تو حلالہ دونوں کے ضمیر کو ناگوار گزرے گا۔

وَالۡوَالِدٰتُ يُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ حَوۡلَيۡنِ كَامِلَيۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الۡمَوۡلُوۡدِ لَهٗ رِزۡقُهُنَّ وَكِسۡوَتُهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ لَا تُکَلَّفُ نَفۡسٌ اِلَّا وُسۡعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوۡلُوۡدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الۡوَارِثِ مِثۡلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنۡ اَرَادَا فِصَالًا عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا ؕ وَاِنۡ اَرَدْتُّمۡ اَنۡ تَسۡتَرۡضِعُوۡٓا اَوۡلَادَكُمۡ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِذَا سَلَّمۡتُمۡ مَّآ اٰتَيۡتُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۔ (002:233)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور اسی طرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے اور اگر دونوں آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق ان کا حق جو تم نے ان کو دینا ٹھہرایا تھا دے دو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: بچے کے لئے سب سے عمدہ اور بہترین خوراک ہے اس کی ماں کا دودھ جو قدرتی طور پر اس کی ماں کے سینے میں بنتا ہے اور دو سال یا جتنے بھی دن ماں اپنی اولاد کو پلاتی رہے۔ بچے کی پرورش اس کے ماں باپ پر ہے۔ بچے کو اگر اپنی خوشی سے ماں باپ کچھ دیں تو زبردستی نہیں۔اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

پیغام! بچے کی پرورش، تعلیم اور صحت کی ذمہ داری پوری طرح ماں باپ پر ہوتی ہے اور ان اصولوں کو اپناتے وقت کوئی بھی تکلیف مرد عورت کو نہیں ہونی چاہئے یعنی بچے کی پیدائش کی تعداد میں اپنی ذمہ داری، فرض، حیثیت اور اپنی صحت کا خیال ضرور رکھیں ۔اللہ تعالی نے دنیا میں ہر قسم کی سہولت موجود رکھی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔(002:234)

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو عورتیں چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں اور جب (یہ) عدت پوری کر چکیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام کر لیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور خدا تمہارے سارے کاموں سے واقف ہے۔

تشریح: بیوہ کچھ وقت تک عدت (چار مہینہ 10 دن تک) میں رہے پھر چاہے تو شادی کرلے۔بیوہ کو اپنے بہتر مستقبل کے لئے سوچنے کا پورا حق ہے اور اللہ تمہارے ہر کام سے خبر دار ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْھُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ڛ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ (002:235)

اور اگر تم کنائے کی باتوں میں عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا اپنے دلوں میں مخفی رکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں، خدا کو معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے اس کے سوا کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہہ دو۔پوشیدہ طور پر ان سے قول وقرار نہ کرنا اور جب تک عدت پوری نہ ہولے نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرنا اور جان رکھو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا کو سب معلوم ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا بخشنے والا اور حلم والا ہے۔

تشریح: لوگ بیواوں سے جھوٹا وعدہ کئے بغیر سچے دل سے شادی کریں اور عزت کے ساتھ ان کو بیوی کا درجہ دیں۔

پیغام: ہندو بیواوں کو بڑی نیچی نظر سے دیکھتے ہیں اور انہیں منحوس سمجھتے ہے اور ان پر تمام قسم کے ضعیف الاعتقادی اور غیر عقلی رسمیں نافذ کر کے انہیں دبوچ رکھتے ہیں اور انہیں بہکا کر اپنے شوہر کی چتا میں جل جانے پر بھی مجبور کرتے تھے۔ان سے شادی کرنے والا انسان ہندو سماج میں بہت کم ملتا ہے۔

یہ آیت خاص طور پر ہندوؤں کے لئے ہے اور جب قرآن شریف سارے لوگوں کے لئے ہے تو دنیا میں ہندو ہی ایک ایسی قوم ہے جو بیواوں کے ساتھ ظلم کرتی ہے یعنی انہیں جلنے پر مجبور کرتی تھی۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْھُنَّ ۚ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ۔(002:236)

www.urduchannel.in

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق، نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے۔

تشریح: جسمانی تعلقات قائم کیے بغیر اور حق مہر کے فیصلہ سے پہلے اگر طلاق ہو تو کوئی برائی نہیں اور اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو ضرور کچھ فائدہ دیں

پیغام: اگر عورت سے شادی کرنے کے بعد جسمانی تعلقات قائم نہ کریں اور بغیر حق مہر کے نکاح کریں تو ایسے نکاح کی کیا ضرورت ہے؟ موجودہ اسلامی شریعت کے مطابق شادی کے وقت ہی حق مہر کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو یہ آیت کس شادی کی طرف اشارہ کر رہی ہے؟ ظلم کی شکار عورت کو ظلم سے نجات دلوانے کے لئے اگر کوئی مرد نکاح کر کے اسے طلاق دے تب اس آیت کے مطابق عورت کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر حق مہر دئے طلاق دے سکتے ہیں اور مرد اپنی حیثیت کے مطابق اس کی مدد کریں۔

یہ آیت ان تمام عورتوں کو مخاتب کرتی ہے جنہیں زبردستی شادی کے لئے راضی کیا جاتا ہے اور مرد انجانے میں ان سے شادی کر لیتے ہیں۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ (002:237)

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہو گا۔ ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: ایسی شادی جہاں پر حق مہر کا فیصلہ ہو چکا ہو لیکن جسمانی تعلق قائم نہ ہوئے ہوں ایسی صورت میں حق مہر کا ادھا حصہ دینا چاہئے۔ اگر عورت یا اس کا ولی حق مہر معاف کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں۔ مرد اور عورت کو چاہئے کے اپنا راز ظاہر نہ کریں بے شک اللہ تعالی تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

پیغام: ایسے نکاح اور طلاق کی بہت ساری وجہیں ہیں۔

(1) شادی کے فوراً بعد مرد عورت کی کمزوری ایک دوسرے پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔

(2) ظلم سے نجات دلوانے کے لئے جو شادی وقتی طور پر ہوتی ہے۔

(3) کسی عورت کو اس کی مرضی کے خلاف شادی پر مجبور کیا جائے اور شادی کے بعد اگر اس شخص کو اس بات کا پتہ چلے اور طلاق کی نوبت آجاے تو ان آیتوں کے مطابق قانون لاگو ہو گا۔

www.urduchannel.in

(4) بیمار انسان کسی لالچ یا دباو میں آکر اگر شادی کرے اور عورت کو اس کے بارے میں پتہ چلے تو عورت قانونی طور پر طلاق کی حقدار ہے۔

(5) ہندوستان میں بہت سی جگہوں میں چھوٹی عمر میں شادی ہو جاتی ہے اور بڑے ہونے کے بعد اس کی بدائی یعنی رخصتی کی جاتی ہے ایسی حالت میں اگر بدائی کے وقت کوئی اڑچن آئے تو یہ قانون لاگو ہوگا۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔(002:238)

سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور خدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔

تشریح: انسان کی زندگی ایک نماز ہے اور انسان کی "جوانی" اس کی زندگی کے بیچ کے حصہ میں آتی ہے اور اس وقت انسان زیادہ سے زیادہ گناہ کر بیٹھتے ہیں اس لحاظ سے اس وقت اللہ کے اصولوں کو سختی سے پکڑ کر رکھنا یا اپنانا ہی "بیچ کی نماز" ہے اور اللہ کے اصولوں کے آگے کامیاب رہنے کی کوشش کریں۔

پیغام: قرآن شریف دنیا کے ہر کونے ہر انسان اور ہر دور کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔اس لحاظ سے مسلمان نام کے فرقے کو چھوڑ کر باقی کوئی بھی انسانی تہذیب مسلمانوں کے طریقہ پر نماز نہیں پڑھتی جسے وہ نماز کہتے ہیں اور عبادت کا کوئی خاص طریقہ قرآن شریف میں موجود نہیں ہے۔قرآن شریف ایک مکمل کتاب ہے اس لحاظ سے نماز اللہ کے وہ اصول ہیں جو انسان کو انسانیت محبت اور شانتی کی طرف لے جاتے ہیں اور انسان اسے قبول کرتا ہے یعنی نماز ادا کرتا ہے۔اسلامی اصولوں کے مطابق پانچ وقت کی نماز میں ہر نماز کی اہمیت ہے۔رات اور دن کے حساب سے "بیچ" کی نماز کون سی ہوگی اس کا کوئی خاص ذکر اس آیت میں نہیں ہے تو بیچ کی "نماز" انسانی زندگی کی" **جوانی کے وقت**" کی نشاندہی کرتی ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔(002:239)

اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار پھر جب امن ہو جائے تو جس طریق سے خدا نے تم کو سکھادیا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خدا کو یاد کرو۔

تشریح: اگر انسان غلط کام یا گناہ سے ڈرے تو یقیناً کسی بھی طریقہ سے پیدل یا سواری کے ذریعہ یعنی دھیرے دھیرے یا جلدی امن کی طرف آئے اور امن سکون حاصل ہونے کے بعد اللہ کے اصولوں کو اچھی طرح (مضبوطی) اپنائے جو کے انسان نہیں سمجھتا۔اللہ تعالی نے اسے سچے گیان (علم) سے نوازا ہے

پیغام: سوال یہ آتا ہے کے اسلامی طریقہ سے نماز ادا کرنا یعنی چلتے وقت اور سوار ہو کر نا ممکن ہے تو اس لحاظ سے "بیچ کی نماز" ایک مثال ہے۔انسان کے بیچ والے حصہ کی پرہیز گاری کی اور یہی پرہیز گاری انسان کو امن وسکون عطا کرتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔(002:240)

www.urduchannel.in

اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں ہاں اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام کر لیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔

تشریح: بیوہ کی معاشی ضرورت اگر اس کے خاوند کی دولت سے حاصل ہو تو اسے اس کے حق سے بے دخل نہیں کرنا چاہئے اور انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے عورتوں کو ہر طرح سے حفاظت دینے کی کوشش کریں۔ اگر عورتیں خود نکلنا چاہیں تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو کچھ وہ اپنے لئے اچھا سمجھیں اللہ تعالی طاقت والا اور حکمت والا ہے۔

پیغام: لوگوں کو اپنی موت کا پتہ نہیں ہوتا اس لئے انسان کو چاہئے کہ اپنے جیتے جی اپنی بیوی کے مستقبل کے بارے میں اور اس کی خوراک کی ضرورت کا بندوبست کر جائے اگر بیوہ خوراک، جسم اور تعلیم سے کمزور اور محروم ہو۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭحَقًّا عَلَي الْمُتَّقِيْنَ ۔ (002:241)

اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان نفقہ دینا چاہئے پرہیزگاروں پر (یہ بھی) حق ہے۔

تشریح۔ نیک، پرہیزگار اور اچھا انسان طلاق کے وقت عورت کو نقصان دیے بغیر جتنا ہو سکے فائدہ کے ساتھ طلاق دے۔

نوٹ: یہ قانون عورتوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ (002:242)

اسی طرح خدا اپنے احکام تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

تشریح۔ اللہ تعالی اپنے اصولوں کو اسی طرح لوگوں کو سمجھاتے رہتے ہیں تاکہ لوگ اسے سمجھیں اور اپنائیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَھُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاھُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (002:243)

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں ہی تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل بھاگے تھے تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ مر جاؤ پھر ان کو زندہ بھی کر دیا کچھ شک نہیں کہ خدا لوگوں پر مہربانی رکھتا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

تشریح: لوگوں کو سمجھنا چاہئے کے جب زلزلہ آتا ہے تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ موت کے ڈر سے باہر نکل آتے ہیں۔ اللہ تعالی ان میں سے کچھ لوگوں کو موت کی خندق سے بھی زندہ نکالتے ہیں۔ لوگ اللہ کی اس قدرت کو نہیں پہچان پاتے اور اللہ کی ناشکری کرتے ہیں۔

پیغام: زلزلہ کے وقت دیکھا جاتا ہے کہ ملبے کے نیچے دبے ہوئے بہت سے انسان زندہ نکالے جاتے ہیں اور وہ لوگ ایک چمتکار (معجزہ) کے ذریعہ زندہ بچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالی جسے چاہے موت دے اور جسے چاہے زندگی۔

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (002:244)

www.urduchannel.in

اور خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

تشریح: اور اللہ کی قدرت کو یاد کرتے ہوئے اور اس کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے اپنی ضرورت سے زیادہ نفسانی خواہشات اور گناہ کے کاموں کے خلاف جہاد (جدوجہد) کریں۔

پیغام: انسان کے دل و دماغ کی خواہشات قدرتی ہیں اور جب وہ ضرورت سے زیادہ ہو جاتی ہیں تو انسان کو گناہ کی طرف ڈھکیل دیتی ہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ (002:245)

کوئی ہے کہ خدا کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے میں اس کو کئی حصے زیادہ دے گا۔ اور خدا ہی روزی کو تنگ کرتا اور کشادہ کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

تشریح: اللہ کی قدرت اور اصولوں کا جو بھی احترام کرے اسے ضرور اللہ کی طرف سے شانتی کی زندگی انعام میں ملے گی اور ہم سب انسانوں کو ان کے اصولوں اور قدرت کے دائرے میں رہنا ہوگا۔

پیغام: اللہ تعالی بے نیاز ہے اور وہ انسان سے کچھ نہیں چاہتا۔ انسان جو کچھ کرتا ہے بلاواسطہ وہ اپنے فائدے کے لئے ہی کرتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ (002:246)

بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جائے تو عجب نہیں کہ لڑنے سے پہلو تہی کرو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم راہ خدا میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم وطن سے (خارج) اور بال بچوں سے جدا کر دیئے گئے۔ لیکن جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے۔

تشریح: اللہ کی قدرت سے پھرنے کی ایک بہترین مثال بنی اسرائیل سے لی جاسکتی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر سے کہا کے کسی کو ان کا بادشاہ بنادیا جائے تاکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے جہاد فرض ہونے پر لوگوں کو اسے نبھانے پر شک ظاہر کیا لوگوں نے کہا کہ وہ اللہ کی راہ میں ضرور جہاد کریں گے کیوں کہ وہ اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کردیے گیے ہیں۔ صرف تھوڑے سے لوگوں نے اسے قبول کیا اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

پیغام: شانتی اور سچائی کے لئے جہاد/جدوجہد انسان کا فرض ہے اس کی وجہ سے انسان اچھا شانتی والا اور خوبصورت سماج حاصل کر سکتا ہے۔ انسانوں کے درمیان اللہ کی مرضی سے جو حکومت والے ہیں ان کا کام ہے اللہ کے اصولوں کو انسانی سماج میں ٹھیک طرح سے لاگو کرنا اور انسانی سماج کی بنیاد ہے انسان۔ اس لحاظ سے برائی یعنی گناہ سے جہاد کرنا انسان کا فرض ہے اور اسے اپنے اندر

www.urduchannel.in

سے شروع کرتے ہوئے قانون کے رکھوالوں تک پہونچاتا ہے۔ یاد رکھیں کے ہر قانون اللہ تعالی کی مرضی سے ہی سماج میں لاگو ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی بھی اصول ممکن نہیں۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (002:247)

اور پیغمبر نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ خدا نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے وہ بولے کہ اسے ہم پر بادشاہی کا حق کیوں کر ہو سکتا ہے۔ بادشاہی کے مستحق تو ہم ہیں اور اس کے پاس تو بہت سی دولت بھی نہیں۔ پیغمبر نے کہا کہ خدا نے اس کو تم پر منتخب فرمایا ہے اس نے اسے علم بھی بہت سا بخشا ہے اور تن و توش بھی اور خدا جسے چاہے بادشاہی بخشے وہ بڑا کشائش والا اور دانا ہے۔

تشریح۔ قابل انسان طالوت کو اللہ نے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا اور لوگوں نے اس کی مخالفت کی کیوں کہ طالوت کسی بادشاہ کی نسل سے نہیں تھا اور وہ ایک عام غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ تب نبی نے لوگوں کو طالوت کی قابلیت سمجھائی اور اللہ جسے جتنا چاہے حکمت عطا فرماتا ہے۔

پیغام: آج کے زمانے میں یہ آیت ایک مثال اور سبق ہے۔ حکومت کرنے والوں کی قابلیت ہی اصل ہے۔ خاندانی حیثیت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ حکومت والوں کے اندر گیان سچائی، ایمانداری اور محبت کا جذبہ ہونا چاہئے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ (002:248)

پیغمبر نے ان سے کہا کہ ان کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا جس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی ہوگی اور کچھ اور چیزیں بھی ہوں گی جو موسیٰ اور ہارون چھوڑ گئے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے ایک بڑی نشانی ہے۔

تشریح: نبی نے ان کی بادشاہی کی نشانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ لوگوں کے لئے ایسا وقت آئے گا (صندوق) جس میں اللہ کی طرف سے شانتی اور سچا گیان (سکون) ہو۔ موسیٰ اور ہارون (نبیوں) کی بتائی ہوئی نیک ہدایت جو لوگوں کے لئے فائدے مند تھی اور فرشتوں جیسا گیان اور نیک انسان کے ذریعہ شانتی اور سکون والا سماج قائم ہوگا اگر لوگ اللہ کے اصولوں پر یقین رکھیں اور اسے اپنے اور سماج پر لاگو کریں۔ دھن دولت سے بھرا ہوا صندوق انسان کو لالچی بنا دیتا ہے اور وہ لالچ کے بس میں آکر آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر قرآن شریف جیسی مکمل اور علم سے بھری کتاب انسانوں کے درمیان رہے اور اسے ٹھیک طرح سے سمجھ کر اپنائیں تو سماج میں شانتی قائم ہو جائے گی **"صندوق"** سچا علم اور سکھ شانتی کی نشاندہی کرتا ہے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

www.urduchannel.in

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ (002:249)

غرض جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ خدا ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے جو شخص اس میں سے پانی پی لے گا وہ میرا نہیں اور جو نہ پیئے گا وہ میرا ہے ہاں اگر کوئی ہاتھ سے چلو بھر پانی لے لے۔ تو چند شخصوں کے سوا سب نے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور مومن لوگ جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے تو کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ خدا کے روبرو حاضر ہونا ہے وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے اور خدا استقلال رکھنے والوں کے ساتھ ہے

تشریح: بادشاہ طالوت جب سماج میں گناہوں کو ختم کرنے کے لئے نیک لوگوں کو ساتھ لے کر نکلے تب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی لوگوں کو ازمائے گا نیکی اور بدی کی ایک لکیر (نہر) سے اور جو انسان اس لکیر کے دائرے کو اختیار نہ کر کے بدی کو اختیار کرے گا وہ یقیناً نیک اور پرہیزگار گروہ سے نہیں ہو گا اور نہ وہ شانتی والے گروہ سے ہو گا اور جو اس دائرے کو اختیار کرے گا وہی شانتی کا جیون جیے گا۔ یہ اور بات ہے کے لوگ غلطی (تھوڑا سا پانی پینا) کریں۔ انجانے میں سب انسانوں سے غلطیاں ہوتی ہیں ان میں سے چند کو چھوڑ کر (اولیا اکرام) طالوت اور ان کے نیک لوگوں کا گروہ اس دائرے کے احترام میں رہے اور کامیاب رہے۔ جالوت اور اس کے گنہگار گروہ کا سامنا کرنے کی طاقت حاصل کی اور اللہ کی مدد سے گناہوں سے نجات پائی اور سماج میں گیان اور شانتی کا پیغام پہونچایا۔ اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پیغام: صبر کرنے والے نیک، پرہیزگار، امن وسکون کے پجاری اور سچا علم حاصل کرنے والوں کی اللہ تعالی ضرور مدد کرتے ہیں

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (002:250)

اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل میں آئے تو (خدا سے) دعا کی کہ اے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور لشکر کفار پر فتح یاب کر۔

تشریح: جب نیکی اور شانتی (امن) قائم رکھنے کے مقصد سے طالوت اور اسکے ساتھی جالوت جیسے گنہگاروں کا سامنا کرنے لگے تب طالوت نے اللہ تعالی سے صبر اور کامیاب رہنے کی اور کافروں (اللہ کے اصولوں کو بگاڑنے والے) پر جیت حاصل کرنے کے دعا کی۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ (002:251)

تو طالوت کی فوج نے خدا کے حکم سے ان کو ہزیمت دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور خدا نے ان کو بادشاہی اور دانائی بخشی اور جو کچھ چاہا سکھایا اور خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن خدا اہل عالم پر بڑا مہربان ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: طالوت کے نیک پرہیزگار اور ایمان والے گروہ نے جالوت جیسے شانتی (سکون) بگاڑنے والے گروہ کو ہرا دیا اور داود نے جالوت کو مار ڈالا اور داود کو شانتی والی بادشاہت اور اللہ تعالی کی طرف سے بہت زیادہ علم حاصل ہوا۔ اللہ تعالی انسانی سماج میں سے ہی ایک گروہ سے دوسرے گروہ کو یعنی بدی کو نیکی سے ختم نہ کرے تو دنیا میں اشانتی (بدسکونی) چھا جائے گی۔ حق تو یہ ہے کے سچا گیان ہی انسانی سماج میں شانتی کی بنیاد قائم کر سکتا ہے۔

پیغام: طالوت اور جالوت کی مثال بیان فرما کر اللہ تعالی نے نیک اور پرہیزگار انسانوں کو اپنی مدد کی مثال بیان کی۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔(002:252)

یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں تم بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہو۔

تشریح: جو لوگ اللہ تعالی کی ہدایت اور اصولوں کو ٹھیک پہچانتے ہیں وہ رسولوں کی ہدایت کو پہچان لیں گے اور نیک پرہیزگار گروہ میں شامل ہو جائیں گے اور اپنے گناہوں سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی قسم کھائیں گے اور اسے نبھائیں گے بھی۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۔ (002:253)

یہ پیغمبر جو ہم بھیجتے رہے ہیں ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے گفتگو فرمائی اور بعض کے مرتبے بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کو مدد دی اور اگر خدا چاہتا تو ان سے پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ و قتال نہ کرتے لیکن خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تشریح: ہر رسول کسی نا کسی بات میں افضل ہوتا ہے۔ ان میں کوئی ایسا ہے جو اللہ تعالی کے اصولوں کو گہرائی سے محسوس کرتا ہے (اللہ سے بات کرنا) اور کوئی ایسا ہے جن کا رتبہ دنیا کے لئے ایک مثال قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالی نے عیسیٰ اور مریم کو نیکی اور پرہیزگاری کی مثال بنائی۔ اللہ تعالی نے ان لوگوں کی روح القدس (پاک روح) کی سمجھ دی اور ان کی مدد کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو اس کے بعد لوگوں کے درمیان فساد نہیں ہوتا۔ ثبوت ملنے کے باوجود لوگوں کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے اور کچھ لوگ نیکی، پرہیزگاری اور شانتی کو اپنا کر ایمان والے بنے اور کچھ لوگ فساد کو اپنا کر کافر بنے۔ اگر اللہ تعالی چاہتا تو سارے اختلافات مٹا دیتا اور اللہ تعالی اپنی مرضی سے اپنی قدرت کو چلاتے ہیں۔

پیغام: قدرت نے ہر انسان کو الگ الگ کردار اور شکل عطا کی جس انسان کے اندر گیان ہوتا ہے وہ سماج میں قابل تعریف ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی ہوئی دنیا کے مطابق انسانی تہذیب میں ہر روز نئی نئی ایجادات ہوتی رہیں اور قدرت کے ان اصولوں کے مطابق رسولوں کو بھی قدرت نے تہذیب کے نئے نئے گیان سے واقف کیا۔ اس لئے اس آیت میں کہا گیا ہے "ایک کو

www.urduchannel.in

دوسرے پر فضیلت بخشی"۔اللہ کے اصول ایک ہیں جو پیدائش کی شروعات سے ہی چلے آرہے ہیں اور انسانی سماج میں لاگو ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی شکلیں بدلتی رہی ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَٰعَةٌ ۗ وَٱلْكَٰفِرُونَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۔ (002:254)

اے ایمان والو جو ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرلو جس میں نہ سودا ہو اور نہ دوستی اور نہ سفارش ہو سکے اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں۔

تشریح: اللہ تعالی کی قدرت جو انسان کو ملی اسے صحیح طریقہ سے استعمال کریں اور اسے ایسا نہ استعمال کریں جس سے قدرت کا توازن بگڑ جائے اور دنیا کو خاتمہ کے قریب لائے۔اگر آلودگی کی وجہ سے دنیا ختم ہونے کو آئے تب انسان کا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی سفارشی اور اس کا ذمہ دار ہوگا وہ خود اور ایسا کرنے والا کافر (گنہگار) ہے۔

پیغام: اس آیت کی شروعات میں اللہ کی دی ہوئی قدرت کو بیان کرنے کے بعد قیامت کا ذکر ہے اور یہ صاف طور پر آج کی موجودہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آلودگی کی طرف اشارہ ہے۔ جس رفتار سے انسان اپنی سہولت کے لئے قدرت کو بگاڑ رہے ہیں تو وہ دن دور نہیں جب انسان کی وجہ سے قدرتی توازن بگڑ جائے گا اور قیامت آجائے گی۔

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ۔(002:255)

خدا اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمشہ رہنے والا اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے سفارش کر سکے، جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے اس کی بادشاہی آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں وہ بڑا عالی رتبہ اور جلیل القدر ہے۔

تشریح: وہی پاک پروردگار جو سب سے زیادہ طاقتور ہے اور جو ہر چیز کے اندر موجود رہ کر ہر چیز کو تھام رکھا ہے۔ایٹمی طاقت سے قدرت کی ساری چیزیں ایک شکل اختیار کرتی ہیں یعنی پیدا ہوتی ہیں اور اس طاقت کی وجہ سے وہ چیزیں بکھر کر چور چور نہیں ہوتیں اور یہی طاقت ان تمام چیزوں کو پکڑے ہوئے ہے اور یہی طاقت اللہ کی طاقت ہے اور جو ہر وقت کام کرتی رہتی ہے اور اسے آرام کی ضرورت نہیں اور اسی طاقت سے قدرت کی تمام چیزیں بنتی ہے۔ کوئی بھی نہیں جو اس کی طاقت کے دائرے سے باہر جاسکے، بغیر اس کی اجازت کے ہر گہرے راز کا مالک وہی ہے اور اسے آگے پیچھے کی ساری جانکاری ہے اور وہ طاقت لازوال ،لافانی اور لامحدود ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: اللہ تعالی کے سامنے ہر چیز ظاہر ہے۔ سفارش وہاں ہوتی ہے جہاں سچائی پر شک ہو اور طرف داری کی گنجائش ہو۔ قرآن شریف میں بہت سی آیتیں ہیں جو کہتی ہیں کہ ہر کسی کو اپنے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اس لحاظ سے اور موجودہ خیال کے مطابق سفارش بلکل جائز نہیں لیکن یہ آیت سفارش پر ایک گہرا پیغام دیتی ہے اور وہ یہ ہے کے رسولوں کے بتائے ہوئے راستہ کے ذریعہ انسان کے اعمال کی آزمائش۔ اللہ کے اصولوں کی مثال ہے سفارش۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (002:256)

دین میں زبردستی نہیں ہے ہدآیت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کچھ ٹوٹنے والی نہیں اور خدا سنتا اور جانتا ہے۔

تشریح: مذہب میں کوئی زبردستی نہیں اور بیوقوفی سے سچا علم یقیناً الگ ہے اور جو انسان گناہ کے کام کو چھوڑ کر اللہ کی نیک راہ اختیار کرتے ہیں اپنی مرضی سے وہی سچے، شانتی اور اطمینان والی راہ پر ہیں۔ اور اللہ کی راہ جس کا کوئی جوڑ نہیں اور اللہ سب جانتا ہے۔

پیغام: ہر انسان کا رہن سہن اور خیالات الگ الگ ہوتے ہیں لیکن اللہ اور اس کے اصول ایک ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں اور وہ ہیں محبت، انسانیت، علم، پاکیزگی، عدم تشدد، بھائی چارہ، ایمانداری اور شانتی۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (002:257)

جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست خدا ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تشریح: بیوقوفی کے اندھیرے سے روشن ہدآیت کے ذریعہ ایمان لانے والے لوگوں کو گیان کی روشنی دینے والا اللہ ہے اور پاپی شیطان کا ساتھی کافر جو ایمان والوں کو گیان اور شانتی کی دنیا سے باہر نکال کر پھر اندھیرے میں بھٹکا دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

پیغام: جہالت سے علم، جھوٹ سے سچائی، نفرت سے محبت، گناہ سے نیکی، تشدد سے عدم تشدد اور موہ مایا سے پرہیزگاری بہتر ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (002:258)

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ

www.urduchannel.in

خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجئے۔ یہ سن کر کافر حیران رہ گیا۔ اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تشریح: پیغمبر ابراہیم سے کسی نے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تب ابراہیم نے اپنے رب کے احکام (جلانا اور مارنا) اور قدرت کی کچھ خوبیاں بیان کیں۔ مثال کے طور پر سورج کو پورب سے نکال کر پچھم میں لے جانا اور ساتھ میں یہ ثابت کیا کہ قدرت کو کوئی بھی انسان بدل نہیں سکتا جھگڑا کرنے والے انسان حیران رہ گئے۔

پیغام: دنیا اپنے آپ پر گھومتے ہوئے سورج کے چاروں طرف گھومتی ہے اور اس چکر کی وجہ سے سورج پورب سے نکل کر پچھم کی طرف ڈوبتا ہے۔ لیکن یہ صرف دنیا کے لوگوں کے لئے ہی ہے۔ سورج اپنی جگہ پر قائم ہے اور اسکا نکلنا یا ڈوبنا دنیا کے اپنے آپ پر گھومنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ (002:259)

یا اسی طرح اس شخص کو جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاق سے گزر ہو اس نے کہا کہ خدا اس کو مرنے کے بعد کیوں کر زندہ کرے گا تو خدا نے اس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک پھر اس کو جلا اٹھایا اور پوچھا کہ تم کتنا عرصہ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم خدا نے فرمایا بلکہ سو برس رہے ہو اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ سڑی بسی نہیں اور اپنے گدھے کو دیکھو۔ غرض یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لیے نشانی بنائیں اور ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم ان کو کیوں کر جوڑ دیتے اور ان پر گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: انسان مرنے کے بعد زمین میں سما جاتا ہے اور اس ردو عمل کی وجہ سے انسان کے ذہن میں سوال آتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دوبارہ اسے زندہ کرے گا، موت کے بعد؟ اللہ تعالیٰ انسان کو ایک حالت سے دوسری حالت میں کچھ وقت (سو سال) کے بعد لے آیا اور پھر ایک نئی زندگی دیتے ہوئے نئے حالات اور نئے کردار سے شروعات کا موقعہ دیا اور نئے طریقہ سے کھانا پینا بھی دیا اور نئی ہڈیوں کے ساتھ نیا گوشت اور نیا چہرا بھی دیا۔

پیغام: چاہے جلائیں یا دفنائیں آخر کار انسان کا جسم مٹی ہو جاتا ہے، پھر اس مٹی سے پیڑ پودوں کی خوراک بنتی ہے اور اسی خوراک کو کھا کر مخلوق جیتی ہے۔ اور پھر اس ایک جان سے دوسری جان کی شروعات ہوتی ہے اور یہ چکر پیدائش کی شروعات سے ہی چلا آرہا ہے اور ان حالات کی تبدیلی تمام کائینات کے دائرے میں موجود ہے۔ اس آیت کا دوسرا مطلب بھی ہے کے لاکھوں سالوں تک انسان تہذیب کے دائرے سے باہر تھا اور وہ جنگلی زندگی جیتے تھے۔ تہذیب یافتہ سماجی تہذیب کے فائدے مند اصولوں کے بارے

www.urduchannel.in

میں وہ لوگ نہیں جانتے تھے۔ قدرت نے وقت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ انسان کو تہذیب دی اور تہذیب یافتہ کیا اگر دیکھا جائے کہ انسان تہذیب سے پہلے جنگلی زندگی جیتے تھے یعنی موت کی حالت میں تھے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ تہذیب کی روشنی سے انہیں زندہ کیا گیا۔ اللہ تعالی کے اصولوں میں کوئی غیر عقلی باتیں نہیں ہیں اور نہ یہ آیت کسی کہانی کی بنیاد پر ہے۔ اس آیت میں ایک سائنس راز بھی ہے۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۔ (002:260)

اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیوں کر زندہ کرے گا خدا نے فرمایا کیا تم نے باور نہیں کیا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن اس لیے کہ میرا دل اطمینان حاصل کر لے۔ خدا نے کہا کہ چار جانور پکڑ واور اپنے پاس منگا لو پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھو دو پھر ان کو بلاؤ تو وہ تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔

تشریح: ابراہیم نے اللہ تعالی کی اس حقیقت کی تحقیقات کی اور انہیں اس کی سچائی کا پتہ چلا۔ ہر جان فنا ہونے کے بعد دوسری شکل اختیار کرتی ہے چاہے وہ پنچھی ہی کیوں نا ہو۔ پیدایش کے اصولوں کے تحت ہر چیز کی موت مقرر ہے اور ہر چیز پر حالات کا تغیر ہوتا ہے اور یہ ایک قدرتی اصول ہیں۔ پیغمبر ابراہیم نے عبادت کی اس سچائی کو جاننے کے لئے اور اللہ تعالی نے انہیں انو پرمانو (زرہ) کی گٹھن شیلی (اناثیر میں ظہور ترتیب) کی پہچان دی۔ موت کے بعد ہر چیز کی تبدیلی کے اصول سمجھائے۔

پرندوں کے چار ٹکڑوں کا مطلب ہے چار چا لیکا شکتیاں یعنی چار طاقتیں۔

مَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِىۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۔ (002:261)

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے، وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

تشریح: انسان اپنی ضرورت سے زیادہ خواہشات، لالچ اور حسد کو مسترد کر دے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو ضرورت کے مطابق استعمال میں لائے اور باقی دوسروں کے لئے چھوڑ دے اور قدرت جسے چاہے زیادہ دے اور جسے چاہے کم اور اس کا نتیجہ نیک، اچھا اور برابری کا سماج جس میں نہ غریبی ہوگی اور نہ بھکمری۔ جو لوگ اپنے اعمال اور مال اللہ کی راہ میں یعنی نیکی اور شانتی کے راستہ پر مقرر کرتے ہیں اسکی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں یعنی ایک انسان کے دماغ سے نکلی ہوئی سات قسم کی سوچوں کو ختم کر کے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہوتا ہے جیسے کہ اونچی خواہشات، لالچ، حسد، غرور، نفرت، نشہ اور غصہ (کسی بھی چیز کا ہو یعنی ہوس، دولت، یا شہرت)۔ ان سات قسم کی بری انسانی فطرت میں سو طرح کی برائیاں موجود ہوتی ہیں اور انہیں چھوڑنا یعنی اللہ کی راہ پر خرچ کرنا ہے اور اللہ جسے چاہے اپنے خزانے سے بڑھا کر یا گھٹا کر دیتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: ہندی میں ایک کہاوت ہے "گنگا جل سے گنگا پوجا" ٹھیک اسی طرح دنیا کی ہر چیز اللہ کی ہے اور اللہ کی چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے اصولوں میں ایک گہرا راز چھپا ہوا ہے۔ انسان کے دائرۂ اختیار میں جو کچھ ہے وہ اسے اپنا سمجھنے لگتا ہے اور اس لالچ میں رہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دنیاوی چیزوں کو اپنے اختیار میں رکھنے کی کوشش کرنے لگتا ہے اس انسانی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے اس آیت میں کہا گیا ہے کے "اللہ کی راہ میں خرچ کرو" یعنی اپنے مال و دولت کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال کو بھی اللہ کی راہ میں مقرر کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالی نے انسانوں کو دو پیغام دیے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (002:262)

جو لوگ اپنا مال اللہ کے راستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا احسان رکھتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس تیار ہے اور نہ ان کو کچھ خوف ہوگا اور نہ غمگیں ہوں گے۔

تشریح: جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور کسی کو تکلیف نہیں دیتے ان کو نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم یعنی شانتی والی زندگی

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًىؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۔ (002:263)

جس خیرات دینے کے بعد ایذا دی جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور در گزر کرنا بہتر ہے اور خدا بے پرواہ اور بردبار ہے۔

تشریح: لوگوں کا دل دکھانے سے بہتر ہے ان سے اچھی طرح اور نرمی سے پیش آئیں اور در گزر کریں اللہ تعالی کو کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان کے نیک اعمال ہی انسان کو فائدہ دیتے ہیں اور اللہ سب دیکھتا جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰىۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (002:264)

مومنو! اپنے صدقات احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کر ڈالے۔ یہ لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کر سکیں گے اور خدا ایسے ناشکروں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تشریح: نیک انسان کبھی بھی اچھا کام کر کے احسان نہیں جتاتا کچھ انسان اپنے گھمنڈ کے سبب اور دِکھاوے کے لئے اپنی دولت خرچ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کردار کسی کے لئے فائدے مند نہیں ہوتا اور ایسے لوگ نیک راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ (002:265)

www.urduchannel.in

اور جو لوگ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور خلوص نیت سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو جب اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر مینہ نہ بھی پڑے تو خیر پھوار ہی صحیح اور خدا تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: جو انسان دل سے نیکی، پرہیز گاری اور شانتی والی زندگی اختیار کرتے ہیں اور اپنی کمائی ہوئی دولت، شہرت اور عزت کو سماج اور انسانیت کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے ہیں ان کا رتبہ سماج میں اور اللہ کے دربار میں اونچی حیثیت کا حق دار ہے اور اللہ سارے کام دیکھ رہا ہے۔ مثال کے طور پر اونچی زمین میں اونچی فصل کی پیداوار۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۔ (002:266)

بھلا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور اس کے لئے ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا آ پکڑے اور اس کے ننھے ننھے بچے بھی ہوں تو اس باغ پر آگ کا بھرا ہو بگولا چلے اور وہ جل جائے؟ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔

تشریح: لوگ ایسا کبھی بھی نہ چاہیں گے کہ ان کا بسا بسایا گھر، زمین، یا کاروبار اجڑ جائے۔ انسان جو کام کرتا ہے اسے اسی کا نتیجہ ملتا ہے اور اللہ تعالی اس طرح اپنی آیتیں بیان کر رہا ہے۔

پیغام: گناہ سے کمائی ہوئی دولت سے جتنا بھی عیش و آرام اور خوبصورت زندگی بسانے کی کوشش کیوں نہ کر لے وہ کبھی نہ کبھی ضرور اللہ کی پکڑ میں آئے گا۔ گناہ سے کمائی ہوئی دولت کا نتیجہ اسے بڑھاپے میں بھی مل سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بچے، اچھا گھر بار اور اچھا کاروبار ہونے کے باوجود اسے گناہ کا نتیجہ ضرور ملتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۔ (002:267)

مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور وہ چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے خرچ کرو اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ بجز اس کے کہ لیتے وقت آنکھیں بند کر لو ان کو کبھی نہ لو اور جان رکھو کہ خدا بے نیاز (اور) قابل ستائش ہے۔

تشریح: نیک انسان اپنی کمائی اور اللہ کی دی ہوئی حالت میں خوش رہ کر اسی میں گزارہ کرتے ہیں اور یہی اللہ کا حکم ہے اور جو خود کو ناپسند ہو وہ دوسروں کے لئے خرچ نہ کریں۔ دوسروں کو یا سماج کو کچھ دیتے وقت اندھے نہ بنیں بلکہ سماج کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے اور اپنی حیثیت کے مطابق ان کی مدد کریں۔ اللہ تعالی کسی کا محتاج نہیں۔ انسان کی خیرات میں انسان کو برابر کا حصہ ملے گا۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (002:268)

www.urduchannel.in

اور شیطان کا کہانہ مانناوہی تمہیں تنگ دستی کاخوف دلاتااور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتاہےاور خدا تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتاہےاور خدا بڑی وسعت والااور سب کچھ جاننے والا ہے۔

تشریح: انسان کے اندر کا شیطان ہمیشہ اسے پاپ اور گناہ پر بہکاتا رہتا ہے۔اور اللہ والا ضمیر انسان کو نیکی، پرہیز گاری، معافی، محبت، انسانیت اور شانتی پر قائم رہنے میں مدد فرماتاہےاور یہ ضمیر اللہ کا ہے جو ہم سب سے زیادہ عقلمند ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۔(002:269)

وہ جس کو چاہتاہے دانائی بخشتاہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

تشریح: وہ پاک ضمیر جو انسان کو سوجھ بوجھ اور گیان دے کر اس کو اچھائی، ترقی، اور شانتی بخشتے ہیں اور سچا علم پاک ضمیر والے ہی سمجھتے ہیں اور ایسا ضمیر اللہ والوں کا ہوتا ہے۔ سچا علم اور شانتی دنیا کی سب چیزوں سے افضل ہے۔

وَمَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۔(002:270)

اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا کوئی نذر مانو خدا اس کو جانتاہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

تشریح: انسان کے سارے کاموں کا نتیجہ ان کے سامنے آتاہے اور ظلم کا نتیجہ آخر میں برا ہوتا ہے۔

پیغام: کاموں کا دارومدار نیت پر ہے یعنی انسانی کردار اور کام انسان کے خیالات پر منحصر کرتا ہے۔اسلئے جو انسان خرچ کرتا ہے اسکا طریقہ یا نیت صحیح نہ ہو اس کا علم بھی قدرت کے پاس ہے۔ ظالم اور بد اخلاق کو اللہ تعالی کی مدد حاصل نہیں ہوتی۔

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔(002:271)

اگر تم خیرات ظاہر کرو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور تمہارے گناہوں کو بھی دور کردے گا اور خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔

تشریح: نیک کام خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔انسان اگر اپنی نیکی خود ظاہر کرے تو وہ گھمنڈ میں شمار ہوتی ہے۔اس لئے اچھا کام کرو اس کا نتیجہ خود بخود سامنے آجائے گا۔ نتیجہ کی امید میں ڈھول پیٹنے والا مغرور ہے۔اگر انسان صدقہ یا خیرات ظاہر کئے بغیر چھپا کر کردے تو یقیناً خیرات لینے والے کی عزت کی حفاظت ہو گی اور اللہ انسانوں کے تمام اعمالوں کی خبر رکھتے ہیں۔لوگوں کے اندر ایمان دری، صحیح طریقہ سے زکوۃ ادا کرنا، روزہ کی پابندی، سماج میں اونچ نیچ یا بھید بھاؤ نہ رہے تو یقیناً انسانی سماج میں خیرات کی ضرورت نہیں رہے گی۔اسکے ساتھ ساتھ انسان اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کو چھوڑ دے تو یقیناً سماج میں اقتصادیات کا توازن نہیں بگڑے گا۔ قرآن شریف لوگوں کو بھیک مانگنے پر مجبور نہیں کرتا۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ إِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔(002:272)

www.urduchannel.in

تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور تم جو مال خرچ کروگے تو اس کا فائدہ تمہیں کو ہے اور تم تو جو خرچ کروگے خدا کی خوشنودی کے لئے کروگے اور جو مال تم خرچ کروگے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا۔

تشریح: کوئی کسی کے اعمال کا ذمہ دار نہیں اور نیکی کے راستہ میں کسی کو لا کھڑا کرنا بھی کسی کی ذمہ داری نہیں یہ اللہ کا کام ہے۔ انسان کے اچھے کام کا نتیجہ اسے خود ملتا ہے۔ انسانوں کو چاہئے اللہ کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اپنے اعمال کو قائم رکھیں اور یہ انسان کا حق بھی ہے جو کبھی بے کار نہیں جاتا۔

پیغام: انسان کے اندر یہ ایک قدرتی فطرت ہے کہ وہ اپنے آپ کو، اپنے خیالات اور اپنی پسند کو سب سے اعلیٰ اور عمدہ سمجھتا ہے یہاں تک کہ ماں بیٹے کے خیالات بھی ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے۔ اور ان سارے اختلافات کے باوجود انسان آپس میں مل جل کر رہتے ہیں اور یہی اللہ کا دیا ہوا انسانی سماج ہے۔ اس لئے اس آیت میں صاف طور پر لکھا ہے "کسی کے کام کی ذمہ داری کسی پر نہیں رکھی گئی "یعنی پوری طرح سے جمہوریت۔ انسان کا کام ہے نیکی اور سچائی کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے دوسروں کو اس کا فائدہ سمجھا دینا، باقی اللہ تعالی کی مرضی۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔(002:273)

تو ان حاجت مندوں کے لئے جو خدا کی راہ میں رکے بیٹھے ہیں اور ملک میں کسی طرف جانے کی طاقت نہیں رکھتے یہاں تک کہ نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو۔ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے اور تم جو مال خرچ کروگے کچھ شک نہیں کہ خدا اس کو جانتا ہے۔

تشریح: بوڑھے اور اپاہج جو مانگ نہیں سکتے اور مجبور ہیں، نادان ایسے لوگوں کی مجبوری کو محسوس نہیں کر سکتے لیکن اچھے، نیک اور پرہیزگار لوگ ان کی حالت کو محسوس کر لیتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (002:274)

جو لوگ اپنا مال رات، دن اور چھپے کھلے راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس اور ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔

تشریح: جہاں اور جس طریقہ سے وہ خرچ کرتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے اور ان کے لئے بے خوف اور شانتی والی زندگی ہے۔

پیغام: کسی بھی خیرات میں خیرات دینے والے کی نیت چھپی رہتی ہے اور خیرات ظاہر ہو جاتا ہے۔ نیت اور خیرات دونوں کا مقصد ایک ہونا چاہئے، چاہے وہ دن کے اجالے میں کی جائے یا رات کے اندھیرے میں یعنی خوشحالی کا وقت ہو یا تکلیفوں کے وقت۔ سکھ ہو یا دکھ اپنی نیت اور نیک اصول کو کبھی بھی بدلنے نہ دیں۔

www.urduchannel.in

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (002:275)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ بنادیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ بیچنا بھی ویسا ہی ہے جیسے سود لینا حالاں کہ سود کو حرام کیا تو جس کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد اور جو پھر لینے لگے گا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں گے۔

تشریح: جو کمائی کسی کی مجبوری کے تحت ہو وہ سود ہے اور کاروبار سے کمایا ہوا نفع فائدہ ہے۔ کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اقتصادی فائدہ کرنے والے لوگ (سود کھانے والے) گنہگار ہیں۔ اور انہیں اللہ کی طرف سے برا نتیجہ۔ اللہ تعالی نے سود کو حرام اور کاروباری فائدے (نفع) کو حلال کیا جو اس بات سے بے خبر تھے اسے جاننے کے بعد اگر یہ کام کریں تو سود ان پر حرام ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۔ (002:276)

خدا سود کو نابود کرتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گنہگار سے محبت نہیں رکھتا۔

تشریح: کسی کی مجبوری میں مدد کرنا صدقہ ہے اور اللہ اس کی اجازت دیتا ہے۔ کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر سود کمانے والے ناشکرے اور گنہگاروں کو اللہ تعالی کے ذریعہ دی ہوئی شانتی اور دعا حاصل نہیں ہوتی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (002:277)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے

تشریح: جو لوگ نیکی، پرہیزگاری، محبت، معافی اور انسانیت کو اپناتے ہیں یعنی نماز پر قائم رہتے ہیں اور سماج کی ترقی کے لئے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ایسے لوگ ہر خوف اور ہر غم سے آزاد ہوتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں نیکی، ایمان اور نماز، ان تینوں کو انسان کے لئے فرض بتایا گیا ہے۔ اور ان تینوں میں ایک گہرا رشتہ ہے۔ انسان کا ضمیر جب محبت، علم اور بھائی چارہ سے بھر جاتا ہے تب وہ پرہیزگار ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد جب وہ اللہ کے اصولوں کے سامنے پوری طرح سے جھک جاتا ہے یعنی ان اصولوں کو پوری طرح اپنے اوپر لاگو کرتا ہے تب اسکی نماز ہوتی ہے۔ غیبی طاقت جسے لوگ اللہ یا ایشور کہتے ہیں اسے احساس کرتے ہوئے اللہ تعالی کی سچائی کو محسوس کرتا ہے تب وہ ایمان لاتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ (002:278)

مومنو! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔

www.urduchannel.in

تشریح: انجانے میں اگر کوئی کسی کی مجبوری میں مدد کرے اور فائدے کی امید رکھتا ہو تو اس کی حقیقت جاننے کے بعد اسے چھوڑ دیں ایسے لوگ ہی ایمان والے ہیں۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۔ (002:279)

اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے اور اگر توبہ کر لوگے اور سود کو چھوڑ دو گے تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کو نقصان اور نہ تمہارا نقصان۔

تشریح: جو ایسا نہ کرے اور کسی کی مجبوری سے معاشی فائدہ اٹھاتا رہے وہ ایمان والوں سے لڑائی کے لئے تیار رہے کیونکہ مجبور انسان کو ظلم سے نجات دلوانا ایمان والوں کا فرض ہے چاہے اسکے لئے اسے لڑنا ہی کیوں نہ پڑے اور جو لوگ توبہ کریں ان کے اچھے کاموں کا نتیجہ اچھا ہی ملے گا۔

پیغام: اس آیت میں اللہ اور رسول کے ساتھ لڑائی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آج کی دنیا میں رسول موجود نہیں ہے اور قرآن کی کوئی بھی آیت باطل نہیں ہو سکتی تو اس لحاظ سے اس آیت میں "رسول" کا مطلب "وہ لوگ" یعنی جنہوں نے رسول کے ذریعہ اللہ کی ہدآیت پائی اور اسے اپنایا۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (002:280)

اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو آسانی تک مہلت دو اور اگر بخش ہی دو تو تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو۔

تشریح: مجبور انسان کو سہولت سے قرض اتارنے میں مہلت دو۔ قرض کو خیرات سمجھ کر چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے۔ صاحب علم اور نیک انسان دوسروں کی تکلیف اور مجبوری کو محسوس کر سکتے ہیں۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ (002:281)

اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم خدا کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تشریح: ہر انسان کو اپنے کام کا نتیجہ خود بھگتنا پڑتا ہے۔ انسان کو اس کی تکلیفوں والی موت سے ڈرا کر اس کے اعمال کو نیکی کی راہ پر چلانا ہوگا اور اللہ کا عدل وانصاف ہر انسان کے لئے یکساں ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۗ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۗ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۚ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ

www.urduchannel.in

عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَكۡتُبُوۡهَا‌ ؕ وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ‌ ۖ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌۢ بِكُمۡ‌ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ‏ ۔ (002:282)

مومنو: جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم میں انصاف سے لکھے نیز لکھنے والا جیسا اسے خدا نے سکھایا ہے لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے اور جو شخص قرض لے وہی دستاویز کا مضمون بول کر لکھوائے اور خدا سے کہ اس کا مالک ہے خوف کرے اور زر قرض میں سے کچھ کم نہ لکھوائے اور اگر قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو کہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اسے یاد دلادے گی اور جب گواہ طلب کئے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس کے لکھنے لکھانے میں کاہلی نہ کرنا۔ یہ بات خدا کے نزدیک نہایت قرین انصاف ہے اور شہادت کے لیے بھی یہ بہت درست طریقہ ہے اس سے تمہیں کسی طرح کا شک وشبہہ بھی نہیں ہوگا۔ ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو تو اگر دستاویز نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور جب خرید وفروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو اور کاتب دستاویز اور گواہ کسی طرح کا نقصان نہ کریں۔ اگر تم ایسا کرو تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور خدا سے ڈرو اور وہ تم کو سکھاتا ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح۔ قرض کے لین دین میں لکھنا ضروری ہے اور یہ ایمان کی نشانی ہے۔ اس لکھنے کو قرض لینے والا، قرض دینے والا اور قرض لکھنے والا حق کے ساتھ اسکا احترام کرے۔ اور جو لکھنے سے مجبور ہو وہ اپنا گواہ مقرر کرے اور حق کے ساتھ لکھوائے اور دو مردوں کو گواہی کے لئے مقرر کرے اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہی کے لئے مقرر کریں۔ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر کیا گیا ہے وہ کیوں؟ کیا عورتیں کم دیکھتی ہیں، کم سنتی ہیں یا ذہنی طور پر مردوں سے کمزور ہیں؟ نہیں! بلکہ عورتیں قدرتی طور پر مردوں سے زیادہ جذباتی اور رحم دل ہوتی ہیں اور گواہی کے وقت جذبات میں بہہ کر اگر وہ انصاف سے ہٹ جائیں تو حق گمراہ ہوگا۔ اسلئے ایک مرد کے بدلے دو عورتوں کی گواہی کا ذکر کیا گیا ہے۔ گواہ حق پر گواہی دینے سے انکار نہ کریں اور نہ ڈریں ۔نقد بیچنے اور خریدنے پر بھی گواہی مقرر کر لیا کریں۔ لکھنے والے کو یا گواہی دینے والے کو ڈرانا یا دھمکانا سخت گناہ ہے۔

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمۡ تَجِدُوۡا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ ؕ فَاِنۡ اَمِنَ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا فَلۡيُؤَدِّ الَّذِى اؤۡتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكۡتُمُوا الشَّهَادَةَ ‌ؕ وَمَنۡ يَّكۡتُمۡهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُهٗ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ۔ (002:283)

اور اگر تم سفر پر ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو کوئی چیز رہن رکھ کر قرض لے لو اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے تو امانتدار کو چاہیئے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کرے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے اور دیکھنا شہادت کو مت چھپانا جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہوگا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

تشریح: اگر کوئی سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ ہو تو کوئی چیز رہن گروی رکھ کر قرض دیا کریں۔ ایک دوسرے پر بھروسہ رکھیں اور ایمانداری کے ساتھ امانت لوٹا دیں۔ اور اللہ سے ڈرو جو سب کا رب ہے اور اللہ سب جاننے والا سننے والا ہے۔

www.urduchannel.in

ان ساری آیتوں کا پیغام: 283/282/281/280 میں دو قسم کے انسان قرض لیتے ہیں ایک مجبور انسان دوسرا اپنی خواہشات سے مجبور ہو کر۔ جو مجبوری سے قرض لیتے ہیں اگر اس قرض سے ان کی مجبوری سے نجات حاصل ہوتی ہے تو یقیناً قرض لینے والے کو ایک مقرر وقت تک قرض ادا کر دینا چاہئے اور اگر قرض لینے والے کی مجبوری دور نہیں ہوئی ہو تو قرض دینے والے کو خیرات سمجھ کر چھوڑ دینا چاہئے۔ مگر وقت بہ وقت اسے یاد دلاتا رہے تا کہ قرض لینے والا اسکو عادت نہ بنالے۔ قرض دینے والا قرض لینے والے کو یاد دلاتا رہے اور یاد دلاتے وقت حد سے آگے نہ بڑھے تا کہ زیادتی نہ ہو۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (002:284)

جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا پھر وہ جسے چاہے مغفرت کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: کائنات کی ساری چیزیں اللہ تعالی کے اختیار میں ہیں اور وہ انسان کے دلوں کا حال بھی جانتا ہے چاہے وہ چھپا ہوا ہو یا ظاہر۔ اللہ سزا اور جزا کا مالک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ (002:285)

رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی یہ سب خدا پر اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اِن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے سنا اور قبول کیا اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

تشریح: رسولوں نے اللہ کے اصولوں اور انکی دی ہوئی قدرت کو محسوس کیا، پہچانا، اپنایا اور ایمان لائے اور لوگوں کے اس احساس کو بیان کیا اور جن لوگوں نے اسے اپنایا وہ مومن ہوئے اور یہ لوگ اللہ اور ان کے تمام فرشتوں (قدرت کا ہر پہلو) اور ہدآیت والی کتابوں اور ان کتابوں کو بیان کرنے والے رسولوں پر ایمان لائے اور وہ ان تمام رسولوں (سچائی بتانے والوں) میں کوئی فرق نہیں رکھتے۔ رسولوں نے لوگوں کو سمجھایا اور نیک ایمان والے لوگوں نے سنا اور اسے اپنایا اور اپنی عملی زندگی میں اسے لاگو کیا۔ نیک لوگ ہی اللہ تعالی کے اصولوں پر چلتے ہیں اور اس کی قدرت کا لطف اٹھاتے ہیں۔

پیغام: سارے رسولوں نے نسل در نسل ایک ہی ہدایت لوگوں کے درمیان پھیلائی اور لوگ نے گم راہ ہو کر رسولوں کے نام پر الگ الگ فرقوں میں بٹ گئے۔ لوگوں کے درمیان اس فرقہ بندی کو مٹانے کے لئے قرآن شریف کی اس آیت کے ذریعہ تمام رسولوں پر ایمان لا کر فرقہ بندی جیسے گناہ سے انسانی سماج کو نجات دلانے کا پیغام لوگوں کو دیا گیا۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (002:286)

www.urduchannel.in

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برا کرے گا تو اسے نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھ اور ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔

تشریح: اللہ تعالی کسی بھی مخلوق کو اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور ہر انسان اپنی اچھائی اور برائی کا خود ذمہ دار ہے۔ انسان یہ قسم کھائے اور دعا کرے کہ انجانے میں کوئی غلطی ہو تو اس کو معاف کیا جائے۔ ہم پر وہ جہالت کا بوجھ نہ ڈالا جائے جو غیر تہذیب یافتہ لوگوں پر ڈالا گیا تھا۔ ہماری حیثیت اور طاقت کے مطابق ہمیں چلاو اور ہمیں گنہگاروں پر فتحیاب کرو اور گناہ سے پاک سماج بنانے میں ہماری مدد کرو۔

پیغام: انجانے میں جو بھول ہوئی ہو اسے غلطی کہتے ہیں اور وہ معافی کا حق رکھتی ہے اور جو جان بوجھ کر غلطی کرتے ہیں اسے گناہ یعنی پاپ کہتے ہیں اور اسکی کوئی معافی نہیں ہوتی۔

www.urduchannel.in

سورۃ آلِ عمران

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۔ (003:001)

الم ۔

تشریح: الف لام میم۔اللہ ہی وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے۔

اس کی تفصیل سورہ بقر میں ہے۔

اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَـىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۔(003:002)

خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، زندہ ہمیشہ رہنے ولا۔

تشریح: اللہ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا حقدار نہیں ہے وہ لازوال، لافانی اور لا محدود ہے اور سب کا نگہبان بھی ہے۔

پیغام: سائنس داں اللہ کا لا محدود، لافانی اور لازوال وجود ثابت کر چکے ہیں۔ایٹم کی اندر کی طاقت جو قدرت کے ہر زرے میں موجود ہے اور تبدیلی خاتمہ اور تخلیق کا مالک ہے۔اس کی کوئی شکل نہیں مگر اس کے ذریعہ ہر شکل کی تخلیق ہوتی ہے۔تمام چیزوں کا نگہبان ہے صرف اور صرف اسی کی پوجا یعنی عبادت چھوڑ کر کسی کی عبادت انسان کا وہم ہے۔

نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ۔ (003:003)

اس نے تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل نازل کی۔

تشریح: سچائی اور علم کی روشنی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی بات کو کتابی شکل دی یعنی انسان کو سکھ شانتی کے ساتھ جینے کی ترکیب دی اور اللہ کی مرضی سے انسانوں نے اسے قرآن شریف، انجیل، اور توریت کا نام دیا۔

پیغام: علم، زبان اور سکھ شانتی کے ساتھ جینے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو دیا۔

مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۔ (003:004)

لوگوں کی ہدایت کے لئے اور پھر قرآن جو حق اور باطل کو الگ الگ کر دینے والا ہے نازل کیا، جو لوگ خدا کی آیتوں سے ان کار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا، اور خدا زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔

تشریح: انسانوں کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ انسانوں کو ہدایت کرتے ہیں (یعنی انسانوں کے ذریعہ اپنے قانون لاگو کرتے ہیں قرآن شریف کے ذریعہ)اور جو انسان اللہ تعالیٰ کے اصولوں کا ان کار کرتے ہیں ان کے لئے یقیناً بے چینی کی سخت تکلیفیں ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخۡفٰى عَلَيۡهِ شَىۡءٌ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۔(003:005)

www.urduchannel.in

کوئی چیز اس خدا سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

تشریح: جب اللہ تعالیٰ سے ہی (یعنی ایٹومک طاقت) کائنات کی ساری چیزیں بنتی ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں رہ سکتی۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (003:006)

وہی تو ہے جو جیسی چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تشریح: عورت کے پیٹ میں قدرتی طور پر بچہ اپنی شکل اختیار کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ تر بچے ایک دوسرے کی شکل سے الگ ہوتے ہیں۔

پیغام: ہر شکل کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اس کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں اللہ کے ذریعہ ہی تخلیق، تبدیلی اور خاتمہ ہوتا ہے اور ہر رد و عمل کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڣ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ڤ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ (003:007)

وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کی اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں حالاں کہ مراد اصلی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو لوگ علم میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے۔ یہ سب ہمارے پروردگا کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو عقلمند ہی قبول کرتے ہیں۔

تشریح: وہی اللہ جس نے اپنے اصولوں کو کتابی شکل میں انسانوں کے درمیان موجود رکھا اور دنیا میں کچھ قدرت جو انسانوں کے سامنے ظاہر ہے اور کچھ قدرت ایسی ہے جو انسان کے لئے راز ہے۔ جن کے دلوں میں کدورت ہے وہ اللہ کے قدرتی رازوں سے انسان کو دھوکا دیتے ہیں محض فساد اور اپنا معاشی فائدہ پانے کے لئے۔ حقیقت تو یہ ہے کے ان ساری باتوں کی سچائی اللہ تعالیٰ جانتے ہیں عالم اس پر ایمان (یقین) رکھتے ہیں اور اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں اسے نافذ کرتے ہیں اور نیک انسان سچے علم کو اللہ کی قدرت سمجھتے ہیں۔

پیغام: اگر قرآنی آیتیں سارے انسانوں کے لئے ہیں تو صاف مضبوط آیتیں اور متشابہ آیتیں قرآن میں کیوں ہیں؟ اگر متشابہ آیتیں صرف سائینسدانوں کے لئے ہیں تو عام انسان کس طرح اس سے فائدہ حاصل کرے گا اور اگر یہ عام لوگوں کے لئے نہیں ہے تو کیوں قرآن شریف میں کہا گیا ہے کہ " **انسانوں کے لئے قرآن آسان کیا گیا ہے اور اسے سمجھ کر پڑھیں** " یہ آیت پوری طرح سے اللہ کی " **قدرت کی طرف اشارہ کرتی ہے** " جس کا کچھ حصہ انسان کی جان کاری میں ہے اور کچھ یعنی زیادہ سے زیادہ حصہ ابھی تک راز ہے۔

www.urduchannel.in

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔(003:008)

اے پروردگار! جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما۔ تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

تشریح: لوگ دعا کریں کہ حقیقت کو سمجھنے اور محسوس کرنے کے بعد بھٹک نہ جائیں اور اللہ اپنے پاس کی حقیقت کی جان کاری ہمیں دیں اور ہم پر رحم کریں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔(003:009)

اے پروردگار تو اس روز جس میں کچھ شک نہیں سب لوگوں کو جمع کر لے گا۔ بیشک خدا خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

تشریح: اے ایشور/اللہ آپ ضرور لوگوں کو گنہگاروں کے خلاف اکٹھا کروگے جس پر کوئی شک نہیں اور یہی اللہ کا وعدہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۔(003:010)

جو لوگ کافر ہوئے نہ تو ان کا مال ہی خدا سے ان کو بچا سکے گا اور ان کی اولاد ہی اور یہ لوگ آتش کا ایندھن ہوں گے۔

تشریح: کافر یعنی اللہ تعالی کے حکم کو ٹھکرا کر گناہ کرنے والوں کی دولت اور ان کی اولاد اللہ کی دی ہوئی شانتی حاصل کرنے میں کام نہ آئے گی اور یہ بے چینی کے جہنم کا ایندھن ہیں۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔(003:011)

ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا، جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی تو خدا نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب میں پکڑ لیا تھا اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

تشریح: مصر کے بادشاہ فرعون کی دولت اور اس کی مغروریت اسے شانتی نہیں دلا سکی اور اس سے پہلے والے مغرور دولت مندوں کو بھی ان کی دولت انہیں سکون حاصل کروانے میں ناکام رہی۔ ایسے لوگوں نے اللہ کی قدرت (نیکی، محبت، پرہیزگاری، عدم تشدد اور شانتی) کو جھٹلایا تو اللہ نے انہیں بے چینی یعنی بد سکونی کے عذاب سے گھیر لیا۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۔(003:012)

کافروں سے کہہ دو کہ تم عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہان کے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کے حکموں کو ٹھکرانے والے (کافر) جان لیں کے انہیں ضرور بے چینی کی تکلیفوں سے گزرنا ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُـؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۔(003:013)

www.urduchannel.in

تمہارے لیے دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ گئے نشانی تھی، ایک گروہ خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ ان کو اپنی آنکھوں سے دگنا مشاہدہ کر رہا تھا اور خدا اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے، جو اہل بصارت ہیں ان کے لئے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے۔

تشریح: انسانوں کے درمیان دو طبقے (گروہ) ہیں ایک نیک، پرہیز گار، محبت، انسانیت اور شانتی چاہنے والوں کا گروہ جو ہمیشہ سماج میں اچھائی قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور دوسرا گروہ جو ہمیشہ اسے بگاڑنے میں لگا ہوا ہے۔ نیک گروہ کبھی کبھی کافروں کی طاقت کو اپنے سے دوگنا سمجھتے ہیں اللہ کی مدد ہمیشہ نیکوں کے ساتھ ہے۔ پاک ضمیر والے انسان اس بات کو محسوس کر سکتے ہیں۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۔ (003:014)

لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔

تشریح: لوگوں کے لئے پسندیدہ چیزوں کی محبت، عورت، کمانے والی اولاد، دولت، گاڑیاں (گھوڑے) اور اچھی آمدنی (چوپائے اور کھیتی) یہ لوگوں کی دنیاوی چاہت ہے لیکن شانتی کی طرف لوٹنے کا ٹھکانا صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

پیغام: یعنی قدرت ہی انسانوں کو سکھ شانتی اور سکون دیتی ہے۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۔ (003:015)

ان سے کہو کہ کیا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو؟ جو لوگ پرہیز گار ہیں ان کے لئے خدا کے ہاں باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور خدا کی خوشنودی اور خدا اپنے نیک بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: نیک لوگ اچھی باتیں لوگوں کو بیان کریں اور پرہیز گاری، محبت کرنے والوں کے لئے شانتی والی زندگی اور آرام والی موت کے بعد روح کی تسلی کی جس کے نیچے سکون کی بنیاد (نہر) اور نیک ساتھی اور قدرت کی رضامندی اور تمام مخلوق قدرت کے دائرے میں ہے یعنی اللہ کی نگاہ میں ہے۔

پیغام: قرآن شریف صرف مردوں کے لئے نہیں ہے اسلئے "صحبت کے لئے عورتیں اور جنت میں پاکیزہ بیویاں" ان ساری باتوں کا ایک الگ مقصد ہے جو آیتوں کے معنٰی میں ہم (**سدھارتھ چٹرجی**) بیان کر چکے اور یہ اس لئے کہ سماج میں مردوں کی حکومت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ دنیا میں مرد اپنی طاقت کا غلط استعمال نہ کریں۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (003:016)

جو خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

www.urduchannel.in

تشریح: کچھ لوگ کچھ نیک کام کرنے کے بعد دعوی کرتے ہیں کے وہ ایمان لاچکے اور نیک بن گئے اور تکلیفوں کے عذاب سے نجات کی امید رکھتے ہیں۔

پیغام: ایسے لوگ دعا کرتے ہیں گناہ سے نجات اور شانتی والی زندگی کی۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ۔ (003:017)

یہ وہ لوگ ہیں جو صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔

تشریح: صبر کرنے والے، سچائی کی راہ پر چلنے والے، اللہ کے اصولوں کی فرمانبرداری کرنے والے، سماج کے لئے محنت اور دولت خرچ کرنے والے اور سچائی جاننے سے پہلے کئے گئے (پچھلی زندگی) گناہ کی بخشش چاہنے والے۔

پیغام: اس آیت میں "پچھلی رات کے اندھیرے" کے ساتھ انجانے میں کی گئی ان غلطیوں کا موازنہ کیا گیا ہے جن کا احساس لوگوں کو ہو چکا ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (003:018)

خدا اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تشریح: قدرت اور عالم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں یعنی ہر پہلو کا مالک اللہ تعالی ہے۔ تمام چیزوں کو قائم رکھنے والی طاقت (ایٹومک طاقت) اسی کی ہے۔ اور اس کے اصولوں کے علاوہ دوسرا کوئی اصول نہیں ہے۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (003:019)

دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔ اور جو شخص خدا کی آیتوں کو نہ مانے تو خدا جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح: بے شک اللہ کے نزدیک ان کے اصولوں کے آگے گردن جھکا کر امن و چین، محبت، انسانیت، نیکی، عدم تشدد اور پرہیزگاری کو اپنانا ہی سچا دین ہے یعنی "اسلام" اور اللہ تعالی کے اصولوں والی کتاب کی جان کاری ملنے کے بعد لوگ آپس کے خیالات کے اختلافات میں الجھ گئے۔ جس کسی نے اللہ تعالی کے اصولوں کے ساتھ ناانصافی کرنے کی کوشش کی اسے برے نتیجہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پیغام: جو لوگ اللہ کی روشن اور صاف سچی ہدایت حاصل کرنے کے بعد اپنے مقصد اور لالچ کے بس میں آکر اللہ کے اصولوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے خیالات کو کامیابی دینے کے لالچ میں فساد پھیلاتے ہیں، وہی لوگ بدامنی کی تکلیف

www.urduchannel.in

کے گھیرے میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اصولوں کی نشانی انسانی سماج میں صاف اور سیدھے طور پر رکھتے ہیں۔ ناسمجھ انسان اپنی اونچی خواہشات کے بس میں آکر اپنے ہاتھوں اپنا سکون بگاڑتے ہیں۔

سوال: موجودہ ترجمہ کے مطابق سوال آتا ہے کہ اگر کسی کو سچی ہدایت ملتی ہے تو وہ فساد کیوں کرے گا؟ یہ آیت ان انسانوں کے لئے ہے جو اپنے لالچ اور غلط خواہشات کے بس میں ہیں۔

فَإِنۡ حَآجُّوكَ فَقُلۡ أَسۡلَمۡتُ وَجۡهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ ٱتَّبَعَنِۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡأُمِّيِّـۧنَ ءَأَسۡلَمۡتُمۡۚ فَإِنۡ أَسۡلَمُواْ فَقَدِ ٱهۡتَدَواْۖ وَّإِن تَوَلَّوۡاْ فَإِنَّمَا عَلَيۡكَ ٱلۡبَلَٰغُۗ وَٱللَّهُ بَصِيرُۢ بِٱلۡعِبَادِ ۔(003:020)

اگر یہ لوگ تم سے جھگڑنے لگیں تو کہنا میں اور میرے پیرو تو خدا کے فرمانبردار ہو چکے اور اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت والے ہیں اور اگر نہ مانیں تو تمہارا کام صرف خدا کا پیغام پہنچا دینا ہے اور خدا بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: پھر بھی کچھ لوگ اگر شانتی، عدم تشدد، محبت اور علم کے راستہ پر چلنے والوں کے ساتھ جھگڑیں تو شانتی چاہنے والے لوگ اور ان کے ساتھی (جو اللہ کے اصولوں پر چلتے ہیں) کہتے ہیں ان لوگوں نے اللہ کے اصولوں کے آگے پوری طرح گردن جھکائی یعنی اسے پوری طرح دل و دماغ سے اپنایا اور اسے اپنی زندگی میں لاگو کیا۔ زبان سے کتاب کی تابع داری کرنے والے لوگ اور ان پڑھ یعنی جاہل سچے دل سے اللہ کے اصولوں کو اگر سمجھیں اور اپنی زندگی میں استعمال کریں تو یقیناً وہ ہدایت پانے والے خوش قسمت ہوں گے۔ اگر اس بات سے انکار کریں تو نیک لوگوں کا کام ہے صرف سچائی اور علم کی باتیں پہنچا دینا اور اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقۡتُلُونَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ بِغَيۡرِ حَقّٖ وَيَقۡتُلُونَ ٱلَّذِينَ يَأۡمُرُونَ بِٱلۡقِسۡطِ مِنَ ٱلنَّاسِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ (003:021)

جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف (کرنے) کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دکھ دینے والوں کو عذاب کی خوش خبری سنا دو۔

تشریح: جو لوگ اللہ کے اصولوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کے خیالات کو قتل (بگاڑتے اور مٹاتے) کرتے ہیں اور جو لوگ نیکی، پرہیزگاری، سچائی، عدم تشدد، علم اور انصاف کی بات کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے چینی کے دردناک عذاب کی خوش خبری دے دو۔

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ حَبِطَتۡ أَعۡمَٰلُهُمۡ فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ۔ (003:022)

یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

تشریح: ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں بے کار ہوں گے اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

أَلَمۡ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبٗا مِّنَ ٱلۡكِتَٰبِ يُدۡعَوۡنَ إِلَىٰ كِتَٰبِ ٱللَّهِ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٞ مِّنۡهُمۡ وَهُم مُّعۡرِضُونَ ۔(003:023)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ دیا گیا اور وہ اس کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں تا کہ وہ ان میں فیصلہ کر دے تو ایک فریق ان میں سے کج ادائی کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے۔

تشریح: کیا لوگ یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ قدرت کے بارے میں صرف کچھ جان کاری ہی انہیں حاصل ہوئی (کتاب کا کچھ حصہ) اور اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے جب لوگ بلائے جاتے ہیں پھر بھی کچھ لوگ اس حقیقت کا ان کار کرتے ہیں مثال کے طور پر پہلے کے لوگ سمجھتے تھے کہ سورج دنیا کے چاروں طرف گھومتا ہے لیکن جب گلیلیو نے کہا کہ سورج کے بجائے دنیا گھومتی ہے تو لوگوں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور ان کار کیا۔ لیکن بعد میں اللہ تعالی نے سائنس کے ذریعہ اس حقیقت کو ظاہر کیا اور لوگوں کے سامنے ثابت کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کا علم بھی اللہ کی مرضی سے پر رونق ہوتا گیا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۔(003:024)

یہ اس لیے کہ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی اور جو کچھ یہ دین کے بارے میں بہتان باندھتے رہے ہیں اس نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

تشریح: ایسے لوگ غلط فہمی میں ہیں کہ انہیں گنتی کے چند دن ہی جہالت کے اندھیرے میں رہنا پڑے گا (اپنے آپ کو عالم سمجھنے والے لوگ جنہیں سچائی کا علم نہیں) ان کی اس غلط فہمی نے انہیں سچائی سے دور کر دیا اور بناوٹی دھوکے میں رکھا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔(003:025)

تو اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ان کو جمع کریں گے اس روز جس کے آنے میں کچھ شک نہیں اور ہر نفس اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تشریح: ہر انسان کو اپنے کئے کی سزا اور جزا خود بھگتنی پڑتی ہے۔ خود غرض کی طرح انسان اپنے عیش و آرام کے بس میں آکر قدرت کا غلط استعمال کرتے آرہے ہیں اور جس کا نتیجہ ہے قدرت میں آلودگی کی زیادتی۔ ایک نہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب دنیا فنا ہو جائے گی اور اس کا ذمہ دار انسان خود ہو گا اور اس وقت انسان کی کیا حالت ہو گی وہ خود محسوس کرے گا۔

پیغام: اوزن لیر کے پھٹنے کی خاص وجہ ہے آلودگی اور جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے وہی لوگ خاص ذمہ دار ہوں گے اس قیامت کے اور بھگتنا پڑے گا ساری مخلوق کو۔ اس آیت میں کہا گیا ہے "ہر کسی کو اپنے کئے کی سزا اور جزا ملے گی" اس حساب سے عیش و آرام میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو ذہنی تکلیف ہو گی اپنی موت پر اور پرہیزگاروں کو شانتی کی موت ملے گی۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔(003:026)

اور آپ کہہ دیجئے کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخش دے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے (اور) بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ کی قدرت جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، کسی کو راجا بنا دے اور کسی کو فقیر۔ اللہ کے بس میں ساری اچھائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۔ (003:027)

تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔

تشریح: وہی اللہ ہے جس نے بدی کے ساتھ نیکی مقرر کر رکھی ہے یعنی رات کو دن میں داخل کرتا ہے یعنی نیکی سے بدی کو ختم کرتا ہے اور کبھی کبھی بدی کو نیکی پر حاوی کر دیتے ہیں اور وہی اللہ ہے جو بے جان سے جاندار پیدا کرتے ہیں اور جاندار کی موت کے بعد اس کے جسم کو بے جان کرتے ہیں اور اسی ایٹم (زرے) کو دوسرے استعمال میں لاتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں بے شمار سکون عطا کرتے ہیں۔

پیغام: پرمانوک شکتی (ایٹومک طاقت) کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تخلیق، تبدیلی اور خاتمہ یعنی ہر رد و عمل کو انجام دیتے ہیں اور علم کی روشنی سے جہالت کو دور کرتے ہیں۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۔ (003:028)

مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ عہد نہیں۔ ہاں اگر اس طریق سے تم ان سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو تو مضائقہ نہیں اور خدا تم کو اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار اور سکون چاہنے والے لوگ اپنے اصولوں کو چھوڑ کر گناہ اور فساد کے اصولوں کے ساتھ اتفاق نہ کریں اور جو ایسا کرتے ہیں وہ اللہ کی کسی بھی اچھائی کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود انسانوں کو اپنے اصول بیان کرتے ہیں اور فنا کے بعد آخر اسے ذرات ہی بن جانا ہے۔

پیغام: آیت 3/26 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عزت اور ذلت کا مالک ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ عزت نیک لوگوں کو دی جاتی ہے اور ذلت گنہگاروں کو۔ جب سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہے تو انسانوں کے بس میں کیا ہے؟ دوستی اللہ کے پسندیدہ کرداروں میں سے ایک کردار ہے لیکن گنہگاروں کو دوست بنا کر اپنی اچھائی سے انہیں متاثر کیا جائے تو یقیناً یہ سماج اور انسانیت کے لئے فائدے مند ہوگا۔ مومن اور کافر لفظ انسان کے کردار کو بیان کرتا ہے اور یہ کسی خاص طبقہ یا گروہ کے دائرے میں محدود نہیں ہے۔ اس لحاظ سے یہ آیت نیکی اور بدی کے بیچ کی لکیر کو واضح کرتی ہے۔ آج کی دنیا میں اگر کوئی کسی سے دوستی کرتا ہے تو صرف اس کے کردار پر منحصر ہے۔

www.urduchannel.in

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ یَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَیَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (003:029)

لوگوں سے کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: زبان سے نیکی کی بات کرنا اور دل میں نفرت رکھنے والے لوگوں کے دلوں کا حال، زمین اور آسمان کی ساری باتیں اللہ جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

یَوۡمَ تَجِدُ کُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَیۡرٍ مُّحۡضَرًا ۚۖۛ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوۡ اَنَّ بَیۡنَهَا وَبَیۡنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیۡدًا ؕ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ۔(003:030)

جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور اپنی کی ہوئی برائی کو بھی۔ اس دن ہر شخص یہ آرزو کرے گا کہ اے کاش اُس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی، اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔

تشریح: جب انسانوں کا ضمیر اپنے نفس کے ذریعہ کی گئی نیکیوں اور برائیوں کو اپنے سامنے پائیں گے اور اسے محسوس کریں گے تب ان کا ضمیر اُنھیں احساس دلائے گا کہ کاش اُن کے اور برائیوں کے درمیان دوریاں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو اپنی حقیقت کی جانکاری دیتے ہیں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اللہ "اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے" اور ڈرانے والی بات اللہ کی فطرت کے خلاف ہے اور وہ اس لئے کہ جب اللہ کے "پلک جھپکتے" ہی سارے کام ہو جاتے ہیں تو اللہ کو کیا ضرورت ہے کسی کو ڈرانے کی؟ میرے (**سدھارتھ چڑجی**) خیال سے قرآن شریف میں لوگوں کو ڈرانے کی بات اس بات کا اشارہ ہے کہ جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تب وہ ڈر جاتا ہے اور اس ڈر کو سامنے رکھتے ہوئے ڈرنے کی بات کی گئی ہے۔

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۔(003:031)

لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: لوگ یہ جان لیں کہ جو کوئی اللہ سے محبت کرے گا تو وہ ضرور رسولوں کے خیالات کی تابع داری بھی کرے گا اور انہیں اللہ کی محبت حاصل ہوگی اور گناہوں سے نجات بھی حاصل ہوگی کیوں کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ کا اصول ہے کہ ہر کسی کو اپنے کاموں کا نتیجہ ملے گا۔ اس لحاظ سے گناہوں سے معافی کا مطلب گناہوں سے نجات حاصل ہوگی۔

قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الۡکٰفِرِیۡنَ ۔(003:032)

کہہ دو کہ خدا اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اگر نہ مانیں تو خدا بھی کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ کے قدرتی اصول اور انسان کے جینے کا طریقہ جو رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو ملے ہیں ان کو اپنائیں یعنی اس کے ساتھ جئیں اور جو ان سے منھ پھیریں وہ کافر ہیں اور اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ (003:033)

خدا نے آدم ،نوح، خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا۔

تشریح: قرآن شریف کی یہ آیت ایک پہیلی ہے۔ جب تمام قدرت اللہ کی ہے اور تمام انسان آدم کی اولاد ہیں تو ان چار فرقوں (طبقہ) کی خاصیت بیان کرنا تمام انسانوں کے لئے ایک مثال ہے۔ موجودہ خیالات کے مطابق انسانوں کے درمیان تمام قسم کے طبقات موجود ہیں اور سائنس بھی اسے ثابت کر چکی ہے۔ دنیا میں پرانی سے پرانی تہذیب بھی پائی جاتی ہے اور دیکھا جائے تو یہ تہذیب کسی نہ کسی ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اور یہ آیت صرف اسی تہذیب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ آج کی دنیا میں انسانوں کے درمیان کا فاصلہ کم ہوتا جا رہا ہے اور اس میں نسل کی ملاوٹ بہت قسم کی نسلوں کی بنیاد پیدا کرتی ہے۔ قرآن شریف کی بہت ساری آیتوں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوقات کے لئے انصاف یکساں ہے اور اس میں کسی خاص طبقہ کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی۔

ذُرِّیَّۃًۢ بَعۡضُہَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۔ (003:034)

ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

تشریح: پرانی نسلیں جنہوں نے تہذیب کی بنیاد ڈالی تھی آج وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر دنیا میں ایک ملی جلی تہذیب کی تعمیر کر رہے ہیں اور ہر کوئی ایک دوسرے کی تہذیب کو اپنا رہا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کی حمایت کرتے ہیں۔ اور اللہ سب سنتا جانتا ہے۔

اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۔ (003:035)

وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو میرے پیٹ میں ہے اس کو تیری نذر کرتی ہوں۔ اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو میری طرف سے قبول فرما تو سننے والا جاننے والا ہے۔

تشریح: عمران کی بیوی نے اپنی اولاد کو انسانیت اور سماج کے لئے وقف کر کے ماؤں کے لئے ایک مثال قائم کی تھی۔ اللہ ہی سننے اور جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتۡہَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُہَاۤ اُنۡثٰی ؕ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ ؕ وَلَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی ۚ وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُہَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُہَا بِکَ وَذُرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۔ (003:036)

جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ ان کے یہاں پیدا ہوا تھا خدا کو معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ پروردگار میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

www.urduchannel.in

تشریح: جب لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی تب عمران کی بیوی نے اس کا نام مریم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو ظالموں سے بچا کر حفاظت بخشی۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ وَّاَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ۔ (003:037)

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا سرپرست بنایا۔ زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے تو پوچھتے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ وہ کہتیں کہ خدا کے پاس سے (آتا ہے) بے شک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

تشریح: پاک پرودگار کی مرضی سے مریم کو بہترین پرورش ملی اور مریم کے رشتہ دار زکریا اس کی خیر خبر رکھتے۔ جب زکریا مریم کے پاس جاتے تو ہمیشہ مریم کے پاس کھانا تیار پاتے تھے۔ جب وہ پوچھتے کہ کھانا کہاں سے آیا تو مریم جواب دیتیں کہ اللہ کی طرف سے۔ بے شک اللہ جسے چاہے بے شمار روزی دے۔

پیغام: مریم کی نیکی اور اچھائی لوگوں کے لئے ایک مثال کے طور پر پیش کی گئی ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ۔ (003:038)

اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور کہا پروردگار! مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما تو بے شک دعا سننے والا ہے۔

تشریح: زکریا نے اللہ سے نیک اور اچھی اولاد کی دعا (مریم کی پاکیزگی کو محسوس کرنے کے بعد) مانگی اور نیکوں کی دعا رائیگاں نہیں جاتی۔

فَنَادَتۡهُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىۡ فِى الۡمِحۡرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى مُصَدِّقًا ۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوۡرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ۔ (003:039)

وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور نیکوکاروں میں ہوں گے۔

تشریح: جب زکریا اپنی خاص جگہ میں دھیان لگا کر عبادت کر رہے تھے تب انہیں ذہنی طور پر نیک اولاد یحیٰی کی خوش خبری ملی۔ اللہ کی قدرت کی حقیقت محسوس کرنے والے انسانوں کے بیچ کا کوئی خاص انسان (سردار) اللہ کے اصولوں کے ذریعہ اپنے نفس کو قابو میں رکھنے والا نیک اور عالم ہی نبی ہوتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّقَدۡ بَلَغَنِىَ الۡكِبَرُ وَامۡرَاَتِىۡ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ۔ (003:040)

زکریا نے کہا پروردگار میرے ہاں لڑکا کیوں کر پیدا ہوگا؟ کہ میں تو بڈھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تشریح: زکریا بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بیوی بانجھ تھی اولاد کی چاہت اور خواہشات مر چکی تھی۔ اللہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: قدرتی معجزا کبھی بھی اور کسی بھی وقت انسان کے سامنے آسکتا ہے یعنی شادی کے بہت سال بعد بھی اولاد ہو سکتی ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ (003:041)

کہااے پروردگار کہ میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو ۔

تشریح: زکریا نے تین دن تک چپ کا روزہ رکھا تھا اور عبادت کی۔

پیغام: یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ ہندوستان کے رشی منی جو عبادت کا طریقہ (مون برت) استعمال کرتے تھے وہی طریقہ عبادت زکریا کو بھی دیا گیا تھا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ہر کونے میں مختلف عبادت کے طریقتوں کا اصول رکھا۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (003:042)

اور جب فرشتوں نے کہا کہ مریم خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔

تشریح: قدرت نے مریم کو گناہوں سے پاک رکھا اور تمام عورتوں میں سے مریم کو نیکی کی مثال کے لئے چن لیا۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۔ (003:043)

مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔

تشریح: مریم نے اپنے رب کا حکم مانا اور اس کے اصولوں کے آگے قائم (رکوع) رہیں اور اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو پوری طرح (سجدہ) سے قبول کیا۔

پیغام: مریم نے اپنے آپ کو پوری طرح اللہ تعالیٰ کو سونپ دیا تھا یعنی سجدہ کیا اور اللہ کے اصولوں کے آگے جھک گئیں یعنی رکوع کیا۔ موجودہ خیالات کے مطابق رکوع، سجدہ یہ سارے الفاظ مسلمانوں کی عبادت (نماز) کا ایک حصہ ہیں، اور ان سارے اصولوں کو مریم کے ساتھ جوڑ کر اللہ تعالیٰ نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ سارے الفاظ انسانی کردار (نماز) کے ذریعہ ادا کرنے کا بیان ہے۔ سارے نبی اور نیک انسان (حضرت محمد ﷺ سے پہلے) جس طریقہ سے عبادت کرتے تھے وہ آج کے طریقہ سے الگ ہے جو مسلمان قوم استعمال کرتی ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَيُّھُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۔ (003:044)

یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم بطور قرعہ ڈال رہے تھے کہ مریم کی سرپرستی کون کرے گا تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے راز انسان کے دماغ میں پہنچاتے ہیں جسے وحی (خدا کا حکم یا آکاش وانی) کہتے ہیں لوگوں کو سچائی کی جان کاری نہ تھی اور مریم کی نیکی پر شک ظاہر کیا گیا تھا اور اسے اپنے پاس رکھنے میں اعتراض تھا اور مریم اس بات سے انجان تھی

۔

(مریم کے پیٹ میں پلنے والے بچے کے بارے میں اس وقت کے لوگوں نے شک ظاہر کیا)۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ (003:045)

جب فرشتوں نے کہا کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہو گا اور جو دنیا اور آخرت میں با آبرو اور خاصوں میں سے ہو گا۔

تشریح: مریم کو قدرتی طور پر اپنے پیٹ میں بچے کا احساس ہوا اور اس بچہ کا نام ہوا عیسیٰ جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے قدرتی اصولوں کو یعنی نیکی، محبت، عدم تشدد اور انسانیت کا پیغام پھیلایا۔

پیغام: موجودہ ترجمہ کے مطابق اس آیت میں کہا گیا ہے کہ فرشتوں نے مریم کو پیغام دیا ہے۔ اگر فرشتے قدرت کے علاوہ کچھ اور چیز ہے تو یقیناً مریم کے ساتھ فرشتوں کی باتیں ہوتیں تھیں۔ تو مریم کو کون سا درجہ حاصل ہوا؟ ولی کا یا نبی کا؟ کچھ لوگ مانتے ہیں کہ عورت پر وحی نازل نہیں ہو سکتی۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ (003:046)

اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر لوگوں سے گفتگو کرے گا اور نیکو کاروں میں ہو گا۔

تشریح: عیسیٰ نے اپنے بچپن سے لے کر آخر دم تک نیکی اور معافی کی باتیں کیں۔

پیغام: اس آیت میں پوری طرح ماضی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ یہاں پر کہا گیا ہے کہ "عیسیٰ بچپن اور بڑھاپے میں نیکی کی بات کرے گا اور وہ نیک لوگوں میں سے ہو گا" حضرت محمد ﷺ سے 500 سال پہلے عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی اور کم عمری میں ہی ان کا قتل ہوا تھا۔ عیسیٰ کی موت ایک راز ہے اور دوبارہ ان کا وجود ہو گا یہ قیاس ہے۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ (003:047)

مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیوں کر ہو گا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں ہے؟ فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

تشریح: مریم کو شک ہوا تھا کہ اس کو بچہ کیسے ہو گا کیونکہ اس کا کسی کے ساتھ جنسی تعلق قائم نہیں ہوا تھا۔ قدرتی طور پر اللہ جسے چاہے پیدا کرتا ہے اور ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔ (003:048)

www.urduchannel.in

اور وہ انہیں لکھنا پڑھنا اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی مرضی سے عیسیٰ نے توریت اور انجیل کے اصول بیان کئے تھے۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔(003:049)

اور بنی اسرائیل کی طرف سے پیغمبر ہیں اور میں تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بہ شکل پرندہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے جاندار ہو جاتا ہے اور اندھے اور برص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لئے (قدرت) خدا کی نشانی ہے۔

تشریح: اور وہ بنی اسرائیل کو سکھ شانتی سے رہنے کی ترکیب بتانے والے رسول تھے، انہوں نے بنی اسرئیل کو اللہ کے اصولوں کی حقیقت بیان کی تھی۔ انہوں نے مردہ ذہن (مٹی کا پرندہ) کو محبت اور انسانیت کی پھونک سے زندہ کیا تھا اور پوری طرح شیطانی ذہن (پوری طرح اندھا) والوں کو نیکی کے راستہ پر لائے اور کوڑھ کا علاج بھی بتاتے تھے۔ مردہ ضمیر (مردے کو زندہ کرنا) والوں کو اللہ کے نور سے روشن کرتے تھے اور عیسیٰ کی چھٹی حس اس قدر تیز تھی کہ وہ لوگوں کی چھپی ہوئی باتیں بھی جان لیتے تھے۔ لوگوں کے لئے یہ ایک نشانی ہے اگر لوگ اسے مان لیں۔

(سناتن دھرم میں اسے "یوگ مایا بل" کہتے ہیں)

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔(003:050)

اور مجھ سے پہلے جو تورات تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور اس لئے بھی کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

تشریح: عیسیٰ نے توریت کی باتیں دہرائیں اور لوگوں کو برے (حرام) اور اچھے (حلال) کاموں کے ساتھ ساتھ قدرت کے اصول (رب کی نشانی) کے بارے میں پہچان دی۔ تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی حقیقت کو پہچانیں اور اس پر یقین رکھتے ہوئے ان کی باتیں مانیں۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔(003:051)

کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

تشریح: انہوں نے لوگوں کو یہ بھی یقین دلایا کے سب کا رب ایک ہے اور اس کی راہ ہی سیدھی راہ ہے اور وہ ہے محبت، انسانیت، تعلیم، نیکی، عدم تشدد، بھائی چارہ، ایمان داری اور شانتی اور ان اصولوں کے ساتھ جینا اور مرنا ہی انسانیت ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: آیت نمبر 46 سے لیکر 51 تک کی ساری آیتیں موجودہ اور مستقبل کی بنیاد پر لکھی گئی ہیں اور یہ سارے واقعات قرآن شریف آنے سے 600/500 پہلے ہوئیں تھیں تو اس لحاظ سے ان آیتوں کی لکھاوٹ کی بنیاد ماضی کا صیغہ ہونا چاہئے تھا ایسا کیوں؟ جب ہر رسول نے حق الٰہی دنیا میں پھیلایا تو ماضی، حال اور مستقبل کوئی بھی وقت کچھ معنی نہیں رکھتا۔

نوٹ: 46 سے لیکر 51 تک کی تمام آیتیں Future or Present Tense میں ہیں اور بہت سی آیتیں رسول کی (Direct Speech) زبان میں بھی ہیں۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ (003:052)

جب عیسیٰ نے ان کی طرف سے نافرمانی دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو خدا کا طرف دار اور میرا مددگار ہو۔ حواری بولے کہ ہم خدا کے مددگار ہیں ہم خدا پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

تشریح: شروع شروع میں لوگوں نے حقیقت کا انکار کیا اور اس بات کو محسوس کرتے ہوئے عیسیٰ نے ان سے اللہ کی راہ پر چلنے کے لئے مدد مانگی اور جب ان لوگوں نے منظور کرلیا اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا کہ عیسیٰ ان کی آمد گی کی تصدیق کریں گے۔

پیغام: مدد تب مانگی جاتی ہے جب کوئی کمزور ہوتا ہے۔ پیغمبر کو اپنی مجبوری سے زیادہ سماج اور لوگوں کی مجبوری کی فکر تھی۔ اس لحاظ سے پیغمبر نے سماج اور لوگوں کی شانتی کے لئے مدد مانگی۔ اس آیت کے آخر میں "مسلمان" لفظ کو لکھ کر اس آیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ "مسلمان" لفظ کسی خاص فرقہ یا طبقہ کی سوچ سے متاثر نہیں ہوتا اور یہ اس لئے کہ "اسلام" آنے کے 600 سال پہلے کے واقعات کی تفصیل بیان کرنے کے لئے اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے اور یہ لفظ انسان کے پاک کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ (003:053)

اے پروردگار جو تو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ۔

تشریح: لوگوں نے کہا قدرت کے رکھوالے نے جو قدرت کے اصول اور جینے کے طریقے رسول کے ذریعہ بھیجے نیک لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں اور اسے اپناتے ہیں۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔ (003:054)

اور وہ چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے۔

تشریح: جو اللہ کی قدرت اور ان کے اصولوں کو نہیں مانتے (کافر) اور انسانوں کو دھوکا دیتے ہیں، وہ خود بھی دھوکے میں رہتے ہیں اور اللہ انہیں اس دھوکے میں رکھتے ہیں اور انہیں باہر نکالنا نہیں چاہتے۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے کے اللہ تعالٰی نے بھی دھوکا کیا۔ اللہ تعالٰی دھوکے باز نہیں ہے! اس لحاظ سے کافروں کے دھوکے میں کافر ہی جکڑے ہوئے ہیں اس آیت کا مطلب یہی ہے۔

www.urduchannel.in

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۔ (003:055)

اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰ میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا اور تمہیں کافروں سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا۔

تشریح: اللہ کی طرف سے عیسیٰ کو بشارت ملی کہ عیسیٰ کو اللہ کی مدد حاصل ہو گی اور عیسیٰ کے ماننے والے یعنی انسانیت، محبت اور شانتی کو اپنانے والے قیامت تک اس کو بگاڑنے والوں پر حاوی رہیں گے اور قدرت تمام اختلافات کا فیصلہ کر دیتی ہے۔

پیغام: اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق عیسیٰ کے ماننے والے لوگوں کو ان کے نہ ماننے والے پر سبقت حاصل رہے گی۔ کیا عیسیٰ کے ماننے والے Christian دوسرے لوگوں پر حاوی (فاتح) رہیں گے قیامت تک؟ حقیقت میں عیسیٰ اور تمام رسولوں نے ایک ہی پیغام کو الگ الگ طریقوں سے دنیا میں پھیلایا اور جو اس حقیقت کو سمجھے گا اس کے لئے قرآن کی اس آیت کو سمجھنا بہت آسان ہو گا۔

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۔ (003:056)

یعنی جو کافر ہوئے ان کو دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

تشریح: اللہ اور اس کی قدرت پر یقین نہ رکھنے والے لوگوں کو جیتے جی اور موت کے وقت سخت تکلیف ہو گی یعنی وہ بدامنی کے عذاب میں گھرے رہتے ہیں۔

پیغام: بدامنی اور بے چینی انسان کو سب سے زیادہ تکلیف دیتی ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۔ (003:057)

اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خدا پورا پورا صلہ دے گا اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: جو انسان اچھا کام کرتے ہیں اور نیکی، محبت، انسانیت، امن و چین اور عدم تشدد کے اصولوں کو اپناتے ہیں، تہذیب اور علم کی روشنی سے اپنے ضمیر کو متاثر کرتے ہیں انہیں ضرور اس کا نتیجہ ملے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بدتمیز اور بے غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۔ (003:058)

یہ ہم تم کو آیتیں اور حکمت بھری نصیحتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔

تشریح: پیغمبر نے لوگوں کو علم / علم اور سچائی کی باتیں سکھائیں۔

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۔ (003:059)

عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ ہو جاؤ تو وہ ہو گئے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ کے حق پر شک نہ کرو وقت اور تہذیب کی رفتار کی بنیاد ہیں آدم اور عیسیٰ۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی سے آدم اور عیسیٰ کو علم کی روشنی دی گئی اور اس روشنی سے مردار یا مردہ ضمیر والے انسانی سماج کو زندہ کیا گیا۔

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۔(003:060)

تمہارے پروردگار کی طرف سے حق یہی ہے تم ہر گز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

تشریح: عیسیٰؑ بھی مٹی سے بنا ہوا انسان تھا، جس کی بنیاد تھی آدم۔

پیغام: سورج سے دنیا پیدا ہوئی اور دھیرے دھیرے دنیا کی حرارت کم ہوتی گئی اور مختلف قسم کی گیسوں کی پیدائش ہوئی اور ان گیسوں میں سے ہائیڈروجن کی پیدائش پہلے ہوئی اور اس کے بعد آکسیجن اور یہ دونوں (2:1 کے تناسب میں) مل کر پانی کی بنیاد بنیں اور پانی سے ہی دنیا کے پہلی ایک کوشی پرانی یعنی ایک زرہ والی(Single cell animal) مخلوق کی بنیاد پڑی۔اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ہائیڈروجن کا قدیم نام آدم تھا اور آکسیجن کا حوا، تو سائنسی ایجاد کی بنیاد پر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ان دونوں کے ملنے پر ہی مخلوقات کی شروعات ہوئی تھی۔ہر مخلوق کی پیدائش کی تاریخ الگ الگ ہے اور یہ ایک خیالی نام ہے انسان کو سائینسی ثبوت کے ساتھ سمجھانے کا۔انسانی کلون کے ایجاد کے بعد یہ بات انسانوں کے سامنے اور بھی صاف ہوئی۔وہی ایک کوشی پرانی ہزاروں طرح کا روپ بدلتے ہوئے اور قدرتی اتار چڑھاو کے بعد اور لاکھوں سالوں کا وقت گزارتے ہوئے انسان کو آج یہ شکل ملی

۔

(29/30, 24/45,80/19-20,35/11,6/2 ,15/26)اور اس کی مذید جان کاری آپکو حق الہی میں ملے گی۔

فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ۔(003:061)

پھر اگر یہ لوگ عیسیٰؑ کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں اور تم کو حقیقتِ حال تو معلوم ہو ہی چلی ہے تو ان سے کہنا کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر دونوں فریق دعا والتجا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی قدرتی حقیقت کو سمجھنے کے بعد جو اسے انکار کرتے ہیں وہ اپنی اولاد، عورت اور اپنے ضمیر کو تلاش کریں اور جھوٹ باندھنے والوں پر بدامنی اور تکلیفوں کا عذاب ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَـقُّ‌ ۚ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ‌ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۔(003:062)

یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔

تشریح: یقیناً یہ سچا بیان ہے اور سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں ۔اللہ طاقتور اور حکمت والا ہے۔

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ۔(003:063)

تو اگر یہ لوگ پھر جائیں تو خدا مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اگرلوگ شانتی، نیکی، پرہیزگاری، محبت، عدم تشدد اور تعلیم کے اصولوں کی تائید نہ کریں تو یقیناً اللہ فسادیوں کو جانتا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ (003:064)

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ مانیں اگر یہ لوگ نہ مانیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

تشریح: کہہ دو قدرت کے اصولوں کو پہچاننے والے لوگ ایک دوسرے کی اچھائی کو پہچانیں اور جو اچھی تہذیب ہے اسے ہر کوئی اپنائے۔ اللہ کی قدرت اور اصولوں کے سوا کسی کی بھی عبادت نہ کریں اور نہ ہی اللہ کی جگہ پر کسی کو بٹھائیں۔ اگر اس بات سے کوئی ان کار کرے تو وہ جان لیں کہ نیک لوگ سچائی کو ضرور قبول کریں گے۔

پیغام: کوئی بھی فرقہ یا کسی قسم کا انسان کیوں نہ ہو ہر قسم کے انسان کے درمیان ایک چیز یکساں ہوتی ہے اور وہ ہے سکھ شانتی سے زندگی بسر کرنا۔ کوئی رسم و رواج یا عبادت کا طریقہ سکھ شانتی کا طریقہ نہیں ہو سکتا۔ سکھ شانتی کا راستہ ہے کہ انسان نیک اور پرہیزگار بنے قدرت کے خزانے سے اسے جو ملتا ہے اس پر مطمئن رہے اور اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات، لالچ، موہ مایا، کو گناہ سے متاثر نہ کرے اور گناہوں سے دور رہے، انسان کے آپسی رشتہ اور بھائی چارہ کا احترام کریں، علم حاصل کریں اور علم سے اپنے دماغ کو پاک کریں اور عدم تشدد کے راستہ پر چلیں۔ دنیا کا ہر انسان اگر اس راستہ پر چلے تو آپس کی رنجشیں اور نفرت کی کوئی گنجائش نہ رہے یہی انسان کے بیچ **"یکساں"** قدرتی اصول ہیں اور یہ آیت اسی بات کی تشریح کرتی ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ (003:065)

اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالاں کہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

تشریح: کتاب کے ذریعہ سچائی جاننے والے لوگ سمجھیں۔ توریت اور انجیل کے ذریعہ سچا علم ابراہیم کے بعد ہی لوگوں کو ملا پھر بھی لوگ ابراہیم کو لے کر کیوں جھگڑتے ہیں؟

پیغام: جب ہر رسول نے ایک ہی پیغام لوگوں کو پہنچایا تو لوگوں کو ابراہیم کی حقیقت کے بارے میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ رسول ذات پات کی سوچ سے بہت اوپر ہوتے ہیں اور ان کے اصول بھی فرقہ بندی کی سوچ کی تائید نہیں کرتے۔ یہ آیت اس بات کی جیتی جاگتی مثال ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (003:066)

www.urduchannel.in

دیکھو ایسی بات میں تو تم نے جھگڑا کیا تھا جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

تشریح: اللہ اور اس کی قدرت کی حقیقت کو جانتے ہوئے بھی اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کے لئے پرہیزگاری پر جھگڑا قائم کرنے والے لوگ اور جو وہ نہیں جانتے اس پر جان کار ہونے کا ڈھونگ رچانے والے سماج میں جو غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں ایسے لوگوں کے کردار کے ہر پہلو کو اللہ تعالی جانتا ہے۔

پیغام: اللہ تعالی کے بارے میں لوگ کتنا جانتے ہیں جو اللہ تعالی کی عبادت کے طریقے اور اس کے وجود کے بارے میں لڑتے رہتے ہیں۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔(003:067)

ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک کے ہو رہے تھے اور اسی کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار، سب سے محبت کرنے والے، عدم تشدد چاہنے والے، ایک خدا پر یقین رکھنے والے، انسانیت اور شانتی کے چاہنے والے تھے ابراہیم ہر قسم کی فرقہ بندی سے پاک اور بلند تھے اور وہ اللہ کی سیدھی اور سچی قدرت پر ایمان رکھنے والے مسلمان تھے۔ فرقہ بندی کے نام پر انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے والوں میں سے نہ تھے (یہودی، نصرانی)

پیغام: مسلمان لفظ کسی فرقہ کے اصولوں سے متاثر نہیں اور یہ آیت اس اصول کی ایک بہترین مثال ہے۔ مسلمان لفظ صرف اور صرف انسانوں کے اعمال پر منحصر ہے۔ کبھی اللہ تعالی نے ابابیلوں کے لشکروں سے کعبہ کی حفاظت فرمائی اور کبھی اللہ تعالی نے ابراہیم کی نسل سے کعبہ کی خدمت کروائی۔

"مورتی" لے کر جو خیالات کے اختلافات کعبہ میں تھے رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے اسے مٹا دیا اور یہ ثابت کیا کہ انسان کے نیک اعمال ہی سچی عبادت کا طریقہ ہے اور ایشور کو حاصل کرنے کی راہ ۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔(003:068)

ابراہیم سے قرب رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر آخر الزمان اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور خدا مومنوں کا کارساز ہے۔

تشریح: جن لوگوں نے ابراہیم کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کیا تھا وہ ابراہیم کے نزدیک کے لوگ تھے اور وہی لوگ مومن تھے اور ان کا سہارا اللہ تعالی ہے۔

پیغام: نیک، پرہیزگار، اور امن سکون چاہنے والوں کا راستہ دیکھانے والے تھے ابراہیم۔

وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔(003:069)

بعض اہل کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کردیں مگر یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے۔

www.urduchannel.in

تشریح: کتابوں کے ذریعہ ہدایت پانے کے باوجود کچھ لوگ اپنے مقصد سے نیک لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خود بے وقوفی کررہے ہیں اور اپنے اپ کو بھی بھٹکا رہے ہیں۔

پیغام: عالم اور علمی انسان اگر شیطان کے قبضہ میں چلا جائے یا اپنے علم کو شیطانی کاموں میں استعمال کرنے لگیں تو یقیناً اس کی طاقت عام انسانوں سے دوگنی ہوتی ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۔(003:070)

اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں ان کار کرتے ہو؟ اور تم مانتے تو ہو۔

تشریح: کتاب سمجھنے کے باوجود کیوں لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو ان کار کرتے ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔(003:071)

اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو؟ اور تم جانتے بھی ہو۔

تشریح: کتاب سمجھنے کے باوجود کیوں لوگ حق چھپاتے ہیں اور کیوں باطل ضیف الاعتقادی کے ساتھ حق کو ملاتے ہیں۔

وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔(003:072)

اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو (کتاب) مومنوں پر نازل ہوئی ہے اس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اس کے آخر میں ان کار کردیا کرو تاکہ وہ برگشتہ ہوجائیں۔

تشریح: مطلب پرست لوگ کچھ کمانے کے مقصد سے دن میں حق کو قبول کرتے ہیں اور رات کو ان کار کرتے ہیں اور نیک لوگوں کو راستہ سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔(003:073)

اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا کہہ دو کہ ہدایت تو خدا ہی کی ہدایت ہے یہ بھی کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں خدا کے حضور قائل معقول کرسکیں گے۔ یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا کشادگی والا علم والا ہے۔

تشریح: نیک، سکون چاہنے والے اور محبت کرنے والے لوگوں کے سوا گنہگاروں کا یقین نہ کریں (یہی ایمان والوں کا مذہب ہے) لوگ سمجھ لیں کہ ہدایت تو صرف اللہ تعالی کی طرف سے ہے جو انسان کو نصیب ہوتی ہے پھر بھی انسان کو عقل اور ذہن دیا گیا ہے کہ وہ اس کو استعمال کریں۔ لوگ جتنا بھی بہکانے کی کوشش کریں نتیجہ کا مالک تو صرف اللہ ہی ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: اللہ کی مرضی کہہ کر انسان اپنی محنت اور اعمال سے منھ نہیں پھیر سکتا اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ذہن دے کر اسے اعلیٰ وافضل کا درجہ دیا اور انسان کا فرض ہے کہ اسے وقت، حالات اور سچائی کے ساتھ استعمال کرے۔ تعلیم حاصل کرنا ہی اس راستے کی بنیاد ہے۔

يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ۔(003:074)

وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔

تشریح: اور اللہ اپنی مہربانی سے جسے چاہے نوازے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَيۡهِ قَآئِمًا ‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَيۡسَ عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۔ (003:075)

اور اہل کتاب میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اگر تم اس کے پاس ڈھیر امانت رکھ دو تو تم کو (فوراً) واپس دیدے اور کوئی اس طرح کا ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھو تو جب تک اس کے سر پر ہر وقت کھڑے نہ رہو تمہیں دے ہی نہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ غیر اہل کتاب کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ یہ خدا کو محض جھوٹ بولتے ہیں اور اسی بات کو جانتے بھی ہیں۔

تشریح: ہدایت یافتہ عالم ایسے لوگ بھی ہیں اگر انہیں ڈھیر ساری دولت کا رکھوالا بنا دیا جائے تو وہ اسے صحیح سلامت واپس کر دیں گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایک پیسہ میں بھی بے ایمانی کر جائیں۔ اور کچھ لوگ سمجھتے ہیں کے کسی کی گناہ سے کمائی ہوئی دولت کو لوٹنا جائز ہے اور اسے (جاہل، گنہگار یا مشرک) اللہ کا نام دے کر صحیح ٹھرانے کی کوشش کرتے ہیں جب کے یہ کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

پیغام: یہودی دعوی کرتے تھے کے جاہلوں کو لوٹنا گناہ نہیں ہے لیکن رسول پاک کے ذریعہ جو قانون لوگوں کو ملے اس پر مسلمان دعوی کرتے ہیں کہ یہودی جھوٹ بولتے ہیں اور کسی طرح کسی کا بھی مال ہڑپنا جائز نہیں ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کے قرآن شریف کی سورہ انفال کی آیت 1 میں "غنیمت کا مال" مسلمانوں کے لئے جائز رکھا گیا اور اس کے ساتھ بہت ساری حدیثیں جوڑ کر "غنیمت کا مال" کے استعمال کی تہمت رسول پر بھی لگائی گئی۔ ان ساری باتوں کی مفصل جانکاری سورہ انفال میں ملے گی (اگر اس آیت کی حدیث کی بنیاد اس زمانے کی ہے تو کیا آج کے زمانے میں یہ حدیث باطل ہے)۔

"غنیمت کا مال" (جنگ کے دوران لوٹا ہوا مال) یا میرے (سدھارتھ چڑجی) خیال سے گنہگاروں کی گناہ سے کمائی ہوئی دولت (غنیمت کا مال) کو سماج کلیان (رفاہی) میں استعمال کرنے کے لئے قرآن شریف میں اس کا خاص حصہ اور بانٹنے کا طریقہ موجود ہے۔

"غنیمت کا مال" کسی خاص طبقہ یا گروہ کو لوٹ کر کمائی ہوئی دولت کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔

بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۔(003:076)

ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: جو شخص اپنا وعدہ پورا کرے اور پرہیزگاری کرے تو اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: ایمان کے ساتھ پرہیز گاری اور اللہ کے اصولوں کو ماننے والوں کا گہرا تعلق ہے اور یہی سچائی ہے اور یہی اللہ کا اصول ہے اور یہی سکھ شانتی سے جینے کا طریقہ بھی۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ (003:077)

جو لوگ خدا کے اقراروں اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے خدا نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

تشریح: جو لوگ اللہ کے اصولوں کو اور اپنے ضمیر کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کی زندگی کے کسی بھی حصے میں شانتی نہیں ۔ایسے لوگوں کا سکھ شانتی کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی انہیں اللہ کی مدد حاصل ہوگی اور ان کے لئے دردناک عذاب۔

پیغام: اس آیت میں اشارہ ملتا ہے کہ "اللہ لوگوں سے بات کرے گا" وہ کیسے ؟ انسان جب برا سوچتا ہے تب اس کا ضمیر اسے روکتا ہے اور اس طرح انسانی سماج کو اللہ تعالیٰ گناہ اور گنہگاروں سے بچاتے ہیں اور یہی "اللہ کی بات چیت ہے"۔ اس آیت میں کہا گیا ہے "اللہ بات بھی نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا" یہ ساری انسانی فطرت کی باتیں انسان کو سمجھانے کے لئے انسانی طریقہ سے بیان کی گئی ہیں اور اللہ سب پر مہربان ہے۔

وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔ (003:078)

اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف ہے حالاں کہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور جانتے بھی ہیں۔

تشریح: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کتابوں کے اصلی پیغام کو نہ سمجھ کر یا جان بوجھ کر کتابوں کے اصولوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کبھی کبھی لوگوں کو سمجھانے کے لئے اپنی من گھڑت کتابوں کے ساتھ اللہ کے اصولوں کو جوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے لیکن حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں اور یہ لوگ اپنے مقصد سے اللہ کے اصولوں پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ (003:079)

کسی آدمی کے شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ وہ کہے گا تم ربانی ہو جاؤ کیوں کہ تم کتاب پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو۔

تشریح: رسولوں کو یا جسے اللہ کی حکمت اور قدرت حاصل ہو اور وہ سچائی کی روشنی سے روشن ہو تو وہ ضرور سمجھے گا کہ اللہ کے سوا کسی کی بھی حیثیت نہیں یعنی ہر چیز کی بنیاد ہے اللہ اور اس لئے وہ لوگوں کو صرف اللہ کی عبادت کے لئے کہے گا "اپنی" نہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: نئی چیز ایجاد کرنے والے عالم یا انسانی سماج کو سدھارنے والی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہی مل سکتی ہے یعنی قدرت ہی یہ بات طے کرتی ہے کہ انسانی سماج میں کس انسان کی کیا حیثیت ہو گی؟ کوئی سائنٹسٹ ہے تو کوئی پیغمبر لیکن عملی محنت اور عمل کا پھل سب کا الگ الگ ہے لیکن مقصد ایک اور وہ ہے انسان کا کلیان یعنی فائدہ۔

وَلَا يَأْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ (003:080)

اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہئے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے؟

تشریح: سمجھدار لوگ کبھی بھی نبی یا فرشتوں کی عبادت کی اجازت نہیں دیتے اور وہ اس لئے کہ نبی اور فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ (003:081)

اور جب خدا نے پیغمبروں کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہو گی اور پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا فرمایا کہ تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

تشریح: جب نبیوں نے اللہ کے اصول پہچانے اور جو حقیقت انہیں حاصل ہوئی اور اسے لوگوں کے سامنے رکھا تو لوگوں کو چاہئے کہ رسولوں کی سچائی کو سماج میں کامیابی سے لاگو کرنے میں مدد کریں۔ انسانی فطرت کے مطابق ہمیشہ انسان اپنی بہتری کی طرف جھکتے ہیں اور رسول کی بتائی ہوئی سچائی کی ہمیشہ تائید کی اور قبول کیا۔

پیغام: قدرت کا سچا علم عطا کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسان کے درمیان ایک عہد لیا۔ کتابیں اور سچا علم یا دونوں ہی انسانی سماج میں کچھ خاص لوگوں کے پاس ہی ہوتا ہے مگر اس کا فائدہ تمام انسانوں کو ملتا ہے۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں قرآن کتابی شکل میں موجود نہیں تھا۔ **اس آیت میں "کتاب" کا مطلب "تمام سچی علم کی کتابیں اور علمی انسان" یعنی رسول ہیں ۔**

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (003:082)

تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں۔

تشریح: سچائی سمجھنے کے بعد جو اسے قبول نہ کرے وہ بیوقوف ہے اور خود اپنی شانتی کو بگاڑ رہے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں بتائے گئے فاسق کا کردار ہے بیوقوف، ضدی اور گھمنڈی انسان۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔ (003:083)

www.urduchannel.in

کیا یہ (کافر) خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں؟ حالاں کہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

تشریح: لوگ قدرتی حقیقت (اللہ کا دین) کے علاوہ بناوٹی اور جھوٹی زندگی کی تلاش کرتے ہیں۔ آسمان، زمین، اور ساری قدرت اللہ کی تخلیق ہے اور ہر چیز کو اس قدرت میں مل جانا ہے۔

پیغام: دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور جس ایٹم سے وہ بنتی ہے وہی ایٹم بکھر کر قدرت میں سما جاتا ہے جیسے کہ انسان کا جسم موت کے بعد زمین میں سما جاتا ہے۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ (003:084)

کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں۔

تشریح: لوگ اس حقیقت کو سمجھیں اور کہہ دیں کہ جو قدرت اور سچا علم انہیں اور ان کے پہلے والے لوگوں کو اللہ کی طرف سے ملا اور جو حقیقت ابراہیم، اسماعیل، یعقوب اور ان کی اولاد کو ملی تھی اور جو حقیقت کی جان کاری (پہچان) موسیٰ، عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو **"ان کے رب کی طرف سے"** ملی تھیں ان سب پر لوگ ایمان لائیں۔ (ہر نبی کو ایک ہی اصول اور سچا علم ملا تھا جو الگ الگ وقت، زبان اور جگہوں میں اللہ تعالیٰ نے دیا)

اور نیک لوگ اس حقیقت کو سمجھ کر نبیوں میں فرق نہ کریں۔

پیغام: یہ آیت اور سورہ بقرہ کی آیت 136 ایک ہی ہیں لیکن دونوں آیتوں کا آدھار (انداز) تھوڑا سا مختلف ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (003:085)

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

تشریح: جو انسان اسلام (بھائی چارہ، نیکی، شانتی، محبت، انسانیت، عدم تشدد، اور پرہیزگاری) کے سوا دوسرا مذہب تلاش کرے وہ قبول نہ ہوگا (سماج اور قدرت دونوں کے خلاف) اور اس کو (روحانی اور جسمانی) تکلیفوں اور بے چینی کا عذاب ہے۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (003:086)

خدا ایسے لوگوں کو کیوں کر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہیں اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالی ایسے لوگوں کو سکون اور سچائی کے راستہ پر کیسے مقرر کریں گے جو لوگ رسول کے ذریعہ ملے ہوئے حق اور سچائی کو سمجھنے کے باوجود بھی قبول نہیں کرتے، اللہ ایسے لوگوں کو شانتی اور خوشی نہیں دیتے اور نہ ہی اس کا راستہ انہیں نظر آتا ہے اور ان کا دماغ پوری طرح گناہوں کے اصولوں سے بھر جاتا ہے اور وہ انسانوں پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۔(003:087)

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو۔

تشریح: ایسے لوگوں کی سزا ہے اللہ اور اس کی قدرت کی بددعا اور تمام انسانوں کی نفرت، پھٹکار، لعنت اور بدامنی والی زندگی۔

خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۔(003:088)

ہمیشہ اس لعنت میں رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

تشریح: ایسے لوگ نہ تو سماج کی نفرت سے اور نہ ہی اپنے گناہوں سے کبھی آزاد ہوں گے۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔(003:089)

ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور جو لوگ گناہ سے توبہ کریں انہیں اللہ کی بخشش اور مہربانی حاصل ہوگی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ۔(003:090)

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ایسے لوگوں کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی اور یہ لوگ گمراہ ہیں۔

تشریح: اور جو لوگ اللہ کے اصولوں کو سمجھنے کے بعد ان کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کے اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں ایسے لوگوں کی توبہ اللہ اور اس کے دیئے ہوئے سماج کو ہرگز قبول نہیں ہوگی۔

پیغام: جو گنہگار انسان گناہوں کی ساری حدیں پار کر چکا ہو اسے سماج کی طرف سے کٹھن/سخت سے کٹھن سزا ملنی چاہئے اور اللہ تعالی انسانوں کے ذریعہ ایسے لوگوں کی سزا مقرر کر دیتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۔(003:091)

جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر حاصل کرنی چاہیں نجات بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان لوگوں کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔

تشریح: کافر یعنی گنہگار انسان مرتے دم تک گناہ کرتا رہے تو کسی بھی حالت (یعنی سونا بھی دے) میں ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۔(003:092)

جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں راہ خدا میں صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: جب تک لوگ اپنی پسندیدہ (یعنی ضرورت سے زیادہ لالچ، غصہ، چاہت، نفرت، دھن دولت اور وہ چیز جو اسے بہت زیادہ پسند ہو) چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کریں گے انہیں ہر گز بھلائی نہیں ملے گی اور جو چیز وہ خرچ کرتے ہیں اللہ کو اس کا علم ہے۔

پیغام: اللہ کی راہ پر خرچ کرنا کیا اللہ اس کا محتاج ہے؟ نہیں! جب سب کچھ اللہ کا ہے تو ان کی چیز کو ان کے نام پر خرچ کرنے کا کیا مقصد ہے؟ یہ آیت کسی "چیز" پر منحصر نہیں کرتی۔ جن چیزوں سے انسان کے دماغ میں لالچ۔ حسد، موہ مایا، تشدد اور نفرت پیدا ہوتی ہے اس آیت میں اسے چھوڑنے کی بات کی جارہی ہے۔ انسان سب سے زیادہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی سوچ اور طریقہ کو بہترین سمجھتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی اس فطرت کو قربان کرنے کا حکم دے رہے ہیں تاکہ انسان ضدی اور مغرور نہ بنے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْھَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (003:093)

بنی اسرائیل کے لئے پہلے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں۔ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو۔

تشریح: پہلے کے لوگوں کو کھانے کی پہچان نہیں تھی اور نہ وہ جانتے تھے کہ کون سا کھانا فائدے مند ہے اور کون سا نقصاندہ۔ توریت آنے سے پہلے یعقوب نے جس چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اس کے علاوہ بہت سارے کھانے بنی اسرئیل پر حلال تھے۔ رسولوں نے انسانوں کو کھانے کی پہچان دی اور توریت میں اس کا ذکر کیا۔

پیغام: کھانے کے معاملے میں لوگوں کو موسم، وقت، اپنی حیثیت اور اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے اور آج کے زمانے میں رسولوں کی غیر موجودگی میں لوگوں کو چاہئے کہ ضرورت کے مطابق ڈاکٹر سے مشورہ کریں کسی مذہبی راہ نما سے نہیں جو اس کے بارے میں کوئی خاص علم نہ رکھتا ہو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (003:094)

جو اس کے بعد بھی خدا پر جھوٹ افترا کریں تو ایسے لوگ ہی بے انصاف ہیں۔

تشریح: اور جس کے پاس خوراک کا علم نہیں پھر بھی وہ مشورہ دیتے ہیں یعنی اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور یہی گنہگار ہیں (لوگوں کو جھوٹ بول کر ان کی صحت بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں)

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ (003:095)

کہہ دو کہ خدا نے سچ فرمادیا۔ پس دین ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے ہی کچھ لوگوں کو سچا علم دیتے ہیں اور لوگوں کو چاہئے کہ ابراہیم کے سیدھے اور سچے دین کو اپنائیں جس میں ذرا سا بھی اختلاف نہیں ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: سوال یہ آتا ہے کے جب قرآن شریف میں کہا گیا ہے کہ ابراہیم کا راستہ اختیار کرو تو حضرت محمد ﷺ کون سا دین لائے تھے ؟ کیا حضرت محمد ﷺ اور ابراہیمؑ دونوں کا دین ایک تھا؟ ابراہیمؑ کے زمانے میں مذہب کے نام پر کسی نے کسی کا قتل نہیں کیا۔ ابراہیمؑ سے لیکر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اسلام کی اشاعت سے پہلے تک کعبہ میں بت پرستی کا سلسلہ جاری تھا اور حدیثوں کے خیالات کے مطابق "ابراہہ کے لشکر پر ابابیل کے جھنڈ بھیج کر کعبہ کی حفاظت کی" اگر حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیمؑ کا مذہب الگ الگ ہے تو انسان کس مذہب کا راستہ اختیار کرے؟ حدیث اور قرآن کے موجودہ ترجمہ کے مطابق ان سارے سوالوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام رسولوں نے ایک ہی مذہب کی اشاعت کی تھی اور جس کا پیغام ہے نیکی، محبت ،انسانیت۔ تعلیم، پاکیزگی، عدم تشدد، بھائی چارہ، ایمانداری اور شانتی۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ (003:096)

پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہی ہے جو مکہ میں ہے بابرکت اور جہان کے لئے موجب ہدایت۔

تشریح: انسان اور انسانی تہذیب کا مقصد ہے شانتی، محبت، انسانیت، عدم تشدد، شکھشا اور اس کی نشاندہی کرتا ہے کعبہ اور ان سارے اصولوں میں اللہ رہتا ہے۔ اللہ کا لا محدود وجود ہونے کی وجہ سے اللہ کا کوئی "خاص گھر" نہیں ہو سکتا۔ انسانوں کے لئے کعبہ کو ایک نشانی بنایا اور نیکی، پرہیز گاری، شانتی، انسانیت، عدم تشدد اور محبت کو اس نشان تک پہونچنے کی راہ بتائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے "**ضمیر یعنی انتراتما**" کو "**اللہ کا گھر**" کہا اور اس میں ہی اللہ رہتا ہے اور اس گھر سے ہی لوگوں کے لئے نیک خیالات ظاہر ہوتے ہیں اور یہی اللہ کا پہلا گھر ہے اور سارے انسانوں کو راستہ دکھلانے والا۔ اس آیت میں کعبہ کو "**بکہ**" کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاف اور سیدھے طور پر کعبہ کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنایا تو اس لحاظ سے سعودی عرب کی سرکار کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کعبہ کے نام پر فرقہ ورانہ سوچ کی تائید کرے یا اسلام کے نام پر عربی تہذیب کا پرچار کرے؟ کون کافر ہے اور کون مسلمان اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے سعودی سرکار کے ذمہ نہیں چھوڑا اور قرآن شریف کے مطابق اس کا فیصلہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں۔

فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ۚ وَ مَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ (003:097)

اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ جو شخص اس گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا۔ اور لوگوں پر خدا کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔

تشریح: اور اس دین کو جو قبول کرتا ہے وہ شانتی والا ہو جاتا ہے اور یہی دین ابراہیم کا مقام تھا اللہ تعالیٰ نے حج کو فرض کیا شانتی چاہنے والوں کے لئے اور جسے اس بات سے انکار ہے وہ کافر ہے۔

قُلۡ یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ٭ۖ وَ اللّٰہُ شَہِیۡدٌ عَلٰی مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۔ (003:098)

www.urduchannel.in

کہو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو؟اور خدا تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

تشریح: رسول نے لوگوں سے کہا(اللہ کے حکم سے) کتاب(اللہ کے اصول) سمجھنے کے بعد کیوں سچائی سے کفر(انکار) کرتے ہو اور جو کفر کرتے ہیں اللہ ان پر گواہ ہے اور اللہ سب دیکھتا جاتا ہے۔

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّاَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ‌ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ (003:099)

کہو کہ اے اہل کتاب! تم مومنوں کو خدا کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟اور باوجودیکہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

تشریح: کتابوں کو ماننے والے لوگ جب دوسروں کی کتابوں کی سچائی کو جاننے کے بعد لوگوں کو بہکاتے ہیں اور دوسروں کے اعمال پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو یقیناً اللہ ایسے لوگوں کے اعمال سے واقف ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ۔(003:100)

مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنادیں گے۔

تشریح: ایمان والے اگر کتاب سمجھنے کے بعد گمراہوں کی بات مانتے ہیں تو ضرور ان کی باتوں سے کفریت حاصل ہوگی۔

وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ‌ ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ (003:101)

اور تم کیونکر کفر کروگے جبکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں اور جس نے خدا کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے راستے لگ گیا۔

تشریح: اور سب کچھ سمجھنے کے بعد لوگ کیسے کفر کرتے ہیں۔اللہ کے سارے اصول سننے اور دیکھنے کے بعد لوگوں کے درمیان اللہ کے رسول اپنے خیالات کے ذریعہ موجود(زندہ)ہیں اور جو انسان ان اصولوں کو سختی کے ساتھ اپناتے ہیں یقیناً وہ صحیح راستہ پر ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۔ (003:102)

مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔

تشریح: ایمان والے لوگ اللہ سے ڈریں اور اللہ کے اصولوں پر سختی سے قائم رہیں تاکہ اللہ انہیں کفر کی موت سے بچائیں۔

پیغام: اللہ لوگوں کو ڈرا کر یا دھمکا کر اپنے اصولوں پر قائم رہنے کے لئے نہیں کہہ سکتا اور کیا اللہ اپنے بنائے ہوئے انسان کو ڈرا کر اپنے اصولوں پر قائم رہنے کے لئے کہے گا؟جب کہ ان کی مرضی کے بغیر کوئی بھی کام ناممکن ہے۔اگر انسان کفریت(اللہ کے اصولوں کو نہ ماننا) کرتا ہے تو یقیناً وہ اللہ سے نہیں ڈرے گا۔اس بات سے کہ اللہ "سروشکتی مان(طاقت والا)اور سشٹی کرتا(پیدا

www.urduchannel.in

کرنے والا)" ہے اس لحاظ سے قرآن کے ذریعہ اللہ نے لوگوں کو کفر کے عذاب سے ڈرنے کو کہا اور ساتھ میں نیکی پر قائم رہنے کی بھی ہدایت دی۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (003:103)

اور سب مل کر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

تشریح: اللہ کے اصولوں کو مضبوطی سے تھام لیں تاکہ انسانوں کے درمیان محبت، بھائی چارہ، اور امن و سکون بنا رہے اور اللہ کی قدرت کو یاد کریں۔ مختلف خیالات کے باوجود اللہ نے انسانوں کو سماج دے کر محبت سے جینا سکھایا اور فساد سے بچاتا رہا۔ اللہ تعالی نے اپنے اصول لوگوں کو صاف صاف بتا دیے تاکہ لوگ شانتی کی راہ یعنی صحیح راستہ پر قائم رہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (003:104)

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔

تشریح: اور لوگوں کے بیچ ایسے لوگوں کا رہنا بھی ضروری ہے جو انسانوں کو بھلائی اور نیکی کے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور بھلا کام کرنے والے ہی کلیان کاری (فائدہ مند) اور نجات کے لائق ہیں۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ (003:105)

ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو بڑا عذاب ہوا۔

تشریح: سب کچھ سمجھنے کے بعد جن لوگوں نے آپس میں پھوٹ ڈالی اور خیالات کے اختلافات میں الجھ گئے ایسے لوگوں کے لئے بدامنی کا عذاب ہے۔

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ۔ (003:106)

جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے سیاہ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو اس کفر کے بدلے عذاب چکھو۔

www.urduchannel.in

تشریح: گنہگاروں کا چہرا بے رونق ہوتا ہے اور پاک لوگوں کا رونق دار اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی زندگی میں سکھ شانتی اور پاکیزگی قائم ہے ان کے چاروں طرف ایک پاک ماحول قائم ہوتا ہے اور گنہگاروں کو اس کے برعکس زندگی ملتی ہے یعنی بدامنی کی زندگی اور یہی ان کی سزا ہے۔

پیغام: انسان کی شکل، صورت اور روپ رنگ کے ساتھ اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (003:107)

اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ خدا کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تشریح: اور نیک صاف ستھری اور پرہیزگاری (سفید چہرہ) والی زندگی جینے والے لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے زندگی بھر سکھ شانتی کا جیون ہے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (003:108)

یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحت کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور خدا اہل عالم پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

تشریح: اور رسول نے اللہ کے اصول لوگوں تک ٹھیک ٹھیک پہنچائے اور اللہ اپنی قدرت کو نہیں بگاڑتا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔ (003:109)

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔

تشریح: ساری زمین اور آسمان پر اللہ کا اختیار ہے اور اس کی طرف ہی ساری چیزوں کو لوٹ کر جانا پڑتا ہے۔

پیغام: یہ آیت ایٹم کی تھیوری کو ثابت کرتی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (003:110)

جتنی امتیں لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا۔ ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں لیکن تھوڑے اور اکثر نافرمان ہیں۔

تشریح: نیکی، محبت، پرہیزگاری، عدم تشدد، علم (علم)، شانتی اور انسانیت چاہنے والے ہی بہترین امت (قوم) ہے اور ایسے لوگوں کو ہی انسانیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور ان لوگوں کے ذریعہ ہی سماج میں اچھے کاموں کی خبر پہونچتی ہے اور ایسے لوگوں کو دیکھ کر انسان برے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور سچائی کو سمجھنے کے بعد اگر گنہگار پوری طرح نیک کام کرتے ہیں تو ان کے لئے اچھائی ہے اور ان لوگوں کے درمیان کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور باقی کافر ہیں۔

پیغام: اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ نیکی، پرہیزگاری، انسانیت، عدم تشدد، محبت، امن اور علم ہی انسان کا مذہب ہے اور اس کام کے لئے اس آیت میں انسان کی حوصلہ افضائی کی گئی ہے۔

www.urduchannel.in

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًىؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ. (003:111)

اور یہ تمہیں خفیف سی تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو کہیں سے بھی مدد نہیں ملے گی ۔

تشریح: کافر نیک لوگوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا صرف کچھ حد تک تکلیف دیتے ہیں۔ اگر کافر نیک لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرنا چاہیں تب نیک لوگوں کی امن و چین والی زندگی کو دیکھ کر کافر یقیناً پیٹھ گھما کر بھاگ جائیں گے اور انہیں کوئی مدد حاصل نہیں ہو گی ۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ (003:112)

یہ جہاں نظر آئیں گے ذلت کو دیکھو گے کہ ان سے چمٹ رہی ہے بجز اس کے کہ یہ خدا اور لوگوں کی پناہ میں آجائیں اور یہ لوگ خدا کے غضب میں گرفتار ہیں اور پستی ان پر مسلط کر دی گئی۔ یہ اس لئے کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کر دیتے تھے۔ یہ اس لیے کہ یہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

تشریح: شانتی بگاڑنے والوں کو ہر جگہ بے عزت ہونا پڑا۔ ان لوگوں کے لئے اللہ سے پناہ حاصل کرنے کا طریقہ ہے ایمان اس کے علاوہ یہ لوگ اللہ کے عذاب کو جھیلتے ہیں اور ان کی قسمت میں ہے بے عزتی کا عذاب کیوں کہ ایسے لوگ اللہ کے اصولوں کا انکار کرتے ہیں اور رسولوں کی ہدایت کو ٹھکرا کر ان کا قتل کرتے ہیں اور یہ لوگ کسی بھی پاک اصول کی فرمانبرداری کرنا نہیں جانتے اور نہ ہی اپنے بھلے برے کو پہچانتے ہیں۔ جن کی زندگی بے چین ہوتی ہے ان کا ضمیر پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے جس میں دیا، محبت، ممتا بالکل نہیں ہوتی وہ سب سے بڑا فقیر ہے۔

پیغام: آج دنیا کی طرف نظر دوڑانے سے پتا چل جائے گا کہ یہ آیت کس امت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

لَيْسُوْا سَوَآءًؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ. (003:113)

یہ بھی سب ایک جیسے نہیں ہیں ان اہل کتاب میں کچھ لوگ عہد پر قائم ہیں جو رات کے وقت خدا کی آیتیں پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں۔

تشریح: ایسا نہیں ہے کہ کتاب کو سمجھنے والے سارے لوگ ایک جیسے ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مذہب کی سچائی کو پہچانتے ہیں اور اللہ کے اصولوں پر تکلیفوں کے وقت بھی (یعنی رات کے وقت اللہ کی آیتیں تلاوت کرنا) قائم رہتے ہیں اور اللہ کے اصولوں کو پوری طرح اپنی زندگی میں شامل کر لیتے ہیں یعنی سجدہ کرتے ہیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (003:114)

www.urduchannel.in

خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیکوکار ہیں۔

تشریح: ایسے لوگ اللہ، اس کی قدرت اور فنا ہونے والی دنیا پر یقین رکھتے ہیں اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور بھلائی پر قائم رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی خوش نصیب ہیں۔

پیغام: پاکیزہ اور نیکی کا کام کرنے والے اور نیکی پر قائم رہنے والے انسان کسی خاص امت کے دائرے سے بندھے ہوئے نہیں ہیں اور ان لوگوں کا خود ایک خاص طبقہ ہوتا ہے۔ خیالات کی بنیاد پر اور ان لوگوں کو ہی قرآن شریف میں ایمان والوں کا گروہ کہا گیا ہے۔

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۔ (003:115)

اور یہ جس طرح کی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

تشریح: اور ایسے لوگ نیک اور اچھے کاموں کی بدولت شانتی والی زندگی اور سماج کے حقدار ہیں اور قدرت نیک لوگوں کو ہی شانتی دیتی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (003:116)

جو لوگ کافر ہیں ان کے مال اور اولاد خدا کے عذاب کو ہرگز نہیں ٹال سکیں گے اور یہ لوگ اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

تشریح: اور یقیناً جو لوگ اللہ اور اس کی قدرت کا انکار (کفر) کرتے ہیں انہیں ان کی دولت اور اولاد ان کی بدامنی کے عذاب کو ذرا سا بھی کم نہیں کرا سکتی اور یہ لوگ جیتے جی دوزخ کی تکلیف بھگتیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔ (003:117)

یہ جو مال دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے چلے اور اسے تباہ کر دے اور خدا نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔

تشریح: گناہ سے کمائی ہوئی دولت سے جتنا بھی زکواۃ اور خیرات کریں وہ کسی کام نہیں آتا۔ گنہگاروں کی تکلیف ان کی اپنی کمائی ہے اللہ کی طرف سے نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ (003:118)

www.urduchannel.in

مومنو! کسی غیر کو اپنا رازدار نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی میں کسی طرح کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔ تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنادیں ہیں۔

تشریح: نیک اور ایمان والے ایسوں کو دوست نہ بنائیں جو سماج کی شانتی کو بگاڑنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں اور ہمیشہ نیکوں کے خلاف برائی اور دل میں دشمنی کی سوچ رکھیں۔ نیکی اور امن وسکون چاہنے والے لوگ اپنی سمجھداری کی بدولت ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے۔

پیغام: دشمنی کے خیالات رکھنا گناہ ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ (003:119)

دیکھو تم ایسے لوگ ہو کہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں۔ کہہ دو کہ غصے میں مر جاؤ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

تشریح: نیک لوگ ایسے لوگوں سے بھی پیار کرتے ہیں لیکن گنہگار ہرگز نیکوں سے پیار نہیں کرتے۔ نیک لوگ اللہ کے سارے اصولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور بہروپیہ کی زندگی جینے والے نیک لوگوں کے سامنے نیکی کی بات کرتے ہیں لیکن دل میں غصہ اور دشمنی رکھتے ہیں اور اللہ دلوں کا حال جاننے والا ہے۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔ (003:120)

اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرو تو ان کا کوئی فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تشریح: کافر نیک لوگوں کی امن وشانتی والی زندگی سے ناخوش ہوتے ہیں اور نیکوں کی تکلیف انہیں خوشی دیتی ہے۔ اگر نیک لوگ اپنے اصولوں پر اٹل رہیں تو کافر (گنہگار) ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں کو گھیر رکھا ہے۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (003:121)

اور جب تم صبح کو اپنے گھر سے روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کے لیے مورچوں پر متعین کرنے لگے اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

تشریح: رسولوں کو اللہ کے اصول سمجھانے میں بہت تکلیفیں آئیں اور نیک لوگوں کا گروہ کھڑا کرنے میں انہیں برسوں لگ گئے۔ یہ آیت ان نیک لوگوں کے لئے ایک مثال ہے جس میں نیک لوگوں کے لئے سہارا اور بلندی کا حکم ہے۔ اس آیت میں نبی کو

www.urduchannel.in

مخاطب کیا گیا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ سنتا جانتا کہہ کر "نبی کا کردار بھی اللہ کے اصولوں کے دائرے میں ہوتا ہے" یہ پیغام بھی دیا اور صبر کی ہدایت بھی دی گئی۔

اِذۡ هَمَّتۡ طَّآٮِٕفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۔(003:122)

اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے ہمت چھوڑ دینا چاہا مگر خدا ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسا رکھنا چاہئے۔

تشریح: ایمان والے مصیبت کے وقت بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۔(003:123)

اور خدا نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس خدا سے ڈرو تا کہ شکر کرو۔

تشریح: مثال کے طور پر بدر کی لڑائی کے وقت اللہ کمزوروں کا مددگار ثابت ہوا۔ اس لئے اس کی قدرت سے محبت کرو اور شکر ادا کرو۔

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ۔(003:124)

جب تم مومنوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔

تشریح: اور نبیوں نے تکلیفوں کے وقت بھی حوصلہ بلند رکھنے کی تعلیم لوگوں کو دی اور اللہ کے فرشتے جو قدرت بن کر انسانوں کو فائدہ پہنچاتے ہے اس کے بارے میں بھی بتایا۔

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ۔(003:125)

ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا۔

تشریح: یقیناً اس طرح اللہ تعالیٰ ہزاروں فرشتوں سے نیک اور صبر کرنے والوں کو مدد پہنچاتے ہیں۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَٮِٕنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۔(003:126)

اس مدد کو تو خدا نے تمہارے لئے بشارت بنایا یعنی اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو خدا ہی کی ہے جو غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: اور اللہ انسانوں کے ذریعہ ہی انسانوں کی مدد فرماتے ہیں اور انسان کو امن وسکون کی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآٮِٕبِيۡنَ ۔(003:127)

اس لیے کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انہیں ذلیل و مغلوب کر دے کہ ناکام واپس جائیں۔

تشریح: اللہ کے رحم و کرم سے کافروں کی ہر بری کوشش ناکامیاب ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ ناکامیاب رہیں گے۔

پیغام: گنہگاروں کی ہار ہی ان کا خاتمہ ہے۔

www.urduchannel.in

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۔(003:128)

اس کام میں تمہارا کچھ اختیار نہیں یا خدا ان کے حال پر مہربانی کرکے یا انہیں عذاب دے کہ یہ ظالم لوگ ہیں۔

تشریح: رسول نے ہمیشہ اللہ کے سکھائے ہوئے اصول ہی لوگوں تک پہنچائے۔ لوگ مانیں یا نہ مانیں اس کی ذمہ داری رسولوں پر یا پیغام پہچانے والوں پر نہیں ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۔(003:129)

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: تمام کائنات کا مالک ہے صرف اللہ تعالیٰ۔ سزا اور معافی اس کے اختیار میں ہے اور اللہ بڑا رحم دل ہے۔

پیغام: جب سارے اختیار اللہ کے پاس ہیں تو کتابیں، رسول اور تمام قانون کے درمیان انسان کا کیا حق ہے؟ یہ سچ ہے کہ جو بھی ردو عمل دنیا میں انجام دئے جاتے ہیں، چاہے وہ برا ہو یا اچھا سب اللہ کے اختیار میں ہے اور اس کی طاقت سے ہی تمام کام انجام پاتے ہیں۔ اس لحاظ سے جس طرح اللہ نے اچھائی کے ساتھ برائی کو مقرر کرکے انسانوں کو رنگ برنگی زندگی دی ٹھیک اسی طرح انسانوں کو دماغ دے کر اور اچھے برے کا علم سکھا کر انسان کو تمام مخلوقات کے درمیان ایک الگ درجہ بھی دیا۔ انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ہی بھلا برا ضمیر مقرر کرکے اس کو ضمیر کے ذریعہ ہی اچھے برے کی پہچان دی۔ اچھے گنوں (ہنر) کے ساتھ ساتھ برے گن ڈال کر انسان سے ہی اچھا یا برا کام کروایا اور رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے لگام کے طور پر انسانی سماج میں برائی کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً‌ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ‌ ۔(003:130)

اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرو۔

تشریح: نیک اور اچھا انسان کسی کی مجبوری سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور اس آیت میں مجبوری سے فائدہ اٹھانے کو ہی **"سود"** کہا گیا ہے۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے **"سود بڑھا چڑھا کر نہ کھاؤ"** تو کیا سود کم کھانا جائز ہے؟ حقیقت میں کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر نفع کمانا ہی سود کہلاتا ہے باقی سب نفع ہے۔ اس آیت میں "بڑھا چڑھا کر" کا مطلب ہے کہ لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اسے نفع کی شکل دی گئی اس "بڑھا چڑھا کر سود کھانا" کو ہی سود کہا گیا ہے یعنی کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ‌ ۔(003:131)

اور (دوزخ) کی آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

تشریح: اللہ کے اصولوں کے خلاف چلنے والے کافروں کے لئے بدامنی کی آگ رکھی گئی ہے اور نیک، ایمان والے اس بدامنی کی آگ کو محسوس کریں یعنی ڈریں اور اس سے دور رہیں۔

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ‌ ۔(003:132)

www.urduchannel.in

اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

تشریح: اور خوشی خوشی اللہ کے اصول جو رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو ملے اسے اختیار کریں اس میں ہی امن وچین ہے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (003:133)

اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

تشریح: پرہیزگار جو شانتی حاصل کرتے ہیں اس کی لمبائی اور چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے یعنی وہ لامحدود سکون میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (003:134)

جو آسودگی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: جو لوگ خوشی یا غم میں اچھے کام کرتے ہیں اور غصہ کے وقت کسی کا دل نہیں دکھاتے اور دل میں معافی کے جذبات رکھتے ہیں انہیں اللہ کی دیا (مہربانی) اور پیار ملتا ہے۔

پیغام: لوگ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ گناہ کرتے رہیں اور اللہ سے معافی مانگتے رہیں تو معافی ہو جائے گی۔ ایسے لوگ یہ سمجھ لیں کہ گناہ کسے کہتے ہیں۔

گناہ انسان کے وہ اعمال ہیں جس کی وجہ سے دوسرے انسانوں کو تکلیف پہنچے یا انسانی سماج کو نقصان ہو یا قدرت کا یا انسانی سماج میں گندگی پھیلے یا ساری مخلوق کو تکلیف ہو اور تکلیفوں کا اضافہ ہو یا اپنے خیالات سے لوگوں کو تکلیف دینا ہو اور اپنے فرض کو ادا نہ کریں۔ یہ سب گناہ ہیں اور ان کی کوئی معافی نہیں۔ اس لئے قرآن شریف میں صاف اور ستھرے طور پر لکھا ہے کہ ہر کسی کو اس کے گناہ کے کاموں پر سزا ضرور ملے گی۔ مذہب ہمارے ضمیر کو جگاتا ہے اور برے کاموں سے بچاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ (003:135)

اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں، تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ کون بخشتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

تشریح: ایسے لوگ انجانے میں کئے گئے غلط کاموں کی معافی مانگتے ہیں اور بھول چوک کی وجہ سے جو نقصان ہوتا ہے اسے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی بھول چوک یا غلطی سے کیا ہوا نقصان کم ہو یا گھٹ جائے۔ یقیناً نیک اور سمجھدار لوگ گناہ کے نزدیک نہیں جاتے۔

www.urduchannel.in

أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۔(003:136)

ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں(اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کا بدلہ اللہ کا معاف کرنا اور شانتی والی جنت کے ساتھ صاف ستھری زندگی (نہر) کے ساتھ ساتھ سکھ شانتی اور چین کی ٹھنڈک اور تمام زندگی خوشیاں اور اللہ کی رحمت۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۔(003:137)

تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین میں سیر کر کے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ۔

تشریح: برے کام کا نتیجہ ہمیشہ برا ہوتا ہے اور اللہ کے اصولوں کو ٹھکرانے والے گنہگاروں کا نتیجہ دنیا کی ہر جگہ میں موجود ہے۔ صرف نظر دوڑانے سے ہی لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جاتا ہے۔

پیغام: اللہ کے رحم و کرم سے انسانوں نے سائنس کے ذریعہ اتنی ترقی کر لی ہے کہ وہ دنیا کے ہر کونے کی خبر گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں اور ہر اچھے برے کی تحقیقات اور نظارہ بھی کر سکتے ہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی مثالیں کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ کون سچا اور کون جھوٹا، کون اچھا اور کون برا، کون خوشحالی کی زندگی جی رہا ہے اور کون بدحالی کی زندگی اور جو جھوٹی قوم ہے اس کا نتیجہ بھی لوگوں کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جو سمجھدار ہیں وہ اس بات کو دیکھ کر سمجھیں اور گناہ سے نیکی کی طرف آئیں یعنی جھوٹ اور باطل سے بچ کر سچائی، شانتی، پرہیزگاری، انسانیت، محبت، تعلیم اور عدم تشدد کے راستہ پر چلیں۔

هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۔(003:138)

یہ لوگوں کے لیے صریح بیان ہے اور اہل تقوی کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔

تشریح: سارے انسانوں کے لئے اچھے برے کا نتیجہ ڈھونڈنا آسان ہے اور اللہ نے جو مثالیں موجود رکھیں ہیں وہ لوگوں کے لئے کافی ہیں۔نیک اور پرہیزگار لوگوں کے لئے یہ ساری مثالیں ایک نصیحت ہیں۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔(003:139)

اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح غم کرنا اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

تشریح: امن اور شانتی چاہنے والے لوگ صبر کریں اور مایوس نہ ہوں یقیناً جیت انہیں کی ہے۔

پیغام: اس سورہ کی آیت 136 سے لیکر آیت 139 تک غور فرمانے سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ نیکی، پرہیزگاری، محبت، شانتی، عدم تشدد چاہنے والے، حق پر قائم رہنے والے، مخلوق کی خدمت کرنے والے اور تعلیم کی طرف چلنے والے لوگ

www.urduchannel.in

آج کی دنیا پر راج کر رہے ہیں اور یہی اس دنیا کا قانون ہے جو زیادہ سے زیادہ لوگوں نے اپنا رکھا ہے اور یہی لوگ ایمان والے ہیں اور آپس میں بھائی بھائی۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (003:140)

اگر تمہیں زخم لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔

تشریح: اگر شانتی چاہنے والوں کو تکلیف (زخمی) ہوتی ہے تو یقیناً شانتی نہ چاہنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور اللہ لوگوں کی امن، بدامنی میں بدلتے رہتے ہیں اور ایسے بھی کچھ لوگ ہیں جو سماج میں شانتی اور امن و چین قائم رکھنے کی جدوجہد میں اپنے آپ کو بھی قربان کر دیتے ہیں اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۔(003:141)

اور یہ بھی مقصود تھا خدا ایمان والوں کو خالص بنا دے اور کافروں کو نابود کر دے۔

تشریح: دنیا میں گنہگاروں (کافر) کی موجودگی کی ایک اہم وجہ ہے کہ لوگوں کو رنگ برنگی زندگی ملے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو کافروں کو مٹا دے اور عقیدت مندوں کی دنیا قائم کر دے۔

پیغام: اگر دنیا صرف عقیدت مندوں کی ہوتی تو انسانوں کی فطرت کے مطابق کچھ دنوں بعد یہ دنیا انہیں یکساں لگنے لگتی اور زندگی جینے کی وہ خوشی نہیں اٹھا پاتے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی کام میں ذرا سا بھی عیب نہیں ہے اس کا ہر فیصلہ مکمل اور عیب سے پاک اور انسانوں کے لئے بہترین۔ اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۔(003:142)

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہو گے حالاں کہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور یہ کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔

تشریح: کچھ لوگ تھوڑی سے نیکی کی وجہ سے جنت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اپنے اندر کے ناپاک ضمیر کے ساتھ جہاد نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں جانتے کہ پرہیزگاری میں کون کون مکمل ہے۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔(003:143)

اور تم موت کے آنے سے پہلے اس کی تمنا کیا کرتے تھے سو تم نے اس کو آنکھوں سے دیکھ لیا۔

تشریح: زندگی کی لڑائی سے پہلے لوگ نیکی کے لئے قربانی یعنی شہید ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جب حقیقت میں یہ سامنے آتی ہے تب اسے محسوس کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۔(003:144)

www.urduchannel.in

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت پیغمبر گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے ؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔

تشریح: حضرت محمد ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے ان کی موت کے بعد لوگوں نے ان کے اصولوں کو بھلا دیا اور جو ایسا کرتے ہیں وہ اللہ کے اصولوں یعنی محبت، پرہیزگاری، انسانیت، نیکی، عدم تشدد اور سکھ شانتی کو نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ تعالیٰ سکھ شانتی چاہنے والوں کو اچھا پھل دیں گے۔

پیغام: موجودہ حدیثوں کے مطابق رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی وفات کی خبر سن کر حصرت عمرؓ غمزدہ ہو گئے اور طیش میں تلوار ہاتھ میں لے کر نکل کھڑے ہوئے اور رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی موت کا انکار کرنے لگے "تب حصرت ابو بکرؓ قرآن کی اس آیت "کو پڑھنے لگے۔

سوال یہ آتا ہے کیا عمر کو اس آیت کے بارے میں معلوم نہیں تھا کہ قرآن شریف میں یہ آیت موجود ہے ؟ اور موت جیسی اللہ کی قدرت کو انکار کرنا کیا کسی عالم کا کام ہے ؟ تلوار کے زور پر سچائی کو دبا کر رکھنا کیا رسول کی تعلیم تھی ؟ مسلمانوں کی تلوار اگر اٹھتی ہے تو صرف سچائی کو قائم رکھنے کے لئے اور ظلم کے خلاف نہ کہ سچائی کو دبانے کے لئے ؟ اپنے جذبات کو غصہ کی شکل دینا رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی تعلیم نہیں ہے ؟ پہلے کے رسولوں کے امتی اپنے رسولوں کے اصولوں سے پھر گئے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ حضرت محمد ﷺ کے ماننے والوں کو تنبیہ دی کہ کیا وہ بھی حضرت محمد کے اصولوں سے پھر جائیں گے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِھٖ مِنْھَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِھٖ مِنْھَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۔(003:145)

اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مر جائے اس نے موت کا وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دیں گے اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب بہت اچھا صلہ دیں گے۔

تشریح: اللہ کی مرضی کے بغیر کسی بھی مخلوق کی موت ممکن نہیں اور ہر چیز کے خاتمہ کا ایک خاص وقت مقرر ہے۔ دین اور دنیاں دونوں کا مالک اللہ ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۔(003:146)

اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: نبیوں کے اصولوں کو سماج میں قائم کرنے کے لئے بہت سارے لوگ تکلیفیں جھیلنے کے باوجود جدوجہد کرتے رہے لیکن ایسے لوگوں نے نہ ہمت ہاری، نہ سست ہوئے اور نہ کمزور پڑے۔ مضبوطی کے ساتھ نیک اصولوں پر قائم رہنے والوں کا ساتھی اللہ ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (003:147)

اور ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔

تشریح: رسولوں کے اصولوں پر چلنے والے لوگ دعا کریں کہ انجانے میں کئے گئے گناہ کو اللہ معاف کر دے اور سچائی جاننے سے پہلے جو زیادتی ہوئی ہو اسے بھی معاف کر دیں اور سچائی کے راستہ پر قائم رکھے اور گناہ سے دور رہنے پر مدد دے۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔(003:148)

تو خدا نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کو اللہ نیکی کی راہ پر قائم رہنے میں مدد کرتے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۔(003:149)

مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

تشریح: کافروں کے کام (گن) یعنی گناہ والے کام کو اپنانے سے اپنی شانتی اور امن وچین بگاڑتے ہیں۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۔(003:150)

بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور سب سے بہتر مددگار ہے۔

تشریح: اللہ کے اصول ہی انسان کا مقصد ہونا چاہئے اور اس میں ہی سکھ شانتی ہے۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۔ (003:151)

ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے کیونکہ یہ خدا کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ ظالموں کا بہت برا ٹھکانہ ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو بگاڑنے والے کافروں کے دل بے چینی کی تکلیفوں سے بھر جاتے ہیں اور گناہ کو اپنا کر کافر اللہ کے اصولوں کے بجائے دوسروں کے اصولوں کو اختیار کرتے ہیں یعنی اللہ کا ساجھی دار (شریک) ٹھہراتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا بے چینی کی جہنم اور بے چینی کا عذاب ہے۔

www.urduchannel.in

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (003:152)

اور خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی) اس وقت جب کہ تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے خدا نے تم کو دکھا دیا اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم میں جھگڑا کرنے لگے اور اس کی نافرمانی کی۔ بعض تو تم میں بعض سے دنیا چاہتے تھے اور بعض آخرت کے طالب۔ اس وقت خدا نے تم کو ان سے پھیر دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور خدا مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

تشریح: اللہ کی ساری قدرت انسانوں کے لئے حقیقت ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو خوشحالی دینے کا وعدہ نبھایا۔ جب گنہگاروں اور ان کے ذریعہ کئے گئے گناہ کو ختم کیا جاتا ہے اور نیک انسان جب یہ کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور کمزور ہو جاتے ہیں اور مایوس ہو کر آپس میں ہی اختلاف کرنے لگتے ہیں تب یقیناً اللہ انہیں صحیح راستہ دیکھا دیتے ہیں کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو دنیاوی عیش و آرام کے چکر میں گناہ کرتے ہیں اور کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو نیک کام اور اچھائی سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں (کافروں) کو کمزور کر دیتے ہیں۔

پیغام: جب جب دنیا میں گناہ بڑھ جاتے ہیں تب تب اللہ تعالیٰ نیک اور ایمان والے لوگوں سے یا قدرتی طور پر گناہوں کو ختم کرتے ہیں۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ (003:153)

جب تم لوگ دور بھاگے جاتے تھے اور کسی کو پیچھے پھر کر نہیں دیکھتے تھے اور رسول اللہ تم کو تمہارے پیچھے کھڑے بلا رہے تھے تو خدا نے تم کو غم پر غم پہنچایا تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی یا جو مصیبت تم پر واقع ہوئی ہے اس سے تم اندوہناک نہ ہو اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

تشریح: انسانوں کو تکلیف سے بچاتے ہیں رسول۔ جب انسان اپنے دکھ تکلیفوں سے بے چین ہو کر اپنی زندگی کی خوشی اٹھانا چھوڑ دیتے ہیں تب رسول انہیں سمجھاتے ہیں اور یہ قدرتی اصول ہیں اگر تکلیف نہیں ہو گی تو خوشی کا احساس کیسے ہو گا۔ تکلیف کے وقت جو انسان اپنے سچے اور امن والے اصولوں پر قائم رہتے ہیں ان کی ہر تکلیف اور دکھ کی بات اللہ جانتا ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُھُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ (003:154)

www.urduchannel.in

پھر خدا نے غم و رنج کے بعد تم پر تسلی نازل فرمائی (یعنی) نیند کہ تم میں سے ایک جماعت پر طاری ہو گئی اور کچھ لوگ جن کو جان کے لالے پڑ رہے تھے خدا کے بارے میں ناحق (ایام) کفر کے سے گمان کرتے تھے اور کہتے تھے بھلا ہمارے اختیار کی کچھ بات ہے؟ تم کہہ دو کہ بے شک سب باتیں خدا ہی کے اختیار میں ہیں۔ یہ لوگ دلوں میں مخفی رکھتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے۔ کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا تھا وہ اپنی اپنی قتل گاہوں کی طرف ضرور نکل آتے اس سے غرض یہ تھی کہ خدا تمہارے سینوں کی باتوں کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو خالص اور صاف کر دے اور خدا دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

تشریح: تکلیفوں کے بعد جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو سکھ شانتی دیتے ہیں اس میں کچھ لوگ اس سکھ شانتی کا غلط استعمال کرنے لگتے ہیں اور اللہ کے اصولوں کے ساتھ نافرمانی کرنے لگتے ہیں اور اپنا اختیار ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسان یہ جان لیں کہ رسولوں نے لوگوں کو یہ ایک سبق دیا کہ تمام اختیار صرف اللہ کا ہے اور جس کی قسمت میں موت ہے وہ قدرت کے ذریعہ مقرر کی گئی ہے اور قدرت اسے اپنی طرف وقت اور حالات کے مطابق کھینچ کر لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کے آپسی اختلافات کی جان کاری رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا كَسَبُوۡا‌ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ۔ (003:155)

جو لوگ تم میں سے جبکہ دو جماعتیں ایک دوسرے سے گتھ گئیں بھاگ گئے تو ان کے بعض افعال کے سبب شیطان نے ان کو پھسلا دیا مگر خدا نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

تشریح: نیکی اور بدی کی لڑائی کے وقت جو انسان اپنے فرض سے منھ موڑتا ہے یقیناً انہوں نے بدی کو اپنایا اور بلاواسطہ انہوں نے اپنا ہی برا کیا۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے (جو اپنا فرض پورا نہ کرے) انسان کو معاف کر دیتے ہیں! آخر کیوں؟ فرض کو پورا نہ کرنا خود غرضی ہے اور مطلب پرستی ہے اور خود غرض انسان کبھی بھی معافی کے لائق نہیں ہوتے۔ لیکن اگر خود غرض انسان کو اپنی غلطیوں کا احساس ہو جائے اور دوبارہ ایسی غلطی نہ دھرائے تو یقیناً اللہ کی طرف سے انہیں معافی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ كَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا قُتِلُوۡا ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۔ (003:156)

مومنو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کفر کرتے ہیں اور ان کے بھائی خدا کی راہ میں سفر کریں یا جہاد کو نکلیں تو ان کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے ان باتوں سے مقصود یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کے دلوں میں افسوس پیدا کر دے اور زندگی اور موت تو خدا ہی دیتا ہے اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: گناہ کے خلاف (سفر اور جہاد) لڑتے ہوئے اگر موت آجائے تو ان انسانوں کے بارے میں مطلب پرست لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ گناہ کے خلاف نہ لڑتے تو ان کی جان بچ جاتی۔ موت قدرت کے اختیار میں ہے اور اس کے ڈر سے فرض سے منھ پھیرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ بے چینی کی آگ سے جلاتے ہیں اور سارے اختیار اللہ کے ہیں۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔(003:157)

اور اگر تم خدا کے راستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو لوگ جمع کرتے ہیں اس سے خدا کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے۔

تشریح: لوگ عہد کریں اگر نیکی اور امن قائم کرنے کے لئے موت بھی آجائے یا زندگی کی آخری سانس تک شانتی کے لئے لڑتے ہوئے قدرتی موت ہو تو ایسی موت مطلب پرستی اور عیش وآرام کی محبت میں بھٹکنے سے بہتر ہے۔

پیغام: شانتی، عدم تشدد، سچائی اور تعلیم کے راستہ میں اگر موت بھی آئے تو یقیناً وہ عزت کی موت ہوگی۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۔ (003:158)

اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ خدا کے حضور میں ضرور اکٹھے کیے جاؤ گے۔

تشریح: نیک سماج قائم کرنے کی جدوجہد میں اگر موت آئے یا مار دیے جائیں آخر میں سب کو قدرت میں ہی سما جانا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۔(003:159)

خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے تو ان کو معاف کر دو اور ان کے لئے مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت لیا کرو اور جب عزم مصمم کر لو تو خدا پر بھروسہ رکھو بے شک خدا بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: صبر اور نیکی چاہنے والے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی اور لوگوں کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ بدزبان اور پتھر دل انسان کو محبت اور سکون حاصل نہیں ہوتا۔ نیک لوگ ایسے لوگوں کو درگزر کریں اور دعا کریں۔ سماج کا ہر کام نیک لوگوں کے مشورہ سے کریں اور نتیجہ کی امید صرف اللہ سے رکھیں۔ جو اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (003:160)

اگر خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں۔

تشریح: ایمان والوں کو اللہ کی مدد پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (003:161)

www.urduchannel.in

اور کبھی نہیں ہو سکتا کہ پیغمبر خیانت کریں اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز لا حاضر کرنی ہو گی پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

تشریح: رسول کبھی بھی بدعہدی نہیں کرتے اور کسی بھی فیصلہ میں جانب داری نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کی امانت میں خیانت۔ رسول کا یہی کردار لوگوں کے لئے ایک مثال ہے۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔(003:162)

بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو خدا کی ناخوشی میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

تشریح: ہر کسی کو اپنے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہو گی۔ اسلئے جو انسان اللہ تعالیٰ کے اصولوں کا پابند ہے اسے شانتی حاصل ہو گی اور جو اسے ٹھکراتے ہیں ان کے لئے بے چینی کا عذاب اور دوزخ والی زندگی۔

پیغام: ہر کسی کو اپنے اپنے اعمال کا بدلہ پوری طرح ملتا ہے۔ انسان کے اعمال ہی خالص ہیں۔ نیک اعمال یعنی محبت، انسانیت، بھائی چارہ، نیکی، عدم تشدد اور پرہیزگاری کے علاوہ کوئی بھی عمل اللہ کے اصولوں کو ثابت نہیں کرتا۔ انسان کے اعمال ہی اس کا لباس ہے اور اس لباس کے علاوہ انسان کی کوئی حیثیت نہیں اسلئے قرآن شریف میں نیک عمل اور پرہیزگاری کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۔(003:163)

ان لوگوں کے خدا کے ہاں درجے ہیں اور خدا ان کے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: ہر انسان کی حیثیت سماج میں الگ الگ ہے اور ہر کسی کے خیالات ایک دوسرے سے پوری طرح نہیں ملتے۔ بھائی بھائی، ماں بیٹا، میاں بیوی اور دوست دوست ان سبھوں کے خیالات الگ الگ ہیں اور اس لحاظ سے ہر کسی کا درجہ بھی قدرتی طور پر الگ الگ ہے، پھر بھی انسان اپنے اعمال کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ الگ الگ سوچ، جینے کا طریقہ یا رہن سہن ہونے کے باوجود انسانی اعمال ہی انسانی سماج کا وہ دھاگا ہے جس کے ذریعہ انسان آپس میں رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔(003:164)

خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

تشریح: جب جب دنیا میں گناہ بڑھ جاتے ہیں تب تب دنیا میں رسول آتے ہیں۔ رسولوں کے اصول اور نیک لوگوں کے اصول یکساں ہوتے ہیں اور رسول لوگوں کو امن و چین حاصل کرنے کا طریقہ سکھاتے ہیں اور اللہ کے اصول سمجھانے کے علاوہ نیک راہ پر چلنے کی ہدایت بھی دیتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق "مسلمانوں میں سے ایک رسول بھیجا" تو اس لحاظ سے وہاں پر جتنے لوگ بستے تھے وہ پہلے سے ہی مسلمان تھے؟ اور اس وقت کعبہ کے اندر اور باہر مورتی پوجا ہوتی تھی! تو کیا وہ بت پرست مسلمان تھے؟ جب پختہ ایمان والے موجود تھے تو حضرت محمد ﷺ نے کس نئے اسلام کی بنیاد رکھی تھی؟ انسان کے نیک اعمال ہی "مسلمان" لفظ کی بنیاد ہے اور انسانی تہذیب کی شروعات سے لے کر آخر تک رہے گی۔

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (003:165)

کیا جب تم پر مصیبت واقع ہوئی حالانکہ اس سے دوچند مصیبت تمہارے ہاتھ سے ان پر پڑ چکی ہے تو تم چلا اٹھے کہ آفت کہاں سے آپڑی کہہ دو کہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: لوگوں کو جب تکلیف اور دکھ پہنچتا ہے تب انسان پچھلے وقت کی خوشی کو بھول جاتا ہے اور تکلیفوں اور دکھوں کی شکایت کرنے لگ جاتا ہے۔ اللہ ہر راز کا مالک ہے۔

پیغام: انسان کی زندگی میں سکھ کی خوشی تب ہوتی ہے جب اسے دکھ کا احساس ہوا ہو؟ دکھ کے بغیر سکھ ادھورا ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (003:166)

جو مصیبت تم پر دونوں جماعتوں کے مقابلے کے دن واقع ہوئی سو خدا کے حکم سے واقع ہوئی اور یہ مقصود تھا کہ خدا مومنوں کو اچھی طرح معلوم کرلے۔

تشریح: اللہ تعالی کی مرضی سے ہی ایمان والوں اور بے ایمانوں کے درمیان ٹکراؤ ہوتا ہے اور اللہ تعالی ایمان والوں کا ساتھی ہے۔

پیغام: اس آیت میں نیکی اور بدی کی لڑائی کا ذکر کیا جارہا ہے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ ھُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِھِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِھِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۔ (003:167)

اور منافقوں کو بھی معلوم کرلے اور جب ان سے کہا گیا کہ آؤ خدا کے راستے میں جنگ کرو یا حملوں کو روکو تو کہنے لگے کہ اگر ہم کو لڑائی کی خبر ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ رہتے یہ اس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں اور جو کچھ یہ چھپاتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔

تشریح: دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو گنہگاروں کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیتے اور مختلف بہانے بناتے ہیں۔ ایسے لوگ یقیناً گناہ کے قریب ہوتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (003:168)

www.urduchannel.in

یہ خود تو بیٹھ رہے مگر اپنے بھائیوں کے بارے میں بھی کہتے ہیں کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو قتل نہ ہوتے کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ٹال دو ۔

تشریح: اس قسم کے لوگ گھر بیٹھ کر غیبت کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور گناہ کے خلاف لڑنے والوں کو کہتے ہیں "اگر یہ لوگ ہماری بات مانتے تو ان کی موت نہیں ہوتی" کیا یہ لوگ خود موت سے بچ سکتے ہیں؟

پیغام: موت برحق ہے ہر انسان کی زندگی میں وہ موت زیادہ عزت دار ہوتی ہے جو فرض ادا کرتے ہوئے آئے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔(003:169)

اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔

تشریح: جو انسان اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اور گناہوں کے خلاف لڑتے ہوئے موت کو گلے لگاتے ہیں ان کی حقیقت میں موت نہیں ہوتی۔انسانی سماج اور تاریخ کی کتابوں میں وہ زندہ رہتے ہیں۔

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (003:170)

جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

تشریح: دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کی دی ہوئی حالت پر خوش رہتے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ کے دیے ہوئے ہر قدرتی اتار چڑھاؤ یکساں لگتے ہیں چاہے خوشی ہو یا غم۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔(003:171)

اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اس سے بھی کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

تشریح: یہ لوگ خوش ہوتے ہیں اللہ کی مہربانی اور بشارت پر اور اللہ کبھی بھی اچھے کاموں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ (003:172)

جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا اور رسول کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

تشریح: ہزاروں تکلیفوں کے باوجود بھی جو لوگ اللہ اور ان کے رسولوں کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلتے ہیں ان کے لئے امن و چین کی زندگی ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ (003:173)

ان سے لوگوں نے آ کر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے مقابلے کے لئے لشکر جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: ایسے لوگ گنہگاروں کی طاقت سے نہیں ڈرتے اور اپنے فرائض پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۔(003:174)

وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ واپس آئے ان کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔

تشریح: اللہ کے اصولوں کو سختی سے اپنانے والے لوگوں کو کبھی برائی چھو نہیں سکتی اور ایسے لوگوں کو اللہ کی نعمت اور رحمت حاصل ہوتی ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔(003:175)

یہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو اگر تم مومن ہو تو ان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا۔

تشریح: گنہگاروں کی طاقت سے نیک لوگوں کو ڈرانے والے گنہگار ہیں اور نیک لوگ ان باتوں سے نہیں ڈرتے۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔(003:176)

اور جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں ان سے غمگین نہ ہونا یہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔ خدا چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کو کچھ حصہ نہ دے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

تشریح: گنہگار کبھی بھی اللہ کے اصولوں کو بگاڑ نہیں سکتے نیک اور ایمان والوں کا اس بات پر پورا بھروسہ ہے۔

پیغام: ایمان والے اللہ کی مدد اور اللہ کے اصولوں پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔(003:177)

جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔

تشریح: گناہ کرتے وقت لوگوں کو اس کے نتیجہ کا خیال نہیں رہتا اور گناہ کے ذریعہ کچھ وقت کی خوشی انہیں تکلیفوں اور بے چینی سے نجات نہیں دلوا سکتی۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (003:178)

اور کافر لوگ یہ نہ خیال کریں کہ ہم جو ان کو مہلت دیے جاتے ہیں تو یہ ان کے حق میں اچھا ہے ہم ان کو اس لئے مہلت دیتے ہیں کہ اور گناہ کر لیں اور آخر کار ان کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔

تشریح: اور جو لوگ گناہ کرتے ہیں انہیں کچھ مہلت ملتی ہے گناہ کے لئے اور اس کے بعد دردناک عذاب۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ (003:179)

www.urduchannel.in

جب تک خدا ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے مومنوں کو اس حال میں جس میں تم ہو ہر گز نہیں رہنے دے گا اور اللہ تم کو غیب کی باتوں سے بھی مطلع نہیں کرے گا البتہ خدا اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے تو تم خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تم کو اجر عظیم ملے گا۔

تشریح: قدرت ناپاک کو پاک کرتی ہے اور نیک لوگوں کو کبھی بھی گناہ میں نہیں پھنساتی اور یہ کام قدرت اپنی اندیکھی طاقت سے پورا کرتی ہے۔ اور اللہ جسے چاہے اپنا آشیرواد دیتے ہیں۔ جو لوگ گناہ سے توبہ کر کے پرہیزگار بن جاتے ہیں انہیں ہی شانتی حاصل ہوتی ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔(003:180)

جو لوگ مال میں جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ ان کے لیے برا ہے۔ وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اور آسمانوں اور زمین کا وارث خدا ہی ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو معلوم ہے۔

تشریح: لوگ یاد رکھیں کہ تمام قدرت اللہ کی ہے اور ان قدرتی چیزوں کو ضرورت سے زیادہ اپنی ہوس پوری کرنے کے لئے اکٹھا کر کے اپنے پاس رکھنا سراسر ناانصافی اور کنجوسی ہے۔ یقیناً انسان کی موت کے بعد اس کی جمع کی ہوئی دولت اس کے ساتھ نہیں جاتی۔ پاک پروردگار نے اسے خالی ہاتھ اور اکیلے پیدا کیا اور وہ جاتا بھی خالی ہاتھ اور اکیلا۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۔ (003:181)

خدا نے ان لوگوں کا قول سن لیا ہے جو کہتے ہیں کہ خدا فقیر ہے اور ہم امیر ہیں۔ یہ جو کہتے ہیں ہم اس کو لکھ لیں گے اور پیغمبروں کو جو یہ ناحق قتل کرتے رہے ہیں اس کو بھی اور کہیں گے کہ عذاب دوزخ کے مزے چکھتے رہو۔

تشریح: کچھ پیسے والے انسان اپنے آپ کو ایشور سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں اور اللہ ان سب باتوں سے واقف ہے۔ ایسے لوگ اپنی مغروریت میں اندھے ہو کر نبیوں کے حکموں کا قتل کرتے ہیں (یعنی دولت کے ذریعہ سچائی کو ختم کرنے کی کوشش) اور ایسا کر کے انہیں بے چینی کی آگ میں جلنا پڑتا ہے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۔(003:182)

یہ ان کاموں کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھ آگے بھیجتے رہے ہیں اور خدا تو بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا۔

تشریح: انسان جیسا کرے گا ویسا پائے گا اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔(003:183)

www.urduchannel.in

جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمیں حکم بھیجا ہے کہ جب تک کوئی پیغمبر ہمارے پاس ایسی نیاز لے کر نہ آئے جس کو آگ آکر کھا جائے تب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ کہہ دو کہ مجھ سے پہلے کئی پیغمبر تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے اور وہ (معجزہ) بھی لائے جو تم کہتے ہو تو اگر سچے ہو تو تم نے ان کو قتل کیوں کیا؟

تشریح: کچھ انسان ایسے ہیں جو نبیوں کے حکموں کو نہیں مانتے اور ان کے بارے میں ثبوت مانگتے ہیں۔ نبیوں کے پاس تمام ثبوت ہونے کے باوجود لوگوں نے ان کے خیالات کا قتل کیا (نہیں مانا)۔

پیغام: اپنے خواہشات کے آگے بے بس ہو کر کچھ لوگوں نے نبیوں کی نیک باتوں کو ٹھکرایا۔

فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ۔(003:184)

پھر اگر یہ لوگ تم کو سچا نہ سمجھیں تو تم سے پہلے بہت سے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آ چکے ہیں اور لوگوں نے ان کو بھی سچا نہیں سمجھا۔

تشریح: تاریخ گواہ ہے کہ ہر رسول کو لوگوں نے جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی، لیکن رسولوں نے ہمیشہ حقیقت بیان کی اور اللہ کے اصولوں پر چلنے کی ہدایت کی۔ رسولوں کو ان اصولوں کی جان کاری قدرتی طور پر حاصل ہوتی تھی جو عام انسان سمجھ نہیں پاتے۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ‌ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَـنَّةَ فَقَدۡ فَازَ‌ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ۔(003:185)

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

تشریح: ہر انسان کو موت کا مزا چکھنا ہے اور انسان کو اپنے کر کاموں کا پھل آخر میں ضرور ملتا ہے۔ جو بے چینی کی دوزخ سے آزاد ہے اور جسے شانتی کی جنت حاصل ہے اسے ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں انسانوں کے لئے ایک تصور کے سوا کچھ نہیں وہ خالی ہاتھ آتا ہے اور خالی ہاتھ جاتا ہے۔ دنیا کی چیزیں صرف اس کی وقتی ضروریات ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

لَـتُبۡلَوُنَّ فِىۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ وَلَـتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا‌ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ۔(003:186)

تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ تو اگر صبر اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔

تشریح: انسانی ضمیر کو دولت دے کر اور دولت لے کر مشکلوں میں آزمایا جاتا ہے۔ اس کتاب سے پہلے دنیا میں موجود ہر کتاب کے ماننے والوں (یعنی اللہ کے اصول) کو کتاب کے ذریعہ ملے ہوئے حکموں کی آزمائش ہو گی اور ہمت والے لوگ پرہیز گاری کے ذریعہ اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں۔

www.urduchannel.in

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَاشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا‌ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ ۔(003:187)

اور جب خدا نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا۔ اور اس کو نہ چھپانا تو انہوں نے اس کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کی۔ یہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں برا ہے۔

تشریح: سچائی اور حقیقت سمجھنے والوں کا یہ حق بنتا ہے کے اسے نہ چھپا کر اس کی جان کاری انسانیت کے لئے انسانوں کو دیں۔ کچھ لوگ اپنے ذاتی مفاد کے لئے اسے چھپا کر لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے مقصد میں کامیابی پانے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں نے سماج اور اپنے لئے برا کیا۔

پیغام: سناتن دھرم میں برہمنوں نے اپنا دبدبہ قائم کرنے کے لئے عام لوگوں تک وید کے اصولوں کو پہنچنے نہیں دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سناتن دھرم ذات پات اور چھوا چھوت اور بت پرستی کے ضعیف الاعتقادی میں بہہ گیا۔ ٹھیک اسی طرح مسلمانوں میں ایک بات مشہور ہے جس میں کہا گیا ہے کے قرآن شریف کو عربی زبان میں پڑھنا ثواب ہے۔ لیکن بغیر سمجھے کسی بھی کتاب کو پڑھنے سے کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ ساری سازشیں علماء اور برہمنوں کی پیدا شدہ ہیں کہ لوگ ان کے پاس مذہب سیکھنے کے لئے آئیں اور اپنے آپ کو لُٹا کر جائیں۔ آیتوں کو سمجھنے کے لئے علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور نیکی کا پہلا قدم ہے علم حاصل کرنا۔

لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّيُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۔ (003:188)

جو لوگ اپنے کاموں سے خوش ہوتے ہیں اور جو کرتے نہیں ان کے لیے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کی نسبت خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے بری ہو جائیں گے اور انہیں درد دینے والا عذاب ہو گا۔

تشریح: ایسے لوگ (مذہب کی سچائی چھپانے والے فریبی) اپنی تعریف سننے کے لئے بے چین رہتے ہیں لیکن جب لوگوں کے سامنے سچائی ظاہر ہو جاتی ہے تب اِن لوگوں کو عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پیغام: ایسے لوگ بے چین ہو جاتے ہیں کیونکہ انسان سچائی جاننے کے بعد ان فریبی لوگوں کی باتوں پر عمل نہیں کرتے اور بے چینی ہی اِن لوگوں کا عذاب ہے اور بے چین ہو کر ایسے لوگ فسادی بن جاتے ہیں اور دوسروں کو مارنے کاٹنے لگ جاتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔(003:189)

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کو ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: آسمان اور زمین کا مالک اللہ ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سچائی ہمیشہ اللہ کی مدد سے لوگوں کے سامنے آجاتی ہے)۔

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۔(003:190)

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: سچ اور جھوٹ کی حقیقت کو عقلمند لوگ سمجھ لیتے ہیں۔

پیغام: قدرت کی ساری چیزیں اللہ کی طاقت سے بنتی ہیں اس لحاظ سے دنیا میں سچ جھوٹ کی موجودگی بھی ایشور کی مرضی سے ہے اور یہ صرف اسلئے ہے کہ انسان کو رنگ برنگی زندگی نصیب ہو عقلمند اس حقیقت کو سمجھتے ہیں اور سچائی قبول کرتے ہیں اور سکون حاصل کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (003:191)

جو کھڑے اور بیٹھے، لیٹے خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار تو نے اس کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔

تشریح: جو اپنی زندگی کے ردو عمل کو اللہ کے اصولوں کے مطابق چلاتے ہیں اور قدرت کے ہر پہلو پر غور کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سنسار کی کوئی بھی چیز بے بنیاد نہیں ہوگی۔ قدرت کی ساری چیزیں پاک ہیں اور ایشور ہم انسانوں کو بے چینی کی آگ سے بچائیں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ (003:192)

اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

تشریح: اے انسانوں کے پالنے والے! تو جسے چاہے بے چینی کے جہنم میں ڈالے اور ظالموں کو کبھی بھی کوئی مدد حاصل نہیں ہوتی۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔(003:193)

اے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر۔ اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔

تشریح: اے پروردیگار (ایمان والے دعا کریں) سچائی کی طرف بلانے والے کی آواز کو ہم محسوس کر سکیں اور سچائی یہ ہے کہ لوگ اللہ کے اصولوں (نیکی، پرہیزگاری، محبت، امن وسکون، تعلیم، عدم تشدد اور انسانیت) پر ایمان لائیں۔ اے پروردِگار آپ ہمارے انجانے میں کی گئی غلطیوں کو معاف کریں بے چینی اور برائی سے ہمیں بچائیں۔ عزت اور شانتی کی موت عطا کریں۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔(003:194)

اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کا ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ سے وعدے کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو۔ کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

www.urduchannel.in

تشریح: اے پالن ہار (ایمان والے دعا کریں) ہمیں شانتی عطا فرما اور جسکا وعدہ اپنے رسولوں کے ذریعہ نیک لوگوں سے کیا تھا اور آخرت میں ہمیں بے عزت نہ کر اور اللہ کا وعدہ کبھی بے کار نہیں ہوتا۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۔ (003:195)

توان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کر لی کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کر دوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کر لوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ خدا کے ہاں سے بدلا ہے اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔

تشریح: نیک اور اچھے لوگوں کی دعا بے کار نہیں جاتی مرد ہو یا عورت ان کے اچھے برے کاموں کا بدلہ اللہ ضرور دیتا ہے۔ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لباس ہیں اس لئے جو لوگ نیک (ہجرت) کام کریں اور اپنے گھروں سے نکال دئے جائیں اور جنہیں نیکی کے راستہ پر تکلیف دی جائے اور جو گناہ کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں تو ضرور اللہ ایسے لوگوں کو سچائی جاننے سے پہلے کی گئی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں اور پروردگار کے رحم و کرم سے انہیں شانتی کی زندگی حاصل ہو گی اور اس زندگی میں ٹھنڈی نہر کی طرح امن و شانتی کا بہاؤ ہو گا اور یہ قدرتی طور پر ہو گا۔

پیغام: دنیا میں مرد عورت دونوں کے حقوق برابر ہیں اور جو قانون مردوں پر لاگو ہوتے ہیں وہی قانون عورتوں پر بھی لاگو ہوں گے اور جو جو سہولت مرد کو ملتی ہے وہی عورت کو بھی ملے گی۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ۔ (003:196)

کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے۔

تشریح: اے سچائی ڈھونڈنے والے! آپ لوگوں کی دنیا کافروں (گنہگاروں) سے متاثر نہ ہو۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۗ ثُمَّ مَاْوٰٮهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۔ (003:197)

تھوڑا سا فائدہ ہے پھر توان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

تشریح: گنہگاروں کی موج مستی صرف چند روزہ ہے۔ گناہ سے کمائی ہوئی موج مستی آخر میں اسے بے چینی کا گھر ہی دے سکتی ہے

۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ (003:198)

لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ خدا کے ہاں سے مہمانی ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ نیکو کاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: جو انسان اس بے چینی کے ڈر سے اللہ کے اصولوں کو اپناتے ہیں ان کے لئے شانتی کی زندگی ہے جس میں ٹھنڈی نہر کی طرح امن وسکون کا بہاؤ ہوگا اور یہ ٹھنڈک انہیں دائمی زندگی تک ملے گی اور یہ قدرت کی طرف سے انہیں ایک تحفہ کے طور پر ہوگی۔ نیک لوگوں کے لئے اللہ کے اصول ہی آخری اصول ہیں۔

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا أُولٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ (003:199)

اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو خدا پر اور اس پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں۔ اور خدا کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں تیار ہے اور خدا جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح: اور یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر رسول کے ذریعہ ملے ہوئے اللہ کے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں اور جو ان کے چہیتے رسول اور تمام رسولوں کی طرف سے ملے اور بے چینی سے ڈرتے ہیں اور رسولوں میں فرق نہیں کرتے اور اللہ کے اصولوں کو بگاڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو پالن ہار کی طرف سے شانتی ملے گی۔ سارے حساب کتاب کا مالک اللہ ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (003:200)

اے اہل ایمان ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

تشریح: ایماندار جان لیں! صبر کریں اور گنہگاروں کے خلاف لڑائی (جد وجہد) کرتے ہوئے بھی صبر سے مدد لیں اور اپنے اصولوں پر قائم رہیں۔ اور ہر وقت گناہ کے خلاف لڑنے کے لئے تیار رہیں اور بے چینی سے ڈریں۔ ضرور نیک لوگ ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

پیغام: اللہ یا ایشور کوئی بھوت یا ڈرنے والی چیز نہیں ہے اور جو پالنے والا ہوتا ہے وہ کبھی بھی ڈراتا نہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانوں سے محبت کرتا ہے اور انسانوں کو بھی اللہ اور اس کے اصولوں سے محبت کرنی چاہئے۔ اس آیت میں اللہ سے ڈرنے کی بات کی گئی ہے اور اس بات کا ایک گہرا مطلب ہے اور وہ ہے شانتی اور بے چینی! انسان کو شانتی ملے یا بے چینی دونوں اللہ کی طرف سے ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بے چینی کے عذاب سے ڈرنے اور اس سے دور رہنے کے لئے کہا ہے۔

www.urduchannel.in

سورۃ النّساء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَبَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا (004:001)

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اس نے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو قرابت والوں سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تشریح: انسان اس گناہ کے نتیجہ سے ڈرے جس سے انسان کے رشتوں اور جذباتوں کی بے عزتی ہوتی ہو۔ انسانی پیدائش کی سائنسی بنیاد یہ ہے۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملنے سے پانی کی پیدائش ہوئی اور پانی سے ہی ایک خلیہ والی جان یعنی (one cell animal eg,Hydra / Amoeba) بنی اور اسی ایک خلیہ والی جان سے لاکھوں کروڑوں سال کا وقت گذارتے ہوئے الگ الگ قسم کے جانداروں کی پیدائش ہوئی اور قانون کے مطابق انسان کے جسم کی بھی تخلیق ہوئی اس نظریہ کو سائنسداں ثبوت کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں اور اللہ کبھی بھی غیر سائنسی نظریہ عطا نہیں کرتے۔ اس لحاظ سے ہائیڈروجن اور آکسیجن کا قدیم نام ہے "آدم اور حوا" اس کے علاوہ افریقہ کی ایک قبیلہ کے بیچ آدم نام کا ایک انسان ہوا کرتا تھا جس نے وہاں کے انسانوں کو تہذیب اور ترقی کا راستہ دِکھایا تھا حالانکہ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے۔

پیغام: انسان ہمیشہ اپنوں سے امیدیں لگاتا ہے اور جب اس کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں تو اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ دینے والا تو اللہ ہے اور دل ٹوٹنے کی وجہ سے رشتوں میں دراڑ پیدا ہوتی ہے اس سے انسان کو بچنا چاہئے۔ قدرتی طور سے انسان امیدوں سے آزاد نہیں ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے ایک خلیہ (cell) والی جان وجود میں آئی "ایموبیہ ہائیڈرو" اور اس کے بعد خلیہ کے ٹوٹنے کے بعد بہت مختلف خلیوں کے ذریعہ مختلف جان کی تخلیق ہوئی۔ یہی ایک خلیہ تمام مخلوق کی بنیاد ہے۔ اس طرح انسانوں کے درمیان مرد عورت اور ہیجڑا بنا۔ لاکھوں سالوں کی تبدیلی اور تغیر کے بعد آج انسان نے یہ شکل اختیار کی۔ مرد عورت کے ملن کے بعد عورت کے پیٹ میں وہی ایک خلیہ (one cell) والی جان ہی ایک انسان کی شروعات ہے اس لئے اس آیت کی پہلی لائن میں ڈر کی

www.urduchannel.in

بات کی گئی ہے موسیٰ سے پہلے کسی بھی مذہبی کتاب میں آدم نام کے کسی بھی شخص کا ذکر نہیں ہے اور میں (سدھارتھ چڑجی) دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہائیڈروجن اور آکسیجن کا قدیم نام ہے "آدم اور حوا"۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا (004:002)

اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کردو اور ان کے پاکیزہ مال کو برے مال سے نہ بدلو اور نہ ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھاؤ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

تشریح: جس انسان کے ماں باپ کی موت ہو چکی ہو یا وہ بوڑھا انسان جس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو اور ایسا مجبور انسان جس کا کوئی مددگار نہ ہو اس طرح کے یتیم کی دولت یا حق اسے صحیح سلامت لوٹا دینا انسان کا فرض ہے اور ایسی دولت سے اپنا فائدہ اٹھانا نیک لوگوں کے لئے ناپاک اور حرام ہے۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں۔

پیغام: اس سورہ کی آیت نمبر 1 اور آیت نمبر 2 ایک خاص گہرا پیغام دیتی ہے۔ انسان کو جب اپنی پیدائش کی حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے اور وہ یہ بھی جان لیتا ہے کہ اس کی موت یقینی ہے اور قدرتی طور پر دنیا کے سارے انسانوں کے حقوق برابر ہیں۔ اس لئے کسی بھی انسان کا وجود غلط نہیں ہے، چاہے اس کی پیدائش کسی بھی طرح ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کسی کا حق چھین کر اپنا فائدہ کرنا سراسر ناجائز ہے۔ کسی بھی انسان کے وجود کو چھوٹا یا بڑا کی حیثیت کا تمغہ دینا ناانصافی ہے۔ ہر انسان قدرتی طور پر اپنا کردار الگ الگ ادا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے سماج کے اس قدرتی کردار کا بٹوارا کر کے انسان کو الگ الگ حیثیت میں بانٹنا گناہ ہے۔ ان آیتوں کے ذریعہ انسان کو یہی پیغام ملتا ہے کے کسی بھی انسان کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا بہت بڑا گناہ ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا (004:003)

اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کرلو۔ اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت کافی ہے یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔ اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔

تشریح: اگر کسی انسان کو ڈر ہو کہ یتیم سے شادے کر کے اس سے انصاف نہ کر سکے گا تو یقیناً وہ ایسا رشتہ قائم نہ کرے اور اپنے لئے دوسرا رشتہ ڈھونڈے۔ مردوں کی خواہش کے مطابق اور ان کے جنسی لالچ کو باندھنے کے لئے اس آیت میں اللہ تعالی نے مردوں کو زیادہ شادیوں کی خواہشات کو انصاف کی ہتھکڑی پہنائی اور کہا "دو دو، تین تین، چار چار" جتنی بھی شادیاں کرلو سبھوں کے ساتھ انصاف برابر ہونا چاہئے، جو ایک انسان کے لئے ناممکن ہے اور پھر مردوں سے کہا گیا "اس کے لئے ایک ہی کافی ہے" آیت 4/129 اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کی جنسی ہوس کو قابو میں رکھا۔

پیغام: اس سورہ کی آیت 129 میں پاک پروردگار نے صاف اور سیدھے طور پر ایک عورت کے ساتھ زندگی گزارنے کا پیغام دیا اور موجودہ قانون (جسے دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگوں نے اپنایا) بھی ایک شادی کی اجازت دیتا ہے جس کے ذریعہ انسانی آبادی اور قدرت کا تسلسل برقرار رہے۔ غریب اور یتیم عورت (لونڈی) سے ان کاح کرنا اور اسے عزت کے ساتھ رکھنا نیکی کا کام ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحۡلَةً ؕ فَاِنۡ طِبۡنَ لَـكُمۡ عَنۡ شَىۡءٍ مِّنۡهُ نَفۡسًا فَكُلُوۡهُ هَنِيۡٓــًٔـا مَّرِیۡٓـــٴًﺎ (004:004)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اسے ذوق وشوق سے کھالو۔

تشریح: مرد عورت سے اس کا حق چھیننے کی کوشش نہ کرے اور عورت کے حصے کی دولت اسے خوشی خوشی دے دیں۔

پیغام: مردوں نے دنیا میں اپنی حکومت قائم کی اور یہ اس لئے کہ مرد عورت سے جسمانی طور پر زیادہ طاقتور ہے۔ شادی کے وقت عورت کی حفاظت کے تحت مردوں کو کچھ دولت دینا چاہئے جس کا نام ہے "دین مہر" یا "حق مہر"۔ عورت کے ساتھ آگر کوئی ناانصافی ہو تو اس میں اس کے معاوضہ میں کوئی کمی نہ ہو اور یہ عورت کا حق بھی ہے۔ مردوں سے کم طاقتور ہونے کی وجہ سے اسے ظلم کا شکار نہ ہونا پڑے۔ میں (سدھارت چڑجی) سمجھتا ہوں عورت کے سارے سماجی حقوق چاہے وہ میاں ہو، باپ ہو، بیٹا ہو، یا بھائی اس کی نشاندہی ہے "حق مہر یا دین مہر" اور یہ عورت کا حق ہے۔

وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَـكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا (004:005)

اور بے عقلوں کو ان کا مال جسے خدا نے تم لوگوں کے لیے سبب معیشت بنایا ہے مت دو اس میں سے ان کو کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول باتیں کہتے رہو۔

تشریح: بیوقوف یعنی کم عقل کے ہاتھ میں دولت نہ دے کر ان کی پرورش کی ذمہ داری نبھائیں۔ دماغی بیمار کے علاج کے بعد اگر وہ عقل والا ہو جائے تو ان کے حصے کی دولت ایمان والے اسے لوٹا دیں اور ان کی دولت ناحق استعمال نہ کریں اور نہ غلط طریقہ سے اسے خرچ کریں۔

وَابۡتَلُوا الۡيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنۡ اٰنَسۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ رُشۡدًا فَادۡفَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ ۚ وَلَا تَاۡكُلُوۡهَاۤ اِسۡرَافًا وَّبِدَارًا اَنۡ يَّكۡبَرُوۡا ‌ؕ وَمَنۡ كَانَ غَنِيًّا فَلۡيَسۡتَعۡفِفۡ ۚ وَمَنۡ كَانَ فَقِيۡرًا فَلۡيَاۡكُلۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ؕ فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا (004:006)

اور یتیموں کو بالغ ہونے تک کام کاج میں مصروف رکھو۔ پھر اگر ان میں عقل کی پختگی دیکھو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو۔ اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اس کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ اڑا دینا۔ جو شخص آسودہ حال ہو اس کو ایسے مال سے قطعی طور پر پرہیز رکھنا چاہیے اور جو بے مقدور ہو وہ مناسب طور پر کچھ لے لے اور جب ان کا مال ان کے حوالے کرنے لگو تو گواہ کر لیا کرو اور حقیقت میں تو خدا ہی حساب لینے والا کافی ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: یتیم بچہ جب شادی کے قابل ہو جائے اور دماغی طور پر پختہ ہو جائے تو انہیں ان کی دولت سونپ دیں۔ ان کی دولت ہڑپنا، غلط طریقہ سے خرچ کرنا، جلدی جلدی اسے اپنے استعمال میں یہ سوچ کر لانا کہ ان کے بالغ ہونے کے بعد حفاظت کرنے والے کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا یہ ساری باتیں گناہ ہیں۔ یتیم بچے کا رکھوالا اگر غریب ہو تو اس کے بڑے ہونے تک اسے اتنا ہی استعمال میں لائیں جتنی اسے گزارے کے ضرورت ہو۔ یتیم کی دولت اسے بڑے ہونے پر جب لوٹائیں تو گواہ ضرور رکھیں۔ سارے انصاف کا مالک اللہ ہے۔ انسانی سماج میں موجودہ قانون انسان کے ضمیر کی پر چھائیاں ہیں۔

پیغام: اس آیت کے قانون کے مطابق انسانی سماج کو ایک خاص پیغام ملتا ہے اور وہ ہے انسان کے بالغ ہونے کا پیغام جیسے آج ہمارے سماج نے اپنایا اور 1400 سال پہلے قرآن شریف میں اس کا بیان آچکا ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (004:007)

جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی۔ یہ حصے مقرر کیے ہوئے ہیں۔

تشریح: باپ کی دولت اور قریبی رشتہ داروں کی چھوڑی ہوئی دولت کم ہو یا زیادہ، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، سب کا حق ہے۔

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا (004:008)

اور جب میراث کی تقسیم کے وقت رشتہ دار یتیم اور محتاج آجائیں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو۔

تشریح: دولت بانٹتے وقت یتیم اور غریب لوگوں کو اس میں سے کچھ دیا جائے اور ان لوگوں سے اچھا سلوک کریں۔

پیغام: جس کے پاس دولت ہوتی ہے یا جسے قدرتی طور پر معاشی حفاظت ملی ہو ایسے انسان میں ایک خاص رویہ پایا جاتا ہے، جب وہ کسی کو کسی مطلب کے بغیر کچھ دیتا ہے تب رحم یا نفرت کی جذبات نہیں ہوتے۔ معاشی حالت انسان کو ایک دوسرے سے اونچا یا نیچا نہیں کر سکتی، جتنی بھی دولت کسی کے پاس کیوں نہ ہو موت کے بعد سب کچھ اسے چھوڑ کر جانا پڑتا ہے چاہے وہ غریب ہو یا دولت مند۔ سب کو خالی ہاتھ جانا پڑتا ہے اور یہی قدرت ہے۔ انسان کا وہم ہے دولت مند کو بڑا اور غریبوں کو چھوٹا سمجھنا اور یہ وہم انسان کو اس کے انسانی فرض سے دور کر دیتا ہے۔ اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالی نے انسانوں کو اپنے اس کردار پر قابو پانے کا حکم بخشا ہے۔

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۔ (004:009)

اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں گے اور ان کو ان کی نسبت خوف ہونا چاہیے کہ یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: اس آیت میں انصاف کرنے والے لوگ ضرور سوچیں اگر ان کی موت کے وقت ان کی اولاد نابالغ ہو اور ان کے ساتھ نا انصافی ہو تو ان بچوں کا کیا حال ہوگا۔اس لئے بانٹنے والے کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور انصاف کی بات کرنی چاہئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۔(004:010)

جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

تشریح: یقیناً جو لوگ یتیم کی دولت ناپاک یا غلط طریقہ سے استعمال کرتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں بے چینی کی آگ بھر رہے ہیں اور ان کی زندگی بے چینی کی تکلیفوں کی آگ میں گھری ہوئی ہے۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّھُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔(004:011)

خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں دو سے زیادہ تو کل ترکے میں اان کا دو تہائی اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف۔اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ بشرطیکہ میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ۔یہ حصے وصیت نکالنے کے بعد یا ادائے قرض کے بعد ہی جو وہ کر جاتا ہے تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں، پوتوں میں سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے۔یہ حصے خدا کے مقرر کیے ہوئے ہیں اور خدا سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ انسان کو اپنی اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کے دولت میں لڑکیوں کو لڑکے سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر کسی کی صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال کا دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے۔ مرنے والے کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر اس کی اولاد ہے اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو اس کی ماں کے لئے تیسرا حصہ ہے۔اگر میت کا کوئی بھائی ہو تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے، اور یہ حصہ اس وصیت کے بعد ہے جو مرنے والا کر گیا ہے **یا قرض ادا کرنے کے بعد**۔باپ ہو یا بیٹا لوگوں کو نہیں معلوم کہ ان میں سے کون زیادہ اسے نفع پہونچائے گا۔یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہے اور بے شک اللہ پورے علم اور حکمت والا ہے۔

پیغام: قرآن شریف سے پہلے کسی بھی مذہبی کتاب میں خاص طور پر عورت کے لئے کوئی حصہ مقرر نہیں کیا گیا تھا۔سماج کی باگ ڈور ہمیشہ سے آج تک مردوں کے ہاتھوں میں ہی رہی۔ایک ہی وقت اگر مردوں کے برابر عورتوں کو حصہ ملتا تو ضرور مرد بغاوت کرتے اور یہ قانون لاگو نہیں ہوتا۔عورت کے حق کی بنیاد قرآن شریف نے ہی ڈالی اور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے آج قانون کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ عورتوں کو مردوں کی برابری کا حق ملا، چاہے وہ ماں ہو بہن ہو بیٹی ہو یا بیوی۔اس آیت میں **"قرض"** کا بھی

www.urduchannel.in

ایک اہم کردار ہے جس میں صاف کہا گیا ہے کہ مرنے والے کی دولت باٹنے سے پہلے اگر ان کا کوئی "قرض" ہو تو سب سے پہلے اس کی ادائیگی ہو گی اور قرض دینے والے کے بارے میں بھی قرآن شریف میں ایک آیت ہے جس میں حکم دیا گیا ہے آگر قرض دار قرض چکانے کی حالت میں نہ ہو اور معائنے سے ثابت ہو جائے تو اسے معاف کر دیں اور اس پر زیادتی نہ کریں۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِينَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (004:012)

جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں، اگر ان کے اولاد نہ ہو تو اس میں نصف حصہ تمہارا اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی وصیت کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض کے ادا ہونے کے بعد جو ان کے ذمہ ہو کی جائے گی اور جو مال تم مرد چھوڑ مرو۔ اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ اور اگر اولاد ہو تو ان کا آٹھواں حصہ وصیت کے بعد جو تم نے کی ہو اور ادائے قرض کے بعد تقسیم کیے جائیں گے اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو جس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا مگر اس کے بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اور ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے یہ حصے بھی ادائے وصیت و قرض بعد کے بشرطیکہ اُن سے میت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو۔ یہ خدا کا فرمان ہے اور خدا نہایت علم والا حلم والا ہے۔

تشریح: اور جس عورت کی اولاد نہ ہو اس کی موت پر اس کی آدھی دولت کا مالک اس کا شوہر ہو گا۔ اور اگر اس کی اولاد ہو تو اس کی چھوڑی ہوئی دولت کا ایک چوتھائی حصہ کا حقدار اس کا شوہر ہو گا اور باقی اس کی اولاد حقدار ہو گی اور یہ اس وقت ہو گا جب اس کا سارا قرض ادا ہو جائیگا۔ بغیر اولاد والی عورت کی آدھی دولت اس کے شوہر کو ملے گی اور باقی آدھی دولت اس کے بھائی، بہن، ماں، باپ، اور قریبی غریب رشتے داروں میں بانٹی جائیگی۔ اگر اس کا شوہر نہ ہو تو اس کی دولت اس کی وصیت کے مطابق بانٹی جائے گی۔ اور اگر اس کا کوئی نہ ہو تو اس کی دولت کی حقدار سرکار ہو گی۔ اس طرح مرد کی موت کے بعد اس کی بیوی کو اس کی چھوڑی ہوئی دولت کا ایک چوتھائی حصہ ملے گا اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر اولاد ہوئی تو اس کے مرد کی چھوڑی ہوئی دولت اس کی بیوی کو 1/8 ملے گی اور سارے حصوں کا بٹوارا **قرض** ادا کرنے کے بعد ہی ہو گا۔ ایسا انسان عورت ہو یا مرد جس کی وصیت دوسری ہو اس کی جڑ اور شاکھائیں نہیں ہوتی۔ اگر بھائی بہن موجود ہوں تو اسے 1/6 دولت کا حق ہے اور ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو 3 /1 کا حقدار ہوں گے۔ اور اس قانون کو مانتے ہوئے کوئی بھی کسی کا نقصان نہ کرے۔ اللہ تعالی علم والا اور طاقتور ہے۔

پیغام: آج سماج میں مرد یا عورت کی موت کے بعد ایک دوسرے کی دولت کا مکمل حق مرد یا عورت کا ہے، لیکن میں (سدھارتھ چڑجی) سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی اس آیت کے ذریعہ دولت کے حق کے قانون میں بہت خاص خیالات کا حکم دیا گیا ہے۔ آج کے سماج میں ایک بات اکثر دیکھی جاتی ہے کہ شوہر کی موت کے بعد چاہے اسے اولاد ہو یا نہ ہو عورت کو رشتے

www.urduchannel.in

داروں سے ذلت اور ظلم کا شکار ہونا پڑتا ہے، اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے آج کے قانون نے دولت کے معاملے میں اس آیت سے بھی زیادہ حق عورت کو دے رکھا ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (004:013)

یہ خدا کی حدیں ہیں جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: مرد عورت کے حق کی حدود اللہ تعالی نے مقرر کر رکھی ہیں اور ان ساری باتوں کی جانکاری انسانوں کو رسول کے ذریعہ ملی۔ اس لحاظ سے جو انسان اللہ کے اصول جو رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو ملے اس کی فرمانبرداری کرین گے اسے اللہ اپنی قدرت کے ذریعہ شانتی کی جنت دے گا، جس میں ٹھنڈے پانی کے نہر جیسی سکھ شانتی ملے گی اور یہی انسان کی اصل کامیابی ہے یعنی مکمل سکون والی زندگی۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۔ (004:014)

اور جو خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اس کو خدا دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

تشریح: اور ایسا کرنے والے جو کسی کے حق کا انکار کریں انہیں بے چینی کا عذاب ملے گا اور وہ اس میں رہیں گے۔

پیغام: دوسروں کا حق ہڑپنے والے لوگوں کے دلوں میں قدرتی طور پر اتنی زیادہ ہوس، لالچ اور موہ آجاتا ہے جس کی وجہ سے ان کی شانتی اور سکھ چین سب بگڑ جاتا ہے اور یہی ان کا عذاب ہے۔

وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۔ (004:015)

مسلمانو! تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں ان پر اپنے لوگوں میں سے چار اشخاص کی شہادت لو۔ اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کردے یا خدا ان کے لیے کوئی اور سبیل پیدا کرے۔

تشریح: گناہ گار انسان کے لئے چار گواہ رکھ کر اس کے گناہ کا فیصلہ کریں اور اسے نظر بند رکھیں جب تک اس کے دل و دماغ سے اور اللہ کے رحم و کرم سے خراب خیالات مٹ نہ جائیں۔

پیغام: اللہ تعالی کی نظر میں مرد اور عورت دونوں کے لئے قانون یکساں ہیں اس لحاظ سے اس آیت میں صرف عورت کا ذکر کرنا ایک مثال ہے۔ یہ قانون مرد عورت اور ہیجڑے پر بھی لاگو ہوتا ہے اور قرآن کی مختلف آیتوں میں انسان کے لئے سزا اور جزا کا ذکر ہے۔ چار گواہوں کا مطلب جب تک انسان کا گناہ یا پاپ ثابت نہ ہو جائے تب تک کسی کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۔ (004:016)

www.urduchannel.in

اور جو دو مرد تم میں سے بدکاری کریں توان کو ایذا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیکوکار ہوجائیں توان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا (اور) مہربان ہے۔

تشریح: جو انسان (مرد، عورت یا ہیجڑا) غلط کاموں میں لگے رہتے ہیں، ثبوت ملنے کے بعد انہیں سزا دینی چاہئے لیکن اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور اپنے اپ کو سدھار لیں تو سماج انہیں پریشان نہ کرے۔ یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

پیغام: آیت نمبر 15 میں صرف عورت کو سزا دینے کی تحریر ہے، مگر یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ مرد عورت اور مخنث / ہیجڑا تینوں کے گناہ کی سزا ایک ہے۔ اس آیت میں غلط کاموں میں مصروف لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ
اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۔(004:017)

خدا انہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کرلیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر خدا مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: غلطی اور گناہ میں بہت فرق ہے، غلطی سے اگر کوئی غلط کام ہو اور اس غلطی کو سمجھنے کے بعد اگر کوئی انسان غلطی کو دوبارہ نہ دہرانے کی قسم کھائے تو ان کے لئے قانونی طور پر معافی ہے اور اللہ بھی اسے معاف کر دیتے ہیں۔ لیکن گناہ جو جان بوجھ کر کیا گیا ہو وہ کام ہے جو انسان اور انسانی سماج کو نقصان پہونچاتا ہے اس کی کوئی معافی نہیں۔ اللہ علمی اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

پیغام: اس آیت کے آخیر میں "اللہ عالم اور جاننے والا" بتایا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر گنہگار اپنا گناہ چھپانا چاہتا ہے اور گناہ کو اپنی طرح سے اور الگ الگ بہانوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالی سب جانتے ہیں اور وہ بہت زیادہ علم والا (علم) ہیں۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ
يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ (004:018)

اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برے کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان کی جو کفر کی حالت میں مریں۔ ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح: ایسے انسان کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں اور اپنی موت تک گناہ کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی موت کفر کی حالت میں ہوتی ہے اور ایسے لوگوں کے لئے تکلیف اور بے چینی والا عذاب ہے۔

پیغام: انجانے میں کیا گیا گناہ غلطی ہے جس کی معافی ہے اور جان بوجھ کر یا سمجھ کر کیا گیا پاپ گناہ ہے اور اس کی کوئی معافی نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن
يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ
خَيْرًا كَثِيرًا (004:019)

www.urduchannel.in

مومنو تم کو جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں مت روک رکھنا۔ ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں۔ اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو۔ اگر وہ تم کو ناپسند ہوں عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں سے بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔

تشریح: ایمان والے عورت کو کبھی بھی اپنی دھن دولت نہیں سمجھتے (ہر جان اللہ کی مخلوق ہے) اور کبھی بھی عورت کو دی ہوئی دولت کو زبردستی نہیں چھینا کرتے۔ اگر یہ پتہ چل جائے کہ عورت کو دی ہوئی دولت برے کاموں میں استعمال کی جا رہی ہے یا ہو رہی ہے تو یقیناً مرد کو حق ہے اس پر روک لگائے۔ مرد عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرے، کوئی خاص عورت کسی خاص مرد کو کتنی بھی ناپسند کیوں نہ ہو اور اللہ انسان کی بہتری کے لئے اسے ایک خاص دائرہ میں حفاظت سے رکھتا ہے اور اسلئے مرد کے لئے کون سی عورت بہتر یا عورت کے لئے کون سا مرد اچھا ہے اس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ انسان جتنا بھی چاہے پاک پروردگار کی دائرے (حالت) سے باہر نہیں جا سکتا۔

وَاِنۡ اَرَدْتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـــًٔا ‌ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۔(004:020)

اور اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت کرنی چاہو اور پہلی عورت کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ مت لینا۔ بھلا تم ناجائز طور پر اور ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لو گے؟

تشریح: مرد نے اگر عورت کو بہت ساری دولت دے رکھی ہو اور طلاق کے وقت اس پر الزام لگا کر یا کسی بھی بہانے سے اس کی دولت لینے کی کوشش کرے تو یہ سراسر بے ایمانی ہو گی۔ پاپی انسان چاہے وہ عورت ہو یا مرد جب گناہ کے لئے اپنی دولت استعمال کرتے ہیں تب ایمان والوں کا فرض ہے کہ وہ اس کی مخالفت کریں ساری دولت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ دولت کو اپنا سمجھنے کی غلط فہمی میں ناانصافی کرنے والے گنہگار ہیں۔

وَكَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۔(004:021)

اور تم دیا ہوا مال کیوں کر واپس لے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو۔ اور وہ تم سے عہد واثق بھی لے چکی ہیں؟

تشریح: شادی ایک وعدہ ہے جس کے تحت دو انسان یقین، عزت، اور محبت کے عہد سے بندھ جاتے ہیں۔

وَلَا تَنۡكِحُوۡا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقۡتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ۔(004:022)

اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے نکاح نہ کرنا مگر یہ نہایت بے حیائی اور ناخوشی کی بات تھی اور بہت برا دستور تھا۔

www.urduchannel.in

تشریح: سماج کے سارے رشتہ عزت اور انسانیت کی بنیاد پر ٹکے ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے ایک عورت سے باپ بیٹا دونوں شادی نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کے اپنی ماں کی عمر کی عورت کو ماں کی نظر سے دیکھنا چاہئے اور ان کی عزت کرنی چاہئے جو سماج کے لئے فائدہ مند ہے۔

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآٮِٕكُمۡ وَرَبَآٮِٕبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآٮِٕكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ وَحَلَاۤٮِٕلُ اَبۡنَآٮِٕكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ ۙ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۔ (004:023)

تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی لڑکیاں جنہیں تم پرورش کرتے ہو ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے مگر جو ہو چکا۔ بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم والا ہے۔

تشریح: سماج کو بہتر بنانے کے لئے قرآن شریف نے کچھ رشتوں کے احترام کا حکم دیا ہے اور ان رشتوں کے درمیان شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ شادی کے معاملے میں قرآن شریف انسان کو ایک ہی شادی کی اجازت دیتا ہے (4/129) تو اس لحاظ سے اس آیت میں انسان کو شادی کے لئے ان کی مائیں حرام ہیں اس کا مطلب اس کے باپ کی طلاق شدہ اور وہ ساری عورتیں جو عمر اور رتبہ کی وجہ سے سماج میں ماں کا درجہ رکھتی ہوں۔ مرد کے لئے اپنی بیٹی اور بھائی بہن کے درمیان شادی جائز نہیں (کسی بھی رشتہ سے وہ بھائی بہن کیوں نہ ہوں) اور مرد کے لئے چاچی، مامی، خالہ اور پھوپھی، بھانجی بھتیجی، اور عورت کے لئے چاچا، ماموں، خالو اور پھوپھا، بھانجا، بھتیجہ اور بہنوئی کے درمیان شادی نہیں ہو سکتی اور انسان جسے اولاد کی طرح پالے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی اس سے بھی شادی نہیں کر سکتا (33/36) یہاں تک کہ مرد جس عورت کے ساتھ صحبت کر چکا ہو اور اگر اس عورت سے کوئی بچہ لڑکا یا لڑکی ہو اس سے بھی وہ مرد شادی نہیں کر سکتا۔ اور ایک مرد دو بہنوں سے بھی اکٹھی شادی نہیں کر سکتا ہے۔

پیغام: مسلمانوں میں چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد بھائی بہنوں کے درمیان شادیاں ہوتی آرہی ہیں جو کے سراسر غلط اور ناجائز ہے۔ اس آیت میں صرف بہنوں کا ادھورا ذکر فرمایا اور سگی، سوتیلی، پھوپھی زاد، ماموں زاد، چچازاد اور خالہ زاد بہنوں کی کچھ بھی نشاندہی نہیں کی، لیکن اسی قرآن شریف کی سورہ 33 کی آیت 50 میں صاف اور سیدھے طور پر اس بات کو سمجھایا گیا ہے کہ سگے چاچا، ماموں، پھوپھی اور خالہ کے بچوں کے درمیان شادی سراسر ناجائز اور حرام ہے اور یہ رشتہ صرف رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی جائز ہے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰ تُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۔ (004:024)

www.urduchannel.in

اور شوہر والی عورتیں بھی مگر وہ جو تمہارے قبضے میں آجائیں۔ خدانے تم کو لکھ دیا ہے اور ان کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے ان کاح کر لو بشر طیکہ مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ کہ شہوت رانی۔ تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کروا ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو۔ اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: شادی شدہ عورت اور اس سے پہلے بتائے گئے تمام رشتوں کے علاوہ باقی عورتوں سے شادے کر سکتے ہیں۔

پیغام: انسان کو بیچنا یا خریدنا اور لوٹنا سراسر حرام ہے۔ اس آیت کے موجودہ (اسلامی) ترجمہ کے مطابق لوٹی ہوئی شادی شدہ عورت مسلمانوں کے لئے جائز قرار دی گئی ہے۔ اب سوال یہ آتا ہے کے جب اسلام میں لوٹنا حرام ہے اور مسلمانوں کو یہ بھی معلوم ہے کے ہر جان کا مالک اللہ ہے تو انسان کو لوٹنا اور اسے اپنی ملکیت بنانا بالکل غلط اور ناجائز ہے جس کی اجازت اللہ کا کوئی بھی قانون نہیں دیتا۔ آج کے زمانے میں "کنیز" وہ عورت ہے جو معاشی روپ سے بے بس ہے اور ساتھ ساتھ شادی شدہ عورت جس کی مرضی کے بغیر شادی کی گئی ہو یا اس کے ساتھ زور زبردستی یا ظلم ہو رہا ہو ایسی عورت کو اس کی بے بسی اور تکلیفوں سے نکال کر قانونی مدد کے ذریعہ اس کے ساتھ شادی کرنا پاکیزگی ہے۔ اگر اس کی اولاد ہو تو اسے اپنانا نہایت نیک کام ہے۔ یہ آیت صرف مردوں کے لئے نہیں ہے۔ جہاں پر مرد عورت دونوں کا اختیار برابر ہے اور کہیں کہیں مرد پر ظلم ہو رہا ہو یا کسی مرد کو غلام بنا کر اس کے ساتھ زبردستی کی جا رہی ہو تو عورت کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ اس کی قانونی مدد کرے اور پسند آنے پر اس سے شادی کر لے۔

وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ‌ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ‌ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۚ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ‌ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ‌ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ‌ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ (004:025)

اور جو شخص تم میں سے مومن آزاد عورتوں سے ان کاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں میں ہی جو تمہارے قبضے میں آگئی ہوں اور خدا تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے ان کاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کر دو بشر طیکہ عفیفہ ہوں۔ نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں۔ پھر اگر نکاح میں آ کر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں تو جو سزا آزاد عورتوں کے لئے ہے اس کی آدھی ان کو یہ اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اچھا انسان اپنی حیثیت کے مطابق عورت سے شادے کرے یعنی اپنی معاشی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے شادی کا رشتہ کریں۔ تاکہ پیسوں کی تنگی رشتوں میں دراڑ نہ ڈالے اور ہر عورت کو شادی کے وقت حق مہر دیا جائے چاہے لونڈی ہو یا آزاد عورت۔ لونڈی کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر انسان اس سے غلط کام نہ کروائے اور نہ اسے "منورنجن" (تفریح) کے لئے استعمال کرے۔

www.urduchannel.in

پیغام: ہر انسان کا مالک ہے اللہ تعالیٰ چاہے وہ لونڈی ہو یا غلام اس کو پالنے والا کبھی بھی اس کی جان کا مالک نہیں ہو سکتا۔ اس لحاظ سے اس آیت میں بتائے ہوئے لونڈی یا غلام سے رشتہ قائم کرنا یعنی شادی کرنا نیکی کا کام ہے۔ جو اس وقت کے لوگ نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے اس آیت میں آزاد اور ایمان والی عورت کے ساتھ ساتھ لونڈیوں اور غلاموں کے ساتھ شادی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اللہ کے دربار میں ہر انسان کے لئے سزا اور جزا برابر ہے اور اس آیت میں لونڈیوں پر سزا آزاد عورتوں سے آدھی کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجبور عورتوں کو حفاظت بخشی اور یہ اس لئے کہ ہر دور میں عورتوں کے جسم کا سودا ہوتا رہا ہے کہیں زبردستی اور کہیں مجبوری کا فائدہ اٹھا کر۔ جسم کے سودے میں عورت کی رضامندی کبھی بھی نہیں رہی اور اس بات سے اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے اور اس لئے ان کی سزا اس آیت میں آدھی رکھی گئی ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (004:026)

خدا چاہتا ہے کہ تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم پر مہربانی کرے اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: اللہ کی مرضی سے سچائی خود بخود لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے اور ماضی کی سچائی انسان کے سامنے مثال اور سبق کے طور پر بیان فرماتے ہیں۔ جب انسان کا ضمیر سچائی کو محسوس اور قبول کرے تب ہی اسے اللہ کی رحمت اور معافی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ مہربان اور معاف کرنے والا ہے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ مہربان، معاف کرنے والا، عالم یعنی سب جاننے والا اور حکمت والا، یہ ساری باتیں ہر آیت کے اخیر میں کیوں جوڑی گئی ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ خود اپنی تعریف کر رہا ہے؟ اور کیا یہ سارے الفاظ انسانوں کے جوڑے ہوئے ہیں؟ نہیں! اللہ تعالیٰ کا کردار اگر اللہ تعالیٰ خود بیان کرے یا خود اپنی تعریف کرے تو ضرور انسان کے دماغ میں شک پیدا ہوگا اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی زبان میں اپنی حیثیت، کردار اور کام کی تشریح کی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ قدرت ہی انسان کے اوپر مہربان، معاف کرنے والا، طاقتور اور سارے علوم اس میں ہی سمائے ہوئے ہیں اور قدرت ہی سب کچھ جانتی اور سنتی ہے اور جو اللہ کی طاقت کے ذریعہ چلتی اور بڑھتی ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۔ (004:027)

اور خدا تو چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے راستے سے بھٹک کر دور جا پڑو۔

تشریح: گنہگاروں کو گناہ سے نجات دے کر انہیں ان کے گنہگار ساتھیوں سے دور رہنے میں اللہ مدد فرماتے ہیں۔ ان کے گنہگار ساتھی گناہ اور بے چینی کے راستے پر الجھ کر رہ جاتے ہیں۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۔ (004:028)

خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان کمزور پیدا ہوا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کا ضمیر گناہ اور ثواب سے بھرا ہوا ہے اور اس ضمیر میں لالچ، موہ مایا، حسد اور مغروریت رکھ کر انسان کو کمزور کیا گیا اس لئے اچھائی کے ساتھ اگر برائی نہیں ہوتی تو یقیناً انسان کی زندگی ایک خواب کی زندگی رہ جاتی جس میں کوئی رنگ نہیں رہتا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم کا خزانہ دیا اور طرح طرح کی چیزیں سکھائیں اور سائنس کے ذریعہ اسے افضل و اعلیٰ زندگی دی۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی رحم دل ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (004:029)

مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے۔

تشریح: ایمان والے کسی کے مال یا دولت میں ناانصافی جیسا نفرت انگیز کام نہیں کرتے۔ آپس کی رضامندی سے اگر لین دین ہو تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ دولت کے لالچ میں اپنے ضمیر کو مردہ نہ بنائیں۔ اللہ کی قدرت سب پر مہربان ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔(004:030)

اور جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے اور یہ خدا کو آسان ہے۔

تشریح: جو انسان اپنے مقصد یا مطلب کے لئے کسی پر ظلم کرتا ہے تو ضرور اسے بے چینی کی آگ نصیب ہو گی جو اللہ کا قدرتی اصول ہے۔

پیغام: ظلم کسی بھی مقصد سے کیوں نہ ہو وہ گناہ ہے۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۔(004:031)

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب رکھو گے تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے۔

تشریح: جو گنہگار انسان اپنے گناہوں پر قائم رہنے پر مغروریت محسوس کرتے ہیں جن سے اللہ سختی سے منع فرماتے ہیں۔ اگر انسان ان سب باتوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی غلطیاں معاف کر دیں گے۔

پیغام: سب سے بڑے گناہ :

(1) کسی کا دل دکھانا۔

(2) مخلوق سے نفرت کرنا۔

(3) انسان کو مذہب، ذات پات اور دولت کے نام پر بانٹنا۔

(4) اللہ تعالیٰ کو بانٹنا اور اسے محدود سمجھنا۔

(5) اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بگاڑنا۔

www.urduchannel.in

(6) جان بوجھ کر غلطی کرنا گناہ ہے اور مہا پاپ میں شمار ہوتا ہے۔ انجانے میں کی گئی غلطی کو اللہ معاف کر دیتے ہیں۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۔ (004:032)

اور جس چیز میں خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی تمنامت کرو مردوں کو ان کے کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور عورتوں کو ان کے کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور خدا سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح: دنیا کا ہر انسان اپنی اپنی جگہ ماہر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی ایک حیثیت مقرر کی ہے جو قدرتی ہے اور اس قدرت کو انکار کر کے کوئی بھی انسان دوسرے انسان کی حیثیت کی امید نہ کرے یعنی دوسرے کی حیثیت کو اپنی دعا کا مقصد نہ بنائے۔ اسی قدرت نے انسان کو انسان پر فضیلت بخشی اور جو کام قدرت نے انسانوں کے لئے رکھا وہ اس کی ذمہ داری ہے اور عورت کے لئے بھی قدرت نے سماج کے لئے ذمہ داری رکھی ہے۔ انسان اللہ سے دعا کرے اور اپنی اپنی ذمہ داری ٹھیک ٹھیک نبھائیں۔ اللہ سب جاننے والا ہے۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدًا (004:033)

اور جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو (حقداروں میں تو تقسیم کر دو کہ) ہم نے ہر ایک کے حق دار مقرر کر دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو ان کو بھی اان کا حصہ دو بے شک خدا ہر چیز کے سامنے ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ہر دولت کا وارث بنایا یعنی جو دولت ماں باپ یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جاتے ہیں۔ جس طرح دولت کی وراثت کا قانون مقرر ہے ٹھیک اسی طرح اس قانون کو ایمانداری سے لاگو کریں اور اللہ سب دیکھتا جانتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۔ (004:034)

مرد عورتوں پر حاکم و مسلط ہیں اس لیے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں خبر داری کرتی ہے اور جن عوتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی اور بدخوئی کرنے لگی ہیں تو پہلے ان کو سمجھاؤ پھر ان کے ساتھ سونا ترک کر دو۔ آگر اس پھر بھی باز نہ آئیں تو **پھر زود کوب کرو** اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈوں۔ بے شک خدا سب سے اعلیٰ جلیل القدر رہے۔

تشریح: مرد جسمانی طور پر عورت سے طاقتور ہے اس لئے عورت کی عزت، احترام اور حفاظت کی ذمہ داری مرد پر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عورت کو بھی سماج کو جوڑنے رکھنے اور مرد کے سچے ضمیر کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ مرد عورت کی

www.urduchannel.in

حفاظت میں اپنی دولت اور محنت خرچ کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں عورت کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو سچے علم اور پاکیزگی کی تعلیم دے۔ بھائی ہو یا شوہر ان کے نیک کاموں میں ان کی مدد کریں اور پاکیزگی برقرار رکھیں اور جو انسان چاہے وہ **عورت ہو یا مرد** اپنی پاکیزگی کو داغدار کرتا ہے اسے سمجھایا جائے اور اگر وہ نہ سمجھے تو ہر طرح سے سختی ہونی چاہئے تاکہ سماج میں اس کا برا اثر نہ پہنچے، لیکن اگر وہ انسان سدھر جائے تو اس کے ساتھ ظلم نہ کیا جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بلندی اور بڑائی والا ہے۔

پیغام: قرآن شریف میں بہت ساری آیتیں ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ہر کوئی "اپنے اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے" اور ہر عمل کی سزا اور جزا اسے خود بھگتنی ہوگی، اور ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ ہر انسان کا "دین" اس کے ساتھ ہے اور کسی کی کسی پر ذمہ داری نہیں سونپی" تو ایسی صورت میں اور قرآن کی آیتوں کے مطابق اس آیت میں مرد کو عورت کو مارنے پیٹنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

اس آیت میں "عورت" ایک مثال ہے۔ اسلئے ہر کسی کی، (عورت، مرد یا مخنث) سزا اور جزا یکساں ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی کوئی فرق نہیں ہے تو پھر جب مرد گناہ کے کام میں مشغول ہوتا ہے تو کیا عورت کو اسے مارنے پیٹنے کا حق ہے یا ہوگا؟ اس لحاظ سے عورت یا مرد گناہ کریں اور باز نہ آئیں تو سماجی قانون کو مطابق ان کے گناہوں کو روکا جائے۔ مار پیٹ کر اور زور زبردستی سے کسی کے ضمیر کو پاک نہیں کیا جا سکتا۔ مرد عورت کے حقوق برابر ہیں جو اس سورہ کی آیت 32 میں لکھا ہوا ہے۔

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا‌ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّـقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ۔(004:035)

اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو وہ اگر صلح کر دینی چاہیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کر دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے۔

تشریح: میاں بیوی کا آپسی اختلاف اگر نہ سلجھے تو کچھ تجربہ کار نیک علمی (عالم) انسانوں کو بیٹھا کر ان کے اختلاف کا فیصلہ کروائیں۔

وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـــًٔا‌ ؕ وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡجَـارِ ذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡجَـارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۔ (004:036)

اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور پاس بیٹھنے والو اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ خدا تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور اس کے قانون (نیکی، محبت، پرہیزگاری، علم، عدم تشدد، انسانیت اور امن شانتی) کو اپنانا ہی اللہ کی عبادت ہے۔ انسانوں کو چاہئے کے ان اصولوں کے علاوہ اور کوئی دوسرا اصول نہ اپنائیں یعنی اللہ کا شریک نہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جس انسانی سماج کے دائرے میں مقرر کیا اور ان کے ارد گرد جن انسانوں کو رشتہ دار یا جاننے والا ٹھہرایا ان سبھوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ مغرور انسان اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: نسل در نسل انسانی سماج کو اللہ تعالیٰ کے قدرتی ردِ عمل کا سامنا کرنا پڑا اور ردِ عمل اللہ کی ایک اہم قدرت ہے اور جو انسان اس ردِ عمل کا انکار کرتا ہے یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرنے والا ہے۔ دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے اور انسان کو چاہئے کے اللہ کی تمام مخلوق اور قدرت سے محبت کرے اور اس کا احترام کرے۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰـهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (004:037)

جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو (مال) خدا نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اسے چھپا چھپا کر رکھیں اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح: ایسے انسان بھی سماج میں ہیں جن کا ضمیر انسانوں کے لئے خرچ کرنا نہیں چاہتا، چاہے وہ دولت ہو یا محنت۔ یعنی خود غرض انسان جو دوسروں کو بھی خود غرضی کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنی دولت چھپا کر دوسروں کی دولت پر نظر لگا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے سماج میں بے عزت ہونا پڑتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (004:038)

اور خرچ بھی کریں تو لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان نہ خدا پر لائیں اور نہ روز آخرت پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو وہ برا ساتھی ہے۔

تشریح: اور ایسے لوگ بھی سماج میں موجود ہیں جو اپنی دھن دولت خرچ تو کرتے ہیں لیکن صرف دِکھاوے کے لئے اور دل میں اللہ کی قدرت اور آخرت پر یقین نہیں رکھتے یہی لوگ گنہگار ہیں۔

پیغام: منہ سے نیکی کی بات کرنے والے اور دکھاوٹ کی زندگی جینے والے جو اپنے عمل پر دھیان نہیں دیتے مگر دوسروں کے عمل اور ان کی دھن دولت پر نظر جما کر بیٹھنے والے بھی کافر ہیں۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا (004:039)

اگر یہ لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے ان کو دیا تھا اس میں سے خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان ہوتا اور خدا ان کو خوب جانتا ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کا کوئی نقصان نہیں ہوتا جو سچے دل سے اللہ کی قدرت کو مانتے اور اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ نا سمجھ ہیں

پیغام: انسان خالی ہاتھ آتا ہے اور خالی ہاتھ جاتا ہے جو اس بات کو نہیں سمجھتا وہی موہ مایا اور اونچی خواہشات کے جال میں پھنسا ہوا ہے اور گناہ کے کیچڑ سے اپنے ضمیر کو ناپاک کرتے ہیں اور ان کے سارے کاموں کو اللہ خوب جانتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ (004:040)

خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دوچند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کا انصاف ذرا بھر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اور ہر ایک کو اپنے اپنے کاموں کا نتیجہ خود بھگتنا پڑتا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: اس سورہ کی آیت 34 میں عورت کو مارنے کا حکم دیا گیا، اور اس آیت میں اللہ نے کسی پر ظلم نہ کرتے ہوئے سزا اور جزا یکساں رکھی ہے تو اس لحاظ سے پہلے والی آیت میں عورت کو ایک مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۔(004:041)

بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال بتانے والے کو بلائیں گے اور تم کو ان لوگوں کے اوپر گواہ بنا کر کھڑا کریں گے۔

تشریح: رسولوں نے انسان کو شانتی سے جینے کا سبق دیا، جب انسان گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں تب رسولوں کے خیالات ان پر گواہی بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی رسولوں کے اصول ایک ترازو ہیں جو انسان کے کردار کا ناپ تول ہے۔

پیغام: قرآن شریف میں ہر جگہ قیامت میں اٹھائے جانے کا یا دوبارہ زندہ کیا جانے کا ذکر ہے اور ہر مسلمان کا اس بات پر یقین (ایمان) بھی ہے کہ سب لوگوں کو قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا۔ مگر نہ جانے کہاں سے پوری امت کا یقین بن گیا ہے کہ مردے کو قبر میں ڈالنے کے بعد اس کو دوبارہ قبر میں زندہ کیا جاتا ہے منکر نکیر آتے ہیں سوال وجواب ہوتے ہیں اور جو صحیح جواب دیتا ہے اس کے لئے قبر میں جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور جو لوگ جواب نہیں دے پاتے ان کے لئے قبر کی دونوں دیواروں کو آپس میں ملا دیتے ہیں اور ان کی ہڈیاں پسلیاں پس جاتی ہیں۔ قیامت تک گنہگاروں پر عذاب ہوتا رہتا ہے۔ لوگوں کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جو قیامت کے دس ہزار سال پہلے مر گیا ہو وہ دس ہزار سالوں تک عذاب جھیلتا رہا اور جو قیامت سے ایک دن پہلے مرا وہ بس ایک دن میں ہی عذاب قبر سے چھٹکارا پا گیا، یہ کھلی ناانصافی ہے اور اللہ تعالی کے عدل وانصاف پر حرف آتا ہے مگر اللہ تو عادل اور منصف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تو فیصلہ کا دن مقرر کر رکھا ہے اور وہ ہے یوم جزا پھر بغیر فیصلہ کے سزا اور جزا کیا معنی رکھتی ہے؟ اور روز جزا کا کیا مطلب ہے؟ اگر جزا اور سزا شروع ہوگئی تو روز جزا بے معنی ٹھہرتی ہے یعنی روز جزا میں صرف خانہ پوری ہوگی معاملات تو پہلے ہی پورے ہو چکے ہوں گے۔

دوسرا موضوع شفاعت کے متعلق ہے۔ امت کی اکثریت اس بات کو مانتی ہے کہ قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ گنہگار مسلمانوں کی شفاعت کریں گے، سارے نبی شفاعت نہیں کریں گے صرف آخری نبی حضرت محمد ہی سفارش کریں گے۔ لوگوں کو کون سمجھائے سفارش اور شفاعت وہاں ہوتی ہے جہاں عدل وانصاف کا دوہرا پہلو ہو۔ سفارش انصاف پر حرف لاتی ہے۔ سفارش تو دنیاوی دفتروں اور عدالتوں میں ہوتی ہے جو ناانصافی کی مثال ہے۔ جس جگہ عدل وانصاف سے کام ہوتا ہو وہاں کسی کی سفارش نہیں سنی جاتی وہاں صرف انصاف ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کا دربار حاکم اعلیٰ ہے جو دلوں کا حال بھی جانتے ہیں پھر اس کے آگے سفارش کا کیا مطلب یا کیا ضرورت؟ اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن شریف میں صاف طور پر سفارش کا انکار کیا (123- 48 / 2)۔

کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن پل صراط سے گزرنا ہوگا پل صراط باریک اور تلوار سے بھی تیز ہوگا، نیک لوگ آرام سے گزر جائیں گے اور بدکار جہنم میں گرتے چلے جائیں گے۔ ذرا غور کیا ان عقل کے ماروں (عقلمندوں) نے؟ "پل" عربی زبان میں کہاں سے آیا؟ "پ" عربی زبان میں ہے ہی نہیں اور پل صراط کہاں سے گڑھ لیا گیا۔ اس قدر من گھڑت باتیں جو بیان سے باہر ہیں۔

www.urduchannel.in

ضعیف الاعتقادی نے انسانوں کو جہالت کے اندھیرے میں ڈھکیل دیا۔ قرآن شریف ایک روشن ہدایت نامہ ہے اور اس کی ہر آیت میں ایک سائنسی بنیاد ہے اور یہ کوئی کہانیوں کا ڈھیر نہیں، جب اللہ سب دیکھتا سنتا ہے تو اان کا انصاف کسی کی سفارش سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد ان کے نام پر جس امت یا گروہ کی بنیاد پڑی ان لوگوں کے ساتھ زبردست سازش رچی گئی تھی۔

آج کے زمانے میں سب سے زیادہ ظلم مسلمانوں پر ہی کیا جاتا ہے اور انہیں اس بات کی سمجھ نہیں۔ یہاں تک کہ کچھ مسلمان قرآن پاک کو معنٰی کے ساتھ پڑھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ ایک انسان ہونے کے ناطے میرا (سدھارت چڑ بجی) مشورہ ہے کے اپنے حال پر نظر دوڑائیں اور اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ نیکی، پرہیزگاری اور علم میں سب سے آگے نکل جائیں۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۔ (004:042)

اس روز کافر اور پیغمبر کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش ان کو زمین میں مدفون کر کے مٹی برابر کر دی جاتی اور خدا سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔

تشریح: گنہگار یعنی کافر جب سوچیں گے کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے اصولوں کا انکار کر کے اپنے ہی ہاتھوں اپنے گھر کو جلایا یعنی اپنا اور سماج کا سکون بگاڑا تب وہ شرم سے اپنے آپ کو زمین میں سما جانے کا سوچیں گے اور قدرت کے سامنے سچائی کبھی بھی نہیں چھپتی اور اللہ تعالٰی سب کچھ جانتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۔ (004:043)

مومنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک جو منہ سے کہو سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ اور جنابت کی حالت میں بھی جب تک کہ غسل (نہ) کر لو ہاں اگر بحالت سفر راستے چلے جا رہے ہو اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کر سکو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عوتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے منہ اور ہاتھ کا مسح (کر کے) تیمم کر لو بے شک خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔

تشریح: نشے کی حالت میں یعنی جب انسان اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا تب اسے اللہ کے اصول (نماز) سمجھ میں نہیں آتے اور نہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے کسی قسم کا بھی نشہ گناہ ہے جو انسان کے ہوش و حواس چھین لے۔ مذہب کو صاف اور سچے دل سے سمجھ کر دوسروں کو سمجھانا نیک اور سچے انسانوں کا فرض ہے۔ موہ مایا میں الجھے ہوئے لوگ اس کا روحانی اور سچا مطلب سمجھ نہیں پاتے۔ کوئی بھی ایسا کام جس سے انسان اپنے آپ کو ستھرا نہ کر سکے یا جب تک اس کی صاف ستھرائی نہ کریں (جسمانی اور ذہنی) تب تک مذہب کی تعلیم نہ دیں۔

پیغام:

www.urduchannel.in

(1) اس آیت میں کہا گیا ہے "نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاو" یعنی نماز نہیں پڑھنے والے لوگ کہیں گے جو نماز نہیں پڑھتا وہ نشہ کر سکتا ہے، تو اس لحاظ سے اس آیت کا یہ مطلب ہونا چاہئے کہ کسی بھی قسم کا نشہ مثال کے طور پر عورت، دولت اور شہرت جو انسان کے ہوش و ہواس ختم کر دیتے ہیں یا اس کا ضمیر اس کے بس میں نہیں رہتا یا وہ جو کہتا ہے اس کی سمجھ سے باہر ہوتا ہے۔

(2) انسان کے جسم میں اگر گندگی لگی ہوئی ہو تو یقیناً اس کا ذہن بار بار اس گندگی کو محسوس کرے گا اور نیک کاموں سے اس کا ذہن (دھیان) ہٹ جائے گا۔ اسلئے جسمانی پاکیزگی بھی ضروری ہے۔

(3) مٹی سے صاف کرنے کا مقصد اس کو "ذہنی پاکیزگی" عطا کرنا ہے۔ سچائی تو یہ ہے کے مٹی سے انسان کی گندگی صاف نہیں ہوتی اور "تیمم" سے انسان کو صرف ذہنی تسلی ملتی ہے اور اللہ تعالی کا کلام پڑھتے ہوئے یا سنتے ہوئے اس کا ذہن نہیں بھٹکتا۔

(4) اس آیت سے ایک بات اور بھی صاف ہوتی ہے کہ انسان جو کچھ بھی کہے اسے اس کی سمجھ ہونی چاہئے یعنی نماز میں جو کچھ بھی پڑھا جاتا ہے اسے خوب سمجھ کر پڑھے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن شریف کو بھی سمجھ کر پڑھیں۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ۔ (004:044)

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا تھا کہ وہ گمراہی کو خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ۔

تشریح: کچھ لوگوں کو اللہ کے اصولوں (کتاب) کا ایک بڑا حصہ سمجھ میں آتا ہے پھر بھی وہ گمراہی اختیار کرتے ہیں یعنی اللہ کے اصولوں کا غلط مطلب سمجھ کر لوگوں کو اپنی طرح گمراہ اور غلط راہ پر چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پیغام: کچھ انسان ایسے بھی دنیا میں ہیں جو اللہ کے کلام کا گہرا مطلب سمجھتے ہوئے بھی جان بوجھ کر دوسرے لوگوں کو اپنے خیالات قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جو سراسر گناہ یعنی پاپ ہے اور غیر عقلی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ۔ (004:045)

اور خدا تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور خدا ہی کافی کارساز اور کافی مددگار ہے۔

تشریح: ایسے لوگ نیک لوگوں کے دشمن ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں خوب جانتا ہے۔ سماج میں نیکی کا توازن برقرار رکھنے کے لئے اللہ مددگار ہوتے ہیں۔

مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا بِاَ لۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَـكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَلٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۔ (004:046)

www.urduchannel.in

اور یہ جو یہودی ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا اور سنیئے نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر اور دین میں طعن کی راہ راعنا کہتے ہیں اور اگر یوں کہتے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور اسمع اور انظرنا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور بات بھی درست ہوتی لیکن خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے تو یہ کچھ تھوڑے ہی ایمان لاتے ہیں۔

تشریح: تاریخ گواہ ہے کہ یہودیوں کے درمیان کے کچھ یہودی ایسا ہیرا پھیری کا کام کرتے تھے اور زبان سے بھی ہیرا پھیری کر کے اللہ کے اصولوں کو بگاڑتے تھے۔ ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے بے چینی کا عذاب۔

پیغام: صرف یہودی کیوں؟ ہر قوم میں اور ہر دور میں اس قسم کے لوگ تھے، ہیں، اور رہیں گے اور سچائی کو بگاڑنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۔ (004:047)

اے کتاب والو! قبل اس کے کہ ہم لوگوں کے چہروں کو بگاڑ کر ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہفتے والوں پر کی تھی ہماری نازل کی ہوئی کتاب پر جو تمہارے پاس کی کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے ایمان لاؤ اور خدا نے جو حکم فرمایا سو ہو چکا۔

تشریح: لوگوں کو اللہ کے اصول کتنے بھی سمجھ میں آئیں اس پر اور دوسرے لوگوں کے پاس نیک (کتاب) سمجھ ہے اس پر یقین کرنا اور اسے اپنانا نیک انسانوں کا فرض ہے اور اسے اپنانے سے آپسی اختلافات دور ہوتے ہیں۔ دوسروں کی نیک اور ہدایت والی کتاب پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے اور اس کی اچھائی اور سچائی کو اپنانا چاہئے اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے انہیں نفرت اور بے چینی کا عذاب گھیر لیتا ہے اور یہی قدرت کا اصول ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۔ (004:048)

خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا۔

تشریح: اللہ کے اصول (یعنی شانتی) چھوڑ کر نفرت، مغروریت، اور حسد کے اصولوں کو اپنانے (یعنی اللہ کا شریک ٹھہرانا) والوں کو کبھی معافی نہیں ملتی، اس کے علاوہ انسانوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیاں اللہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو انسان اللہ کے اصول یعنی محبت اور بھائی چارہ کو چھوڑ کر نفرت اور فساد کے اصولوں کو اللہ کے اصولوں کے برابر ٹھہراتے ہیں وہ لوگ مہا پاپی ہیں یعنی اللہ کو اور تمام انسانوں کو مذہب کے نام پر بانٹنا اور فرقہ کی بنیاد پیدا کرنا مہا پاپ ہے۔ اللہ ایک ہے، اور اس کے اصول بھی ایک ہیں اور تمام مخلوق کے درمیان ایک ہی مذہب ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۔ (004:049)

www.urduchannel.in

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے تئیں پاکیزہ کہتے ہیں؟ نہیں بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے پاکیزہ کرتا ہے اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔

تشریح: اور اس طرح کے لوگ کبھی بھی چھپ نہیں سکتے۔ جو اپنے آپ کو پاک ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حقیقت میں وہ ناپاک ہیں۔ اللہ اور قدرت جیسے چاہے پاکیزگی عطا کرتی ہے اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۔ (004:050)

دیکھو یہ خدا پر کیسا جھوٹ (بہتان) باندھتے ہیں اور صریح گناہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔

تشریح: کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو اپنی پاکیزگی کو ثابت کرنے کے لئے اللہ کے نام پر طرح طرح کے جھوٹے مذہبی رسم و رواج کی کہانیاں سناتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور اس سے انسان اور انسانی سماج کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ایسے لوگ گنہگار ہیں۔

پیغام: زمانے کا ہر پہلو اللہ کے ذریعہ مقرر ہے اور اس کی رفتار میں اللہ کے اصولوں کے ساتھ اپنے آپ کو لگائے رکھنا نیک اور پرہیزگاروں کا کام ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا (004:051)

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا حصہ دیا گیا ہے کہ بتوں اور شیطانوں کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت سیدھے راستے پر ہیں۔

تشریح: سماج میں کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو کتاب کے کچھ اصولوں کو سمجھنے کے بعد بھی اللہ کے اصولوں کے بجائے شیطان کے اصولوں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور اپنی اس کفریت کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کے وہی سیدھے راستہ پر ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۔ (004:052)

یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس پر خدا لعنت کرے تو تم اس کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے۔

تشریح: اور ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے بے چینی، تکلیفیں اور لعنت اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۔ (004:053)

کیا ان کے پاس بادشاہی کا کچھ حصہ ہے کہ تم لوگوں کو تل برابر بھی نہ دیں گے۔

تشریح: ایسے لوگوں کو اللہ بادشاہ کے دربار سے ذرہ برابر بھی سکھ، شانتی کا حصہ نہیں ملتا۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰھُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۔ (004:054)

یا جو خدا نے لوگوں کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس کا حسد کرتے ہیں تو ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور دانائی عنایت فرمائی تھی اور سلطنت عظیم بھی بخشی تھی۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ نے اپنی قدرت کے ذریعہ نیک لوگوں کو جو سکھ شانتی دے رکھی ہے اس پر ایسے نا سمجھ اور نفرت سے بھرے لوگ ہنستے ہیں۔ابراہیم کے خاندان کو اللہ تعالیٰ نے سچا علم، شانتی کی زندگی اور رہنے کا اچھاٹھکانا دیا۔

پیغام: ابراہیمؑ کو ایک مثال کے طور پر اس آیت میں پیش کیا گیا ہے اور آج دنیا میں تمام علماء کو ابراہیمؑ کا خاندان کہا جائے گا۔یاد رکھیں حضرت ابراہیم کا خاندان کعبہ میں بت پرستی کرتا تھا پھر بھی ان کے خاندان کو کتاب اور حکمت ملی اس لحاظ سے یہ آیت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اللہ کے اصولوں کی مخالفت کرنا ہی اللہ کا شریک کرنا ہے۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۔(004:055)

پھر لوگوں میں سے کسی نے تو اس کتاب کو مانا اور کوئی اس سے رکا (اور ہٹا) رہا تو ان نہ ماننے والوں کو دوزخ کی جلتی ہوئی آگ کافی ہے۔

تشریح: سماج کے کچھ لوگوں نے گیانیوں (عالموں) سے علم حاصل کیا اور کچھ لوگوں نے اگیانتا (جاہلیت) کے اندھیرے میں رہ کر تکلیفوں کی جلتی ہوئی آگ کو اپنایا۔

پیغام: اس آیت کے ترجمہ کے مطابق اگر ابراہیم کی آل اولاد کو حکومت کا اختیار دیا گیا تھا تو آج کے زمانے میں یہ ترجمہ پوری طرح سے باطل ہے۔موجودہ دنیا کے کچھ تھوڑے سے حصہ میں ہی ابراہیم کی آل اولاد حکومت کر رہی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (004:056)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے جب ان کی کھالیں گل اور جل جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ (ہمشہ) عذاب (کا مزہ) چکھتے رہیں بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصولوں کا جس نے انکار کیا اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو بے چینی /بدسکونی کی آگ میں جلاتے ہیں یعنی اس کے جسم کا ہر حصہ بے چینی کی تکلیف بھگتے گا یقیناً اللہ سب سے زیادہ طاقتور ہے۔

پیغام: جس کی زندگی اور ضمیر میں سکھ شانتی نہیں رہتی وہی انسان حسد ، ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات ،اور اہنکار/مغروریت کی آگ میں جلتے رہتے ہیں یعنی ان سب باتوں سے ان کا ضمیر پریشان رہتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۔(004:057)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہیں اور ہم ان کو گھنے سائے میں داخل کریں گے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور جو اللہ کے اصولوں پر ایمان لائے اور اسے اپنایا اور اس کے تحت نیک کاموں میں اپنے اپ کو مشغول رکھتے ہیں تو یقیناً اللہ ایسے سچے اور نیک لوگوں کو امن کے باغ (جس کے نیچے نہر کے پانی کی طرح ٹھنڈک، سکون اور شانتی) میں زندگی بھر رکھیں گے اور انہیں پاک ساتھی حاصل ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کے آشیر واد (دعا) کے سائے میں رہیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۔ (004:058)

خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا دیکھتا ہے۔

تشریح: اللہ کے اصولوں میں یہ بھی شامل ہے کے نیک انسان ہمیشہ دوسروں کے حق کو محسوس کریں اور ہر کسی کے حق کو اہمیت دینے میں ہر ممکن مدد کریں اور لوگوں کے درمیان کے اختلاف کا ایمانداری سے فیصلہ کریں، اور یقیناً اللہ تعالی کے احکام انسان اور انسانی سماج کے لئے فائدے مند ہے۔

پیغام: اللہ تعالی نے اپنی قدرت کے ذریعہ انسانی سماج میں انسانوں سے ہی قانون بنوائے تا کہ لوگ آپس کے اختلاف اور غلط فہمیوں کا فیصلہ کر سکیں۔ اللہ تعالی اپنی ان دیکھی طاقت کے ذریعہ انسانی قانون کو برقرار رکھتے ہیں۔ ہر دیش یا ذات یا سماج کا قانون یکساں نہیں ہوتا مگر ان کی بنیاد ایک ہوتی ہے۔ پاک پروردگار نے ہر سماج کے قانون کچھ الگ الگ رکھے ہیں اور یہ قانون زبان، قدرت اور سماجی طور طریقوں پر مقرر ہیں۔ ہمارے دیش کا بھی ایک قانون ہے جس طرح سارے ملکوں کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے اس آیت کے ذریعہ انسانی سماج میں موجود تمام قانون کو اہمیت دی ہے جس کی بنیاد ہے قدرت یعنی انسانیت، بھائی چارہ، عدم تشدد، تعلیم، سچائی اور شانتی۔ قانون انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے اور انسان کے پاک ضمیر کی پر چھائی ہے۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۔ (004:059)

مومنو! خدا اور اس کے رسول کی کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب "حکومت" ہے ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو اور یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

تشریح: ایمان والے اللہ کے اصول جو رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو ملے اس کی فرمانبرداری کریں اور انسانی فطرت کے مطابق اپنے اصولوں کے اختلاف کو اللہ یا رسولوں کے اصولوں سے جانچ لیں اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے حاکموں کی یعنی سرکاری قانون پر بھی ایمان رکھیں تا کہ سماج میں شانتی برقرار رہے، کیونکہ یہ سارے قانون اللہ تعالی نے دنیا میں مقرر کر رکھے ہیں اور جس کا نتیجہ بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔

پیغام: اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق ڈھیر سارے سوال ہیں۔

www.urduchannel.in

(1) اگر اللہ اور رسول کا حکم ایک ہی ہے تو لوگوں کے درمیان اختلاف کا سوال کہاں سے آتا ہے؟

(2) کیا اللہ تعالی کا حکم رسول اللہ نے لوگوں کو ٹھیک سے نہیں پہنچایا تھا؟

(3) یہ آیت نہ رسول کی زبانی ہے اور نہ اللہ تعالی کی زبانی ہے، تو یہ آیت کس کی زبانی ہے؟ جو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دے رہی ہے؟

(4) اگر یہ آیت جبریل کی زبانی ہے تو کیا جبریل کو یہ حق ہے کے وہ لوگوں سے بات کرے؟ اگر جبریل لوگوں سے بات کر سکتا تھا تو رسول کی فرمانبرداری کی ضرورت کیوں تھی؟ ایسی صورت میں یہ آیت کس کی زبانی ہے؟ اور اس آیت میں مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے؟

(5) اس آیت میں کہا گیا ہے کہ "فیصلہ رسول پر چھوڑ دو" تو آج رسول نہیں ہے تو فیصلہ کون کرے گا؟ رسول کی جگہ کسے دی جائے۔ عالم کیا رسول کی برابری کر سکتے ہیں؟ کیا انہیں اپنی لڑائی سے فرصت ہے؟

میں (سدھارتھ چڑجی) یہ دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کے ان سارے سوالوں کا جواب میری تشریح میں ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۔(004:060)

یا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوٰی تو یہ کرتے ہیں کہ جو تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر راستے سے دور ڈال دے۔

تشریح: کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کتاب کے اصولوں کو سمجھنے کے باوجود اپنے فیصلے ایسے لوگوں سے کرواتے ہیں جو شیطان کے بندے ہیں (یعنی گنہگار انسان) اور گنہگار انسان کبھی بھی صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے اور ایسا کرنے سے لوگوں کو انصاف نہیں ملتا۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا ۔ (004:061)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف رجوع کرو اور پیغمبر کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافقین تم سے کترا جاتے ہیں ۔

تشریح: لوگوں کو ہمیشہ اللہ کے اصول جو رسولوں کے ذریعہ ملے ان پر عمل کرنا چاہئے لیکن منافقوں نے نیک اور پرہیزگاری کی راہ جو رسولوں نے بتائی اس پر چلنے سے اان کار کیا اور فحاشی اور عیاشی کی راہ چنی ہے۔

فَكَيۡفَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ جَآءُوۡكَ يَحۡلِفُوۡنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡسَانًا وَّتَوۡفِيۡقًا ۔ (004:062)

تو کیسی بات ہے کہ جب ان کے اعمال سے ان پر کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو تمہارے پاس بھاگے آتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں کہ واللہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور موافقت تھا۔

www.urduchannel.in

تشریح: منافق عیاش لوگوں پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ نیکی کا راستہ اختیار کرنے کی قسم کھاتے ہیں تب ایسے لوگوں کے پاس نیکی اور بدی کے درمیان کا کوئی راستہ نہیں بچتا۔

پیغام: مثال کے طور پر سگریٹ پینے سے کینسر ہوتا ہے اور کینسر ہونے کے بعد سگریٹ چھوڑنے کی قسم کھاتے ہیں اور چھوڑ بھی دیتے ہیں تو انہیں کینسر سے بچنے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح غلط صحبت کرنے سے ایڈس جیسی بیماری سے بچنے کی امید نہیں ہوتی۔ ڈرگ کے ذریعہ ہوئی بیماریوں سے انسان کو کم ہی نجات ملتی ہے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا۔ (004:063)

ان لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو۔ اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے دلوں پر اثر کر جائیں۔

تشریح: ایسے لوگوں کی قسمت اللہ تعالی جانتا ہے اور نیک لوگ ان کے گناہ کی طرف دھیان نہ دے کر انہیں سمجھا کر سدھارتے رہیں اور اپنی خوشحال زندگی کے بارے میں انہیں بتائیں تاکہ ان کے ضمیر کو گناہ کا احساس ہو۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِـيْمًا۔ (004:064)

اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھتے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

تشریح: دنیا میں رسولوں کا وجود صرف اللہ تعالی کے اصول ہی لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہے اور گنہگاروں کو گناہ چھوڑ کر اللہ تعالی کے اصولوں کو اپنانے سے ہی نجات حاصل ہوتی ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (004:065)

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

تشریح: ایسے گنہگار انسان کبھی بھی ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے ذہن کی نفرت اور فساد کو چھوڑ کر ایمان والی زندگی (شانتی) کو حاکم نہ سمجھ لیں اور اپنے اندر کی تنگ ذہنی چھوڑ کر جب تک یہ نہ مان لیں کہ شانتی کی زندگی ہی خوشی لا سکتی ہے۔

پیغام: اس آیت کی شروعات میں "قسم لی گئی ہے پاک پروردگار کی"

(1) اگر یہ اللہ کا کلام ہے تو کیا رسول کا اللہ کوئی دوسرا تھا جس کی قسم اللہ تعالی نے لی؟

(2) اگر یہ جبریل کی زبانی ہے اور رسول کو مخاطب کیا گیا ہے تو کیا جبریل اور رسول کا پروردگار الگ الگ ہے؟

www.urduchannel.in

(3) اگر یہ رسول کی زبانی ہے اور لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے تو کیا رسول کا پروردگار اور لوگوں کا پروردگار الگ الگ ہے؟

(4) ان سوالوں کے جواب:

ہر کسی نے اللہ تعالیٰ کو الگ الگ ناموں سے پکارا یہاں تک کے اسلام میں بھی اللہ کے بہت سارے نام ہیں۔ دنیا میں موجود سارے اللہ کے ناموں کو منظوری دیتے ہوئے اس آیت کی بناوٹ اس طرح رکھی گئی ہے۔ سمجھدار انسان اس آیت کی گہرائی کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے جو اختلافات ہیں وہ ان سے دور رہیں گے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۔ (004:066)

اور اگر ہم انہیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر ڈالو یا اپنے گھر چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں سے تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر یہ اس نصیحت پر کار بند ہوتے جو ان کو کی جاتی ہے تو ان کے حق میں بہتر اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔

تشریح: خودکشی کرنا یا لوگوں کو اپنے وطن سے بے گھر کرنا اللہ کا قانون نہیں۔ اللہ کے قانون اور ان کی قدرت اتنی سچی اور سیدھی ہے کہ جب لوگ اسے سمجھیں گے یا محسوس کریں گے تو ان کا یقین اور بھی مضبوط ہو جائے گا اور انہیں شانتی حاصل ہو گی۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔(004:067)

اور ہم ان کو اپنے ہاں سے اجر عظیم بھی عطا فرماتے۔

تشریح: ایسے لوگوں کو اللہ اور قدرت کی طرف سے شانتی والی زندگی حاصل ہو گی۔

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۔ (004:068)

اور سیدھا راستہ بھی دکھاتے۔

تشریح: اور یقیناً ایسے لوگوں کو اللہ کی مرضی سے ہی صحیح راستہ حاصل ہوتا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۔(004:069)

جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

تشریح: جو انسان اللہ کے اصولوں پر چلتے ہیں انہیں ضرور نیک، سچے اور عالموں کا ساتھ ملے گا۔ عالم ہی انسانی سماج کے سچے ساتھی ہیں۔

پیغام: محبت، شانتی، بھائی چارہ، عدم تشدد، تعلیم، اور پرہیز گاری کے اصولوں پر چلنے والے سارے آپس میں ساتھی ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۔ (004:070)

یہ خدا کا فضل ہے اور خدا جاننے والا کافی ہے۔

تشریح: نیکی کا پھل اللہ کی طرف سے ہی ملتا ہے اور اللہ ہے کافی جاننے والا۔

www.urduchannel.in

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ خُذُوا۟ حِذْرَكُمْ فَٱنفِرُوا۟ ثُبَاتٍ أَوِ ٱنفِرُوا۟ جَمِيعًا ۔ (004:071)

مومنو! ہتھیار لے لیا کرو پھر یا تو جماعت جماعت ہو کر نکلا کرو یا سب اکٹھے کوچ کیا کرو۔

تشریح: نیک انسان یعنی مسلمان گنہگاروں کی سازش سے ہوشیار رہیں جب وہ اکیلے ہوں یا جب سب مل کر اچھائی کا یا سماج سدھار کا کام کر رہے ہوں۔

وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَىَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ۔ (004:072)

اور تم میں کوئی ایسا بھی ہے کہ دیر لگاتا ہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت پڑ جائے تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھ پر بڑی مہربانی کی کہ میں ان میں موجود نہ تھا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ذریعہ انسان کو تہذیب اور پاک وصاف سماج بھی دیا اور یہ اسے ایک بار میں نہیں ملا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جدید سے جدید علم / سائنس سے نوازا۔ اس انسانی سفر میں جو انسان جدید اور سائنسی سوچ کو چھوڑ کر ضعیف الاعتقادی، اندھایقین اور غیر عقلی کاموں میں الجھے رہتے ہیں وہ یقیناً مصیبت میں ہیں۔ ہر سائنسی ایجادات کا اچھا برا ہوتا ہے اگر کبھی جدیدیت اور تہذیب کی روشنی میں وقتی طور پر کچھ بھی برائی نظر آتی ہے تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اچھا ہوا اس سوچ کو نہیں اپنایا یہ اان کا وہم ہے اللہ تعالیٰ نے جو تہذیب انسانوں کو دی اسے وقت کے ساتھ اپنا کر چلنا ہی عقلمندی ہے۔

پیغام: یہ آیت کسی جنگ کا بیان نہیں ہے اور یہ اس لئے کہ آج کے دور میں ہر ملک نے اپنی اپنی فوجیں تیار کر رکھی ہیں اور نہ ہی ملک کے عوام کو جنگ میں جانے کی ضرورت پڑتی ہے کیا ایسی صورت میں یہ آیت باطل ہے یا یہ آیت ہر انسان کے لئے نہیں ہے۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر انسان اور ہر صدی کے لئے مکمل ہے اس لحاظ سے یہ آیت علم اور بیوقوفی کے بیچ کے فاصلے کی نشاندہی کرتی ہے۔

وَلَئِنْ أَصَٰبَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ ٱللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُنۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُۥ مَوَدَّةٌ يَٰلَيْتَنِى كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۔ (004:073)

اور اگر خدا تم پر فضل کرے تو اس طرح سے کہ گویا تم میں اس میں دوستی تھی ہی نہیں، کہتا ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو مقصد عظیم حاصل کرتا۔

تشریح: اور اگر نیک کام کرتے وقت نیک لوگوں کو کامیابی ملتی ہے تو ٹانگ کھینچنے والے لوگ کہتے ہیں کے ان کے ساتھ کوئی بھی رشتہ نہیں ہے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر وہ بھی ان کا ساتھ دیتے تو نہیں اور بھی آسانی ہوتی۔

فَلْيُقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ٱلَّذِينَ يَشْرُونَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا بِٱلْءَاخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَٰتِلْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۔ (004:074)

جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ خدا کی راہ میں جنگ کریں اور جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔

www.urduchannel.in

تشریح: جو انسان پاکیزگی اور علم و معرفت کے بدلے گناہ، ضعیف الاعتقادی، بیوقوفی اور عیاشی کی زندگی کو اپناتے ہیں ان کے خلاف نیک اور پرہیزگار لوگوں (جو اللہ کے راستہ پر چلتے ہیں) کو ضرور جہاد (جدوجہد) کرنا چاہئے اور ہر انسان کو چاہئے کہ اپنے اندر کے ناپاک (شیطان) ضمیر کے خلاف بھی جہاد کرے۔ اس جہاد کا نتیجہ کچھ بھی ہو انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا پھل ضرور ملتا ہے۔

پیغام: پرہیزگار، عالم اور شانتی چاہنے والے انسانوں کو اپنے ضمیر کے علاوہ سماج میں موجود تمام گناہوں کے خلاف جہاد کرنا چاہئے جس کے نتیجہ میں انسانوں کو اچھا اور شانتی سے بھرا سماج حاصل ہوگا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا۔ (004:075)

اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔

تشریح: انسان کے سامنے کوئی وجہ نہیں کے وہ گناہ کے خلاف جہاد نہ کرے اور اپنے کمزور ضمیر کی وجہ سے عورت، مرد اور بچے جو ظلم کا شکار ہوں ان کی ترقی کے لئے آگے بڑھے اور جو لوگ دعا کررہے ہیں انہیں ظلم کی نگری سے باہر نکالے اور جس گناہ کی نگری کے لوگ ظلم کررہے ہیں اور ظلم سہنے والے لوگوں کے لئے کوئی ایسا انسان آکھڑا ہو جس کے ذریعہ ظلم سہنے والوں کو تکلیفوں سے نجات دلوائے۔

علماء کی تشریح کے مطابق یہ اللہ کی شان میں گستاخی ہے۔ جب مدد صرف اللہ سے مانگی جاتی ہے تو یہ آیت کہنے والا لوگوں کو جہاد کے لئے کس حق کے ساتھ اکسا رہا ہے۔ اللہ کا کلام ہونے کے ناطے اللہ کبھی بھی لوگوں سے اس طرح کی باتیں نہیں کہہ سکتے۔ اس لحاظ سے یہ سوال انسان کے ضمیر کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جو اللہ کے ذریعہ ہی انسانی دماغ میں پیدا ہوتا ہے تاکہ انسان گناہوں کے خلاف جہاد کرے اور سماج کی پاکیزگی کو برقرار رکھے۔

اَلَّذِينَ اٰمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفًا (004:076)

جو مومن ہیں سو وہ تو خدا کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو کیونکہ شیطان کا داؤ بودہ ہوتا ہے۔

تشریح: ایمان والے اللہ کی راہ میں ظالم لوگوں کے ظلم سے کمزوروں کو نجات دلوانے کے لئے جہاد کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ پر ظلم کرتے ہیں اور ظلم کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے۔ اس لئے نیک، امن و سکون چاہنے والے مومن ہمیشہ شیطان کے بندوں یعنی ظلم کرنے والوں کے خلاف جہاد/جدوجہد کرتے ہیں اور اس وجہ سے ہمیشہ گنہگار طاقت کمزور ہوتی رہتی ہے۔

www.urduchannel.in

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ‌ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً‌ ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا الۡقِتَالَ‌ ۚ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ‌ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ‌ ۚ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ۔ (004:077)

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہو پھر جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو بعض لوگ ان میں سے لوگوں سے یوں ڈرنے لگے جیسے خدا سے ڈرا کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بڑ بڑانے لگے کہ اے خدا تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ تھوڑی مدت اور ہمیں کیوں مہلت نہ دی؟ کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے اور بہت اچھی چیز تو پرہیزگار کے لئے آخرت ہے اور تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تشریح: کچھ ڈرپوک انسان گناہ کے خلاف لڑنے پر سوال اٹھاتے ہیں کے یہ ان کا کام نہیں ہے۔ ایسے لوگ جان لیں کہ انسان کو دنیا کی موہ مایا ہی ڈرپوک بنا دیتی ہے اور اسے گناہ کے چکر میں الجھا دیتی ہے۔ انسان کے لئے جو سب سے بہتر نتیجہ ہے اسے نہ اپنا کر اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کی قدرت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ جو لوگ گناہ کے خلاف لڑتے ہیں اور اپنے آپ کو اور سماج کو ظلم سے نجات دلواتے ہیں انہیں ان کا ضمیر کبھی بھی پریشان نہیں کرتا اور انہیں قدرت کی طرف سے پورا پورا پھل ملتا ہے۔

اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ‌ ؕ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ حَسَنَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِكَ‌ ؕ قُلۡ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَۤاءِ الۡقَوۡمِ لَا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ حَدِيۡثًا ۔ (004:078)

تم کہیں رہو موت تو تمہیں آکر رہے گی خواہ بڑے بڑے محلوں میں رہو اور اگر ان کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر کوئی گزند پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی وجہ سے ہے۔ کہہ دو کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟

تشریح: موت ہر حال میں آنی ہے اور انسان اس سے بچ نہیں سکتا۔ انسان کے اچھے برے کا نتیجہ صرف قدرت سے ہی ملتا ہے۔ قدرت نے انسان کو ضمیر دے کر اور رسولوں کی مدد سے انہیں اچھے برے کی پہچان بھی دی۔

مَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ‌ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ سَيِّئَةٍ فَمِنۡ نَّـفۡسِكَ‌ ؕ وَاَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ۔ (004:079)

تجھ کو جو فائدہ پہنچے وہ خدا کی طرف سے اور جو نقصان پہنچے وہ تیری ہی وجہ سے اور ہم نے تم کو لوگوں کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور خدا ہی گواہ کافی ہے۔

تشریح: اور اس لئے جب انسان کو سکھ شانتی والی زندگی ملتی ہے تو وہ اللہ اور قدرت کا انعام ہے اور بے چینی انسان کے اپنے عمل کا نتیجہ۔ اللہ تعالی نے رسولوں کو تمام انسانی تہذیب کے لئے نمونہ بنایا اور گواہی کے لئے اللہ تعالی کافی ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: انسان کو دماغ دے کر اللہ تعالیٰ نے اچھا اور برا راستہ چننے کے قابل بنایا۔ سارے کاموں کو اللہ تعالیٰ ہی چلاتا ہے اور ثابت بھی کرتا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۔(004:080)

جو شخص رسول کی فرماں برداری کرے گا تو بے شک اس نے خدا کی فرماں برداری کی اور جو نافرمانی کرے تو تمہیں ہم نے ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے۔

تشریح: اور جو انسان رسولوں کے اصولوں پر چلتا ہے وہ یقیناً اللہ کے اصولوں پر چل رہا ہے اور جو اِس کی مخالفت کرتے ہیں تو رسول انہیں پریشانی سے بچا نہیں سکتے اور نہ ہی وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔

پیغام: جب اللہ تعالیٰ نے کسی بھی رسول کو انسان پر نگہبان نہیں کیا تو یقیناً انسان کو بھی حق نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے مذہب کی نگہبانی کریں یا ان پر تنقید کریں۔ مذہب انسان کا اپنا ذاتی فیصلہ ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔(004:081)

اور یہ لوگ منہ سے تو کہتے ہیں کہ فرمانبرداری ہے لیکن جب تمہارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے بعض لوگ رات کو تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور جو مشورے یہ کرتے ہیں، خدا ان کو لکھ لیتا ہے تو ان کا کچھ خیال نہ کرو اور خدا پر بھروسہ کرو اور خدا ہی کافی کارساز ہے۔

تشریح: کچھ لوگ منہ سے نیکی کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے فرمانبردار ہیں اور نیک بات سننے کے بعد چلے جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ پیٹھ پیچھے یعنی چھپا کر نیکی اور پرہیزگاری کی باتیں کرنے والوں کے خلاف سازش رچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی سازشوں سے واقف ہے۔ نیک لوگ ان کی سازشوں سے درگزر کریں اور اللہ سب دیکھتا جانتا ہے۔

پیغام: اس آیت میں "رات" گناہ کی نشاندہی کرتی ہے یعنی پاکی کے خلاف سازش رچنا اور یہ گنہگاروں کا کام ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۔ (004:082)

بھلا یہ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے؟ اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کا ہوتا تو اس میں اختلاف پاتے۔

تشریح: قرآن شریف میں غور کرنے سے اور اس کا گہرا مطلب سمجھنے کے بعد اس میں کوئی بھی اختلاف نظر نہیں آئے گا۔

پیغام: قرآن شریف کے موجودہ ترجمہ کے مطابق اس میں بہت سے اختلاف پائے جاتے ہیں؟ کہیں کہیں یہ رسول کی زبانی ہے اور کہیں کہیں یہ جبریل کی زبانی اور کہیں کہیں یہ اللہ کی زبانی اور کہیں کہیں یہ کسی چوتھے انسان کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ مائدہ کی آیت 51 میں کہا گیا ہے "یہودیوں اور نصرانیوں سے دوستی نہ کرو" اور اسی سورہ کی آیت 82 میں کہا گیا ہے کہ "مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب اُن کو پاؤ گے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں" اس آیت کے ثبوت میں موجودہ ترجمہ کے مطابق لوگ تاریخی مثالیں پیش کرتے ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کے یہی لوگ قرآن شریف کو ہر دور کے لئے مکمل

www.urduchannel.in

کتاب بھی کہتے ہیں۔ یہ بات یقیناً سچ ہے کہ قرآن شریف ہر دور کے لئے مکمل کتاب ہے۔ سورہ مائدہ کی آیتوں کے وقت کے مطابق اور سچائی کو سامنے رکھتے ہوئے جو تشریح میں (سدھارتھ چڑجی) نے کی ہے اسے آپ سورہ مائدہ میں دیکھ لیں۔ قرآن شریف کی اس آیت کی سچائی پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ مسلمان طبقہ اور اس طبقہ کے ساتھ جڑے ہوئے قرآن شریف کے الگ الگ ترجمے سراسر عقیدت پر ٹکے ہوہے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے میری تشریح سچی، وقت، حالات اور قدرت پر منحصر ہے۔

وَاِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ‌ؕ وَلَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ وَاِلٰٓى اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّيۡطٰنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۔(004:083)

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچا دیتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیرو ہو جاتے۔

تشریح: کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں کوئی بھی خبر ملتی ہے (امن و خوف) تو اسے جلد پھیلا دیتے ہیں اس کی سچائی اور نتیجہ جانے بغیر۔ ایسے لوگ رسول پاک یا کتاب یا عالموں کے ذریعہ غلط باتوں کی تحقیقات کر لیتے تو یقیناً انہیں حقیقت کا پتہ چل جاتا اور وہ لوگ اس بات کی تہہ تک پہنچ جاتے۔ انسان اور اس کے سماج پر اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور زیادہ سے زیادہ لوگ گناہ میں الجھ کر شیطان کے بندے ہو جاتے۔

فَقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَكَ‌ وَحَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّكُفَّ بَاۡسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاۡسًا وَّاَشَدُّ تَـنۡكِيۡلًا ۔(004:084)

تو تم خدا کی راہ میں لڑو، تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو، قریب ہے کہ خدا کافروں کی لڑائی کو بند کر دے اور خدا لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی سخت ہے۔

تشریح: انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور پاک راہ پر رہتے ہوئے شانتی کے لئے جدوجہد کرنے کا حکم دیا اور یہ جدوجہد انسان اپنے اندر کے گنہگار ضمیر سے شروع کرتے ہوئے سماج تک پہنچائے۔ نیک اور پرہیزگار یعنی مومن ایک دوسرے کی حفاظت کریں اور گنہگاروں کے خلاف لڑائی میں آخرکار انہیں کی جیت ہے اور اللہ کی طاقت کے ذریعہ گنہگاروں کی ہار یقینی ہے۔

پیغام: اس آیت کا موجودہ ترجمہ جو عالموں نے کیا اس کے مطابق اس آیت میں حضرت محمد ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے تو کیا آج کے دور میں یہ آیت باطل ہے؟ کہتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت ہر دور کے لئے مکمل ہے تو اس لحاظ سے اس آیت کا موجودہ پس منظر کی بنیاد پر جو ترجمہ میرے (سدھارتھ چڑجی) چھوٹے سے ذہن میں اللہ کی قدرت سے جس طرح ڈالا گیا ہے میں نے اسے اسی طرح بیان کیا۔

www.urduchannel.in

مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا‌ ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقِيۡتًا ۔(004:085)

جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس میں حصہ ملے گا اور جو بری بات کی سفارش کرے تو اس کو اس میں بھی حصہ ملے گا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تشریح: جو انسان نیک اور شانتی والی باتوں کا ساتھ دے تو یقیناً شانتی (سکون) کی زندگی کا حصہ اسے ملے گا اور جو لوگ گناہ کا ساتھ دیتے ہیں تو یقیناً انہیں بے چینی (بد سکونی) کی زندگی ملے گی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاِذَا حُيِّيۡتُمۡ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَسِيۡبًا ۔ (004:086)

اور جب تم کو کوئی دعا دے تو جواب میں تم اس سے بہتر دعا دو یا انھیں لفظوں سے دعا دو، بے شک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

تشریح: نیک اور پرہیز گار انسان قدرت یا سماج سے جو اچھائی حاصل کرتے ہے اسے وہ بہتر طور پر یا اس سے زیادہ لوٹائیں۔

پیغام: منھ زبانی طور پر سلام کرنا ایک اخلاقی بات ہے اور اس اخلاق میں سچائی، محبت اور انسانیت ہونی چاہئے تب جا کر سلام مکمل ہوتا ہے۔ زبان کے چند الفاظ انسان کے درمیان تب اخلاق پیدا کرتے ہیں جب ان کے دلوں میں سچائی اور پریم کے جذبات ہوں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ‌ ؕ وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيۡثًا ۔(004:087)

خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا اور خدا کی بات سے بڑھ کر سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے۔

تشریح: خدا ہی وہ سچا معبود ہے جس کے سوا کسی کی بھی عبادت حق کے قابل نہیں، اور ایک ایسا وقت آئے گا جب سارے لوگوں کو اپنے عمل کی جواب دہی دینی ہوگی اور وہ لوگ پورے سچے ہوں گے جن کی جواب دہی سچائی کی روشنی سے روشن ہوگی۔

فَمَا لَـكُمۡ فِى الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِئَتَيۡنِ وَاللّٰهُ اَرۡكَسَهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا‌ ؕ اَتُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَهۡدُوۡا مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ‌ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِيۡلًا ۔(004:088)

تو کیا سبب ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ خدا نے ان کو ان کے کرتوتوں کے سبب اوندھا کر دیا ہے؟ کیا تم چاہتے ہو کہ جس شخص کو خدا نے گمراہ کر دیا ہے اس کو راستے پر لے آؤ؟ اور جس شخص کو خدا گمراہ کر دے تم اس کے لیے کبھی بھی راستہ نہ پاؤ گے۔

تشریح: انسانی سماج میں ایسے انسان بھی ہیں جن کا کردار لوگوں کے سامنے ایک ہوتا ہے اور اندر سے وہ گنہگار۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر سیدھے سادھے معصوم اور اللہ کی راہ پر چلنے والے دھوکے میں پڑ جاتے ہیں اور آپس میں کبھی کبھی اختلاف کر لیتے ہیں۔ منافق کے اعمال اور اس کا نتیجہ انسانی سماج کے لئے اور ان کے خود کے لئے اچھا نہیں ہوتا مگر اپنے جذبات میں اتنے اندھے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے اعمال کا نتیجہ دِکھائی نہیں دیتا اور یہ اللہ کی مرضی سے ہے۔ ایمان والے جتنا بھی چاہیں انہیں سیدھی راہ پر نہیں لا سکتے، مگر ایمان والوں کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔

www.urduchannel.in

پیغام: جب منافق اللہ کی مرضی سے گناہ کی راہ پر چلتے ہیں تو ایمان والوں کے بس میں نہیں کہ وہ انہیں سمجھائیں۔ تب ہدایت والی کتاب، ایمان والوں کی کوشش ان سب باتوں کی کیا ضرورت ہے؟ انسان کو اپنے آپ کچھ نہیں ملتا، ضرورت کی ساری چیزیں اور علم سب کسی نہ کسی کی مدد سے حاصل ہوتا ہے اور یہ آیت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔ سچائی، ایمان اور علم کا راستہ بھی کسی نہ کسی کی مدد سے ہی انسان کو حاصل ہوتا ہے اور اللہ جسے چاہے ایمان والا بناتے ہیں اور جسے چاہے منافق۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۔ (004:089)

وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں تم بھی کافر ہو کر (سب) برابر ہو جاؤ تو جب تک وہ خدا کی راہ میں وطن نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو دوست نہ بنانا اگر قبول نہ کریں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بناؤ۔

تشریح: گنہگار ہمیشہ چاہتا ہے کے نیک انسان ان کے گروہ میں شامل ہو جائیں اور اس حالت میں ایمان والے نیک لوگ اپنا اتحاد قائم رکھیں جب تک گنہگار گناہوں کو چھوڑ کرنے کی اختیار نہ کرلیں (یعنی گھر بار نہ چھوڑیں) اور اگر پھر بھی وہ گناہوں سے باز نہ آئیں اور سماج کو نقصان پہنچائیں تو ایسے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر موت کی سزا (یعنی قتل) دی جائے۔ گنہگاروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور نہ ان سے کسی قسم کی مدد قبول کریں۔

پیغام: قرآن شریف کی سورہ بقرہ کی آیت 136 اور سورہ آلِ عمران کی آیت 84 میں: **ہر نبی پر ایمان لانے کی بات کی گئی ہے"** اور سورہ الحج کی آیت 67 میں کہا گیا ہے "ہر امت کے لئے الگ الگ عبادت کا طریقہ مقرر کیا گیا ہے"۔ ان آیتوں کے مطابق "کافر" کسی گروہ یا کسی خاص نبی کے ماننے والے لوگوں کو نہیں کہا گیا ہے "کافر" وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالی کے اصولوں کو نہیں مانتا اور اللہ تعالی کے اصول ہیں (نیکی، محبت، انسانیت، عدم تشدد، تعلیم، سچا علم، فرض، شانتی) جو لوگ ان اصولوں کے خلاف رہتے ہیں اور اسے بگاڑتے ہیں وہی "کافر" ہیں اور اللہ تعالی نے کافروں کے لئے موت کی سزا ایمان والوں کے ذریعہ مقرر کی ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَھُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَھُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۔ (004:090)

مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آ جائیں اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو خدا نے تمہارے لئے ان پر کوئی سبیل مقرر نہیں کی۔

www.urduchannel.in

تشریح: اگر گنہگار گناہ نہ کرنے کا عہد کریں اور ایمان والوں کے پاس اپنی پاکیزگی کو ثابت کرتے ہوئے آئیں اور وہ فساد کی راہ چھوڑ دیں تو ایمان والے انہیں اپنا لیں اور ان سے نفرت نہ کریں۔

پیغام: اس آیت کا پس منظر جو موجودہ ترجمہ میں ہے وہ ہے "جنگ" اور "جنگ" کے دوران دشمنوں کو اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو کیا قرآن شریف کی یہ دو آیتیں (90/89) ہر دور کے لئے مکمل نہیں ہیں؟ موجودہ دنیا میں ایسی بہت ساری جگہیں ہیں جہاں سالوں سال جنگ نہیں ہوتی، اور موجودہ دنیا کے قانون کے مطابق جنگ کے دوران پکڑے گئے لوگوں کو قتل کرنا غیر قانونی ہے اور اس قانون پر دنیا کے سارے مسلمان ملک یکساں رائے رکھتے ہیں۔ جب قرآن شریف فرماتا ہے کہ ہر کسی کو اپنے کئے کی سزا اور جزا خود بھگتنی ہوگی اور قرآن میں یہ بھی کہا گیا ہے کے سارے کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں "کافر" کا مطلب غیر قوم کے لوگ نہیں۔ آج دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ مسلمان ہے، مسلمانوں کی نظر میں اگر دوسرے قوم کے لوگ "کافر" ہیں تو دوسرے قوم کے لوگوں کی نظر میں بھی مسلمان "کافر" ہیں۔ اگر دوسرے قوم کے لوگ مسلمانوں کو "کافر" سمجھ کر قتل کرنے لگیں تو کیا ہوگا؟

قرآن شریف کبھی بھی مذہب کے نام پر ایک دوسرے کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور یہی "**سچائی**" ہے۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (004:091)

تم کچھ اور لوگ کو ایسے بھی پاؤگے جو یہ چاہتے ہی کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں لیکن جب فتنہ انگیزی کو بلائے جائیں تو اس میں اوندھے منہ گر پڑیں تو ایسے لوگ اگر تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور نہ تمہاری طرف صلح بھیجیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کردو، ان لوگوں کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے سند صریح مقرر کر دی ہے۔

تشریح: امن اور شانتی چاہنے والے لوگ ہر جگہ امن ہی چاہتے ہیں اس کے باوجود ایمان والوں کی ہر ممکن کوشش کے باوجود اگر گنہگار گناہ سے نہ رُکیں اور فساد سے باز نہ آئیں تو انہیں قتل کی سزا دینا ایمان والوں کے اختیار میں ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔ (004:092)

اور کسی مومن کے شایان شان نہیں کہ مومن کو مار ڈالے مگر بھول کر اور جو بھول کر مومن کو مار ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کریں اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ہاں اگر وہ معاف کریں۔ اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مومن ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو جن میں اور تم میں صلح کا عہد ہو تو

www.urduchannel.in

وارثین مقتول کو خون بہادینااور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے روزے رکھے۔ یہ خدا کی طرف سے توبہ ہے اور خدا جانتا ہے بڑی حکمت والا ہے۔

تشریح: نیک اور پرہیز گار انسان اپنے جیسے لوگوں کا قتل نہیں کرتے اور اگر غلطی سے کسی کے ہاتھوں کسی نیک اور پرہیز گار انسان کا نقصان یا قتل ہو جائے تو وہ کسی بھی غریب مرد یا عورت کی تعلیم اور تمام قسم کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائیں اگر اسے معافی نہ ملے اور اگر متوفی جو ایمان والے کا دشمن ہو اور نیک انسان نہ ہو تو وہ ایک نیک مجبور اور غریب انسان کی ذمہ داری اٹھائے۔

پیغام: اس آیت میں قتل کی سزا کے طور پر کہا گیا ہے کہ غلام یا لونڈی کو آزاد کریں۔ آج کی دنیا میں غلامی کے چلن کا خاتمہ ہو چکا ہے اور قانونی طور پر بھی انسانوں کی خرید و فروخت بند ہو چکی ہے۔ کسی کو قتل کرنے کے بعد لونڈی کو آزاد کرنے کی بات بالکل جائز نہیں کیونکہ ہر جان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کسی انسان کو کسی دوسرے انسان کو غلام بنانے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی تو اِس صورت میں اُس زمانے کے لوگوں کے لئے قاتل کے قتل کے بدلے میں لونڈی آزاد کرنے کا قانون ٹھیک تھا۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر دور کے لئے مکمل ہونے کی وجہ سے آج کے زمانے میں قتل ہونے والے انسان کے مجبور خاندان کی حفاظت کی تمام ذمہ داری اٹھانے کا مطلب "غلام آزاد کرنا" کے برابر ہے۔ قتل کے بعد پیسے دے کر غلام کو آزاد کرنے سے اگر معافی ہو جاتی ہے تو لوگ قتل کرتے رہیں گے، لیکن "غریب" کی معافی کیسے ہو گی؟

وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا۔ (004:093)

اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہو گا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لیے اس نے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح: جو انسان جان بوجھ کر اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے کسی نیک اور پرہیز گار انسان کا قتل کرتا ہے اس کے لئے اللہ اور سماج کی طرف سے سخت سزا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰٓى اِلَيۡكُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا‌ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيۡرَةٌ‌ ؕ كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ فَتَبَيَّنُوۡا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۔ (004:094)

مومنو! جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو اور اس سے تمہاری غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو سو خدا کے پاس بہت سامان غنیمت ہے تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا تو تحقیق کر لیا کرو اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے۔

تشریح: لوگ دنیا میں خزانہ تلاش کرتے ہیں (غنیمت کا مال) لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس بے شمار خزانے ہیں۔ اللہ کی راہ پر چلنے والے لوگ سچائی کو محسوس کر لیں اور گنہگاروں سے جہاد یعنی لڑائی سے پیچھے نا ہٹیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کے سامنے ہر انسان

www.urduchannel.in

بے نقاب ہے اور قدرت سے جتنا چاہے مزے اور شانتی لوٹیں اپنی پاکیزگی اور تعلیم کے ذریعہ۔اس آیت کی شروعات میں اللہ کی قدرت میں "دولت" رہنے کاذکر ہے۔

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ (004:095)

جو مسلمان بیٹھ رہتے اور لڑنے سے جی چراتے ہیں اور کوئی عذر نہیں رکھتے اور وہ جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجے میں فضیلت بخشی ہے اور نیک وعدہ سب سے ہے لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے۔

تشریح: جو انسان اپنی دولت ،مال واسباب اور زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گناہ کو ختم کرنے کے لئے کام کرتے ہیں ایسے لوگوں کو شانتی کا گھر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ (004:096)

خدا کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کو شانتی جو قدرت کی طرف سے ملی یہ اللہ کی طرف سے معافی اور ہمدردی کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۔ (004:097)

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے فرشتے کہتے ہیں کیا خدا کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

تشریح: گنہگاروں کا ضمیر قدرتی طور پر ان کے ذریعہ کئے گئے گناہوں پر سوال کرتے ہیں اور سوالوں کے گھیرے سے ان لوگوں کا دماغ اشانت/مضطرب ہو جاتا ہے اور یہ گنہگاروں کے لئے ایک دوزخ جیسی تکلیف ہے اور ان کے کاموں کا نتیجہ بھی۔

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۔ (004:098)

ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔

تشریح: مجبور انسان جو گناہ کے خلاف نہیں لڑ سکتے اللہ ان لوگوں کی مجبوری کو سمجھتا ہے۔

پیغام: اس آیت میں مجبور انسان سے مراد وہ انسان جسے اللہ کی راہ اور علم کی روشنی حاصل نہیں ہے۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۔ (004:099)

قریب ہے کہ خدا ایسوں کو معاف کردے اور خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو معاف فرماتے ہیں۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۗ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔(004:100)

اور جو شخص خدا کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشادگی پائے گا اور جو شخص خدا اور رسول کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب خدا کے ذمے ہو چکا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں لڑیں یعنی گناہ کے خلاف اپنی اواز بلند کریں ایسے لوگوں کو اپنے خیالات بیان کرنے کا ہر ممکن موقعہ ملتا ہے اور ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی مدد بھی حاصل ہوتی ہے۔

پیغام: اس آیت میں اللہ کی راہ میں ملک چھوڑنے کی بات کی گئی ہے تو کیا اللہ کو اس کی ضرورت ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کمزور ہے جو اپنی نشرواشاعت خود نہیں کر سکتا؟ اللہ تعالیٰ کو اپنے پرچار کی کیا ضرورت ہے؟ جبکہ وہ طاقت والا ہے؟ اللہ کی قدرت سے جب لوگ ایک سیکنڈ میں ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اپنے خیالات پہنچا سکتے ہیں تو ملک چھوڑنے کی بات کہاں تک مناسب ہے؟ اس آیت میں "ملک چھوڑنے" کا مطلب اپنی ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات اور موہ مایا کو چھوڑ کر نیکی اور سچائی قائم کرنے کی کوشش ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ موہ مایا اور اونچی خواہشات کا گھر چھوڑ کر محبت، شانتی، علم، اور عدم تشدد کے گھر میں جانا اور اس بیچ کے راستہ کو ہی جہاد/جدوجہد کا راستہ کہا گیا ہے اور یہ انسان کے اپنے اندر کے ضمیر سے شروع ہو کر انسانی سماج کے ہر کونے میں موجود ہے۔ یہاں پر "گھر" ایک خیالی لفظ ہے جو انسان کو موہ مایا، اونچی خواہشات اور لالچ کو چھوڑنے کی نشاندہی کرتا ہے۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۔(004:101)

اور جب تم سفر کو جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ایذا دیں گے بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

تشریح: اور جب نیک انسان سفر میں جائیں یا دوسری کسی جگہ جا کر رہیں اس میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے فرض میں کمی نہ کریں۔ نئی جگہ میں انجان ہونے کی وجہ سے گنہگار یعنی کافروں سے ہوشیار رہیں اور کافر یعنی گنہگار انسان (چور، بے ایمان اور ڈاکو) نیک اور امن چاہنے والوں کے کھلے دشمن ہیں۔

پیغام: اس آیت سے تاریخی پس منظر اگر ہٹا دیا جائے تو سوال یہ آسکتا ہے کہ نماز کے ساتھ کافر کا کیا تعلق؟ قرآن شریف کی ہر آیت ہر دور کے لئے مکمل ہے تو ایسی صورت میں "نماز" کا مطلب انسان کو علم، عدم تشدد، تعلیم اور شانتی کا پیغام دینا ہے جو سماج کے لئے انسانی فرض ہے۔

www.urduchannel.in

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔(004:102)

اور جب تم ان میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے۔ کافر اس گھات میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامانوں سے غافل ہو جاؤ تو تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔ اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر ہوشیار ضرور رہنا خدا نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح: ایمان والوں کی نیکی اور سچائی کی لڑائی میں جو ان کے ساتھ ہیں انہیں اللہ کی عبادت (نماز) کا راستہ بتائیں یعنی شانتی، عدم تشدد، محبت، علم اور پاکیزگی اور جو ان لوگوں کے ساتھ چلیں اور وہ جو ان لوگوں کے خیالات سے متفق ہوں وہ بھی اللہ کے اصولوں کی حفاظت کے لئے باری باری قدم اٹھائیں۔ اللہ کے اصولوں کے آگے لوگ سجدہ کریں یعنی پوری طرح سے امن، علم، محبت، عدم تشدد، شانتی اور بھائی چارہ کو اپنی زندگی میں نافذ کر چکے ہوں، (نیک اور پاک انسان) تب دوسری جماعت جیسے سادھو، سنت، درویش، پیر، فقیر اور ولیوں کی اور ان کے خیالات کی حفاظت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ ایسے لوگ عدم تشدد، محبت اور شانتی کو ہی اپنے زندگی کا طریقہ بنا چکے ہیں۔ گناہ کرنے والے گنہگار یعنی کافر یہ امید کرتے ہیں کہ تھوڑا سا وقت ملنے سے ہی پاکیزہ خیالات کا قتل کر دیں گے۔ آسمان سے اتری ہوئی بارش کی طرح جو علم انسان کو ملتا ہے اسے بھی کچل دیں گے۔ اللہ اور اُس کی قدرت تمام انسانی اعمال کی نگہبان ہے، گنہگاروں کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے بے چینی (بدسکونی) کا عذاب۔

پیغام: سماج میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔

(1) نیک، پرہیزگار اور امن و شانتی چاہنے والے۔

(2) لالچی، حاسد، ظالم اور گنہگار انسان۔

نیک، امن و شانتی چاہنے والوں میں سے کچھ لوگوں پر سماج کو سچائی اور گناہ کے خلاف لڑنے کی ہدایت اور علم بانٹنے کی ذمہ داری ہے اور وہ لوگ ہیں عالم، مذہبی عالم، سرکاری کرم چاری اور نیک لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو گنہگاروں کے خلاف جسمانی لڑائی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مثال کے طور پر پولس، فوجی، نیک طبقہ کے سارے لوگوں کو پہلے خود علم حاصل کر کے نیک بننا پڑتا ہے۔ اس لئے نیک لوگوں کو سب سے پہلے خود اللہ تعالیٰ کے اصول جان لینے چاہئے اور اسے اپنے اوپر نافذ کر کے پھر اسے سماج میں نافذ کرنے کی کوشش کریں۔ حفاظت کرنے والا کبھی بھی لوٹ مار نہیں کر سکتا اور یہی

www.urduchannel.in

ہر سماج کا اصول ہے۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر دور کے لئے مکمل ہے اور موجودہ ترجمہ جنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے، لیکن جب جنگ نہیں ہو گی تب اس آیت کا کوئی مطلب نہیں ہو گا، کیا یہ ممکن ہے؟ یہ جنگ ہے نیکی اور بدی کی یا سچ اور جھوٹ کی یا برائی اور اچھائی کی۔

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ ۚ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا ۔ (004:103)

پھر جب تم نماز تمام کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں خدا کو یاد کرو پھر جب خوف جاتا رہے تو نماز پڑھو بے شک ۔ نماز کا مومنوں پر اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔

تشریح: نیکی کا حکم پہنچانے کے لئے کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر ممکن کوشش کریں اور اس کوشش کو کامیاب کرنے کے لئے جو ممکن ہو سکے وہ کریں اور جب گنہگاروں کے حملہ کا ڈر ختم ہو جائے تو پھر لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بے شک نیکی کے لئے جہاد (جدوجہد) کرنا مومنوں کے لئے فرض ہے۔

پیغام: انسان کا پہلا فرض ہے خود کو نیکی، شانتی، علم، محبت، اور عدم تشدد کے راستہ پر قائم رکھنا اور سوتے جاگتے کروٹ بدلتے یعنی جیون (زندگی) کے ہر پل میں شانتی، پاکیزگی اور علمو معرفت کے اصولوں کو باندھ لیں یہی انسان کی اصل نماز ہے اور اس پر جو قائم رہتے ہیں وہی مسلمان یعنی مومن ہیں۔

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۔(004:104)

اور کفار کا پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم خدا سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور خدا سب کچھ جانتا (اور) بڑے حکمت والا ہے۔

تشریح: نیک انسان گنہگاروں کے خلاف لڑنے میں سستی نہ کریں ان کی محنت گنہگاروں کو بے آرام کر دیتی ہے۔ سچائی کے لئے لڑتے ہوئے نیک لوگوں کو خدا کی مدد ضرور حاصل ہوتی ہے جو کافروں کو نہیں ملتی۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۔(004:105)

ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو اور دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔

تشریح: اللہ کی قدرت سے آج انسانوں کے پاس اللہ کے قانون اور علم کی پرچھائیاں جو سماج کا قانون بن کر لوگوں کے درمیان موجود ہے اور اس قانون کے ذریعہ انسان ہی انسان کا فیصلہ کرتے ہیں اور نیک انسان کبھی بھی دغا بازوں کا ساتھ نہیں دیتے۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۔ (004:106)

اور خدا سے بخشش مانگنا بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: ہر انسان دعا کرے اللہ سے اپنی حفاظت کے لئے اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِيۡنَ يَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِيۡمًا ۔ (004:107)

اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ خدا خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ دھوکے باز اور نمک حرام لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور نیک لوگ ایسے لوگوں کے ذمہ دار نہیں ہیں اور جو لوگ گناہ کو اپناتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

يَّسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمۡ اِذۡ يُبَيِّتُوۡنَ مَا لَا يَرۡضٰى مِنَ الۡقَوۡلِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطًا ۔ (004:108)

یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کو مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور خدا ان کے کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تشریح: کچھ لوگ گناہ کرتے ہیں اور اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گناہ انسان کے شرم کی چیز ہے یعنی چھپ چھپا کر گناہ کرنا لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی بھی بات چھپی نہیں رہ سکتی اللہ تعالیٰ لوگوں کی شہ رگ کے قریب ہے اور اُس نے تمام گناہوں پر گھیرا بندی کی ہوئی ہے

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَاۤءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا (004:109)

بھلا تم لوگ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو قیامت کو ان کی طرف سے خدا کے ساتھ کون جھگڑے گا؟ اور کون ان کا وکیل بنے گا؟

تشریح: موہ مایا میں الجھے ہوئے لوگوں کے گناہ دنیا میں تو ضرور چھپ سکتے ہیں اور کچھ لوگ ایسی زندگی کی تائید بھی کرتے ہیں، لیکن ان لوگوں کی تکلیفوں میں کوئی ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

پیغام۔ جب اللہ سب دیکھتا سنتا ہے تو نہ انہیں کسی سفارش اور نہ کسی وکیل کی ضرورت ہے اس لحاظ سے انسان کو اس کے گناہ کے نتیجہ پر جو بھی عذاب ملتا ہے اسے بھگتنے کے لئے کوئی بھی اس کا مددگار نہیں ہوتا۔

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡۤءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۔ (004:110)

اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کر لے پھر خدا سے بخشش مانگے تو خدا کو بخشنے والا (اور) مہربان پائے گا۔

تشریح: جو انسان وقت رہتے ہوئے اپنے گناہوں کو محسوس کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہیں اور گناہ کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ یقیناً معافی کے قابل ہیں اور اللہ معاف کرنے والا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: جب کسی انسان کا ضمیر مکمل طور پر گناہ سے بھر جاتا ہے تب اسے معافی نہیں ملتی یعنی گناہوں کی پہچان اسے نہیں ہوتی یعنی پتھر دل انسان۔ معافی کا حقدار وہ ہوتا ہے جسے اپنے گناہوں کا احساس ہو اور دوبارہ اسے نہیں دہراتا۔

وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۔(004:111)

اور جو گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے اور خدا جاننے والا ہے (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: اور جو انسان گناہوں میں مشغول رہتے ہیں انہیں معافی نہیں ملتی۔

وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓـئًـا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۔(004:112)

اور جو شخص کوئی قصور یا گناہ تو خود کرے پھر اس کی قیمت کسی بے گناہ پر لگادے تو اس نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

تشریح: اپنا گناہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے کسی بے گناہ پر تھوپنا بہت بڑا گناہ ہے اور اس کی کوئی معافی نہیں ہے۔

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ‌ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۔(004:113)

اور اگر تم پر خدا کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا قصد کر چکی تھی۔ اور یہ اپنے سوا کسی کو بہکا نہیں سکتے اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور خدا نے تم پر کتاب اور دانائی نازل فرمائی ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھائی جو تم جانتے نہیں تھے اور تم پر خدا کا بڑا فضل ہے۔

تشریح: انسانوں پر اگر اللہ کی رحمت نہیں ہوتی تو سماج میں گناہ کا پلڑا اچھائی سے بھاری ہوتا۔ قدرتی طور پر اللہ کی رحمت سے انسان علم اور تعلیم کے ذریعہ گناہ وثواب کا علم حاصل کرتے ہیں۔

لَا خَيۡرَ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰٮهُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۢ بَيۡنَ النَّاسِ‌ ؕ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا (004:114)

ان لوگوں کے اکثر خفیہ مشورے اچھے نہیں ہاں جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے اور جو ایسے کام خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرے گا تو ہم اس کو بڑا ثواب دیں گے۔

تشریح: نیکی کی بات کرنے والے یا لوگوں کے درمیان میل ملاپ کروانے والے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو مان کر یہ کام کریں تو یقیناً اللہ اور اس کی قدرت کی طرف سے تحفہ ہے۔

وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۔(004:115)

اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: رسولوں کی سچائی محسوس کرنے کے بعد جو شخص رسولوں کے حکم کو توڑنے اور لوگوں کو اچھائی کا راستہ چھوڑ کر گناہ کا راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں اور خود بھی گناہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے دوزک کا عذاب ہے۔

پیغام: رسولوں کے اصول ہیں محبت، انسانیت، شانتی، عدم تشدد، علم، پرہیزگاری اور سچائی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۔ (004:116)

خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس نے خدا کے ساتھ شریک بنایا وہ راستے سے دور جا پڑا۔

تشریح: اللہ یا اس کے اصولوں کے ساتھ شیطانی اصولوں کو شامل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اس کی کوئی معافی نہیں اور جو انسان یہ کام کرتے ہیں وہ یہ جان لیں کے وہ صحیح راستہ پر نہیں ہیں۔

پیغام: اللہ کا شریک ٹھہرانا یعنی اللہ کے اصولوں کے ساتھ ان اصولوں کو جوڑنا جنہیں اللہ تعالی نے سختی سے منع فرمایا یعنی گناہ۔ زبانی اور رسمی طور پر اللہ کے آگے سجدہ کرنے کے بعد کوئی انسان اگر اس کے خلاف کام کرتے ہیں تو یقیناً یہ شرک کرتے ہیں۔ اللہ تعالی کا وجود انسانوں کے درمیان ان کے اصولوں کے ذریعہ ہی قائم ہے اور ان اصولوں کے آگے سارے رسم ورواج یا کوئی بھی بات قابل قبول نہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالی کے اصول اس کے بعد سارے رسم ورواج یا عبادت کے طریقے۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۔ (004:117)

یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی اور پکارتے ہیں تو شیطان سرکش ہی کو۔

تشریح: مرد کے لئے صرف عورت کے موہ میں الجھ کر رہ جانا شیطانی فطرت ہے اور ایسے مرد بلاواسطہ شیطان کو ہی پوجتے ہیں اور یہ اللہ تعالی کے اصولوں کے خلاف ہے۔

پیغام: زیادہ ہوس کا شکار انسان کا ضمیر نیک راہ پر چل نہیں سکتا صحبت کا نشہ چاہے وہ مرد کے اندر ہو یا عورت کے اندر وہ انسان کے ہر فرض کو بھلا دیتا ہے۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۔ (004:118)

جس پر خدا نے لعنت کی ہے کہنے لگا میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے لیا کروں گا۔

تشریح: اللہ کی لعنت سے ایسے لوگوں کا ضمیر بدسکون ہوتا ہے اور وہ صرف ایک ہی چیز کو پانے کی خواہش میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور ایسے لوگ زیادہ ہوس کو قدرتی حق سمجھتے ہیں۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (004:119)

اور ان کو گمراہ کرتا اور امید دلاتا رہوں گا اور یہ سکھاتا رہوں گا کہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور کہتا رہوں گا کہ وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں اور جس شخص نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

www.urduchannel.in

تشریح: ایسے انسان کا گنہگار ضمیر ہمیشہ اسے سچائی کے راستہ سے بھٹکاتا ہے اور اسے جھوٹی باتیں سکھاتا اور جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قدرتی اصولوں کو بگاڑتے رہتے ہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ناسمجھ بن کر دوسروں کو اپنی باتوں سے الجھاتے رہیں گے اور اللہ کے اصولوں کو بگاڑنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۔(004:120)

وہ ان کو وعدے دیتا ہے اور امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے وہ دھوکا ہی دھوکا ہے۔

تشریح: ایسے انسان اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بناتے ہیں اور اپنا نقصان کرتے ہیں۔

پیغام: گنہگار ضمیر انسان کو جھوٹی تسلی اور دھوکا ہی سکھا سکتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۔(004:121)

ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

تشریح: ایسے انسان ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے اور اس سے بچ نہیں سکتے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۔(004:122)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیکی کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ابدالاباد ان میں رہیں گے یہ خدا کا سچا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟

تشریح: اور جو انسان گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزگی کو اپناتے ہیں تو یقیناً ان کی زندگی میں ٹھنڈے پانی کے نہر کی طرح شانتی ہوگی اور وہ زندگی بھر اس کی خوشیاں منائیں گے اور یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (004:123)

(نجات) نہ تو تمہاری آرزوؤں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر جو شخص برے عمل کرے گا اسے اسی طرح کا بدلہ دیا جائے گا اور وہ خدا کے سوا نہ کسی کو حمایتی پائے گا اور نہ مددگار۔

تشریح: ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور نہ یہ کسی کی آرزو یا کتاب والے کی حمایت تلاش کرتی ہے جو برا کام کرے گا اسے اس کی سزا ضرور ملے گی اور کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکتا۔

پیغام: اسی سورہ نساء کی آیت 110 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "غلط کام کرنے پر اگر اللہ سے معافی مانگے تو اللہ اسے معاف کر دیتے ہیں " اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "جو برا کام کرے گا اس کو اس کی سزا ملے گی " ان دو آیتوں کے مطابق ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ گناہ اور غلطی میں کیا فرق ہے؟ انجانے میں کی گئی بھول کو غلطی کہتے ہیں اور غلطی سمجھنے کے بعد اگر اسے دوبارہ دہرایا جائے تو اسے گناہ کہا جاتا ہے۔ غلطی کی معافی کا ذکر آیت 110 میں ہے اور گناہ کی کوئی معافی نہیں جو اس آیت کے ذریعہ کہا جا رہا ہے۔

www.urduchannel.in

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۔
(004:124)

اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔

تشریح: عورت ہو یا مرد نیک کام کرنے والوں کی جگہ ہے جنت یعنی شانتی کی زندگی اور ایسے لوگوں کے ساتھ کسی قسم کی بھی نا انصافی نہیں ہوگی۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۔
(004:125)

اور اس شخص سے کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے جس نے خدا کے حکم کو قبول کیا اور وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم کے دین کا پیرو ہے جو یکسو (مسلمان) تھے؟ اور خدا نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا تھا۔

تشریح: ایسا مذہب سب سے زیادہ اچھا ہے جنھوں نے اللہ کے اصولوں کو اپنے جینے کا طریقہ بنایا اور اللہ کے حکموں کے آگے اپنا سر جھکاتے ہیں یعنی پوری طرح سے اپنے آپ کو وقف کر دینا اور اصولوں کو پوری طرح سے اپنانا۔ محبت، شانتی عدم تشدد، انسانیت (ابراہیم کا مذہب) کو مانتے ہیں اور جس میں سختی نہیں ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۔ (004:126)

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تشریح: تمام قدرت اللہ تعالیٰ کی ہے اور قدرتی طور پر ساری چیزیں اللہ کی طاقت (ایٹمی طاقت) کے ذریعہ بندھی ہوئی ہیں۔

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۔ (004:127)

لوگ تم سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتوی طلب کرتے ہیں کہہ دو کہ خدا تم کو ان کے معاملے میں اجازت دیتا ہے اور جو حکم اس کتاب میں پہلے دیا گیا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا حق تو دیتے نہیں اور خواہش رکھتے ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کر لو اور بیچارے بے کس بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

تشریح: عورت مرد سے جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہے اور اسی وجہ سے عورتیں ہر دور میں ظلم کا شکار ہوتی رہیں ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی حفاظت کے لئے کچھ خاص قانون کی منظوری سماج کو دی ہے۔ اگر یتیم عورت ہو تو مردوں سے بھرے ہوئے سماج میں ان سے شادی نہیں کی جاتی اور ان سے نفرت کرتے ہیں اور اسے حق دینے میں ہچکچاہٹ دکھاتے ہیں۔ یتیم بچہ بھی سماج

www.urduchannel.in

کی ہر سکھ اور خوشی سے محروم رہتا ہے۔ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اور انسانیت کو سامنے رکھتے ہوئے یتیم بچہ یا عورت کو اس کا ادھیکار/حق دیا جائے۔

پیغام: مردوں کے مقابلہ سماج میں بدصورت عورت کی چاہت کم ہوتی ہے۔ انسان کی پہچان اس کے اعمال اور پاکیزگی سے ہونی چاہئے اور اس کے رنگ روپ سے نفرت کرنا گناہ ہے۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۔ (004:128)

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کرلیں اور صلح خوب ہے اور طبیعتیں تو حرص کی طرف مائل ہوتی ہیں اور اگر تم نیکوکاری اور پرہیزگاری کروگے تو خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

تشریح: کوئی بھی عورت اپنے مرد کا غلط رویہ اور طور طریقہ پائے تو آپس میں بیٹھ کر یا مشورہ کر کے اس کا حل نکالے یہ بہتر ہے۔ طلاق دے کر اپنی پاکیزہ زندگی کو سکھ شانتی دیں اور یہی اللہ کی طرف سے انسانوں کے لئے ایک انعام ہے۔

پیغام: اس آیت میں ایک اچھی بات ہے اور وہ ہے "لالچ" جو انسانی کردار کا ایک اہم کردار ہے "اور جب لالچ ضرورت سے زیادہ انسان کے دماغ میں رچ بس جاتی ہے تب انسان بدسکون ہو جاتا ہے اور گناہ کرنے لگ جاتا ہے اور یہ انسانی کردار مرد و عورت کے رشتہ کو متاثر کر سکتا ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ (004:129)

اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں میں ہر گز برابری نہیں کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی طرف ڈھل جاؤ اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ گویا ادھڑ میں لٹک رہی ہے اور اگر آپس میں موافقت کرلو اور پرہیزگاری کرو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: زیادہ بیویاں رکھنا اور ان کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ایک مرد کے لئے ناممکن ہے، مرد جتنا بھی چاہے کسی نہ کسی طرف ضرور جھک جائیگا۔ اس لئے انسان زیادہ شادیاں نہ کرے اور پرہیزگاری کی زندگی جیے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۔ (004:130)

اور اگر میاں بیوی میں موافقت نہ ہو سکے اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو خدا ہر ایک کو اپنی دولت سے غنی کر دے گا اور خدا بڑی وسعت والا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: میاں بیوی کے الگ ہونے کے بعد ان کی ایک دوسرے پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: سماج میں عورت مرد کے حقوق یکساں ہیں لیکن مردوں کی اس دنیا میں عورتوں کے حقوق کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا ہے، اس لئے عورتوں کی حفاظت کے لئے کچھ سماجی قانون نافذ ہیں جو صحیح ہیں۔ طلاق شدہ عورت کا نکاح مشکل ہونے کی وجہ سے یہ سارے قانون نافذ کئے گئے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۔ (004:131)

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو بھی اور تم کو بھی ہم نے حکم دیا کیا ہے کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کروگے تو سمجھ رکھو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا بے نیاز اور سزاوار حمد وثنا ہے۔

تشریح: پرمانوک شکتی کے ذریعہ تمام کائنات اور زمین کا ہر دو عمل منظم ہوتا ہے اور یہی طاقت اللہ کی طاقت ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔ (004:132)

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور بھروسہ کے لئے اللہ کافی ہے۔

تشریح: آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالی کا ہے اور اسے وگیانک (سائنسداں) ثابت کرچکے ہیں۔ اور اللہ تعالی ہر کام کر سکتے ہیں۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۔ (004:133)

لوگو! اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کردے اور دیگر لوگوں کو پیدا کردے اور خدا اس بات پر قادر ہے۔

تشریح: قدرتی اصولوں کے مطابق یعنی اللہ کی اجازت کے مطابق دنیا میں "جان" کی پیدائش ہوئی ہے تو یقیناً موت بھی ہوگی۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۔ (004:134)

جو شخص دنیا کی جزا کا طالب ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت کے لیے اجر موجود ہے اور خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔

تشریح: جو انسان سکھ شانتی اور امن وچین کی زندگی چاہتے ہیں تو اللہ ان کے کاموں کی بدولت ان کی زندگی میں سکھ شانتی دیتے ہیں اور اللہ تعالی سنتا دیکھتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۔ (004:135)

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچ دار شہادت دوگے یا شہادت سے بچنا چاہو گے تو جان رکھو خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: پرہیزگار انصاف پر قائم رہتے ہوئے سچائی کے لئے اپنی رضامندی پیش کرتے ہیں اور سچائی کی طرفداری کرتے ہوئے ایمان والوں کے قریبی رشتے داروں کو اگر نقصان پہنچے تو وہ ڈریں نہیں امیر ہو یا غریب سچائی کے راستہ پر خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اپنی خواہشات کی چاہت میں سچائی کو مت چھوڑیں اور سچائی کا ساتھ دیں یا نہ دیں سچائی کی بلندی کبھی بگڑتی نہیں، اور اللہ ساری باتوں کو جانتا ہے اور اس سے واقف بھی ہے۔

پیغام: انسان کو سچائی کا ساتھ دینا ایک امتحان ہے اور اس سچائی کو اللہ تعالی نے میرے (سدھارتھ چٹرجی) دماغ کے ذریعہ لوگوں تک پہنچایا یعنی تمام انسانی سماج کو اس کا ساتھ دینا چاہئے۔ سچائی تو یہ ہے کے ہر کوئی اپنے خیالات یا جذبات پر حقیقت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حق وہ ہوتا ہے جسے زیادہ سے زیادہ لوگوں کا ضمیر قبول کرے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۔(004:136)

مومنو! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ اور جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ راستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔

تشریح: مومن ہمیشہ اللہ اور اس کے رسولوں کو جن کے ذریعہ محبت، شانتی عدم تشدد، علم، سچائی، بھائی چارہ اور انسانیت کا بیان کتابوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچا اور جو کتابیں اس قرآن شریف سے بھی پہلے دنیا میں آئیں سب پر اور فرشتوں کے ذریعہ جو قدرت اللہ نے دنیا میں قائم کر رکھی ہے اس پر اور ہر پرانی (نفس) کی موت یقیناً ہے جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں وہی سچے ہیں اور جسے اس بات سے انکار ہے وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (004:137)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کو خدا نہ تو بخشے گا اور نہ سیدھا راستہ دکھائے گا۔

تشریح: جو لوگ بار بار اپنے فائدے کے لئے محبت اور بھائی چارے (یعنی ایمان لانا) کی بات کریں اور دل میں شیطان کے راستہ پر چلیں تو انہیں کبھی بھی سکھ شانتی حاصل نہیں ہو گی اور نہ اللہ کی مدد حاصل ہو گی۔

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ (004:138)

منافقوں کو بشارت سُنا دو کہ ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے۔

تشریح: گنہگار جان لیں کہ قدرتی طور پر ان کے کرم پھل کا نتیجہ ہے بے چینی اور اس میں بہت ہی تکلیفیں ہیں۔

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۔ (004:139)

www.urduchannel.in

جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا یہ ان کے ہاں عزت (حاصل) کرنا چاہتے ہیں؟ تو عزت سب خدا ہی کی ہے۔

تشریح: ایسے لوگ بھی ہیں جو نیکی اور پاکیزگی کو چھوڑ کر یا گنہگاروں کو خوش کرنے کے لئے ان لوگوں سے دوستی کرتے ہیں اور عزت اور شہرت کی امید رکھتے ہیں، انہیں کبھی بھی عزت حاصل نہیں ہو گی۔ عزت بخشنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۔ (004:140)

اور خدا نے تم پر اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ دوسری بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے۔

تشریح: قدرت بگاڑنے والے یعنی گناہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے سے بھی انسان کا وجود اور ضمیر انہیں کی طرح بن سکتا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کے منافق (لڑائی کرنے والے) اور کافر انسان کو بے چینی کی آگ میں جلنا پڑتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۔ (004:141)

جو تم کو دیکھتے رہتے ہیں اگر خدا کی طرف سے تم کو فتح ملے تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو تو (ان سے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں تھے؟ اور تم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچایا نہیں؟ تو خدا تم میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور خدا کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔

تشریح: دوہری چال چلنے والے انسان ہمیشہ شیطان کے اوپر اللہ کی فتح پر شک کرتے ہیں اور ہمیشہ اپنے مطلب کی باتیں کرتے ہیں اور یقیناً گنہگار (شیطان) شکتی (طاقت) کبھی بھی پاک شکتی کو ہرا نہیں سکتی۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ (004:142)

منافق خدا کو دھوکا دیتے ہیں، وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کے لئے اور خدا کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم۔

تشریح: ایسے منافق انسان سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکے میں رکھ سکتے ہیں جو کہ اان کا بھرم ہے۔ یہ بے دلی سے سست اور کاہل ہو کر نیک لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں صرف دِکھاوے کے لئے (آخر کار ان لوگوں کا نقاب اتر جاتا ہے اور سچائی سامنے آجاتی ہے)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ڰ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۔ (004:143)

www.urduchannel.in

بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف ہوتے ہیں اور نہ ان کی طرف اور جس کو خدا بھٹکائے تو تم اس کے لئے کبھی بھی راستہ نہ پاؤ گے۔

تشریح: اس طرح کے لوگ یعنی نقاب پوش کسی کی طرف نہیں ہوتے اور نہ ہی انہیں صحیح راہ نصیب ہوتی ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۔ (004:144)

اے اہل ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر خدا کا صریح الزام لو۔

تشریح: نیک، پرہیزگار اور محبت چاہنے والے کبھی بھی گنہگاروں کے دوست نہیں ہوتے۔

پیغام: دوستی ایک پاک رشتہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ فطرت میں سے ایک فطرت ہے اور دوستی کرنے سے پہلے کسی کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کا دوست کس کردار کا ہے یعنی اچھا یا برا۔ اس آیت میں کافروں سے دوستی نہ کرنے کا مطلب گناہ سے دوستی یا سمجھوتہ نہیں کرنا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۔ (004:145)

کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور تم ان کو کسی کا مددگار نہ پاؤ گے۔

تشریح: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے دربار میں نچلے درجہ میں گنہگار اور پاپی انسان ہوں گے۔

پیغام: انسانی سماج میں سب سے زیادہ نفرت اور بے عزتی کے قابل گنہگار کردار والے ہوتے ہیں۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ (004:146)

ہاں جنھوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور خدا کی رسی کو مضبوط پکڑا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لیا تو ایسے لوگ مومنوں میں ہوں گے اور خدا عنقریب مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔

تشریح: اگر گناہ سے توبہ کر کے نیکی اور پرہیزگاری کو اپنائیں اور اپنے آپ کو سدھار کر اللہ کے پاک راستہ کو مضبوطی سے تھام لیں تو ایسے انسان کو شانتی کی جنت اور ایمان والوں کا ساتھ ملے گا۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۔ (004:147)

اگر تم شکر گزار رہو اور ایمان لے آؤ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اور خدا تو قدر شناس اور دانا ہے۔

تشریح: جو نیک اور شکر گزار ہوتے ہیں ان لوگوں کو اللہ کا عذاب نہیں ہوتا۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۔ (004:148)

خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو اعلانیہ برا کہے مگر وہ جو مظلوم ہو۔ اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

تشریح: بغیر کسی ثبوت کے کسی انسان کو برا نہ کہو اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

www.urduchannel.in

اِنۡ تُبۡدُوۡا خَيۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيۡرًا ۔ (004:149)

اگر تم لوگ بھلائی کھلم کھلا کرو یا چھپا کر۔ یا برائی سے درگزر کرو تو خدا بھی معاف کرنے والا اور صاحب قدرت ہے۔

تشریح: اچھے کاموں کا نتیجہ کبھی برباد نہیں ہوتا چاہے وہ کھل کر کریں یا چھپا کر۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّنَكۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ۔ (004:150)

جو لوگ خدا سے اور اس کے پیغمبروں سے کفر کرتے ہیں اور خدا اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور ایمان اور کفر کے بیچ میں ایک راہ نکالنی چاہتے ہیں۔

تشریح: دنیا میں کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں کو الگ الگ طبقہ میں بانٹ کر سماج میں نفرت کا بیج بوتے ہیں اور اپنے آپ کو اچھا کہتے ہوئے کہتے ہیں "ہم تو کسی خاص رسول کی امت میں سے ہیں" یعنی ایمان اور کفر کے بیچ کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

پیغام: سارے رسولوں نے ایک ہی پیغام لوگوں تک پہنچایا مگر ہر کسی کا وقت، جگہ اور زبان الگ الگ تھی اور یہ بات اس آیت سے ثابت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے انسانوں کے درمیان صرف دو ہی گروہ (یعنی طبقہ) ہیں یعنی گناہ اور ثواب، اچھائی اور برائی اور جو اس بات کا انکار کرتے ہیں وہی کافر ہیں (2/64) اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے اپنے رسول کے علاوہ سارے رسول باطل ہیں۔ ایسے لوگوں کو خاص طور پر اس آیت کا پیغام محسوس کرنا چاہئے۔

اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ۔ (004:151)

وہ بلا اشتباہ کافر ہے اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح: ایسے لوگ پوری طرح کافر ہیں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمۡ يُفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ اُولٰٓـئِكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۔ (004:152)

اور جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہ کیا یعنی سب کو مانا ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان کے صلے عطا فرمائے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور جو انسان اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے اصولوں کو فرقہ کی بنیاد پر نہیں بانٹتے، یہی لوگ نیک اور ایمان والے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے اچھا انعام ہے۔

يَسۡـئَلُكَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَيۡهِمۡ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدۡ سَاَلُوۡا مُوۡسٰٓى اَكۡبَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَقَالُوۡۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهۡرَةً فَاَخَذَتۡهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلۡمِهِمۡ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنٰتُ فَعَفَوۡنَا عَنۡ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيۡنَا مُوۡسٰى سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ۔ (004:153)

www.urduchannel.in

اہل کتاب تم سے درخواست کرتے ہیں کہ تم ان پر ایک کتاب آسمان سے اتار لاؤ۔ تو یہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑی بڑی درخواستیں کر چکے ہیں، (ان سے) کہتے تھے ہمیں اللہ کو بالکل سامنے دکھادو۔ سوان کے گناہ کی وجہ سے ان کو بجلی نے آپکڑا۔ پھر کھلی نشانیاں آنے کے باوجود بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے تو اسے بھی ہم نے در گزر کیا۔ اور موسیٰ کو صریح غلبہ دیا۔

تشریح: کتاب اور رسولوں کی ہدایت کو فرقوں میں بانٹنے والے لوگوں نے حضرت محمد ﷺ اور موسیٰ جیسے پیغمبروں سے بھی کتاب کی شکل میں ثبوت مانگا اور اللہ کو لوگوں کے سامنے حاضر کرنے کی ضد کی۔ ایسے گنہگار انسانوں نے نیک لوگوں کی باتوں کو انکار کیا اور نفرت کی آگ بجلی بن کر انہیں کی طرف لوٹ آئی۔ جب شانتی کا سماج قائم ہوا تو ایسے لوگوں نے اپنی خواہشات (بچھڑا) کو اپنا معبود بنالیا۔ ایسے لوگوں کو اللہ اور سماج نے در گزر کیا اور موسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے خیالات کو اہمیت دی۔

وَرَفَعۡنَا فَوۡقَهُمُ الطُّوۡرَ بِمِيۡثَاقِهِمۡ وَقُلۡنَا لَهُمُ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُلۡنَا لَهُمۡ لَا تَعۡدُوۡا فِى السَّبۡتِ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۔ (004:154)

اور ان سے عہد لینے کے لئے ہم نے ان پر کوہ طور اٹھا کھڑا کیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ ہفتے کے دن میں تجاوز نہ کرنا۔ غرض ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا۔

تشریح: گنہگار طاقت کا موازنہ پہاڑ طور (شیطان) کے ساتھ کیا گیا ہے اس کے وجود کو انسانوں کے ساتھ جوڑ کر پہاڑ جیسی بڑی شیطانی طاقت کے وجود کا اعلان اللہ تعالیٰ نے کیا اور کہا کہ ایمان کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور (یعنی نیکی، پرہیزگاری، شانتی، تعلیم، عدم تشدد، محبت اور انسانیت کے اصولوں کو پوری طرح مانتے ہوئے) شیطانی شکتی (طاقت) سے بچیں اور شیطانی دروازے کو نہ اپنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو گناہوں سے آزاد کرا سکتے ہیں اور زندگی کے کسی بھی وقت اس عہد کو کمزور مت ہونے دیں۔

فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ وَكُفۡرِهِمۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتۡلِهِمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۔ (004:155)

تو ان کے عہد توڑ دینے اور خدا کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر پردے ہیں خدا نے ان کو مردود کر دیا اور ان کے دلوں پر پردے نہیں ہیں بلکہ ان کے کفر کے سبب خدا نے ان پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

تشریح: گناہ کے کاموں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے کا عہد توڑ کر اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو انکار (کفر) کر کے اور نبیوں کے آدرشوں کا قتل (نہیں ماننا) کر کے کچھ لوگ اپنے خیالات کو صحیح ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت میں ان کی اس سوچ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے مردہ ضمیر کو بے چینی کی آگ میں جلاتے رہتے ہیں۔

پیغام: حقیقت سے دور ہو کر کچھ لوگ اپنے من گھڑت رسم ورواج اور خیالات کو مذہب کا نام دیتے ہیں، جیسے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "سارے نبیوں کی کتابیں باطل ہیں" صرف ان کے نبی کی کتاب چھوڑ کر؟ لیکن قرآن شریف کی سورہ نساء کی آیت

www.urduchannel.in

151/150/ 152 کے مطابق ایسے لوگوں کو ہی "کافر" کہا گیا ہے کیونکہ ایسی سوچ رکھنے والے سماج میں نفرت اور فساد کی بنیاد ڈالتے ہیں جو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۔ (004:156)

اور ان کے کفر کے سبب اور مریم پر بہتان عظیم باندھنے کے سبب۔

تشریح: ایسے گنہگار انسان مریم جیسی پاک اور نیک عورت پر بھی الزام لگانے سے نہیں چوکے تھے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۔ **(004:157)**

اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ مسیح کو جو خدا کے پیغمبر تھے، قتل کر دیا ہے۔ اور انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں اور انہوں نے عیسیٰؑ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔

تشریح: پیغمبر عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھا کر اس کے قتل کا الزام مریم تک پہنچا کر اسے تکلیف دی گئی، لیکن عیسیٰؑ کے خیالات کی موت نہیں ہوئی اور عیسیٰؑ نے اللہ کی راہ میں اپنی قربانی دی۔

پیغام: عیسیٰؑ لوگوں کے درمیان اپنے خیالات کے ذریعہ زندہ ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ نیک باتیں بتانے والوں کو گھر والوں کو ہمیشہ تکلیفیں دی گئی ہیں، لیکن آخر کار سچائی ثابت ہونے کے بعد لوگ اسے ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ (004:158)

بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کی جسمانی موت مقرر کر کے انہیں دنیاوی تکلیفوں سے نجات دی اور ان کے خیالات کو دنیا میں زندہ رکھا۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۔ (004:159)

اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔

تشریح: عیسیٰؑ کی موت کے بعد ان کے خیالات پر لوگ ایمان لائے اور یہ سچائی قیامت کے دن تک لوگوں پر گواہی بن کر رہ جائیگی۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۔ (004:160)

تو ہم نے یہودیوں کے ظلموں کے سبب پاکیزہ چیزیں جو ان کو حلال تھیں ان کو حرام کر دیں اور اس سبب سے بھی کہ وہ اکثر خدا کے راستے سے روکتے تھے۔

تشریح: جن گنہگاروں نے اللہ تعالیٰ کی پاک چیزوں کا غلط استعمال کیا تھا ان لوگوں کے لئے وہ تمام چیزیں حرام کر دی گئیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: قرآن شریف کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قانون کبھی بھی نہیں بدلتا، تو کوئی ایک چیز پہلے حلال اور بعد میں حرام کیوں کر ہو سکتی ہے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ ہر چیز انسان کے استعمال پر اسے حرام یا حلال کا درجہ دیا جاتا ہے۔ ایک پتھر گھر بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ انسانوں نے آگ کا استعمال بھی سیکھا ہے، اور اسی پتھر کو انسان کا سر توڑنے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَ كۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ‌ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۔ (004:161)

اور اس سبب سے بھی کہ باوجود منع کئے جانے کے سود لیتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کے لئے ہم نے درد دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تشریح: کسی کی "مجبوری" سے فائدہ اٹھا کر کمانا "سود" ہے اور کسی کے مال کے ساتھ ناانصافی کرنا بھی حرام ہے، اور ایسے کردار والا انسان کافر ہوتا ہے اور کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ الصَّلٰوةَ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۔ (004:162)

مگر جو لوگ ان میں سے علم میں پکے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پہلے نازل ہوئیں ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور خدا اور روز آخرت کو مانتے ہیں۔ ان کو ہم عنقریب اجر عظیم دیں گے۔

تشریح: اور جو لوگ حقیقت کو سمجھتے ہیں وہ مومن ہیں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو جو انہیں ملے یا ان سے پہلے والے رسولوں سے ملے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی، تعلیم، شانتی، عدم تشدد، محبت، پرہیز گاری اور انسانیت کو اپنا کر نماز پڑھتے ہیں اللہ اور اس کے اصولوں کو صحیح مان کر چلتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور شانتی حاصل ہوتی ہے۔

اِنَّاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ۔ (004:163)

ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰؑ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو بھی وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔

تشریح: سارے پیغمبروں کے دماغ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سچائی کی روشنی سے روشن کیا اس کو "وحی" کہتے ہیں۔

وَرُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ وَرُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَ‌ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى تَكۡلِيۡمًا ۔ (004:164)

اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم تم سے پیشتر بیان کر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔ اور موسیٰ سے تو خدا نے باتیں بھی کیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: قرآن شریف میں کچھ پیغمبروں کا نام لیا گیا ہے اور بہت سارے پیغمبروں کا نام نہیں لیا گیا اور موسیٰ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے چشم دید گواہ ہیں۔

پیغام: کچھ لوگ چاہتے ہیں کے قرآن شریف میں جن رسولوں کا نام ہے صرف انہیں پر ایمان لانا چاہئے۔ یہ آیت ایسی سوچ کو "غلط" ثابت کرتی ہے۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ (004:165)

پیغمبروں کو خوشخبری سُنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تھا تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو خدا پر الزام کا موقع نہ رہے۔اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: تمام پیغمبروں نے انسانی سماج کو سچائی کی روشنی سے روشن کرنے کی کوشش کی تاکہ لوگ اللہ کے راز کو سمجھ سکیں۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ‌ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ‌ۚ وَالْمَلٰۤٮِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔ (004:166)

لیکن خدا نے جو تم پر نازل کی اس کی نسبت خدا گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم سے نازل کی ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ کو گواہی کے لئے کافی ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے جو قانون کتابوں کے ذریعہ انسانوں کو دیے وہ تمام اصول اللہ کی حقیقت ہے اور یہ ساری کتابیں الگ الگ زبان، الگ الگ جگہوں اور الگ الگ رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو ملیں۔اس لحاظ سے لوگوں کا ذہن "اپنی زبان" اور "اپنی کتاب" اور "اپنے رسول" کے علاوہ کسی دوسرے رسول یا اس کی کتاب کو قبول کرنا گوارا نہیں کرتا اس لئے قرآن شریف کی یہ آیت ہر کسی کے پاس "کتاب" کی گواہی دیتی ہے اور اس سے پہلے کی دو آیتیں اس بات کا ثبوت ہیں۔

پیغام:

(1) قرآن شریف ایک مکمل کتاب ہے اور تمام انسانوں کے لئے ایک راہ نما ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے ہر یگ میں، ہر جگہ اور ہر زبان میں الگ الگ رسولوں کے ذریعہ اپنی ہدآیتیں بھیجیں(4/14، 16/ 36)

(3) قرآن شریف کی اس آیت سے ہمیں یہ حکم ملتا ہے کے ہر کوئی اپنے رسول اور اپنی کتاب کو مان کر چلیں دوسروں کے رسولوں اور ان کی کتابوں کی عزت کریں اور انہیں چھوٹا یا بڑا ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۔ (004:167)

جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکا وہ راستے سے بھٹک کر دور جا پڑے۔

تشریح: جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں سے انکار کیا اور دوسروں کو بھی ان اصولوں پر چلنے سے روکا یا رکاوٹ ڈالی ایسے لوگ سچائی سے بھٹک کر دور جا پڑے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَـهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۔ (004:168)

www.urduchannel.in

جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے، خدا ان کو بخشنے والا نہیں اور نہ انہیں راستہ ہی دکھائے گا۔

تشریح: ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کے اصولوں کا انکار کریں اور ظلم کرتے رہیں، انہیں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی حاصل نہیں ہوگی اور نہ ہی انہیں شانتی کا راستہ نظر آئے گا۔

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ (004:169)

ہاں دوزخ کا راستہ جس میں وہ ہمیشہ جلتے رہیں گے۔ اور یہ بات خدا کو آسان ہے۔

تشریح: نشچت روپ سے (یقیناً) ایسے انسان بے چینی کے نرک میں ہمیشہ رہیں گے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا ۔ (004:170)

لوگو! خدا کے پیغمبر تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حق بات لے کر آئے ہیں تو ان پر ایمان لاؤ۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر کفر کرو گے تو جان رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصول پہونچانے والے لوگوں نے سماج میں حق بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لوگ اس بات پر یقین رکھیں اور یقیناً پیغمبروں کا بتایا ہوا حق ناسمجھ مطلب پرست لوگوں کے بتائے ہوئے حق سے بہتر ہے اور وہ حق ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ہے اللہ کا ہے یعنی خدا کے نور سے بنتا ہے (پرمانو شکتی /ایٹمی توانائی) اور اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰي مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڝ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَھُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰي بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔ (004:171)

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور خدا کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ ابن مریم تو خدا کے رسول اور اس کا کلمہ تھے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح تھے، تو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور نہ کہو، تین ہیں۔ اس اعتقاد سے باز آؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ خدا ہی معبود واحد ہے اور اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی کتاب سمجھنے والے لوگ (اہل کتاب) اپنے آپ کو حاکم نہ سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہیں۔ مریم کا بیٹا عیسیٰ بھی خدا کا پیغمبر تھا اور اس نے بھی حق کی پیروی کی تھی۔ اس لئے خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا حق ہے اور انسانیت کی بہتری بھی۔ اللہ ایک ہے اور اس کے وجود سے ہی تمام کائنات کی تخلیق ہوئی۔ زمین اور آسمان کی تمام چیزیں خدا کی ہیں۔

www.urduchannel.in

لَنۡ يَّسۡتَنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰٓـئِكَةُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ‌ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَنۡكِفۡ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ۔ (004:172)

مسیح اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ خدا کا بندہ ہوں اور نہ مقرب فرشتے عار رکھتے ہیں اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کرلے گا۔

تشریح: خدا کے اصولوں کے اپنانے میں جو انسان انکار کرے اور شرمندگی محسوس کرے اس کی ذمہ داری خدا پر ہے۔

پیغام: پرہیزگاری اور سچائی اپنانے میں یا قبول کرنے میں جو شرماتے ہیں وہ سراسر بیوقوف ہوتے ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ۚ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَنۡكَفُوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۔ (004:173)

تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے وہ ان کا پورا بدلہ دے گا۔ اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی عنایت کرے گا اور جنہوں نے انکار اور تکبّر کیا ان کو وہ تکلیف دینے والا عذاب دے گا۔ اور یہ لوگ خدا کے سوا اپنا حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔

تشریح: جو لوگ ایمان لائے یعنی نیکی، پرہیزگاری، انسانیت تعلیم، محبت اور عدم تشدد کو اپنایا تو انہیں ضرور شانتی حاصل ہوگی۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا ۔ (004:174)

لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل (روشن) آچکی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیج دیا ہے۔

تشریح: خدا کی قدرت ہی سب سے بڑی مددگار ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَاعۡتَصَمُوۡا بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَفَضۡلٍ ۙ وَّيَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۔ (004:175)

پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اس کو مضبوط پکڑے رہے۔ ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی طرف سیدھا راستہ دکھائے گا۔

تشریح: انسانی سماج کو اللہ تعالیٰ نے باری باری سچائی کی روشنی سے روشن کیا اور اس سچائی کو سمجھ کر اسے اپنانے والے سیدھے راستہ پر ہیں۔

يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِى الۡـكَلٰلَةِ‌ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ لَـيۡسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ مَا تَرَكَ‌ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ‌ ؕ فَاِنۡ كَانَتَا اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ‌ ؕ وَاِنۡ كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ‌ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۔ (004:176)

لوگ تم سے کلالہ کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ خدا کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے بہن ہو تو اس کی بہن کو بھائی کے ترکے میں سے آدھا حصہ ملے گا اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے تمام مال کا وارث بھائی ہوگا اور اگر دو بہنیں ہوں تو دونوں کو بھائی کے ترکے میں سے

www.urduchannel.in

دو تہائی۔ اور اگر بھائی اور بہن یعنی مرد اور عورتیں ملے جلے وارث ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ (یہ احکام) خدا تم سے اس لئے بیان فرماتا ہے کہ بھٹکتے نہ پھرو۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو پوری طرح مان لیں اللہ تعالیٰ انہیں شانتی کی جنت میں داخل کریں گے کیوں کہ یہ سیدھا راستہ ہے۔ لوگوں کے ذہن میں یتیموں کے بارے میں ہمیشہ سوال رہتا ہے، وہ جان لیں کہ یتیموں کا حق برابر ادا کئے بغیر لوگوں کو چین حاصل نہیں ہوگا۔ مرد ہو یا عورت ضرورت کے مطابق اان کا حق ادا کرنا ایمان والے کا فرض ہے۔

www.urduchannel.in

سورۃ المائدۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا اور رحیم ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَھِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ۔(005:001)

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے چارپائے جانور حلال کر دیے گئے بجز ان کے جن کا ذکر آگے کیا جا رہا ہے مگر احرام میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

تشریح: ایمان والوں کا خاص کردار ہوتا ہے عہد کو پورا کرنا۔ قدرت نے انسان کو استعمال کے لئے کچھ خاص جانور دیئے ان میں سے کچھ جانوروں کو انسان خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور کچھ جانوروں کو طاقت کے زور پر قابو میں رکھتے ہیں اور اپنا کام انجام دیتے ہیں اور اس استعمال کے دوران انسان یہ دھیان رکھے کے ان جانوروں کو یا ان کی نسل کے ساتھ ناانصافی نا ہو۔

پیغام: انسان کے "احرام کی حالت" کا مطلب ہے ؛اس کی سیدھی سادھی پرہیزوالی زندگی جو سبق کے طور پر اللہ تعالی نے خاص طور پر اسے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ انسان کی لالچی فطرت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جانوروں کا استعمال یا اس کے شکار پر پابندی لگائی ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَ لَا الشَّھۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡھَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (005:002)

مومنو! خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور نہ ادب کے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو عزت کے گھر کو جا رہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اور جب احرام اتار دو تو شکار کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی کہ انہوں نے تم کو عزت والی مسجد سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہے۔

تشریح: نیک پرہیزگار اور محبت کرنے والے (ایمان والے) اللہ کی قدرت کی بے حرمتی نہیں کرتے یعنی ان کی قدرت کو بگاڑتے نہیں۔ قدرتی طور پر انسان کو الگ الگ مہینوں میں الگ الگ موسم کا احساس کروایا۔ محبت اور بھائی چارے کے نشان "کعبہ" کی طرف جانے والوں کی بے حرمتی گناہ ہے یعنی ہر جان اللہ کی ہے یہ سمجھ کر اس سے محبت کرنا اور اس کا احترام کرنا ایمان والوں کا

www.urduchannel.in

فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی جب لوگوں نے پرہیز گاری کا احرام اتار ڈالا اور ناحق جانوروں کا قتل کرنے لگے بغیر کسی ضرورت کے اور آپس میں دشمنی کے جذبات رکھتے ہیں ان لوگوں سے جو لوگ محبت، انسانیت اور شانتی کے دشمن ہیں۔ محبت، عدم تشدد، شانتی، انسانیت، نیکی اور پرہیز گاری پر قائم رہتے ہوئے ایمان والے ایک دوسرے کی مدد کریں گناہ اور زیادتی میں مدد نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اور یہی اللہ کا اصول اور پیغام ہے۔

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ‌ؕ ذٰلِكُمۡ فِسۡقٌ‌ؕ اَلۡيَوۡمَ يَئِسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡـنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِ‌ؕ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا‌ؕ فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ مَخۡمَصَةٍ غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ‌ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ .(005:003)

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا ہوا) لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھونٹ کر مر جائے اور چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کر کھائیں مگر جس کو تم ذبح کرلو۔ اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے۔ اور یہ بھی کہ پانسوں سے قسمت معلوم کرو۔ یہ سب گناہ (کے کام) ہیں۔ آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ (اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کیا۔ ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے اور وہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: انسان اپنی صحت کے مطابق خوراک استعمال کرے جیسے کہ کچھ خاص چوپایوں کا گوشت۔ سور کا گوشت جو انسان کو نقصان پہنچاتا ہے اس کا استعمال نہ کریں۔ زندہ اور تندرست جانور ہی انسان کے کھانے کے لائق ہیں۔ صفائی کے ساتھ جانور کے گوشت کا استعمال کرنا انسانی صحت کے لئے اچھا ہے۔ خون، جانور کا مغز کھانا انسان کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ زیادہ تر جانوروں کی بیماریاں انہیں سب جگہوں میں پائی جاتی ہیں۔ پاک پروردگار نے انسان کو مختلف طریقوں کے کھانوں سے نوازا اور انسان کو بھی ان کھانوں کا مزا پوری طرح سے لینے کا حق ہے اور اس کے تحت پاک پروردگار کے دیے ہوئے رزق کو نقصان پہنچائے بغیر استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق کو استعمال کرتے وقت موسم اور اپنے جسم کا خاص دھیان رکھنا چاہئے اور ایسی چیزوں کا استعمال نہ کریں جس سے انسان کو جسمانی نقصان پہنچے یا اس کی دماغی ترقی رک جائے۔ ایسی کسی چیز کا استعمال نہ کریں جس سے ہوش و ہواس گم ہو جائیں۔ قدرتی طور طریقہ اور موسم دنیا کے ہر کونے کا الگ الگ ہے اور انسان کے رہن سہن اور خوراک کا طریقہ بھی الگ ہے۔ گیانی (عالم) انسان اس بات کو سمجھتے ہیں اور جو نہیں سمجھتے انہیں گیانیوں (ڈاکٹرز) کا مشورہ لے کر اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ انسان کو صحت مند دیکھنا چاہتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: قرآن شریف کے اصولوں کے مطابق ہر چیز اللہ کی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ کسی خاص چیز پر اللہ کا نام لیا جائے۔ جب سب کچھ اللہ کا ہے تو اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ کچھ چیزوں پر اللہ کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ وقت اور حالات کے مطابق لوگوں کی سوچ بدلتی رہتی ہے اور اس بدلتی ہوئی سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے حالات اور وقت کے مطابق اللہ ہر وقت کے لئے کچھ خاص قائدے قانون مقرر کرتے ہیں۔ مذہب کبھی بھی انسان سے الگ نہیں ہے اس لئے وقت اور حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مذہبی خیالات سے پاک کیا ہے۔ مذہبی خیالات انسان کو پاکیزگی، محبت، انسانیت، شکھشا اور عدم تشدد کی طرف لے جاتے ہیں اور اسی کو "اسلام" کہتے ہیں اور یہی مکمل "مذہب" ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ. (005:004)

تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کے لئے حلال ہیں (ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تم کو حلال ہیں۔ اور وہ (شکار) بھی حلال ہے جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہو جن کو تم نے سدھار کھا ہو۔ اور جس (طریق) سے خدا نے تمہیں (شکار کرنا) سکھایا ہے۔ تم نے ان کو سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کو کھا لیا کرو اور ان پر خدا کا نام لیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح: انسان کے لئے کون سی چیز پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سائنس دانوں نے کچھ حد تک لوگوں کو بتا دیا اور اس حساب سے موسم اور حالات کے مطابق خوراک پسند کرنا اللہ کی مرضی سے انسان سیکھ چکا ہے۔ انجان انسان جس کو اس کی جانکاری نہیں ہے وہ اگر کسی جانکار سے اس کے بارے میں پوچھے تو اس جانکار انسان کو چاہئے کے وہ تمام فائدے مند چیزوں کی جانکاری اس انجان شخص کو بتا دے اور پالتو جانوروں کے ذریعہ جو خوراک انسان کو ملتی ہے اس کی بھی جانچ پڑتال کر لیں۔ جانور پالنے میں ہر طریقہ کی حفاظت برتیں جس کی تعلیم سائینس دانوں کے ذریعہ ملی اور اس پر اطمینان بھی رکھیں۔ جانوروں کے ساتھ زیادتی نہ کریں یقیناً اللہ تعالیٰ حساب لینے والا ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. (005:005)

آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں۔ اور اہل کتاب کا کھانا بھی تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے اور پاک دامن مومن عورتیں اور پاک دامن اہل کتاب عورتیں بھی جب کہ ان کا مہر دیدو اور ان کی عفت قائم رکھنی مقصود ہو۔ نہ اعلانیہ بدکاری کرو اور نہ خفیہ آشنائی کرو اور جو شخص ایمان سے منکر ہوا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کے لئے وہ تمام فائدے مند چیزیں حلال ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قدرت میں موجود رکھی ہیں اور سائنس دانوں نے اُن کی خاصیت لوگوں تک پہنچائی چاہے مذہبی کتابوں کے ذریعہ ہوں یا وگیانکوں (سائینس دانوں) کے ذریعہ لوگوں کو ملیں وہ سب خوراک کے لئے جائز ہیں۔ دوسری امت کے مرد یا عورت کو نکاح کے لئے حلال رکھا گیا تا کہ ایک دوسرے کی تہذیب کو سمجھا جائے۔ نکاح کے بغیر صحبت کرنا یا چھپا کر اپنے گندے اور ناپاک خیالات کو بڑھاوا دینا گناہ ہے۔

پیغام: اس آیت میں کتابیوں کی خوراک کو حلال کہا گیا ہے تو ایسی صورت میں کر عیسائی مذہب میں شراب اور سور کا گوشت کھایا جاتا ہے تو کیا یہ ہر مذہب کے لوگوں کے لئے حلال ہوگا؟ اس آیت میں کتاب "وگیانک (سائنس) کتاب" کی طرف اشارہ ہے مذہبی کتاب کی طرف نہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (005:006).

مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو۔ اور سر کا مسح کر لیا کرو۔ اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو، اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹّی سے منہ اور ہاتھوں کا مسح یعنی تیمم کر لو۔ خدا تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے۔ تا کہ تم شکر کرو۔

تشریح: ہر انسان اپنے جسم کو صاف ستھرا رکھے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی روحانی پاکیزگی کو بھی برقرار رکھے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو پاک اور پاکیزہ دیکھنا ہی پسند کرتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں "تیمم" نام کی ایک رسم کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے جب لوگوں کو پانی نہ ملے تو مٹی سے اپنے ہاتھ اور منھ کی صفائی کر لیں۔ اس بات کو "تیمم" کہا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا مٹی سے منھ اور ہاتھ کی صفائی ہو جاتی ہے؟ یہ ایک روحانی بات ہے جو صرف انسان کو ذہنی تسلی دیتی ہے صفائی نہیں! گاؤں دیہات میں آج بھی لوگ اپنے ذاتی کام کے بعد مٹی سے ہاتھ دھوتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کی زمین کی مٹی کو منھ پر مل کر صفائی کی جائے۔ کہیں کہیں کی مٹی کو اپنے منھ پر مل کر صاف ستھرا ہوا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر "ملتانی مٹی" لیکن ہر جگہ کی مٹی میں یہ خاصیت نہیں پائی جاتی۔ اس لئے اس آیت میں پاک مٹی کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ. (005:007)

www.urduchannel.in

اور خدا نے جو تم پر احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو اور اس عہد کو بھی جس کا تم سے قول لیا تھا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور قبول کیا اور خدا سے ڈرو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا دلوں کی باتوں سے واقف ہے۔

تشریح: قدرت کی ہر بات پر ایمان لانے والے گہرا دھیان دیں اور اسے بگاڑنے کی کوشش نہ کریں۔ انسان اور قدرت کے درمیان جو عہد ہے اس سے بڑھ کر انسان قدرت کا استعمال نہ کرے یعنی قدرت کو اپنی ہوس کا نشانہ نہ بنائیں سن کر اور سمجھ کر قدرت کا استعمال کریں۔ قدرت بگڑنے پر جو تکلیفیں انسان کو ہوں گی اس سے ڈریں اور اللہ سب غیب جانتا ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ . (005:008)

اے ایمان والو! خدا کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر ہرگز آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

تشریح: ایمان والے اپنی خاطر قدرت کی حفاظت میں یعنی قدرت بگاڑنے والوں کے خلاف کھڑے ہو جائیں اور یہی حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان جتنی جلدی حق کو سمجھے گا اور اس کی حفاظت میں لگا رہے گا اس میں اس کی خود کی بھلائی ہے۔ قدرت بگاڑنے والی قوم (گنہگار) کے ناجائز عیش و آرام سے ایمان والے متاثر نہ ہوں اور پرہیزگاری پر یقین رکھیں اور اللہ انسانوں کے کاموں سے باخبر ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ (005:009)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

تشریح: نیک اور پاکیزہ کام کرنے والوں کا پھل پاک ہوتا ہے۔ قدرت کے اصولوں کے مطابق ہر کام کا بدلہ اس کے برابری کا ہوتا ہے اور یہی اللہ کا وعدہ ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۔(005:010)

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

تشریح: قدرت کے اصولوں کو ٹھکرانے اور بگاڑنے والے لوگ (گنہگار) اشانتی (بدسکونی) کے جہنم میں رہتے ہیں۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ (005:011)

اے ایمان والو! خدا نے جو تم پر احسان کیا ہے اس کو یاد کرو جب ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کرے تو اس نے ان کے ہاتھ روک دیئے اور خدا سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر انسان کو ہر طریقہ سے آرام پہنچایا انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ پاپی یعنی گنہگار لوگوں نے جب جب سماج کو نقصان پہنچانا چاہا تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے سماج میں گنہگاروں کا ہاتھ شانتی چاہنے والوں تک پہنچنے نہیں دیا یعنی کچھ وقت تک گنہگاروں کو مہلت دینے کے بعد اُن کے گناہوں پر قابو کیا اور سماج میں نیک اصولوں کا توازن برقرار رکھا۔ ایمان والے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

پیغام: جب جب سماج میں گناہ بڑھ جاتے ہیں محبت اور شانتی چاہنے والے لوگوں کی تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنے اصولوں کو رسولوں کے ذریعہ دنیا میں قائم کرتے ہیں اور سماج میں گناہ کی شرح کو کم کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۔(005:012)

اور خدا نے نبی اسرائیل سے اقرار لیا۔ اور ان میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے۔ پھر خدا نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور خدا کو قرض حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تم کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

تشریح: بنی اسرائیل کے لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مطابق چلتے تھے، بعد میں ان میں نااتفاقی پیدا ہوئی اور وہ 12 قسم کے خیالات میں بٹ گئے (پیدا ہوئے) پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی سے انہوں نے سچائی کو محسوس کیا اور محبت، انسانیت (نماز اور زکواۃ) کو اختیار کیا اور رسولوں کے سچے اصولوں پر جو اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو دیے اس پر قائم رہنے کی پرتگیا (قسم) کی اور اس طرح نیکیوں کے بدلے انہوں نے سکون کی زندگی حاصل کی۔ اس سکون کی جنت میں نہر کے پانی کی طرح ٹھنڈک ہے اور جنہوں نے ان اصولوں کی مخالفت کی وہ گنہگار ہوئے۔

پیغام: موجودہ ترجمہ کے مطابق اس آیت پر بہت سارے سوال ہو سکتے ہیں۔

(1) بنی اسرائیل ایک امت ہے اور اگر تمام امت سے ایک وعدہ کیا جائے تو کیا اللہ تمام امت کے سامنے موجود تھا؟ اور کیا یہ کسی خاص انسان کا عہد ہے؟ یہ دھیان رہے کہ آیت کی اس لائن میں کسی دوسرے انسان نے اللہ کی طرف سے کہا ہے اور وہ وعدہ کیا تھا؟

(2) جب کسی امت کا سردار مقرر ہوتا ہے، تو کیا اللہ تعالیٰ سامنے رہ کر یعنی موجود رہ کر سردار کا انتخاب کرتا ہے؟ یعنی قوم کی اندرونی سیاست میں اللہ تعالیٰ کی دخل اندازی ہے؟

(3) پھر اللہ تعالیٰ نے اس سیاست میں ساتھ دینے کا وعدہ بھی فرمایا؟

www.urduchannel.in

(4) اس کے بعد بنی اسرائیل کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اعلان کیا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں بھی نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا چلن تھا تو مسلمانوں کو نیا کیا حاصل ہوا؟ مسلمانوں کا اور بنی اسرائیل کی نماز کا طریقہ کیا یکساں ہے؟

(5) اور لوگوں سے کہا گیا کہ پیغمبروں کی مدد کریں؟ کیا اللہ کی مدد پیغمبروں کے پاس نہیں تھی؟ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے پیغمبروں کی مدد کے لئے گزارش کر رہا ہے؟ اور کیا یہ اللہ کی عزت کم کرنے کی کوشش نہیں ہے؟

(6) اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کی بات کی گئی ہے تا کہ انسان کو بہتر زندگی ملے کیا اللہ تعالیٰ رشوت خور ہے؟ قرآن کا کہنا ہے کے ہر کسی کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا؟ تو کیا جو زکواۃ دے سکتا ہو اس کا ہر خون معاف اور پیسے والے اپنی دولت کے بل پر اپنے گناہ معاف کرواتے رہیں گے اور جو نہیں دے سکتے ان کا کیا ہو گا؟

ان سوالوں کے مطابق میں سمجھتا ہوں کے میری (سدھارتھ چڑ جی) تشریح سب سے افضل اور سائنسی ہے اور سمجھدار اسے مانیں گے؟ جہالت اور ضعیف الاعتقادی میں ڈوبا ہوا انسان ضرور اس کی مخالفت کرے گا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (005:013)

تو ان لوگوں کے عہد توڑ دینے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ کلمات (کتاب) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں۔ اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے اور تھوڑے آدمیوں کے سوا ہمیشہ تم ان کی خیانت کی خبر پاتے رہتے ہو۔ تو ان کی خطائیں معاف کر دو اور (ان سے) در گزر کرو کہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو توڑیں یعنی اپنے گناہوں کے ذریعہ سماج کی شانتی کو بگاڑیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور ان کے دلوں میں سخت غلط فہمی۔ ایسے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو اپنے مقصد سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں سے انہیں منع کیا جائے یا جن اصولوں کو اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے سماج میں نافذ کیا جائے ایسے لوگ اس کے کچھ حصوں کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایمان والے ان لوگوں کے کرتوتوں کی خبر ہونے کے باوجود ممکن حد تک در گزر کریں اور معاف کریں تا کہ غلط کرتوتوں کی وجہ سے ایمان والوں کا سکون نہ بگڑے اور اللہ صبر کرنے والوں کا دوست ہے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۔ (005:014)

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا مگر انہوں نے بھی اس نصیحت کا جو ان کو کی گئی تھی ایک حصہ فراموش کر دیا تو ہم نے ان کے باہم قیامت تک کے لئے دشمنی اور کینہ ڈال دیا۔ اور جو کچھ وہ کرتے رہے خدا عنقریب ان کو اس سے آگاہ کرے گا۔

www.urduchannel.in

تشریح: عیسایوں نے اپنے سماج کو رشتوں کے بندھن سے آزاد رکھا۔ رشتوں کا بندھن اللہ کا عہد ہے۔ عیسایوں نے رشتوں کی اہمیت کو چھوٹی نظر سے دیکھا یعنی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کا ایک حصہ بھلادیا اور اس وجہ سے ہمیشہ کے لئے آپس میں سماجی اختلاف کو زندہ رکھا۔

پیغام:

(1) اس آیت میں نصرانیوں سے اللہ کے عہد کی بات کی گئی ہے پھر نصرانیوں نے اللہ کے عہد کا ایک حصہ بھلادیا" قرآن شریف کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون کبھی نہیں بدلتا۔ کیا اللہ کا قانون اتنا کمزور تھا کہ نصرانیوں نے اسے بدل دیا"

(2) جب اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا کہ قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور نفرت ڈال رکھی ہے تو اس اعلان اور تنبیہ کا کیا مطلب؟

(3) حدیثوں کے ترجمہ کے مطابق اگر یہ آیت عیسایوں کے دو گروہ (کیتھولک اور پروٹیسٹینٹ) کی طرف اشارہ ہے تو آج کے دور میں ان دونوں گروہ کے سارے اختلافات مٹ چکے ہیں تو قیامت تک دشمنی اور نفرت کی بات کس طرح ثابت ہوئی؟

(4) کیا اس طرح کی فرقہ پرستی مسلمانوں میں نہیں ہے؟ اگر مسلمان اس آیت کی بنیاد پر نصرانیوں پر الزام لگائیں کہ ان کی کتاب بدل چکی ہے تو سوال یہ آتا ہے کے مسلمانوں کو یہ حق کس نے دیا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بدل گیا۔ کیا واقعی اللہ تعالیٰ کا کلام بدل سکتا ہے؟

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ ۔ (005:015)

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آ گئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے کھول کھول کر تمہیں بتادیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔

تشریح: اللہ کی کتاب کے ساتھ امت کی سوچ رکھنے والے لوگ جان لیں کہ جو باتیں اللہ کے اصولوں سے باہر ہیں وہ سماج میں قدرتی طور پر ہو جاتی ہیں، چاہے وہ پیغمبروں کے ذریعہ ہوں یا عالموں کے ذریعہ۔ یہ سچائی کی روشنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس روشنی کے ذریعہ شانتی چاہنے والے لوگوں کی انجانے میں کی گئی بے وقوفی کی معافی ہوتی ہے۔

يَهۡدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضۡوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخۡرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذۡنِهِۦ وَيَهۡدِيهِمۡ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ۔ (005:016)

جس کے ذریعہ خدا اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیرے میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے اصولوں پر چلنے والوں کو نجات کا راستہ دکھاتے ہیں اور اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں اور یہی سیدھا راستہ ہے۔

پیغام: سچائی کی روشنی ہر ضعیف الاعتقادی کو غلط ثابت کر دیتی ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (005:017)

جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسیٰؑ بن مریم خدا ہے تو بیشک کافر ہیں کہہ دو کہ اگر خدا عیسیٰ بن مریم اور ان کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کے آگے کس کی چل سکتی ہے؟ اور آسمان اور زمین جو کچھ ان دونوں میں ہیں سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: کچھ لوگ رسولوں کو خدا سمجھتے ہیں جیسے کہ مریم کا بیٹا عیسیٰ کو عیسائی لوگ خدا مانتے ہیں۔ لیکن یہ ایک طرح کا غلط عقیدہ ہے اور اس کی وجہ اللہ کی لا محدود طاقت کا انکار کرنا ہے۔ سارے رسول چاہے وہ عیسیٰؑ ہو یا کوئی اور ہر کسی کی موت قدرتی طور پر ہوئی۔ آسمان اور زمین کی تمام چیزیں ایٹم کی طاقت سے بنتی ہیں اور یہ طاقت جس طرح چاہے اس کو وجود میں لاتی ہیں اور اس طاقت کی بادشاہی ساری دنیا پر قائم ہے اور ہر چیز پر یہ طاقت حکومت کرتی ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۔(005:018)

اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے پیارے ہیں۔ کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم اس کی مخلوقات میں سے ایک انسان ہو۔ وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر خدا ہی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

تشریح: کچھ یہودی اور عیسائی دعوی کرتے ہیں کہ وہی لوگ اللہ کی اولاد ہیں اور یہی لوگ اللہ کے خاص ہیں لیکن سوال یہ آتا ہے اگر وہ اللہ کے خاص ہیں تو انہیں جسمانی تکلیفیں کیوں ہوتی ہیں؟ سچائی تو یہ ہے کے سارے انسان قدرت کی تخلیق ہیں دوسرے مخلوق کی طرح اور اس طرح قدرتی طور پر ہر انسان کو سکھ دکھ بھگتنا پڑتا ہے۔ آسمان اور زمین، سارے اللہ کے بنائے ہوئے ہیں اور ہر مخلوق قدرت میں پیدا ہو کر قدرت میں ہی فنا ہو جاتی ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔(005:019)

اے اہل کتاب اب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آ گئے ہیں جو تم سے ہمارے احکام بیان کرتے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری یا ڈر سنانے والا نہیں آیا۔ سو اب تمہارے پاس خوشخبری اور ڈر سنانے والے آ گئے ہیں اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو روحانی طور پر غلط صحیح کی تعلیم ملتی ہے اور صحیح غلط کی پہچان دینے والے رسولوں کا آنا جانا وقت کے مطابق لگا رہتا ہے۔

پیغام: انسانوں کے ضمیر کو وقت کے دائرے کے ساتھ ساتھ پاک کرنا ہی رسولوں کا کام ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (005:020)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو تم پر خدا نے جو احسان کئے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں پیغمبر پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تم کو اتنا کچھ عنایت کیا کہ دنیا والوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔

تشریح: موسیٰ نے اپنی امت کو وہ یاد کرنے کے لئے کہا جو اللہ کی قدرت کے ذریعہ صرف اس امت کو ہی ملا تھا اور وہ ہے گیان/علم اور یہ گیان دنیا کے اور کسی انسان کے پاس نہیں تھا۔

پیغام: کوئی بھی سائنسی ایجادات کچھ خاص لوگوں کے دماغ میں ہی آتی ہے اور یہ وگیانک آشچریہ (معجزہ) ہر انسان کے پاس نہیں ہوتا۔ بعد میں انسان کو اس سے فائدہ تو ضرور ملتا ہے لیکن معجزہ کسی خاص چنے ہوئے انسان کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ مصر کے لوگوں کے پاس کچھ ایسے سائنسی راز تھے جس کی مثال ہے پیرامنڈ اور ممیاں۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ۔ (005:021)

اے میری قوم! تم ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جسے خدا نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اور پیٹھ نہ پھیر دینا ورنہ نقصان میں پڑ جاؤ گے۔

تشریح: تو اس لئے انسانی سماج کو اللہ کی مہربانی یاد کرتے ہوئے ان کے اصولوں پر چلنا انسان کا فرض ہے اور اللہ کے اصولوں کو اختیار کرتے ہوئے جو انسان پیچھے ہٹتے ہیں انہیں ہی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

پیغام: محبت، شکھشا، بھائی چارہ، عدم تشدد، پاکیزگی، شانتی اور سچائی، ان سارے اصولوں کو اپنانا ہی اللہ تعالیٰ کی "پاک زمین" میں داخل ہونا ہے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ۔ (005:022)

وہ کہنے لگے موسیٰ وہاں تو بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور جب تک وہ اس سرزمین سے نکل نہ جائیں ہم وہاں جا نہیں سکتے ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم جا داخل ہوں گے۔

تشریح: موسیٰ کے لوگوں نے گنہگاروں کا طاقتور ہونے کے بارے میں کہا اور موسیٰ کا گروہ ان گنہگاروں سے ڈر گیا اور ان لوگوں کے خلاف جانے سے ڈر گیا۔

www.urduchannel.in

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۥ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ (005:023)

جو لوگ (خدا سے) ڈرتے تھے ان میں سے دو شخص جن پر خدا کی عنایت تھی کہنے لگے کہ ان لوگوں پر دروازے کے راستے سے حملہ کر دو۔ جب تم دروازے میں داخل ہو گئے تو فتح تمہاری ہے۔ اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو۔

تشریح: اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے گنہگاروں کے دائرے میں قدم رکھتے ہی ایمان والوں کو جیت حاصل ہو گئی اور جو لوگ اللہ کی رحم و کرم پر یقین رکھتے ہیں ان کی جیت یقیناً ہے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۔ (005:024)

وہ بولے کہ موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں ہیں ہم کبھی وہاں نہیں جا سکتے تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو اور ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔

تشریح: لوگوں نے موسیٰ کے ساتھ گناہ کے خلاف لڑنے سے انکار کیا اور موسیٰ سے کہا کہ وہ خود اپنے خدا کے ساتھ مل کر گنہگاروں کے خلاف جہاد (جدوجہد) کریں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۔ (005:025)

موسیٰ نے التجا کی کہ پروردگار میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی اور پر اختیار نہیں رکھتا تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں جدائی کر دے۔

تشریح: موسیٰ نے دعا کی اور کہا کہ وہ اور ان کے بھائی کے علاوہ ان کا کسی پر اختیار نہیں ہے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۔ (005:026)

خدا نے فرمایا کہ وہ ملک ان پر چالیس برس تک کے لئے حرام کر دیا گیا ہے، زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، تو ان نافرمان لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرو۔

تشریح: گناہ کے خلاف جہاد سے انکار کرنے والوں کو 40 سال تک شانتی (سکون) نہیں ملی۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۔ (005:027)

اور ان کو آدم کے دو بیٹوں کے سچے حالات پڑھ کر سنا دو کہ جب ان دونوں نے قربانی کی تو ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا کہ خدا پرہیزگاروں ہی کی قربانی قبول فرمایا کرتا ہے۔

تشریح: ہائیڈروجن اور اکسیجن سے جب انسان کی پیدائش ہوئی تو انسان کے اندر دو قسم کے ضمیر کی بنیاد پڑی اور ساتھ ساتھ انسان کو صحیح غلط کی پہچان بھی دی گئی۔ صحیح کام کرنے والے کی ہر دعا قبول کی گئی اور غلط کام کرنے والوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (005:028)

اور اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے مجھ پر ہاتھ چلائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے تجھ پر ہاتھ نہیں چلاؤں گا۔ مجھے تو خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: گناہ کا کام کرنے والے لوگ ہمیشہ اچھا کام کرنے والوں کا قتل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ بڑھاتے رہتے ہیں لیکن اچھا کام کرنے والے کبھی بھی انسان کا قتل نہیں کر سکتے کیوں کہ وہ اللہ اور اس کے اصولوں سے محبت کرتے ہیں اور محبت کرنے والے انسان اپنے چاہنے والے کو ناراض کرنا نہیں چاہتے۔

اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۔ (005:029)

میں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ میں بھی ماخوذ ہو اور اپنے گناہ میں بھی پھر (زمرۂ) اہل دوزخ میں ہو۔ اور ظالموں کو یہی سزا ہے۔

تشریح: گنہگاروں کو اپنے کاموں کا پھل اور سماج کی دکھ تکلیف کا بوجھ بھی اٹھانا پڑتا ہے اور وہ اپنے آپ کو دوزخ کے عذاب سے بچا نہیں سکتے۔

پیغام: نیک انسان کبھی بھی بد دعا نہیں دیتے اور اپنے گناہ کا بوجھ خود اٹھانے پر تیار رہتے ہیں۔ جنت یا جہنم میں جانا انسان کے اختیار میں نہیں اور پاک ضمیر والا انسان کبھی بھی دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ نہیں کرتا۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ (005:030)

مگر اس کے نفس نے اس کو بھائی کے قتل ہی کی ترغیب دی تو اُسے قتل کر دیا اور خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گیا۔

تشریح: ہر انسان بھائی چارہ کے رشتوں میں بندھا ہوا ہے اور ایک دوسرے کا قتل کرنا اپنے سماج کو ہی نقصان پہنچانا ہے۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۔ (005:031)

اب خدا نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تا کہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح کر چھپائے۔ کہنے لگا افسوس مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوّے کے برابر ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا پھر وہ پشیمان ہوا۔

تشریح: شیطان ہمیشہ کالے کوّے کی طرح ہوتا ہے اور انسان کو گناہ اور ناپاک خیالات سکھاتا رہتا ہے اور اسی طرح شیطان لوگوں کو اپنے گناہ چھپانے کی کوشش کرنا بھی سکھاتا ہے، لیکن انسان اسے چھپا نہیں سکتا۔

پیغام: گناہ انسان کا سب سے زیادہ شرمندہ کرنے والا اور ناپاک کردار ہے اور اس آیت میں کالے کوّے کی مثال دے کر اس کردار کی تشریح کی گئی ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۃ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۔ (005:032)

اس کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا بغیر اس کے کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو یا ملک میں خرابی پیدا کیا ہو تو اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔ اور لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے لوگ ملک میں حدّ اعتدال سے نکل جاتے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: اگر کوئی انسان بے گناہ نیک انسان کا قتل کر دے تو یقیناً اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا ہے اور اگر کچھ انسان کسی انسان کی حفاظت کرتے ہیں تو وہ پوری انسانیت کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ قانون رسولوں کے ذریعہ سمجھانے کے باوجود اس کے خلاف کرنے والوں کا وجود سماج میں موجود رہتا ہے۔

پیغام: گناہ، قتل اور فساد کرنے والے لوگ جب سماج کی نظر میں سزا کے حق دار بنتے ہیں تب قانون کے ذریعہ ان کا قتل جائز ہے کیوں کہ ان کے قتل سے انسانیت اور شانتی کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور ہر قانون جو انسانی سماج میں موجود ہے وہ بلاواسطہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انسانی سماج میں ہے اور جس قانون کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے وہ قانون قدرتی طور پر باطل ہو جاتا ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيۡنَ يُحَارِبُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ يُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ يُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ يُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ‌ؕ ذٰ لِكَ لَهُمۡ خِزۡىٌ فِى الدُّنۡيَا‌ وَلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۔ (005:033)

جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کے لئے دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سُولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں، یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

تشریح: جو انسان اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی سچائی بتانے والے رسولوں کے خلاف کام کریں اور اللہ کے اصولوں کو بگاڑیں اور سماج میں اشانتی اور نفرت پیدا کرتے ہیں انہیں قانون کے ذریعہ قتل کریں، نہیں تو انہیں تب تک قید میں رکھیں جب تک اس کی فسادی سوچ اس کے گنہگار ضمیر کو چھوڑ نہ دے اور اس کے تمام کام کاج کو بند کر کے اسے اپاہج بنا کر چھوڑ دیا جائے۔

پیغام: اس آیت میں گناہ کرنے والوں کے ہاتھ پیر کاٹنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ انسان کے ہاتھ پیر کاٹ دینے سے اس کے خیالات نہیں بدلتے اور اس کے ہاتھ پیر کاٹ دینے سے اس کو بھیک منگوانے سے کیا فائدہ؟ بھیک مانگنا گناہ ہے! اس آیت میں ہاتھ پیر کاٹنے کا مطلب گنہگاروں کے تمام فعل پر پہرا لگا دینا ہے اور پھر بھی اگر وہ اپنے گناہوں سے باز نہ آئیں تو پھر ان کو قتل کر دینا ہی سماج کے لئے فائدے مند ہے۔

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهِمۡ‌ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۔ (005:034)

جن لوگوں نے اس سے پیش تر کہ تمہارے قابو آ جائیں توبہ کر لی تو جان رکھو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: گنہگار انسان اگر گرفتار ہونے سے پہلے اپنے گناہوں کو نہ کرنے کی قسم کھائیں اور اس پر عمل کرے تو اس کی معافی کے بارے میں سماج کو ضرور سوچنا چاہئے کیوں کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور دیالو (مہربان) ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَيۡهِ الۡوَسِيۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔ (005:035)

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو۔ اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور اس کے راستہ میں جہاد کرو تا کہ فلاح پاؤ۔

www.urduchannel.in

تشریح: اچھے کام کرنے والے اور نیک انسان اللہ تعالی سے محبت کرتے ہیں۔ پریمی کے روٹھنے کا ڈر اسے ستاتا ہے اور وہ اللہ تعالی کے قریب رہنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ تعالی کے اصولوں کو ٹھیک ٹھیک مان کر سچائی کے راستہ پر رہتے ہوئے گنہگاروں سے جہاد کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (005:036)

جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس روئے زمین کا سب مال و متاع ہو اور اس کے ساتھ اسی قدر اور بھی ہو تاکہ قیامت کے روز عذاب کے بدلہ میں دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کو درد دینے والا عذاب ہوگا۔

تشریح: یقیناً جو انسان اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے یعنی کافر، ان کے پاس جتنا بھی فائدہ یا دولت ہو انہیں اس کے بدلے میں اشانتی کی بددعا سے نجات نہیں مل سکتی۔

پیغام: ایسے انسان میں لالچ، اہنکار اور حسد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ انہیں جتنا دیا جائے یا انہیں سمجھایا جائے ان لوگوں کی چاہت پوری نہیں ہوتی اور وہ سچائی کو سمجھ نہیں سکتے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۔ (005:037)

چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر اس سے نہیں نکل سکیں گے۔ اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے۔

تشریح: انسان جتنا بھی بدسکونی کا دوزخ سے نکلنا چاہے وہ نہیں نکل سکتا اور یہ ناممکن ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ (005:038)

جو چوری کرے مرد ہو یا عورت، ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے فعلوں کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے۔ اور خدا زبردست اور صاحب حکمت ہے۔

تشریح: چور عورت ہو یا مرد ان کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں، یہی ان کی سزا ہے۔

پیغام: ہاتھ کاٹ کر کسی انسان کو بھکاری بنانا اللہ تعالی کا مقصد نہیں ہے اور اس آیت میں ہاتھ کاٹنے کا مطلب اس چور انسان کے سارے کاموں کو بند کروا دینا۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (005:039)

اور جو شخص گناہ کے بعد توبہ کرلے اور نیکوکار ہو جائے تو خدا اس کو معاف کردے گا کچھ شک نہیں کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: جو انسان اپنی حد کو پار کرنے کے بعد اسے دوبارہ نہ کرنے کی قسم کھاتے ہیں اور اپنے کردار کی ناپاکی کو سنبھالیں تو انہیں ضرور اللہ تعالی کی طرف سے معافی حاصل ہوگی اور اللہ دیالو ہے۔

پیغام: قرآن شریف میں بہت ساری آیتیں ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ہر انسان کو اس کے کئے کی سزا اور جزا بھگتنی ہوگی اور سماج میں بھی یہ اصول دیکھنے کو ملتا ہے۔ سوال یہ آتا ہے کہ زندگی بھر گناہ کرنے کے بعد موت سے کچھ دن پہلے کوئی گنہگار اگر توبہ کرے

www.urduchannel.in

تو کیا اسے معافی حاصل ہو گی ؟ یہ آیت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ انسان کو اس کے کئے کی سزا کچھ حد تک اس کو اسی زندگی میں مل جاتی ہے اور توبہ کرنے کے بعد یعنی گناہ نہ کرنے کی قسم کھانے کے بعد اس کو اس کے ضمیر کی تکلیف سے نجات ملتی ہے۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ يُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ (005:040)

کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں خدا ہی کی سلطنت ہے ؟ جس کو چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: زمین اور آسمان کی ساری چیزیں اللہ کے اختیار میں ہیں۔ سزا اور معافی اللہ تعالی کے اختیار میں ہے، وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے۔

پیغام: انو پرمانو (ذرہ) سے بنی ہوئی یہ دنیا اور آسمان کی لامحدود وسعت اللہ کی ہے جو ثابت ہو چکی ہے اور وگیان بھی اس بات کو ثابت کر چکا ہے کہ پرمانو (زرہ) کے اندر کی طاقت ہی ساری چیزوں کو روپ اور زندگی عطا کرتی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ لَا يَحۡزُنۡكَ الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ مِنَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَلَمۡ تُؤۡمِنۡ قُلُوۡبُهُمۡ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا ۛۚ سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ سَمّٰعُوۡنَ لِقَوۡمٍ اٰخَرِيۡنَ ۙ لَمۡ يَاۡتُوۡكَ‌ ؕ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوَاضِعِهٖ‌ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ اِنۡ اُوۡتِيۡتُمۡ هٰذَا فَخُذُوۡهُ وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡتَوۡهُ فَاحۡذَرُوۡا‌ ؕ وَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتۡنَـتَهٗ فَلَنۡ تَمۡلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا‌ ؕ اُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُرِدِ اللّٰهُ اَنۡ يُّطَهِّرَ قُلُوۡبَهُمۡ‌ ؕ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ ۖۚ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ‏ ۔ (005:041)

اے پیغمبر ! تم کو وہ لوگ رنج میں نہ ڈالیں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں کچھ تو ان میں سے وہ ہیں جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں لیکن ان کے دل مومن نہیں ہیں۔ اور کچھ ان میں سے یہودی ہیں۔ یہ غلط باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے۔ صحیح باتوں کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں اگر تمہیں یہ حکم ملے تو اس کو لے لینا اگر نہ ملے تو اس سے احتراز کرنا۔ اگر خدا کسی کو گمراہ کرنا چاہے تو اس کے لئے تم کچھ بھی خدا سے (ہدایت کا) اختیار نہیں رکھتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پاک کرنا نہیں چاہا۔ ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

تشریح: اوتار یعنی رسول، پاک اور پوتر انسان کی "برے لوگوں" کو سبق دینے کی کوشش ناکام ہونے پر فکر مند نہ ہوں۔ منھ زبانی طور پر پاکیزگی اور نیکی کا دعوی کرنے والے اور اندر سے ناپاک انسان کا ضمیر ہمیشہ ناپاک ہوتا ہے کچھ انسان ایسے ہوتے ہیں جن کا کام ہے جاسوسی کرنا اور یہودیوں میں بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو سچائی کو بدل دیتے تھے۔ اللہ تعالی جسے خراب کرنا چاہے وہی خراب ہوتا ہے، کوئی بھی بری کوشش اللہ تعالی کے آگے ناکامیاب ہے۔

پیغام: انسان کا کام ہے ہمیشہ کھوج (تلاش) میں لگے رہنا اور نتیجہ اللہ تعالی کے اختیار میں ہوتا ہے۔

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ‌ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ‌ ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ فَلَنۡ يَّضُرُّوۡكَ شَيۡـئًا‌ ؕ وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ‏ ۔ (005:042)

www.urduchannel.in

جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور حرام مال کھانے والے ہیں۔ اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اگر تم ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: جھوٹ کو اندھی عقیدت کی طرح سن کر اپنے دل و دماغ میں بٹھانے والے لوگ جو گناہ کو اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں ایسے لوگ اگر اپنے فیصلہ کے لئے یا کسی اختلاف کا حال پوچھنے کے لئے نیک لوگوں کے پاس آئیں تو نیک لوگ ان کا فیصلہ ضرور کریں لیکن اگر فساد کا ڈر ہو تو اس سے دور رہیں۔ یقیناً گناہ کرنے والے نیک لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ایمان والوں کو چاہئے کہ انصاف اور حق کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اچھا فیصلہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (005:043)

اور وہ کیسے تم کو حکم بناتے ہیں جبکہ خود ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں خدا کا حکم ہے۔ یہ اسے جانتے ہیں پھر اس کے بعد اس سے پھر جاتے ہیں اور یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔

تشریح: توریت جیسی مذہبی کتاب ہونے کے باوجود یہودی اپنا فیصلہ حضرت محمد ﷺ سے پوچھتے تھے ان کو آزمانے کی نیت سے، پھر وہ اپنے پرانے کو سنسکار (غیر عقلی) میں لوٹ جاتے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ. (005:044)

بیشک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسی کے مطابق انبیاء جو (خدا کے) فرمانبردار تھے، یہودیوں کو حکم دیتے رہے ہیں اور مشائخ اور علماء بھی۔ کیوں کہ وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا۔ اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

تشریح: توریت میں سچائی کی روشنی اور لوگوں کو سچائی سے جینے کا طریقہ اللہ کی طرف سے موجود تھا اور نبی بھی توریت ماننے والوں کو اس راستہ پر چلنے کی ہدایت دیتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ سماج میں گیانی اور رشی منیوں (نبیوں) نے اس اصول کو بڑی ذمہ داری سے لوگوں کے درمیان پھیلایا اور یہ بھی کہا کہ گناہ کے نتیجہ سے ڈریں (جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو بگاڑ کر اس کی قیمت حاصل نہ کریں اور جو انسان اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو بگاڑتے ہیں اور اپنے من گھڑت کو سنسکار کو اللہ تعالیٰ کا اصول کہہ کر لوگوں میں پھیلایا کرتے ہیں وہی "کافر" ہیں۔

www.urduchannel.in

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (005:045)

اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلا ہے لیکن جو شخص بدلا معاف کردے، وہ اس کے لئے کفّارہ ہوگا۔ اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں۔

تشریح: بدلے کے جذبات انسان کو دہشت گردی کی طرف لے جاتی ہے اور یقیناً کوئی بھی کتاب کسی بھی روپ میں بدلے کے جذبات کسی انسان پر تھوپ نہیں دیتی۔ اس لحاظ سے اس آیت میں جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے میں ناک، کان کے بدلے میں کان، دانت کے بدلے میں دانت اور ہر خاص زخم کے بدلے کے لیے بدلہ ہے کہہ کر انسانوں کو تشدد سے دور رکھا۔ کیوں کہ کوئی انسان اگر کسی کی جان لیتا ہے یا اسے جسمانی نقصان پہنچاتا ہے تو اسے بھی برابری کی تکلیف سے گزرنا پڑے گا۔ اس ڈر سے انسان کسی کی جان لینا یا اسے جسمانی نقصان پہنچانا پسند نہیں کرے گا۔ اور آخر میں معاف کرنا سب سے عمدہ ہے اور جو معاف کرنا نہیں جانتے وہ ظالم ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔ (005:046)

اور ان پیغمبروں کے بعد انہیں کے قدموں پر ہم نے عیسیٰؑ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے اور ان کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تورات کی جو اس سے پہلی (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے۔

تشریح: مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے اپنے سے پہلے والی کتاب توریت کی تائید کی اور اللہ کی طرف سے انہیں بائبل کے اصول اور روشنی حاصل ہوئے اور توریت کی سچائی کو ایک اور تائید حاصل ہوئی۔ اور یہ لوگوں کے لئے ایک حکم اور راہ نما تھی۔

پیغام: علماء کہتے ہیں کہ ساری کتابیں قرآن شریف آنے کے بعد باطل ہو گئیں ہیں اور اس کی تائید میں سورہ بقرہ کی آیت 62 کی مثال پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ پاکیزگی اور ایک ایشور کسی خاص گروہ کی دولت نہیں اور کسی بھی وقت نہ باطل تھی، نہ ہے اور نہ رہے گی۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (005:047)

اور اہل انجیل کو چاہئے کہ جو احکام خدا نے اس میں نازل فرمائے ہیں اس کے مطابق حکم دیا کریں اور جو خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔

تشریح: اور بائبل کے ذریعہ کرسچین کو شانتی کے راستہ پر چلنا چاہئے اور جو انسان اللہ کے بتائے ہوئے شانتی کے راستہ پر نہیں چلتے ایسے لوگ پوری طرح غیر مذہبی ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: کچھ مسلمان یہ سوچتے ہیں کہ قرآن شریف کے پہلے کی ساری مذہبی کتابیں باطل ہو چکی ہیں، لیکن قرآن کی اس آیت کے مطابق یہ صاف ہو جاتا ہے کہ کرسچین کو اپنی مذہبی کتاب کے مطابق ہی عمل کرنا چاہئے اور اس کی تائید میں میں (سدھارتھ چڑجی) سورہ بقرہ کی آیت 136 اور سورہ آل عمران کی آیت 84 کی مثال کے طور پر پیش کر رہا ہوں جس میں لکھا گیا ہے **"ہر نبی، ان کی مذہبی کتاب، اور ہر مذہب کے ذریعہ پکارے گئے ایشور کے الگ الگ ناموں پر ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے"** ہر نبی اور اس کی مذہبی کتاب ایک ہی اصول صدیوں سے لوگوں کو دیتی آ رہی ہے۔ کوئی بھی نبی یا ان کی مذہبی کتاب یا ان کے اصول چھوٹے، بڑے یا باطل نہیں ہیں چاہے وہ کسی کو بھی مانیں۔ ہر نبی اور اس کی مذہبی کتاب کا پیغام ایک ہے اور وہ ہے عدم تشدد، شکھشا، انسانیت، محبت، نیکی، بھائی چارہ اور شانتی۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کے قرآن شریف کے علاوہ ساری مذہبی کتابیں کو لوگوں نے بدل دیا ہے۔ لوگوں کے اندر اگر اتنی حیثیت یا طاقت ہے کہ وہ اللہ تعالی کے کلام کو بدل دیں، تو مسلمانوں کے پاس بھی قرآن شریف کو نہ بدلنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بہت سالوں بعد قرآن شریف لکھا گیا اور بہت سالوں بعد ان پر اوقاف ورموز بھی جوڑے گئے۔ رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں قرآن شریف کو کتابی شکل نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے کوئی بھی کسی کی کتاب پر باطل یا بدلنے کا الزام نہ لگائیں۔

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَیۡمِنًا عَلَیۡهِ فَاحۡكُمۡ بَیۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الۡحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ شِرۡعَةً وَّمِنۡهَاجًا ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ لِّیَبۡلُوَكُمۡ فِیۡ مَاۤ اٰتٰىكُمۡ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ۙ (005:048)

اور ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ اور ان (سب) پر شامل ہے تو جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے۔ اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کر دیا ہے اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا مگر جو حکم اس نے تم کو دیئے ہیں ان میں وہ تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے، سو نیک کاموں میں جلدی کرو۔ تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا۔

تشریح: اور قرآن شریف اللہ کے رحم و کرم سے لوگوں کے درمیان آیا جو خود سچا ہے اور اپنے سے پہلے والی کتابوں کی سچائی کو ثابت کرتا ہے۔ ایمان والوں کو چاہئے کہ فیصلہ کے وقت جو جس مذہبی کتاب کو مانتے ہیں اسی مذہبی کتاب کے اصولوں کے دائرے میں رہ کر فیصلہ کریں۔ ہر مذہبی کتاب کے اصول ایک ہیں لیکن انسان کے رہن سہن کا طریقہ اور دستور الگ الگ بنایا گیا ہے اور یہ اس لئے کہ دنیا کے ہر جگہ کا موسم، زبان اور تہذیب الگ الگ ہے۔ اگر اللہ تعالی کی مرضی ہوتی تو دنیا کے ہر کونے کی تہذیب، زبان اور موسم ایک کر دیتے۔ لیکن اللہ تعالی کی مرضی سے انسان کے لئے ایک آزمائش ہے کہ اسے جس موسم، تہذیب اور زبان

www.urduchannel.in

کے دائرے میں رکھا وہ اس کا کس قدر وفادار ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ نیک کاموں پر دھیان دیں، ہر قانون اور تہذیب اللہ کی دین ہے اور انسانوں کے آپس کے جھگڑے سچائی کو گمراہ نہیں کر سکتے کیوں کہ سچائی اللہ کی پرچھائی ہے۔

وَاَنِ احۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ وَاحۡذَرۡهُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنُوۡكَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ‌ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّصِيۡبَهُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ۔ (005:049)

جو خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق تم فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔ اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ خدا چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔

تشریح: اور اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مطابق انسانوں کے بیچ کے اختلافات کا فیصلہ اور اس فیصلہ کے مطابق اپنے آپ کو چلانا نیک اور پوتر لوگوں کا فرض ہے۔ پوتر انسان ہوشیار رہیں کہیں برے لوگ ان کے فیصلہ سے انہیں صحیح راستہ سے بھٹکا نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے اصولوں کی سچائی پر یقین رکھتے ہوئے پوتر لوگ جان لیں کہ گنہگار اپنے گناہوں کا خمیازہ ضرور بھگتے گیں یعنی یہ لوگ اللہ کے اصولوں کی سچائی پر شک نہ کریں۔

اَفَحُكۡمَ الۡجَـاهِلِيَّةِ يَـبۡغُوۡنَ‌ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۔ (005:050)

کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہشمند ہیں؟ اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیے خدا سے اچھا حکم کس کا ہے؟

تشریح: گنہگار ناجائز طریقہ سے یا اپنے ضمیر کی چاہت کے مطابق فیصلہ کی امید رکھتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ بہترین طریقہ سے کر سکتے ہیں اور اس پر نیک لوگوں کا یقین ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡيَهُوۡدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوۡلِيَآءَ ‌ؔ‌ۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۔ (005:051)

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔ بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح: نیکی اور شانتی چاہنے والے انسان یہودی یا کرسچین کے بیچ ہونے والی بری باتوں سے دوستی نہ کریں۔ ان میں سے کچھ لوگ بری حرکتوں کی وجہ سے آپس میں دوست ہیں۔ نیک اور اچھے لوگ اگر ان کی حرکتوں کو اپنائیں تو وہ انہیں میں سے ہو جائیں گے اور یقیناً اللہ ایسے لوگوں کو نیک علم عطا نہیں کرتے جو اپنی پاکیزگی کو خراب یعنی برباد کرتے ہیں۔

پیغام: دوستی انسانوں کی ایک پسندیدہ چیز ہے اور بھائی چارے کی بنیاد بھی ہے۔ ہر مذہب میں اچھے برے لوگ بھی ہیں چاہے وہ مسلمان، ہندو، کرسچین، یہودی یا بدھسٹ ہی کیوں نہ ہوں۔ امت کو مذہب کے نام پر جوڑ کر برا کہنا مذہب کی خلاف ورزی ہے۔ اس سورہ کی آیت 82 میں کرسچین یعنی نصرانیوں کو مسلمانوں کا سب سے قریبی دوست بتایا گیا ہے۔ ایک ہی سورہ کی دو آیتوں میں دو قسم کی باتیں ایک ہی مضمون میں کیا ممکن ہے؟ نہیں!

www.urduchannel.in

میں (سدھارت چڑ جی) یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کے قرآن شریف کا موجودہ ترجمہ غلط ہے اور یہ اس لئے کہ قرآن شریف کا ہر ترجمہ کہانیوں کی بنیاد پر کیا گیا ہے، لیکن قرآن کی ہر آیت ہر وقت کے لئے مکمل ہونے کی وجہ سے ایک ہی اصول پر دو قسم کی تشریح نہیں ہو سکتی۔

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ ۔ (005:052)

تو جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ خدا فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔

تشریح: ایسے بہت سے انسان ہیں جو اپنے دلوں میں کدورت رکھتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنی پاکیزگی کا جھوٹا ڈھونگ رچاتے ہیں اور بھاگ بھاگ کر گنہگاروں کے درمیان جانے کی کوشش کرتے ہیں یعنی گناہ کے کام کو ہزار قسم کے بہانوں سے پاک بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن پاکیزگی پر گناہ کبھی بھی جیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اچھائی ہمیشہ جیت جاتی ہے اور اس کی جیت پر گناہ کو بے عزت ہونا پڑتا ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ (005:053)

اور اس وقت اہل ایمان تعجب سے کہیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں جو خدا کی سخت سخت قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ خسارے میں پڑ گئے۔

تشریح: نیک انسان نیکی کی فتح کے بعد کہیں گے کہ وہ لوگ اللہ تعالی کے نام کی قسم کھاتے تھے اور کہتے تھے اچھے اور نیک کاموں کے ساتھ ہیں مگر ان کی چھپی ہوئی خواہش ظاہر ہونے کے بعد ایسے لوگوں کے کام بے کار ثابت ہو جاتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔ (005:054)

اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں۔ یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

تشریح: نیکی اور پاکیزگی کے کاموں کے درمیان جو انسان اپنی پاکیزگی یعنی مذہب کو چھوڑ کر گناہ والے کاموں کو اپناتے ہیں وہ پاکیزگی اور سچائی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، لیکن اللہ تعالی پاکیزگی اور شانتی چاہنے والوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ کی مہربانی حاصل ہوتی ہے اور انہیں بھی اللہ کے اصولوں سے پیار ہو گا۔ نیک انسان، نیکی اور شانتی چاہنے والے آپس میں دوست

www.urduchannel.in

ہوں گے اور گنہگار یعنی کافر یعنی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو بگاڑنے والے لوگوں کے خلاف لڑیں گے (جہاد) اور اپنے فرض کے خلاف بولنے والوں کی پرواہ نہیں کریں گے۔ ایسے لوگ ہی بڑے عالم ہوتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لائے گا جسے اللہ پیار کرے گا" اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس وقت یہ آیت اتری تھی اس وقت مسلمانوں کے علاوہ اللہ کی پیاری کوئی دوسری قوم نہیں تھی اور اللہ ایسی قوم کو لانے والے تھے جو "اللہ اور مسلمان" دونوں سے پیار کرے؟ کچھ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اسلام آنے کے بعد سارے مذہب خارج ہو گئے ہیں تو اس آیت کے ذریعہ جو پیشن گوئی ہوئی ہے وہ کس مذہبی گروہ کی نشان دہی کرتی ہے؟ یا مسلمانوں کا دعوی جھوٹا ہے جو قرآن شریف سے نہیں ملتا؟

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔ (005:055)

تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکواۃ دیتے اور جھکتے ہیں۔

تشریح: اور نیک لوگوں کے دوست اللہ، اس کا رسول اور شانتی چاہنے والے انسان ہیں، جو لوگ محبت، پاکیزگی، بھائی چارہ اور انسانیت کے ذریعہ نماز ادا کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی طاقت اور پیسوں سے انسانی سماج کی خدمت اور مدد کرتے ہیں یعنی زکواۃ دیتے ہیں اور اللہ کے اصولوں کے آگے اپنے تن من کو جھکا دیتے ہیں یعنی رکوع کرتے ہیں (یعنی اللہ کے اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں)۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔ (005:056)

اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا تو خدا کی جماعت ہی غلبہ ہونے والی ہے۔

تشریح: جو انسان اللہ، رسول اور نیک لوگوں کے اصولوں کے ساتھ اپنے اصولوں کو ملاتے ہیں وہ ضرور شانتی چاہنے والوں کے گروہ میں ہوں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ (005:057)

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں ان کو اور کافروں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے، دوست نہ بناؤ اور مومن ہو تو خدا سے ڈرتے رہو۔

تشریح: نیک انسان گنہگاروں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا جو ان کی پاکیزگی اور نیکی کی زندگی کو مذاق کی زندگی کہتے ہیں۔ نیک انسان گنہگاروں سے نہیں ڈرتے اور اپنی پاکیزگی کو ناپاکی سے دور رکھتے ہیں۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ۔ (005:058)

اور جب تم لوگ نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اُسے بھی ہنسی اور کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ سمجھ نہیں رکھتے۔

تشریح: اور جب نیک انسان محبت، شکھشا، شانتی، عدم تشدد اور بھائی چارے کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں تب ناپاک گنہگار انسان ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگ اگیانی/انجان ہوتے ہیں۔

www.urduchannel.in

قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ هَلۡ تَنۡقِمُوۡنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَاَنَّ اَكۡثَرَكُمۡ فٰسِقُوۡنَ۔ (005:059)

کہو کہ اے اہل کتاب ! تم ہم میں برائی ہی کیا دیکھتے ہو، سوا اس کے کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی اس پر اور جو پہلے نازل ہوئیں ان پر ایمان لائے ہو اور تم میں اکثر بدکردار ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصولوں پر چلنے والے نیک اور پرہیزگار (کتابی) انسان اور جنہوں نے پاکیزگی، نیکی، محبت اور شانتی کو اپنا راستہ بنایا وہ کبھی بھی ایمان والے یعنی پرہیزگار اور نیک کام کرنے والوں کا مذاق نہیں کرتے اور مذاق کرنے والے انسان پاکیزگی سے دور رہتے ہیں۔

قُلۡ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكَ مَثُوۡبَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ اُولٰۤئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ۔ (005:060)

کہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کے ہاں اس سے بھی بدتر جزا پانے والے کون ہیں ؟ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور جن پر وہ غضبناک ہوا اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ایسے لوگوں کا برا ٹھکانا ہے۔ اور وہ سیدھے راستے سے بہت دور ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے گنہگار انسان گناہ یعنی شیطان کو اپنی عبادت کا مقصد بنا لیتے ہیں اور اللہ کا عذاب اسے بد سکون بندر اور سور کی طرح زندگی بتانے پر مجبور کر دیتا ہے وہ سچے اور سیدھے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں گناہ والی سوچ ہی باطل ہوتی ہے اس کے علاوہ اللہ کی قدرت میں کچھ بھی باطل نہیں۔

وَاِذَا جَآءُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا وَقَدۡ دَّخَلُوۡا بِالۡكُفۡرِ وَهُمۡ قَدۡ خَرَجُوۡا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡتُمُوۡنَ۔ (005:061)

اور جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، حالانکہ کفر لے کر آتے ہیں اور اسی کو لے کر جاتے ہیں۔ اور جن باتوں کو یہ مخفی رکھتے ہیں خدا ان کو خوب جانتا ہے۔

تشریح: شانتی چاہنے والے لوگوں کو شانتی بگاڑنے والے لوگ اگر فریب سے کہتے ہیں کہ انہوں نے شانتی اور پاکی کی قسم کھائی ہے مگر اپنے فریبی کردار کی وجہ سے ان کے آنے اور جانے کے دوران صرف فریب ہی فریب رہا اور مکر و فریب اللہ کے نزدیک کبھی نہیں چھپتا۔

وَتَرٰى كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۔ (005:062)

اور تم دیکھو گے کہ ان میں اکثر گناہ، زیادتی اور حرام کھانے میں جلدی کر رہے ہیں۔ بیشک یہ جو کچھ کرتے ہیں برا کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: پاکیزگی اور شانتی چاہنے والے لوگ سمجھ جائیں گے کہ مکروفریب کرنے والے انسان گناہ کی طرف، ظلم کی طرف، لوگوں کی دولت لوٹنے کی خواہش، چوری، دھوکا بازی اور جعلسازی میں الجھے رہتے ہیں اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں وہ سراسر گناہ، نفرت اور اشانتی کی بنیاد ہے۔

پیغام: اس آیت میں کافروں کی کچھ نشانی پائی جاتی ہے اور وہ ہے حرام خوری، ظلم اور گناہ۔

لَوۡلَا يَنۡهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَالۡاَحۡبَارُ عَنۡ قَوۡلِهِمُ الۡاِثۡمَ وَاَكۡلِهِمُ السُّحۡتَ‌ؕ لَبِئۡسَ مَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۔ (005:063)

بھلاان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی بُرا کرتے ہیں۔

تشریح: مکر اور فریبی انسانوں کو آس پاس کے رہنے والے گیانی اور نیک انسان کیوں نہیں روکتے۔ گیانی، نیک اور شانتی چاہنے والے انسان ان لوگوں سے ڈرتے ہیں اور ان کی طرح گناہوں میں اپنے آپ کو گرا نہیں دیتے۔ مکر اور فریب کرنے والوں کے ظلم کو نہ روکنا اور ان کے گناہوں کے کاموں کو چپ چاپ برداشت کرنا بھی گناہ ہے۔

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ يَدُ اللّٰهِ مَغۡلُوۡلَةٌ‌ ؕ غُلَّتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَلُعِنُوۡا بِمَا قَالُوۡا‌ ۘ بَلۡ يَدٰهُ مَبۡسُوۡطَتٰنِ ۙ يُنۡفِقُ كَيۡفَ يَشَآءُ‌ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ؕ وَاَلۡقَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ كُلَّمَاۤ اَوۡقَدُوۡا نَارًا لِّلۡحَرۡبِ اَطۡفَاَهَا اللّٰهُ‌ ۙ وَيَسۡعَوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَسَادًا‌ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۔ (005:064)

اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بندھ جائیں اور ایسا کہنے کے سبب ان پر لعنت ہو بلکہ خدا کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ وہ جتنا چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ یہ کتاب جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے اس کی وجہ سے ان میں سے اکثر کی شرارت اور انکار بڑھ رہا ہے اور ہم نے ان کے باہم عداوت اور بغض قیامت تک کے لئے ڈال دیا ہے۔ یہ جب لڑائی کے لئے آگ جلاتے ہیں تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ ملک میں فساد کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: یہودیوں کے کچھ لوگوں نے اللہ کے وجود پر شک ظاہر کیا اور کہا کہ اللہ تعالی کچھ نہیں کر سکتے کہ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں لیکن سچائی تو یہ ہے کہ ایسی بات سوچنے والوں کے ہی ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ایسی بات سوچنے والوں پر اللہ کا عذاب۔ اللہ کی طاقت لامحدود ہے۔ جو کچھ انسانوں کو ملا ہے اللہ کی خواہش کے مطابق ہی ہے۔ شیطان اور گنہگار انسان کی زندگی میں اشانتی کا عذاب بڑھ جاتا ہے اور وہ مرتے دم تک آپسی جھگڑے میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور آپسی جھگڑے کی بنیاد کو دوسروں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالی اس بنیاد کو بجھا دیتے ہیں اور اللہ تعالی جھگڑا کرنے والے فسادی لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَوۡ اَنَّ اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا لَـكَفَّرۡنَا عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاَدۡخَلۡنٰهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۔ (005:065)

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم ان سے ان کے گناہ محو کر دیتے اور ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔

www.urduchannel.in

تشریح: کتاب سمجھنے والے گنہگار انسان یعنی اللہ کے سارے اصولوں کو سمجھنے کے بعد گناہ کرنے والے انسان یعنی اہل کتاب اگر شانتی اور پاکیزگی کی قسم کھائیں یعنی ایمان لائیں تو اللہ تعالی ان کی تمام غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں جو نا سمجھی میں کی گئی ہوں اور ضرور انہیں شانتی کی جنت حاصل ہو گی۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۔ (005:066)

اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئیں، ان کو قائم رکھتے تو اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔ ان میں کچھ لوگ میانہ رو ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن کے اعمال برے ہیں۔

تشریح: اگر اللہ کے اصولوں والی ساری کتابیں جیسے کہ توریت اور انجیل، کو لوگ پوری طرح مانتے تو ضرور انہیں شانتی کی جنت حاصل ہوتی۔

پیغام: آج کی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کو بے شمار روزی اور دولت سے نوازا ہے جو اپنے آپ کو یہودی اور نصرانی کہتے ہیں اور انہیں لوگوں کی زکواۃ خیرات پر وہ لوگ زیادہ جیتے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس آیت میں کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالی کے اصولوں کو صحیح طریقہ سے مانیں گے انہیں بھرپور روزی ملے گی۔ آیت کے مطابق دنیا میں کون زیادہ دولت اور روزی کا حقدار ہے، وہ اللہ تعالی نے لوگوں کے سامنے پیش کر دیا اور کتنے لوگوں نے اللہ کے اصولوں کو صحیح طریقہ سے استعمال کیا وہ بھی آج لوگوں کے سامنے ہے۔ صحیح غلط کا فیصلہ کرنے والا اللہ تعالی ہے یہودی، نصرانی، مسلمان یا ہندو جیسی قوم کے لوگ نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (005:067)

اے پیغمبر! جو ارشادات خدا کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہونچا دو۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو تم خدا کے پیغام پہونچانے میں قاصر رہے۔ اور خدا تم کو لوگوں سے بچائے رکھے گا۔ بے شک خدا منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح: رسول کا کام تھا اللہ تعالی کے اصولوں کو لوگوں کو سمجھانا اور اگر صحیح سے نہ سمجھا سکے تو ضرور انہوں نے اپنے کام کو پورا نہیں کیا اور یہ اس لئے کہ رسول بھی انسان ہے اور ان کی طاقت بھی محدود ہے۔ اللہ تعالی ظالموں سے رسولوں کو بچاتا آیا ہے۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے "اگر رسول اللہ تعالی کا پیغام نہیں پہنچا پاتے ہیں تو انہوں نے اللہ تعالی کی رسالت کا حق ادا نہیں کیا" کیا رسول، اللہ کی رسالت کا حق ادا نہیں کر سکتے؟ نہیں! اس آیت میں رسولوں کی انسانی مجبوری کو سمجھایا گیا ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًاۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (005:068)

www.urduchannel.in

کہو کہ اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ان کو" قائم "نہ رکھو گے، کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے اور جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے وہ ان میں سے اکثر کی سرکشی اور کفر کو بڑھائے گا۔ تو تم قوم کفار پر افسوس نہ کرو۔

تشریح: اللہ کے اصول جو کتابوں کی شکل میں موجود ہیں اسے سمجھنے والے انسان (اہل کتاب) سمجھ لیں کہ سماج میں شانتی کو قائم رکھنے کے لئے اللہ کے اصولوں کو قائم رکھنا ضروری ہے جیسے کہ توریت، انجیل، قرآن شریف اور تمام وہ کتابیں جس میں اللہ تعالی کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور اس کی اہمیت اور سچائی جو تہذیب کی ترقی پر اہم کردار نبھاتی آ رہی ہے اور گنہگار انسان ہمیشہ اس کردار کو بگاڑتے اور انکار کرتے آرہے ہیں اور یہی ان کا اصول ہے۔ شانتی کا قائم کرنا ضروری ہے چاہے وہ قرآن شریف، بائبل یا انجیل کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو۔

پیغام: مسلمانوں کے کہنے کے مطابق اسلام آنے کے بعد توریت، انجیل، زبور اور ساری مذہبی کتابیں اور ان کے اصول باطل ہیں لیکن اس آیت کے مطابق توریت اور انجیل کو" قائم "کرنے کا حکم دیا جارہا ہے؟ اور مسلمان یہ بھی کہتے ہیں کہ اسلام آنے سے پہلے جو بھی مذہبی کتابیں آئیں وہ سب تبدیل ہو چکی ہیں اور ان سبھوں میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اگر مسلمانوں کو اعتماد ہے کہ ساری کتابیں اللہ تعالی کی ہیں تو کیا انسانوں کے اندر اتنی طاقت ہے کہ وہ اللہ کے اصولوں کو بدل سکیں؟ اگر یہ طاقت انسان کے اندر ہے تو توریت اور انجیل کے ماننے والے بھی مسلمانوں کی طرح کہہ سکتے ہیں کے ان کی کتاب بھی بدل گئی ہے، لیکن سچائی تو یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اصول کبھی بھی نہیں بدلتے؟ اس آیت میں "تمہارا رب" اور "میرا رب" یہ سارے الفاظ کہہ کر طاقتور اللہ تعالی نے اپنے الگ الگ ناموں کی منظوری دی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔(005:069)

جو لوگ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں گے اور عمل نیک کریں گے خواہ وہ مسلمان ہوں یا یہودی یا ستارہ پرست یا عیسائی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

تشریح: کسی بھی کتاب کو ماننے والے چاہے وہ یہودی، نصرانی، ہندو، بدھسٹ یا سکھ ہوں جو بھی پاکیزگی اور شانتی کی قسم کھائیں اور محبت، انسانیت، بھائی چارہ اور نیک کاموں کو اپنا مقصد بنائیں اور ایک ایشور کو بانٹ کر انسانوں کے درمیان بھید بھاؤ کی تفریق کر کے تشدد اور نفرت کا بیج نہ بوئیں، انہیں نہ کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ کوئی غم۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۔ (005:070)

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد بھی لیا اور ان کی طرف پیغمبر بھی بھیجے (لیکن) جب کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسی باتیں لے کر آتا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو وہ ایک جماعت کو تو جھٹلا دیتے اور ایک جماعت کو قتل کر دیتے تھے۔

www.urduchannel.in

تشریح: بنی اسرائیل کی نسل نے رسولوں کے حکموں کو ٹھکرایا اور گناہ کے کاموں کو اپنا راستہ بنایا۔ ان میں سے جو نیک انسان نیکی کے راستہ پر چلنے والے تھے ان لوگوں کے ساتھ فساد کیا اور نیک لوگوں کا قتل کیا۔

وَحَسِبُوٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۔ (005:071)

اور یہ خیال کرتے تھے کہ کوئی آفت نہیں آنے کی تو وہ اندھے اور بہرے ہوگئے۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہوگئے۔ اور خدا ان کے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے برے کاموں کی سزا نہیں ہوگی اور اپنے گناہوں میں اندھے بہروں کی طرح الجھے ہوئے رہتے ہیں۔ جب ان لوگوں کو اپنی غلطیوں کا احساس ہوا تب اللہ تعالیٰ نے انہیں اس احساس کی بدولت ان کی غلطیوں کی معافی قبول کی، لیکن اِن میں سے بھی کچھ لوگ اپنے ضمیر کو صاف ستھرا نہیں کر سکے اور اللہ تعالیٰ ہر انسانی کردار پر نظر رکھتے ہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ (005:072)

وہ لوگ بے شبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح خدا ہیں حالانکہ مسیح یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی اور جو شخص خدا کے ساتھ شرک کرے گا خدا اس پر بہشت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

تشریح: عیسیٰ کے وقت وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے ان کے اصولوں کو ٹھکرا کر یا ان کے بتائے ہوئے راستہ کا انکار کر کے عیسیٰ کو ایک مثال بنا کر عبادت کرنے لگے۔ عیسیٰ نے خود کہا تھا کہ ان کو اور تمام جہان کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور لوگوں کو چاہیئے کے ان کے بتائے ہوئے راستہ کے ذریعہ یا ان کے بتائے ہوئے راستہ کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو ٹھکراتے ہیں اور تشدد، نفرت، اور حسد کو اپنا کر گناہ کو اپنا اصول بناتے ہیں ان کا ٹھکانا ہوگا بدسکونی کا جہنم اور ایسے ناپاک انسان کی بدسکون زندگی کو کسی کی بھی مدد حاصل نہیں ہوگی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (005:073)

وہ لوگ کافر ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے۔ حالاں کہ اس معبود یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اگر یہ لوگ ایسے اقوال و عقائد سے باز نہیں آئیں گے تو ان میں جو کافر ہوئے ہیں وہ تکلیف دینے والا عذاب پائیں گے۔

تشریح: جو انسان اللہ تعالیٰ کو تین حصوں میں بانٹتا ہے اور انسانی سماج میں مذہبی فرقہ بندی، رنگ روپ اور معاشی حیثیت کے ذریعہ تفرقہ پیدا کرتے ہیں وہی لوگ اللہ تعالیٰ کو اس طرح بانٹ کر کافر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور ان سے بنی ہوئی تمام

www.urduchannel.in

قدرتی چیزیں بھی ایک ہی دھاگے (سوتر) سے بندھی ہوئی ہیں اور اس اصول کو جو سمجھ نہیں پاتے یا سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہتے یا نہیں مانتے وہ ہمیشہ ہی کافر رہیں گے اور ان کے اوپر تکلیفوں کا عذاب ہے۔

پیغام: قدرت کے اصولوں کے مطابق تمام چیزیں انوپرمانو (ایٹم/ذرے) سے بنتی ہیں۔ ان دیکھی طاقت ہی ساری قدرت کی بنیاد ہے اور جب اس طاقت سے کوئی شکل اختیار کرتا ہے تب وہ کبھی بھی ایک سے زیادہ نہیں ہوسکتی اور اس لئے سارے رسول اور ساری مذہبی کتابیں ایک ایشور پر یقین رکھنے کے لئے کہتی آ رہی ہیں جو سدا رہنے والا ہے اور ہر چیز میں موجود ہے ہر شکل اس سے پیدا ہوتی ہے اور جو لوگ اس طاقت کو ایک سے زیادہ سمجھتے یا مانتے ہیں یہ ان کا وہم ہے! سچائی نہیں؟ اور اس وہم کے ذریعہ انسانی سماج کو اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ گناہ ہے۔ انسانی سماج میں اس سوچ کے ذریعہ الگ الگ فرقہ بندیاں ہوئیں اور خیالات کے اختلافات میں لوگ آپس میں بٹ گئے۔

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ (005:074)

تو یہ کیوں خدا کے آگے توبہ نہیں کرتے اور اس سے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے؟ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور حد سے زیادہ گناہ کرنے والے یہ کیوں نہیں سمجھتے اور اپنے گناہوں سے نجات پانے کی قسم کیوں نہیں کھاتے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۔ (005:075)

مسیح ابن مریم تو صرف پیغمبر تھے۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے۔ اور ان کی والدہ سچی فرماں بردار تھیں۔ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھو ہم ان لوگوں کے لئے اپنی آیتیں کس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر یہ دیکھو کہ کدھر اُلٹے جا رہے ہیں۔

تشریح: مسیح اور اس کی ماں مریم نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو سمجھنے کے بعد اس پر چلنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا تھا اور اس کو لوگوں نے غلط سمجھ کر انہیں لوگوں کی مورتی بنا کر ان کی ہی عبادت کرنا شروع کر دی اور اللہ کے اصولوں کو نا سمجھ کر اللہ کے حکموں کے خلاف راستہ اختیار کیا۔

پیغام: رسولوں کا انسانی کردار انسانی زندگی کی ہر ضرورت کے مطابق تھا۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰہُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ (005:076)

کہو کہ تم خدا کے سوا ایسی چیز کی کیوں پرستش کرتے ہو جس کو تمہارے نفع اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں؟ اور خدا ہی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے سوا دوسرا کوئی بھی اصول انسانوں کو شانتی نہیں دے سکتا اور اللہ کے اصولوں کے علاوہ دوسرے اصول انسان کو صرف نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں فائدہ نہیں اور جو انسان رسولوں کے اصولوں کو چھوڑ کر ان کی مورتی بنا کر

www.urduchannel.in

ان کی عبادت کرتے ہیں یا ان کی نقل اتارتے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ساری حرکتیں نہ انہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان اور یہ صرف وقت کا ضائع کرنا ہی ہے۔

پیغام: زمین میں ایسی کوئی بھی چیز نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہیں ہوتا۔ ہر چیز میں کچھ نہ کچھ فائدہ یا نقصان ضرور ہوتا ہے اور جس چیز کا کوئی کام نہیں ہوتا قدرت (اللہ تعالیٰ) اسے مٹا دیتی ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ۔ (005:077)

کہو کہ اے اہل کتاب ! اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو پہلے گمراہ ہوئے اور بھی اکثروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

تشریح: کتاب جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے بارے میں بتاتی ہے اور جو لوگ ان اصولوں کو سمجھتے ہیں وہ بے انصافی اور اپنے ضمیر کی چاہت میں اپنی حد پار نہ کریں اور نہ گنہگاروں کے راستہ پر چلیں۔ جو لوگ خود غیر ضروری اصولوں کو اپنا چکے ہیں اور اپنی غیر عقلی باتیں دوسروں پر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے لوگ سیدھے اور سچے راستہ سے بہت دور ہیں۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ (005:078)

جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰؑ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔

تشریح: اسرائیل کے طبقہ میں جو لوگ ایسے غیر ضروری اصولوں کو اپنائے ہوئے تھے اور سچائی کے راستہ سے بھٹک گئے تھے، انہیں اشانتی کا عذاب حاصل ہوا تھا اور یہ اس لئے ہوا تھا کیوں کہ ان لوگوں نے عیسیٰؑ، داود اور مریم کے اصولوں کی نافرمانی کی تھی اور یہ گناہ کی حد بھی پار کر چکے تھے۔

كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ۔ (005:079)

اور برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے۔ بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔

تشریح: جو گناہ ان لوگوں نے کیا تھا اور لگاتار کرتے جا رہے تھے، یقینی روپ سے یہ برے کام تھے۔

تَرٰی كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ۔ (005:080)

تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ اپنے واسطے آگے بھیجا ہے برا ہے کہ خدا ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے۔

تشریح: اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بھی بہت سے لوگوں نے گنہگاروں سے دوستی کر رکھی تھی اور یہ کام یقیناً بہت برا تھا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب میں یہ لوگ ہمیشہ مبتلا رہیں گے۔

www.urduchannel.in

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ (005:081)

اور اگر وہ خدا پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بد کردار ہیں۔

تشریح: گنہگاروں کو اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی پر یقین ہوتا اور وہ کتاب جس پر اللہ کے اصول لکھے ہوئے تھے لوگوں کے سامنے موجود تھی، اس پر بھی یقین ہوتا تو وہ کبھی بھی گناہ کو اپنا کر شیطان سے دوستی نہیں کرتے اور ایسے گنہگار ہمیشہ ہی بد عہد ہوتے ہیں۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ (005:082)

تم دیکھو گے کہ مومنوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے یہودی اور مشرک ہیں۔ اور دوستی کے لحاظ سے مومنوں سے قریب تر ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں عالم بھی ہیں مشائخ بھی۔ اور وہ تکبّر نہیں کرتے۔

تشریح: انسانی سماج کے درمیان اور نیک انسان کے ساتھ دشمنی میں یہودیوں کے بیچ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو نہیں ماننے والے گنہگار پائے جاتے ہیں۔ نیک انسان کے دوست وہ ہوں گے جنہوں نے نیکی، شانتی اور پاکیزگی کو اپنی عبادت سمجھا اور مان لیا اور کرسچین کے درمیان شانتی اور پاکیزگی چاہنے والے لوگ آپس میں دوستی رکھیں گے اور یہ اس لئے کہ کرسچین کے درمیان گیانیوں (عالم) اور معاشرے کو بنانے والوں کی تعداد زیادہ ہے اور گیانی کبھی غرور نہیں کرتے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ (005:083)

اور جب اس کتاب کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے حق بات پہچان لی۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ لے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصول سمجھنے کے بعد ایسے لوگوں کی آنکھوں میں احترام کے آنسو دیکھے جاتے ہیں اور یہ اس لئے کے یہ لوگ سچائی کو محسوس کر سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ایشور ہم پاکیزگی اور شانتی کو اپنائیں اور ہمیں ایسے لوگوں کے ساتھ جوڑیں جو پاکیزگی اور شانتی کے راستہ کو سچا مانتے ہیں اور دل سے اسے اختیار کرتے ہیں۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۔ (005:084)

اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ خدا پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے، ایمان نہ لائیں۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ پروردگار ہم کو نیک بندوں کے ساتھ داخل کرے گا۔

تشریح: ہمارے پاس یعنی نیک انسان کے پاس محبت، بھائی چارہ، انسانیت، اور شانتی کے لئے ایمان لانے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور یہی شانتی کا سیدھا اور سچا راستہ ہے۔ ایشور کی مہربانی سے ہم سب محبت اور شانتی چاہنے والے لوگ ایک ہی فرقہ والے بن جائیں۔

www.urduchannel.in

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ (005:085)

تو خدا نے ان کو اس کہنے کے عوض (بہشت کے) باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اور نیکوکاروں کا یہی صلہ ہے۔

تشریح: پاکیزگی اور شانتی چاہنے والوں کو سکھ شانتی کا باغ ملے گا جس میں ٹھنڈے پانی کی طرح شانتی اور گیان کی ہوا بہتی ہو گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کو ان کے اچھے کاموں کے عوض بدلے میں ملے گا۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۔ (005:086)

اور جن لوگوں کے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔

تشریح: اور جو انسان گناہ کو اپنا کر اللہ کے اصولوں کو جو کتاب کے ذریعہ لوگوں کے درمیان موجود ہیں، اسے جھوٹا کہتے ہیں وہ لوگ اشانتی کے جہنم میں رہیں گے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۔ (005:087)

مومنو! جو پاکیزہ چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: نیک انسان قدرت کی ساری چیزیں جو ان کی ضرورت کی استعمال میں آتی ہیں اسے استعمال کر کے اسے خراب نہ کریں یا اس کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مخالفت کرنے کے برابر ہے۔ اللہ یا قدرت کو یہ بات بالکل ناپسند ہے۔

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۔ (005:088)

اور جو حلال طیب روزی خدا نے تم کو دی ہے اُسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے ہر طرح کے مزے دار کھانے دنیا میں موجود رکھے اور ان میں سے جو انسانی جسم کے لئے فائدے مند ہیں انھیں کھائیں اور جو ایمان رکھتے ہیں اور اشانتی کے عذاب اور تکلیفوں سے ڈرتے ہیں وہ ایشور کے اصولوں کو ضرور مانیں گے۔

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ (005:089)

خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن پختہ قسموں پر مواخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین

www.urduchannel.in

روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھالو اور تم کو چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

تشریح: قسم کھا کر اسے نبھانا ایمان والوں کا فرض ہے اور جھوٹی قسم سے لوگوں کو گمراہ کرنا یا سماج کا یا کسی کا نقصان کرنا گناہ یعنی بہت بڑا پاپ ہے۔

پیغام: جھوٹی قسم سے اگر لوگوں کو نقصان پہنچے تو کیا کنیزیں آزاد کرنا یا روزے رکھنے سے اس نقصان کی بھرپائی ہو سکے گی؟ یہ ناممکن ہے۔ اس آیت میں ان سارے اصولوں پر ایک خاص حکم ہے اور وہ یہ ہے کہ ان سارے خیالات کے ذریعہ (روزہ، کنیز آزاد کرنا) لوگوں کو جھوٹی قسمیں کھانے سے روکنا ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (005:090)

اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بت اور پاسے ناپاک کام اور شیطانی اعمال ہیں سو ان سے بچتے رہیں تاکہ نجات پائیں۔

تشریح: نیک انسان کے لئے شراب، جوا اور ایسی جگہیں جہاں پر ایشور کی جگہ شیطان کی عبادت (تھان) کی جاتی ہے اور انسانوں کی قسمت کا فیصلہ کیا جاتا ہو، یہ سارے کام ناپاک ہیں۔ نیک انسان اپنے فائدے کے لئے ان ساری باتوں سے دور رہتے ہیں۔

پیغام:

(1) شراب - ایسی وہ ساری چیزیں یا ان کا نشہ جو انسان کے ہوش و ہواس کو بگاڑ دیتے ہیں جیسے کہ عورت کا نشہ دولت کا نشہ، شراب کا نشہ وغیرہ اور ایسی وہ ساری چیزیں جو حد سے باہر ہوں۔

(2) جوا، نشہ اور قسمت کو داو پر رکھ کر جو دولت کمائی جاتی ہے یا جس دولت میں گناہ شامل ہو یعنی کسی کو لوٹ کر یا دھوکے سے کسی کی دولت لینا، جھوٹ بول کر پیسے لینا، مذہب کے نام پر پیسے لینا، یہ سب جوئے میں شمار ہے اور سب سے بڑا جوا ہے کسی کی امانت کو ان کی اجازت کے بغیر اپنے استعمال میں لانا۔ دوسروں کی امانت سے زکواۃ خیرات دینا، یہ سب جوا ہے اور جوا سخت گناہ ہے۔

(3) تھان – اوپر میں لکھے ہوئے سارے گناہ جس جگہ میں کئے جاتے ہیں وہ سارے استھان (جگہیں) اللہ کے اصولوں کے باہر ہیں یعنی وہ شیطان کی جگہ ہے اور ان کی عبادت کرنا شیطان کے چیلے کا کام ہے۔ نیک لوگ اس کام سے دور رہتے ہیں۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔ (005:091)

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہئے۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کا ناپاک ضمیر چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ گناہوں میں غرق رہے اور سماج میں تشدد اور دشمنی کی بنیاد قائم رہے اور انسان ایشور کے اصولوں سے دور رہیں۔یہی شیطان کی خواہش ہے اور اس بات کو سمجھنے کے بعد ناپاک انسان کو چاہئے کے غلط کاموں سے اپنے آپ کو دور رکھے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔ (005:092)

اور خدا کی فرمانبر داری اور رسول خدا کی اطاعت کرتے رہو اور ڈرتے رہو۔اگر منہ پھیروگے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے۔

تشریح: لوگوں کو چاہئے کے وہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو مانتے رہیں اور رسولوں کے خیالات جو اللہ کی طرف سے ملے اس پر یقین رکھیں اور اپنے کردار کو گناہوں سے بچا کر رکھیں۔اگر اس بات پر اطمینان نہ ہو تو جان لیں کہ رسول پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے ۔رسول کا کام ہے صرف لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھانا اور اللہ کا پیغام پہنچانا۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (005:093)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان پر ان چیزوں کا کچھ گناہ نہیں جو وہ کھا چکے۔جبکہ انہوں نے پرہیز کیا اور ایمان لائے اور نیک کام کئے پھر پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا اور نیکوکاری کی۔اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: محبت ،انسانیت ،شانتی ،شکھشا،عدم تشدد اور پاکیزگی ان سارے اصولوں کے ساتھ جو لوگ جیتے ہیں ،(ایمان رکھنا) سماج اور انسانی تہذیب کی ترقی کے لئے اپنی محنت اور پیسے خرچ کرتے ہیں (نیک کام کرنا) انہیں اللہ تعالی کی طرف سے محبت اور دعا حاصل ہوتی ہے۔پاکیزگی کے ساتھ اپنی زندگی جینے والوں کو اللہ کا رحم حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خیالات کے اختلافات پر جو انسان جھگڑا نہیں کرتے وہی نیک اور شانتی چاہنے والے ہوتے ہیں۔

پیغام: انسان کا کردار کچھ حد تک انسان کے ذاتی کھانے پینے ،پسند ناپسند پر زیادہ انحصار کرتا ہے لیکن انسان کی سوچ اور دماغ اس کو صحیح راستہ اختیار کرنے میں مدد فرماتی ہے اور اس آیت سے ہمیں یہی ثبوت ملتا ہے کہ انسان کا نیک کردار ہی خاص ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ (005:094)

مومنو! کسی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو خدا تمہاری آزمائش کرے گا تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے تو جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دُکھ دینے والا عذاب ہے۔

تشریح: انسان کو اپنی زندگی میں کچھ امتحان سے گزرنا پڑتا ہے۔اور انسان جب اپنی حد سے بڑھ جاتا ہے تب اسے اشانتی کے قرب سے گزرنا پڑتا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: بے بس انسان کبھی کبھی گناہ کو اپنا کر اپنی بے بسی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس سے ان کی بے بسی کبھی بھی دور نہیں ہو سکتی بلکہ بے بسی اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ اس آیت میں "شکار" ایک مثال ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢبٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔ (005:095)

مومنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اُسے مارے تو بدلا دے اور وہ یہ ہے کہ اس طرح کا چارپایہ جسے تم میں سے دو معتبر شخص مقرر کر دیں قربانی کعبے پہنچائی جائے یا کفارہ دے اور مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کام کی سزا کا مزہ چکھے اور جو پہلے ہو چکا وہ خدا نے معاف کر دیا اور جو پھر کرے گا تو خدا اس سے انتقام لے گا۔ اور خدا غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

تشریح: ضرورت سے زیادہ جانوروں کی قربانی یا اپنے لالچ کے بس میں اکر جانوروں کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۔ (005:096)

تمہارے لئے دریا کا شکار اور ان کو کھانا حلال کر دیا گیا ہے (یعنی) تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لئے اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام ہے۔ اور خدا سے جس کے پاس تم (سب) جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہو۔

تشریح: سمندر کے جانوروں کا شکار انسانوں کے لئے حلال ہے۔

پیغام: اس معاملے میں ہر دیش (ملک) کا سرکاری قانون اور سائنسدانوں کے سائینسی ثبوت کو ماننا ہی انسان کے لئے فائدے مند ہے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (005:097)

خدا نے عزت کے گھر (یعنی) کعبے کے لوگوں کے لئے موجب امن مقرر فرمایا ہے۔ اور عزت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں۔ یہ اس لئے کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے خدا سب کو جانتا ہے اور یہ کہ خدا کو ہر چیز کا علم ہے۔

تشریح: محبت، بھائی چارہ، دیا، قربانی (نفس) ان سبھوں کی نشاندہی کرتا ہے کعبہ۔ اور اسے انسانی فائدے کے لیے استعمال کرنا فائدے مند ہے۔ اور اللہ انسانوں کے درمیان محبت اور انسانیت دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ آسمان اور زمین کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا گیانی ہے۔

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (005:098)

جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔ اور یہ کہ خدا بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت انسان کے لئے کٹھور (سخت) بھی ہے اور دیاوان (مہربان) بھی۔

پیغام: اس آیت میں ایک طرف اللہ تعالیٰ کو کٹھور اور دوسری طرف معاف کرنے والا اور مہربان بتایا گیا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ قدرت میں جس طرح تکلیفیں ہوتیں ہیں اور قدرت کے ذریعہ ہی انسان کو اس تکلیف سے نجات بھی ملتی ہے۔ انسان کے گناہ کا نتیجہ اور نیکی کا نتیجہ دونوں ہی قدرت میں موجود ہیں اس لئے اس آیت میں کبھی کٹھور اور کبھی مہربان کہا گیا ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۔ (005:099)

پیغمبر کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ مخفی کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے۔

تشریح: رسولوں کا کام ہے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو انسان کے فائدہ کے لئے انسانی سماج میں پہنچانا اور اللہ تعالیٰ یعنی قدرت کو ہر چھپا اور ظاہر معلوم ہے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (005:100)

کہہ دو کہ ناپاک چیزیں اور پاک چیزیں برابر نہیں ہوتیں گو ناپاک چیزوں کی کثرت تمہیں خوش ہی لگے۔ تو عقل والو خدا سے ڈرتے رہو تاکہ رستگاری حاصل کرو۔

تشریح: نیک انسان کہہ دے پاک اور ناپاک کبھی بھی ایک نہیں ہو سکتے اور گنہگاروں کی زیادتی نیک لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو مانیں اور اس کے ذریعہ ہی انسان اپنی زندگی میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ (005:101)

مومنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ اور اگر قرآن نازل ہونے کے زمانے میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ خدا نے ایسی باتوں سے در گزر فرمایا ہے اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

تشریح: نیک، پاک اور اچھے انسان ایسی باتوں پر کبھی بھی سوال نہیں اٹھاتے جس میں ترقی اور اصلاح میں رکاوٹ پیدا ہو یا جو سماج کے فائدے کے لئے نہ ہو۔ اس سوال کے جواب کے لئے وقت کا انتظار کریں اور اللہ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۔ (005:102)

اسی طرح کی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں مگر جب بتائی گئیں تو پھر ان سے منکر ہو گئے۔

تشریح: ہر دور میں کچھ ناپاک لوگ سماج کے لئے، وگیان (سائنس)، سچائی اور ترقی پر سوال اٹھاتے رہے ہیں اور ان کا کام ہی ہے انسانیت کے اصولوں کی مخالفت کرنا اور یہ ان کے اختیار کے باہر ہے اور ایسے لوگ سچائی سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ (005:103)

www.urduchannel.in

خدانے نہ تو بحیرہ کچھ چیز بنایا اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ کافر خدا پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں۔ اور یہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔

تشریح: کم عقل والے انسان جانوروں کو اپنے مورتیوں کے نام سے وقف کرتے ہیں یا کسی بھی بہانے سے اور یہ بالکل غیر عقلی اور بے وقوفی کی بات ہے۔ اگیانی (جاہل) انسان ہی ایسا کام کر سکتے ہیں۔

پیغام: ہر جان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے لیکن انسان اپنی چاہت کی خواہش کے لئے یا اپنے برے کردار اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات کی قربانی دینے کے بجائے بے یارو مددگار جانوروں کی قربانی دے کر ایک رسم ادا کرتے ہیں اور یہ قربانی کی سچائی اور کامیابی پاک پروردے گار کے اختیار میں ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔ (005:104)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے جو خدانے نازل فرمائی ہے اس کی اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں جس طریق پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے وہی ہمیں کافی ہے۔ بھلا ان کے باپ دادا نہ تو کچھ جانتے ہوں اور نہ سیدھے راستے پر ہوں۔

تشریح: جب ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو صحیح طریقہ سے سمجھیں جو رسولوں نے بتایا تب ایسے لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بزرگوں سے جو حاصل ہوا وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ لیکن بزرگوں سے انہیں ضعیف الاعتقادی ہی ملی۔

پیغام: ایسے لوگ اپنے بزرگوں سے ملے ہوئے غیر عقلی باتوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے اور سچائی کی روشنی ان لوگوں تک نہیں پہنچتی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (005:105)

اے ایمان والوں! اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ جب تم ہدایت پر ہو تو کوئی گمراہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تم سب کو خدا کی طرف لوٹ جانا ہے اس وقت وہ تم کو تمہارے سب کاموں سے جو کئے تھے آگاہ کرے گا اور ان کا بدلہ دے گا۔

تشریح: ایمان والے نیک انسان ہمیشہ اپنے کردار کو صاف رکھنے کے بارے میں سوچتے ہیں سچائی اور شانتی والے راستہ پر چلتے ہیں اور جو انسان غلط راستے پر ہے یعنی گناہ کے راستے کو اپناتے ہیں، اس میں نیک لوگوں کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ہر کسی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور ان کے کاموں کا نتیجہ ان کے سامنے ہوگا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ۔ (005:106)

مومنو جب تم میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو شہادت (کا نصاب) یہ ہے کہ وصیت کے وقت سے دو مرد عادل گواہ ہوں یا اگر مسلمان نہ ملیں اور جب تم سفر کر رہے ہو اور اس وقت تم پر موت کی مصیبت واقع ہو تو کسی دوسرے مذہب کے دو شخصوں کو گواہ

www.urduchannel.in

کر لو اگر تم کو ان گواہوں کی نسبت کچھ شک ہو تو ان کو نماز کے بعد کھڑا کرو اور دونوں خدا کی قسمیں کھائیں کہ ہم شہادت کا کچھ بھی عوض نہ لیں گے خواہ ہمارا رشتہ دار ہی ہو اور نہ ہم اللہ کی شہادت کو چھپائیں گے اور اگر ایسا کریں گے تو گناہ گار ہوں گے۔

تشریح: انسان کی موت کے وقت اس کی آخری خواہش دو نیک انسانوں کے ذریعہ ہی ظاہر ہونی چاہئے چاہے وہ کسی بھی امت کا کیوں نہ ہو مگر وہ لوگ نیک اور گیانی ہونے چاہئے اور وہ دونوں ایشور کے نام کی قسم کھائیں گے کہ آخری خواہش ظاہر کرتے وقت کوئی بھی اپنی ذاتی خواہشات کو اہمیت نہیں دیں گے اس میں چاہے ان کے قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں اور نہ سچی بات چھپائیں گے۔

فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۔ (005:107)

پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نے جھوٹ بول کر گناہ حاصل کیا ہے تو جن لوگوں کا انہوں نے حق مارنا چاہا تھا ان میں ان کی جگہ دو گواہ کھڑے ہوں جو میت سے قرابت قریبہ رکھتے ہوں پھر وہ خدا کی قسم کھائیں کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے بہت سچی ہے۔ اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی ایسا کیا ہو تو ہم بے انصاف ہیں۔

تشریح: آخری خواہش بیان کرنے والوں کا کوئی بھی گناہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو ان لوگوں کو اپنی سچائی ثابت کرنا ضروری ہے اور سچائی ثابت ہونے کے بعد ہی ایسے لوگوں کا بیان مانا جائے گا۔

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۔ (005:108)

اس طریق سے بہت قریب ہے کہ یہ لوگ صحیح صحیح گواہی دیں یا اس بات سے خوف کریں کہ ہماری قسمیں اب کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں گی اور خدا سے ڈرو اور اس کے حکموں کو گوش وہوش سے سنو اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح: اور یہ ضروری ہے کہ سچی اور سیدھی بات کو صحیح طریقہ سے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور اس حالت میں اللہ تعالی کے اصولوں کو سننا اور انہیں سامنے رکھ کر سارے کام مکمل کرنے چاہئے۔ اللہ گنہگاروں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۔ (005:109)

جس دن خدا پیغمبروں کو جمع کرے گا اور ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے۔

تشریح: جب سارے رسولوں کے اصولوں کو سامنے رکھا جائے گا تب ان کی جوابدہی نہیں ہو گی اور اللہ تعالی سب جانتا ہے۔

پیغام: سارے رسولوں کے بتائے ہوئے راستے ایک ہیں لیکن انسانوں نے رسولوں کے نام پر فرقوں کی بنیاد ڈالی۔ اختلافات انسان کے کردار میں رچا ہوا ہے اور اس کردار کی وجہ سے ہی انسانوں نے اپنے سماج کو ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي

www.urduchannel.in

فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ (005:110)

جب خدا عیسیٰ سے فرمائے گا اے عیسیٰ بن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کروں جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے۔ جب میں نے روح القدس سے تمہاری مدد کی۔ تم جھولے میں اور جوان ہو کر لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی۔ اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتا تھا۔ اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کر دیتے تھے اور مردے کو نکال کھڑا کرتے تھے۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب ان کے پاس کھلے ہوئے نشان لے کر آئے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

تشریح: مریم کے بیٹے عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے گیان اور سچائی کی روشنی حاصل ہوئی تھی۔ گنہگاروں اور ظالموں کو عیسیٰ نے محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دی، جیسے کہ مٹی سے بنے ہوئے پنچھی کو پھونک مار کر زندہ کر دینا ۔ یہ ایک مثال ہے کسی کٹھور (سخت) اور بے ضمیر انسان کے ضمیر کو جگانے کی۔ انہوں نے سچائی نہ دیکھنے والے اندھوں کی آنکھوں میں سچائی کی روشنی ڈالی اور نیک باتوں کو نہیں سننے والوں اور جسمانی طور پر بیمار لوگوں کی خدمت کی۔ لوگوں نے ان کے اس کام کو جادو کہا۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ (005:111)

اور جب میں نے حواریوں کی طرف حکم بھیجا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر ایمان لاؤ، وہ کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے تو شاہد رہیو کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے لوگوں نے عیسیٰ کی باتوں کو سمجھا، اپنایا اور ایمان لائے۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ (005:112)

جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے خوان نازل کرے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو۔

تشریح: عیسیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے والے انسانوں نے عیسیٰ سے کہا کہ آسمان سے ان کے لئے کچھ کھانے لے آئیں۔ عیسیٰ نے ان لوگوں کو کہا کہ ایشور سے ڈریں۔

پیغام: قدرت نے انسان کو اپنی محنت سے اپنی خوراک حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا محنت کی کمائی کے علاوہ معجزہ کے ذریعہ کچھ پانے کی خواہش انسان کو گناہ کی طرف ڈھکیل دیتی ہے اور گناہ میں الجھے ہوئے لوگ ایشور کی سچائی سے ڈرتے ہیں۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ (005:113)

www.urduchannel.in

وہ بولے کہ ہماری خواہش ہے کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل تسلّی پائیں۔ اور ہم جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس پر گواہ رہیں۔

تشریح: اور لوگ بولے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ چمتکار (معجزہ کے ذریعہ یعنی بغیر محنت کے) سے کچھ ملے تاکہ عیسیٰ پر یقین مضبوط ہو اور عیسیٰ کہ سچائی ثابت ہو اور یہ لوگ اس پر گواہی دیں۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔ (005:114)

تب عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لئے عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں کیلئے۔ اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے۔

تشریح: انسان کی بھلائی کے لئے سچا اور سیدھا راستہ انسانوں کو عیسیٰ کی عبادت سے ملا۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (005:115)

خدا نے فرمایا میں تم پر ضرور خوان نازل فرماؤں گا لیکن جو اس کے بعد تم میں سے کفر کرے گا اُسے ایسا عذاب دُوں گا کہ اہل عالم میں کسی کو ایسا عذاب نہ دُوں گا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا حکم آئے اور اُسے نہ ماننے والوں کو اشانتی کی تکلیفیں بھگتنی پڑیں۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِیْ ۚ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ (005:116)

اور جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے، مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا۔ جو بات میرے دل میں ہے تو اُسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اُسے میں نہیں جانتا بیشک تو علاّم الغیوب ہے۔

تشریح: عیسیٰ نے کبھی بھی نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کی جائے۔ عیسیٰ نے کہا تھا کہ ان کے پاس جو بھی گیان (علم) ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اللہ سب سنتا جانتا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۔ (005:117)

میں نے ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان کی خبر رکھتا رہا۔ جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو تو ان کا نگراں تھا۔ اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور عیسیٰ نے لوگوں کو اللہ تعالی کا صحیح راستہ دیکھایا اور لوگوں کو اس راستہ پر چلانے کی کوشش کی۔ اللہ تعالی مہا گیانی ہے۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۔ (005:118)

اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: اللہ کی سزا یا معافی انسانی ذات کی خوشی کے لئے ہوتی ہے اور اللہ تعالی طاقتور ہے۔

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ‌ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۔ (005:119)

خدا فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ راست بازوں کو ان کی سچائی ہی فائدہ دے گی۔ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ابد الآباد ان میں بستے رہیں گے۔ خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کی سچی اور سیدھی راہ ہی انسان کے کلیان (فائدہ) کے کام آتی ہے۔

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِنَّ‌ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۔ (005:120)

آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: اللہ تعالی ہی آسمان اور زمین کا مالک ہے اور ساری چیزیں جو نظر آتی ہیں وہ اللہ کے قابو میں ہیں۔

پیغام: ساری چیزیں ایٹم سے بنی ہوئی ہیں اور ایٹم (ذرہ) کی طاقت ہی اللہ کی طاقت ہے۔

www.urduchannel.in

سورۃ الانعام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا اور رحیم ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ۔ (006:001)

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی۔ پھر بھی کافر دوسروں کو اپنے رب کا ہمسر ٹھہراتے ہیں۔

تشریح: ساری تعریفیں صرف اللہ تعالی کے لئے ہی ہو سکتی ہے کیوں کہ وہی دنیا کا بنانے والا ہے جو زمین، آسمان، اندھیرا (برائی) اور اجالا (نیکی) ساری چیزوں کا بنانے والا ہے پھر بھی اُس کے اصولوں کی مخالفت کرنے والے گنہگار یعنی کافر اُس کی عزت کو ٹھیس پہنچاتے ہیں اور دوسروں کو اُس کی برابری میں کھڑا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ۔ (006:002)

وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت مقرر کر دیا۔ اور ایک مدت اس کے یہاں اور مقرر ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

تشریح: اللہ تعالی ہی پیدا کرنے والا ہے اور اُسی نے ہی انسان کو مٹی سے بنایا اور انہیں زمین پر ایک مدت تک رہنے کی اجازت دی پھر کچھ وقت بعد اس کی موت مقرر کی۔

پیغام: ایک جوان انسان کے جسم میں تقریبا % 18 پروٹیں، % 7 منرل %15 فیٹ اور باقی % 60 پانی ہوتا ہے ہر پرانی (مخلوق) کا جسم پروٹیں، چربی، کاربوہائیڈریڈ، پانی اور منرل سے بنتا ہے اور یہ ساری چیزیں مختلف طریقوں سے بنتی ہیں جو قدرت سے پرانیوں (مخلوق) کو حاصل ہوتی ہیں اور یہ ساری چیزیں مختلف مقدار میں انسانی جسم میں پائی جاتی ہیں۔

(1) کاربن % 50

(2) آکسیجن % 20

(3) ہائیڈروجن % 10

(4) کیلشیم % 4

(5) فوسفورس % 2.5

(6) پوٹیشیم % 1

(7) سلفر % 0. 8

www.urduchannel.in

(8) سوڈیم % 0. 4

(9) کلورین% 0.4

(10) میگنیشیم% o. 1

(11) آئرن % o.o1

(12) میگنیز % 0.001

(13) آیوڈین% 0.00005

(From Harpers Biochemitry by robort k murray (re – produce with permission from west F . S Todd W R text book Bio _chemistry third (G D Macmillan 1961)

قرآن شریف میں ان ساری چیزوں کو کھنکھناتی مٹی کہہ کر پکارا گیااور واقعی یہ سوکھی اور کھنکھناتی حالت میں قدرت میں پائی جاتی ہیں، اور ان ساری چیزوں میں ایک قسم کی بو بھی پائی جاتی ہے اور یہی بو کسی کو اچھی اور کسی کو ناگوار لگتی ہے اور یہ ساری چیزیں خوراک کے ذریعہ انسان کے جسم میں ایک خاص انداز اور طریقہ سے پہنچتی ہیں۔

دنیا کی شروعات میں پانی کی پیدائش ہوئی اور اس پانی سے ایک خلیے والی جان(one cell and multi cell)اور اس کے بعد مسلسل خلیہ والی پرانیوں (مخلوق) کی پیدائش جاری رہی اور مختلف قسم کی پرانی(مخلوق) ایک مقرر مدت تک دنیا میں موجود رہے اور ان الفاظ (پانی کی بوند، خون کی پھٹک، اور کھنکھناتی مٹی) کے ساتھ جڑی ہوئی کہانیاں کو گیانکوں (سائنس) کی تحقیقات نے غلط ثابت کر دیا ہے۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۔ (006:003)

اور آسمان اور زمین میں وہی ایک خدا ہے۔ تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے اور تم جو عمل کرتے ہو سب سے واقف ہے۔

تشریح: اللہ ہی مالک ہے زمین و آسمان کا اور وہ ہر چھپے ہوئے راز جانتا ہے کیوں کہ اُس کا وجود ذرے ذرے میں موجود ہے اور وہ سب ظاہر کر سکتا ہے اور سارے کردار ان کے سامنے ظاہر ہیں۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۔ (006:004)

اور خدا کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان لوگوں کے پاس نہیں آتی مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

تشریح: اور گنہگار انسان اپنے پالنے والے کا ہر حکم ٹھکراتے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗـؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ (006:005)

جب ان کے پاس حق آیا تو اس کو بھی جھٹلا دیا۔ سو ان کو ان چیزوں کا جن کا یہ استہزاء کرتے ہیں، عنقریب انجام معلوم ہو جائے گا۔

www.urduchannel.in

تشریح: سنسکار میں ڈوبا ہوا گنہگار انسان سچائی (کتاب) کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتا ہے اور اسے قبول کرنے میں بھی اپنی گھنونی سوچ اور کردار چھوڑنا نہیں چاہتا، سچائی اور فائدہ کو محسوس کرنے کے بعد بھی گناہ کی کیچڑ میں اپنی عمارت کھڑی کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ہر سچائی کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ۔ (006:006)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے پاؤں ملک میں ایسے جما دیئے تھے کہ تمہارے پاؤں بھی ایسے نہیں جمائے۔ اور ان پر آسمان سے لگاتار مینہ برسایا اور نہریں بنا دیں جو ان کے نیچے بہ رہی تھیں۔ پھر ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری امتیں پیدا کر دیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ ایسی سوچ رکھنے والی بہت ساری قوموں کو برباد کر چکے ہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے؟ کیا وہ زمین پر طاقتور نہیں تھے، پھر بھی وہ برباد ہو گئے؟ ایسی طاقت شاید اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے والوں کے پاس نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اصولوں کی برسات ہر کسی پر برسائی اور ندی کی طرح ٹھنڈی سکھ شانتی کی زندگی کے راستہ کا درشن (نظارہ) بھی کروایا۔ اور جس نے اسے نہیں اپنایا اور گناہ کو اپنا جیون ساتھی بنایا ایسے گروہ (امت) کے گنہگار انسانوں کے برباد ہونے کے بعد پاکیزگی اور شانتی کی بنیاد پڑی۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۔ (006:007)

اور اگر ہم تم پر کاغذوں پر لکھی ہوئی کتاب نازل کرتے اور یہ اسے اپنے ہاتھوں سے بھی ٹٹول لیتے، تو جو کافر ہیں یہی کہہ دیتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

تشریح: لوگوں کے شک کی بنیاد اتنی گہری ہوتی ہے کہ ان کے پاس سچائی کا ثبوت آنے کے باوجود اس پر یقین نہیں کرتے اور اسے دھوکا سمجھتے ہیں۔

پیغام: انسان اپنا فائدہ بھول کر دھوکا کھاتے ہیں یعنی فائدے مند چیزوں کو بھی شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اسے قبول نہیں کرتے اور اسے ٹھکرا دیتے ہیں

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ۔ (006:008)

اور کہتے ہیں کہ ان پر فرشتہ کیوں نازل نہ ہوا اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو کام ہی فیصل ہو جاتا پھر انھیں (مطلق) مہلت نہ دی جاتی۔

تشریح: گنہگار انسان کہتے ہیں کہ کیوں نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کے سامنے آ کر سچ جھوٹ کا فیصلہ کر دیتے، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دماغ میں ہی سچ جھوٹ بتانے والی انتر اتما (ضمیر) رکھ کر نہ ماننے والوں (کافر) کو اس سوال کا جواب دے دیا۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ۔ (006:009)

www.urduchannel.in

نیز اگر ہم کسی فرشتے کو بھیجتے تو اسے مرد کی صورت میں بھیجتے اور جو شبہ (اب) کرتے ہیں اُسی شبہے میں اُنہیں پھر ڈال دیتے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ انسانی شکل میں اور انسان سے ہی انسانوں کے تمام کام انجام دلواتے ہیں، اگر کسی فرشتے کو انسانی شکل میں بھیجا جاتا تب بھی لوگوں کے دل میں شک رہ جاتا جو آج بھی ہے؟

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ (006:010)

اور تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں۔ سو جو لوگ ان میں سے تمسخر کیا کرتے تھے ان کو تمسخر کی سزا نے آ گھیرا۔

تشریح: حضرت محمد ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول یا پیغمبر یا اوتار زمین پر آئے، سبھوں کے ساتھ مذاق کیا گیا اور مذاق کرنے والوں کو اشانتی کے عذاب نے گھیر لیا تھا۔ انہوں نے نبیوں کی پاک کلام کو اور شانتی کے پوتر/نیک راستہ کو ٹھکرایا تھا۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۔ (006:011)

کہو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

تشریح: انسانی سماج کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو ٹھکرانے والوں کا کیا حال ہوا یعنی قدرت کو بگاڑنے والوں کا حال ۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (006:012)

(اُن سے) پوچھو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے کہہ دو خدا کا۔ اس نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔ وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا۔ جن لوگوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے۔

تشریح: ہر انسان اپنے ضمیر (انتراتما) سے پوچھے اور وگیان کے ذریعہ سمجھے کے آسمان، زمین ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی ہے یعنی دنیا کی ہر چیز ایٹم (ذرہ) سے بنتی ہے اور اس ایٹم کے اندر کی طاقت اللہ کا نور ہے اور اللہ اپنے فرض کو پوری طرح نبھاتے ہیں اور جس دن دنیا ختم ہو جائے گی اس دن تمام چیزیں ایٹم کی شکل میں ظاہر ہوں گی اور یہ سب جاننے کے باوجود گنہگار انسان نیکی کو کیوں نہیں اپناتے۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ (006:013)

اور جو مخلوق رات اور دن میں بستی ہے سب اسی کی ہے اور وہ سنتا جانتا ہے۔

تشریح: رات دن کے ساتھ ساتھ اچھا برا، بدبو خوشبو، کالا گورا، سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہ مہا گیانی ہے۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ (006:014)

www.urduchannel.in

کہو کیا میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو مددگار بناؤں جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی کھانا دیتا ہے اور خود کسی سے کھانا نہیں لیتا۔ کہہ دو کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں اور یہ کہ تم مشرکوں میں نہ ہونا۔

تشریح: اپنے ضمیر سے سمجھیں کہ اللہ کے سوا کسی کے بھی اصولوں کی فرمانبرداری نہ کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی جگہ پر کسی کو نہ بیٹھائیں جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور وہی اللہ ہے جو لوگوں کو خوراک مہیا کرواتا ہے۔ سب سے پہلے ماننے والے، سمجھنے والے اور اپنانے والے انسان کی اپنی انتر اتما (ضمیر) ہوتی ہے اور وہ ان اصولوں کے ساتھ چلیں اور وہ اصول ہیں محبت، بھائی چارہ، انسانیت، شکھشا، پاکیزگی اور شانتی۔ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے خلاف (مشرک) نہ جائیں اور اللہ کے اصولوں کے آگے اپنے آپ کو پوری طرح سے وقف کر دیں۔

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۔ (006:015)

(یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

تشریح: انسان اگر ان اصولوں کو توڑتے ہیں یا ان اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں تو ضرور ان کے لئے اشانتی کا عذاب ہے۔

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۔ (006:016)

جس شخص سے اس روز عذاب ٹال دیا گیا، اس پر خدا نے مہربانی فرمائی اور یہ کھلی کامیابی ہے۔

تشریح: جس انسان سے اشانتی کا بوجھ ہٹا دیا گیا ہو تو وہ یہ سمجھ لے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی مہربانی حاصل ہوئی ہے اور یہی اس کی کامیابی ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (006:017)

اور اگر تم کو خدا کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر نعمت عطا کرے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف دینا چاہتے ہیں تو اس کے علاوہ کوئی بھی اس کی تکلیف دور نہیں کر سکتا اور اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آشیرواد (مہربانی) پہنچے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور طاقتور ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۔ (006:018)

اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ دانا اور خبردار ہے۔

تشریح: اور وہ اللہ ہی ہے جو انسان کے ہر کام کو چلانے کی طاقت رکھتے ہیں اور وہ کبھی ہارتا نہیں اور سب کی خبر رکھنے والا ہے۔

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ڐ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰي ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔ (006:019)

ان سے پوچھو کہ سب سے بڑھ کر کس کی شہادت ہے۔ کہہ دو کہ خدا ہی مجھ میں اور تم میں گواہ ہے۔ اور یہ قرآن مجھ پر اس لئے اتارا گیا ہے کہ اس کے ذریعے سے تم کو اور جس شخص تک وہ پہنچ سکے اس کو آگاہ کر دوں۔ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا کے

www.urduchannel.in

ساتھ اور بھی معبود ہیں۔ کہہ دو کہ میں تو ایسی شہادت نہیں دیتا کہہ دو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جن کو تم لوگ شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

تشریح: قدرتی طور پر انسان کا دماغ شک سے بھرا ہوا ہے اور کبھی کبھی گواہی اور قسم کے ذریعہ انسانوں کو غیب کے بارے میں یقین دلوایا جا سکتا ہے اور "اللہ تعالیٰ غیب ہے"۔ قرآن شریف کی سچائی کو قسم کے ذریعہ لوگوں کو یقین دلوانے کی کوشش کی جا رہی ہے یا کی گئی ہے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ کو کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں پڑتی اپنے وجود کو ثابت کرنے کے لئے۔

انسان کے شک کی فطرت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس آیت میں شک کی بات کی گئی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (006:020)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے ان کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہنچانا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے۔ وہ ایمان نہیں لاتے۔

تشریح: جو انسان کتابوں کی سچائی کو جانتے ہیں وہ ضرور رسول کو پہچانیں گے یعنی جس طرح لوگ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں اور جن لوگوں نے اپنی زندگی کو گناہوں سے برباد کیا ہے وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو نہیں مانیں گے ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (006:021)

اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے خدا پر جھوٹ افتراء کیا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔ کچھ شک نہیں ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

تشریح: اور جو انسان اللہ تعالیٰ کے نام پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں کبھی بھی نجات حاصل نہیں ہوتی۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۔ (006:022)

اور جس دن ہم سب لوگوں کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے پوچھیں گے کہ (آج) وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا؟

تشریح: جب انسان کے تمام کاموں کا نتیجہ یا نیکی اور بدی کا حساب کتاب ہو گا تب انسان کی سچائی کا اصلی امتحان ہو گا اور انسان جو کرتا تھا یا جس کے کہنے پر کرتا تھا وہ سب ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔

پیغام: مسلمانوں میں کہا جاتا ہے کہ "قیامت" نام کا ایک دن مقرر ہے جس میں تمام انسانوں کو جمع کیا جائے گا اور ان کے اعمال (نیکی اور بدی) کا حساب کتاب ہو گا۔ ایک میدان ہو گا جس کے سامنے اللہ تعالیٰ بیٹھا ہوا ہو گا، جنت والوں کو داہنی طرف رکھا جائے گا اور دوزخ والوں کو بائیں طرف۔ اس کے مطابق جس انسان کی موت قیامت کے دن سے ایک ہزار سال پہلے ہوئی تھی چاہے وہ اچھا انسان ہو یا برا اسے فیصلہ کے لئے ہزار سال تک انتظار کرنا ہو گا؟ اور جو انسان قیامت سے ایک دن پہلے مرے گا اسے

www.urduchannel.in

صرف ایک دن انتظار کرنا ہوگا۔ یاد رکھیں اللہ تعالی کا انصاف ہر کسی کے لئے یکساں ہے تو کسی کو ہزار سال تک کا انتظار کروانا اور کسی کو پل بھر میں انصاف دینا! کیا یہ ناانصافی نہیں ہے ؟ اللہ نور ہے جس کی کوئی شکل نہیں تو ہم اللہ تعالی کو کس طرح انصاف کی کرسی پر بیٹھائیں گے ؟ ایسی صورت میں اس آیت میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی کا انصاف ہر کسی کے لئے یکساں ہوتا ہے اور انسان اپنی زندگی میں ہی اللہ کے انصاف کا نظارہ کر سکتا ہے یعنی سیدھے طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ساری سزا اور جزا اس دنیا میں ہی موجود ہے۔

(قرآن شریف میں ان ساری کہانیوں کا ذکر نہیں ہے)

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۔ (006:023)

توان سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا (اور) بجز اس کے کہ کہیں خدا کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کو نہیں ماننے والے لوگ کہیں گے کہ ہم لوگ گنہگار نہیں تھے اور ایشور کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم لوگوں نے اللہ تعالی کے اصولوں کے خلاف کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ (یہ ان کا جھوٹا دعوی ہے)

انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰٓ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۔ (006:024)

دیکھو انہوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولا اور جو کچھ یہ افتراء کیا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔

تشریح: ایسے لوگوں کا جھوٹ پکڑا جائے گا اور جو گناہ وہ کرتے تھے اور جس سے مل کر کرتے تھے وہ سب گم ہو جائیں گے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَّفْقَهُوهُ وَفِيٓ آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَّرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۔ (006:025)

اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری باتوں کی طرف کان رکھتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر تو پردے ڈال دیئے ہیں، تاکہ ان کو سمجھ نہ سکیں اور کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے کہ سن نہ سکیں اور اگر یہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی تو ان پر ایمان نہ لائیں۔ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس تم سے بحث کرنے کو آتے ہیں تو جو کافر ہیں کہتے ہیں یہ اور کچھ بھی نہیں، صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

تشریح: گناہوں کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی آنکھ ، کان ، جیسی ساری اندریاں (نفس) بند ہو چکی ہیں اور سچائی کی روشنی ان کے دماغ تک نہیں پہنچ پاتی ساری سچائیوں کو دیکھنے کے باوجود وہ سچائی پر یقین نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ سب بے کار کی باتیں ہیں جو ہر کوئی کہتا ہے۔

سوال: جب انسان کی "انتر آتما پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے" تو پھر یقین دلوانے کا کیا مطلب؟ کیوں انسانوں کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے؟ کیا یہ فساد کی شروعات نہیں ہے؟ اللہ تعالی نے انسانوں کو ایسا کوئی حکم نہیں دیا جس سے فساد ہو اور یہ ثابت ہو کہ ایک انسان پر دوسرے انسان کی روحانی ذمہ داری ہے۔ وہ ایک حد تک سچائی کو گنہگاروں کے سامنے رکھ سکتے ہیں اس کے بعد نہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُّهْلِكُونَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۔ (006:026)

www.urduchannel.in

وہ اس سے روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔ مگر اپنے آپ ہی کو ہلاک کرتے ہیں اور بے خبر ہیں۔

تشریح: گنہگار انسان اپنے گناہوں سے دوسرے کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور ایسا کر کے یہ خود اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ (006:027)

کاش تم دیکھو جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے کہ اے کاش ہم پھر لوٹا دیئے جائیں تاکہ اپنے پروردگار کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں اور مومن ہو جائیں۔

تشریح: ایسے لوگوں کو جب جہنم کی آگ یعنی اشانتی کی آگ میں جلنا پڑتا ہے تب انہیں اپنے کئے پر افسوس ہوتا ہے اور وہ امید کرتے ہیں کہ انہیں اشانتی کی جلن سے نجات حاصل ہو۔ تکلیفوں سے نجات پانے کے بعد وہ ایشور کے اصولوں کو ماننے کا جھوٹا دعوا کرتے ہیں۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۔ (006:028)

ہاں یہ جو کچھ پہلے چھپایا کرتے تھے (آج) ان پر ظاہر ہو گیا ہے اور اگر یہ لوٹائے بھی جائیں تو جن کاموں سے اُن کو منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں۔

تشریح: ان کے کئے کا نتیجہ ان کے سامنے آجاتا ہے پھر بھی وہ نہیں سدھرتے۔

وَقَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۔ (006:029)

اور کہتے ہیں کہ ہماری جو دنیا کی زندگی ہے بس یہی ہے اور ہم پھر زندہ نہیں کئے جائیں گے۔

تشریح: اور ایسے گنہگار انسان اپنے گناہوں کو یعنی عیاشی کی زندگی کو ہی اصل زندگی سمجھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ انہیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔

پیغام: کچھ انسان دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں رکھتے لیکن یہ آیت دوبارہ زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔ انسان کے جسم کی موت ہوتی ہے روح (آتما) کی نہیں۔ دوبارہ زندہ ہونے کا مطلب "روح" کو دوبارہ انسانی جسم میں ڈالا جائے گا۔ جسم روح کا لباس ہے اور روح اپنے اعمال کے ساتھ لباس بدلتی رہتی ہے۔ اس آیت کے مطابق گنہگار انسان دوسری زندگی پر یقین نہیں رکھتے یعنی ان کے اعمال کی پرسش نہیں ہوگی۔ دوبارہ پیدائش ہوتی ہے یا نہیں ہوتی اس کا کوئی وگیانک (سائنس) ثبوت نہیں ہے مگر اس پر یقین رکھ کر اگر کوئی انسان اچھا کام کرتا ہے تو وہ سماج کے لئے بھلا ہوگا اور اچھے کام کے عوض میں انسان کو شانتی حاصل ہوگی۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۔ (006:030)

اور کاش تم دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور وہ فرمائے گا کیا یہ برحق نہیں تو کہیں گے کیوں نہیں پروردگار کی قسم۔ خدا فرمائے گا اب کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالیٰ کے انصاف کے سامنے جب ایسے لوگ کھڑے ہوں گے تب ان کے ساتھ صرف انصاف ہی ہو گا یعنی اچھے کاموں پر انعام اور گناہوں پر سزا۔

پیغام: اللہ غیب ہے اور اس کے غائبانہ وجود کا سامنا یا پیچھا نہیں ہوتا۔ انسان کے وجود کے اندر ضمیر ڈال کر اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کو انسان کے اندر ہی رکھا۔ یہاں پر "سامنا" کا مطلب ہے اس کے ضمیر کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے اور یہی ثابت شدہ بات (سچ) ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۔ (006:031)

جن لوگوں نے خدا کے روبرو کھڑے ہونے کو جھوٹ سمجھا وہ گھاٹے میں آ گئے۔ یہاں تک کہ جب ان پر قیامت آموجود ہو گی تو بول اٹھیں گے کہ اس کوتاہی پر افسوس ہے جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی اور وہ اپنے بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں گے، دیکھو جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں بہت برا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین نہ کرتے ہوئے جب ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو موجود اور حاضر و ناظر ثابت کرنے کی التجا کرتے ہیں، ایسے خیالات والے لوگ بے شک دھوکے میں ہیں اور ان لوگوں کا یہ وہم ہے جو اللہ تعالیٰ پر شک ظاہر کرتے ہیں جو بلا واسطہ انہیں کو نقصان پہنچاتا ہے یعنی وہ اپنے ضمیر کی پکار بھی نہیں سن سکتے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ (006:032)

اور دُنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور مشغلہ ہے۔ اور بہت اچھا گھر تو آخرت کا گھر ہے (یعنی) ان کے لئے جو (خدا سے) ڈرتے ہیں کیا تم سمجھتے نہیں؟

تشریح: عیاشی اور لالچ بھری زندگی میں کچھ نہیں رکھا ہے سوائے دماغی اشانتی کے۔ نیکوں کے لئے نیکی ان کی شانتی کا راستہ ہے۔ (وگیان اور قدرتی خوبصورتی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تحفہ کے طور پر دی اور اللہ کے اصولوں کے مطابق ان کو استعمال کرنا انسان کے لئے کوئی برائی نہیں)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۔ (006:033)

ہم کو معلوم ہے کہ ان کی باتیں تمہیں رنج پہنچاتی ہیں (مگر) یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔

تشریح: ایسے لوگ کبھی کبھی منہ سے کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں جھٹلاتے مگر اللہ کے اصولوں کو جھٹلا کر یا نہیں مان کر سماج اور قدرت پر ظلم کرتے ہیں۔

پیغام: "سجدہ" کا مطلب ہے اپنے آپ کو اللہ کی محبت میں فنا کر دینا اور محبت کرنے والوں کو اپنے پریمی (محبوب) کی ہر بات اچھی لگتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں انہیں اللہ کی ہر قدرت کو اپنانے میں تکلیف نہیں ہوتی۔ جھوٹا سجدہ کرنے والے یعنی اپنے آپ کو وقف (سمرپن) کرنے والے جو دکھاوے کا سجدہ کرتے ہیں ان کے کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰـهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۔ (006:034)

اور تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جاتے رہے تو وہ تکذیب اور ایذاء پر صبر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی۔اور خدا کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔اور تم کو پیغمبروں کی خبریں پہنچ چکی ہیں۔

تشریح: اللہ سے محبت کرنے والے یا محبت کا پیغام پہنچانے والے یعنی اللہ کے اصولوں کو لوگوں تک پہنچانے والے پیغمبروں کو بھی تکلیفیں پہنچائی گئی ہیں۔اللہ سے محبت کرنے والے اسے بھی اللہ کا دیا ہوا حال سمجھ کر صبر کرتے ہیں، جس طرح پریمی کی دی ہوئی تکلیف بھی محبت کرنے والوں کو اچھی لگتی ہے۔اللہ تعالی کے اصولوں پر قائم رہنے والے کبھی بھی نہیں بھٹکتے۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۔ (006:035)

اور اگران کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سُرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں سیڑھی تلاش کرو پھران کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔پس تم ہر گز نادانوں میں نہ ہونا۔

تشریح: جھوٹے مکار اور بے رحم انسان ہی اللہ تعالی کی قدرت سے بے خبر رہتے ہیں اور اچھے انسان بے خبروں کی طرح نہیں ہوتے۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۔ (006:036)

بات یہ ہے کہ حق کو قبول وہی کرتے ہیں جو سنتے بھی ہیں اور مردوں کو تو خدا قیامت ہی کو اٹھائے گا۔ پھر اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

تشریح: سننے والے اور اسے محسوس کرنے والے اللہ تعالی کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور مردہ ذہن والے لوگوں کا ذمہ دار صرف اللہ ہے اور اللہ تعالی ہی ان کے ضمیر کو پاک وصاف کر کے سماج میں واپس رکھنے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پیغام: مذہب اور غیر مذہب کی پہچان دینا اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔انسان اگر اللہ تعالی کا کام خود کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ گناہ کرتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (006:037)

اور کہتے ہیں کہ ان پر ان کے پروردگار کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دو کہ خدا نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح: اللہ تعالی غیب ہے، کچھ لوگ اللہ تعالی کو اپنی نظر سے دیکھنے کے بعد ایمان لانے کی بات کرتے ہیں اور اللہ کی طرف سے معجزہ کی امید رکھتے ہیں۔اللہ تعالی کی ہر قدرت اپنے آپ پر ایک معجزہ ہے اور اس کا ہر ردو عمل اللہ کے اختیار میں ہے لیکن لوگ اسے نہیں سمجھتے۔

www.urduchannel.in

پیغام: انسان کے بس میں کچھ نہیں، نہ وہ موت کو روک پائے اور نہ سورج کی روشنی اور نہ ہوا کو۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۔ (006:038)

اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا یا دو پروں سے اُڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں۔ ہم نے کتاب میں کسی چیز میں کوتاہی نہیں کی۔ پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

تشریح: ساری مخلوق جو قدرت میں موجود ہے وہ سارے اپنے اپنے قدرتی دائرے میں گھری ہوئی ہے اور ہر کوئی اپنی اپنی قدرت اور فطرت کے درمیان ہے اور اپنے اپنے دائرے اور اپنے اپنے اصولوں کے مطابق چلتے ہیں۔ کوئی بھی اپنے اصول اور دائرے کو توڑ نہیں سکتا اور یہ سارے اصول قدرت کے بنائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالی نے قدرت میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں چھوڑی اور ہر دائرے کے اصول اللہ کے پاس محفوظ ہیں۔ انسان کو ہر سکھ سہولت قدرت سے ہی ملتی ہے۔

پیغام: ہر مخلوق کے رہن سہن کا طور طریقہ الگ الگ ہے اور وہ اسی دائرے میں رہتا ہے اور وہ اس کے اصولوں سے نکل نہیں سکتا اور جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ ناکام رہتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (006:039)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیرے میں، جس کو خدا چاہے گمراہ کردے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر چلادے۔

تشریح: اللہ تعالی کی قدرت کو بگاڑنے والے لوگ بلاواسطہ اپنا ہی نقصان کررہے ہیں اور بہرے گونگے ہوکر حقیقت کو نہیں سمجھ رہے ہیں۔

پیغام: انسان اپنے عیش و آرام اور لالچ کے بس میں آکر قدرت کو بگاڑتے چلے آرہے ہیں اور اپنا ہی نقصان کررہے ہیں۔

مثال کے طور پر اوزن لیر کا پھٹنا، جس کا ذمہ دار ہے انسان اور اس کی عیش و آرام کی زندگی کی خواہش۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (006:040)

کہو بھلا دیکھو اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت آموجود ہو۔ تو کیا تم خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر سچے ہو تو بتاؤ۔

تشریح: رسول کا پیغام یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنا حال قدرت کے مطابق رکھے یعنی اپنے لالچ اور خواہشات پر قابو رکھے اور اپنی موجودہ حالت کو پہچانے وہ اگر ایسا نہیں کرتا تو یقیناً اسے بربادی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا، اللہ تعالی نہیں اُس وقت اللہ تعالی کے سوا کسی اور کو پکارنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ سکھ دکھ سب قدرت کے کھیل ہیں اور یہ دونوں قدرت کے بغیر ادھورے ہیں۔ سچے اور نیک انسان اس بات کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۔ (006:041)

www.urduchannel.in

بلکہ اسی کو پکارتے ہو، تو جس دکھ کے لئے اُسے پکارتے ہو وہ اگر چاہتا ہے تو اس کو دور کر دیتا ہے اور جن کو تم شریک بناتے ہو اس وقت انھیں بھول جاتے ہو۔

تشریح: حقیقت سمجھنے کے بعد انسان اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں یعنی لالچ، ہوس، خواہشات کو بھول جائے گا۔

پیغام: انسان اگر اپنے شریک یعنی لالچ، ہوس، خواہشات جو اس کا معبود بن کر اسے گناہ پر اکساتے ہیں اور جب عذاب آتا ہے تو ان سب باتوں سے کنارہ کش ہو کر صرف ایک اللہ کو ہی یاد کرتا ہے اور ان ساری خواہشات کو بھول جاتا ہے۔ اس آیت میں ان ساری باتوں کو ہی "شریک یعنی شرک" کہا گیا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۔ (006:042)

اور ہم نے تم سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے ہم انھیں سختیوں اور تکلیفوں میں پکڑتے رہے تاکہ عاجزی کریں۔

تشریح: ہر امت میں اللہ تعالی نے سچائی سمجھانے کے لئے پیغمبر بھیجے جو موجود ہیں اور جو گزر چکے اور اللہ تعالی انسان کی بری فطرت کو اس کے ضمیر کے ذریعہ احساس کرواتے ہیں تاکے وہ سمجھے۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (006:043)

تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو کیوں نہیں عاجزی کئے۔ مگر ان کے تو دل ہی سخت ہو گئے تھے۔ اور جو کام وہ کرتے تھے شیطان ان کو ان کی نظروں میں آراستہ کر دکھاتا تھا۔

تشریح: گناہ کے بدلے میں جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تب انہیں گناہ کا احساس ہوتا ہے، لیکن نجات پانے کے بعد وہی کام کرتے ہیں جس سے انہیں نقصان پہنچتا تھا۔ شیطان اس کی بری فطرت کو ہتھیار بنا کر اس کے ضمیر کو مردہ کر دیتا ہیں۔

گناہ ایک شاندار چمک ہے، اور لالچی انسان اس چمک دمک میں بہک کر اپنے آپ کو اشانتی (بدسکونی) کے دلدل میں ڈوبا دیتے ہیں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۔ (006:044)

پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو جو ان کو کی گئی تھی فراموش کر دیا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے۔ یہاں تک کہ جب ان چیزوں سے جو ان کو دی گئی تھیں خوب خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ اور وہ اس وقت مایوس ہو کر رہ گئے۔

تشریح: انسان جب اللہ تعالی کے اصولوں کو بھلا کر اپنی فطرت (برے خیالات، لالچ اور حرص) کے بس میں آجاتا ہے اور کوئی بھی بات اس کے ضمیر کو سدھار نہیں پاتی تب اللہ تعالی اس کے کاموں کو اس کی نظر میں اچھا دکھا کر شیطان کے ذریعہ اس کے برے کاموں کو ایک وقت تک بڑھاتے رہتے ہیں اور حد سے بڑھنے سے پہلے اسے اپنی گرفت میں لے لیتے ہے۔

پیغام: شیطان (گنہگار طاقت) کی پیدائش بھی اللہ تعالی کی مرضی سے ہے اور یہ اس لئے کہ اچھے کے ساتھ برا رکھ کر دنیا میں مختلف رنگ دیے اور انسان کو یکساں زندگی نہیں دی۔ اگر برائی نہیں ہوتی تو اچھائی کی پہچان نہیں ہوتی۔ اچھائی کو محسوس کروانے کے لئے برائی کی موجودگی ضروری ہے۔

www.urduchannel.in

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (006:045)

غرض ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب تعریف خدائے رب العالمین ہی کو سزاوار ہے۔

تشریح: اور ظلم کرنے والوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ہیں اور تمام لوگوں کو چین کی سانس ملتی ہے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہیں۔

پیغام: یہ آیت رسول کی یا فرشتے کی زبان سے ہے کیوں کہ اس آیت میں اللہ تعالی اپنے آپ کو دھنیاواد (مبارک باد) کیسے دے سکتے ہیں؟ اور ساتھ میں انسان کا ضمیر بھی اللہ تعالی کو دھنیاواد کر رہا ہے؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۔ (006:046)

کہو کہ بھلا دیکھو تو! اگر خدا تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو خدا کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں یہ نعمتیں پھر بخشے؟ دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ روگردانی کرتے ہیں۔

تشریح: کسی کا کوئی بھی نقصان ہو اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی اس کو اس نقصان سے نجات نہیں دلوا سکتا۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (006:047)

کہو کہ بھلا بتاؤ تو! اگر تم پر خدا کا عذاب بے خبری میں یا خبر آنے کے بعد آئے تو کیا ظالم لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک ہوگا؟

تشریح: رسول کا پیغام یہی ہوتا ہے کہ ظلم کرنے والے پر بھی ہوئے شراپ (عذاب) کو بیان کرے۔ رسول یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کا شراپ ظلم کرنے والوں پر ضرور ہوتا ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (006:048)

اور ہم جو پیغمبروں کو بھیجتے رہے ہیں تو خوش خبری سنانے اور ڈرانے کو۔ پھر جو شخص ایمان لائے اور نیکوکار ہو جائے تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ اندوہناک ہوں گے۔

تشریح: پیغمبر کا کام ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالی کے ثواب اور عذاب کے بارے میں بتائیں اور جو انسان گناہ کو چھوڑ کر اچھے کاموں میں اپنے آپ کو لگائے اسے عذاب کا کوئی ڈر نہیں ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۔ (006:049)

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کی نافرمانیوں کے سبب انھیں عذاب ہوگا۔

تشریح: اور جو انسان اللہ تعالی کے قدرتی اصولوں کو نہیں مانتے اور اسے جھوٹا سمجھتے ہیں ان کا جیون پریشان ہو جاتا ہے۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۔ (006:050)

www.urduchannel.in

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے خدا کی طرف سے آتا ہے۔ کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوتے ہیں؟ تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے؟

تشریح: رسول یا پیغمبر نہ ہی فرشتے ہوتے ہیں اور نہ ہی اللہ اور نہ ہی انہیں مستقبل کی معلومات ہوتی ہے۔ وہ تو صرف اتنا بتاتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ ان کے دماغ میں ڈالتے ہیں۔ سچ اور جھوٹ کبھی برابر نہیں ہوتا۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔ (006:051)

اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کئے جائیں گے اس کے سوا نہ تو ان کا کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا۔ ان کو اس کے ذریعے سے نصیحت کرو تاکہ پرہیزگار بنیں۔

تشریح: ظلم اور گناہ کرنے والے لوگ اس بات سے ڈریں کہ جب اللہ کی دی ہوئی مصیبت ان لوگوں کے پاس آئیگی تو ان کی مدد کرنے والے یعنی غیر اللہ (گناہ) جن کی وہ تابع داری کرتے تھے ان سے انہیں کوئی مدد حاصل نہیں ہوگی۔

پیغام: قدرت میں غیر اللہ کہہ کر کچھ بھی نہیں ہے؟ انسان کے نادان ذہن کو سمجھانے کے لئے یہ کہا گیا ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (006:052)

اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو اپنے سے دور نہ کرو۔ ان کے حساب کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں اگر ان کو اپنے سے دور کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔

تشریح: ایسے لوگوں کے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو پوری طرح مانتے ہیں جیسے کہ جھوٹ نہیں بولنا، چوری نہیں کرنا، اپنی ذات سے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا، ہر کسی کے لئے دل میں محبت رکھنا، ذات پات اور بھید بھاو کی لڑائی میں نہیں پڑنا اور جو لوگ ایسے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں وہ ظلم کرنے والوں میں سے ہیں۔

پیغام: ایمان صرف اچھائی اور محبت سے تعلق رکھتا ہے۔ ایمان کسی بھی مذہبی دائرے میں محدود نہیں ہے۔ اس آیت میں "صبح و شام" سے مراد انسان کا اچھا یا برا وقت اور گناہ ثواب ہے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ۔ (006:053)

اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ جو کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم سے زیادہ فضل کیا ہے بھلا خدا شکر کرنیوالوں سے واقف نہیں؟

www.urduchannel.in

تشریح: انسانوں کو رنگ برنگی زندگی دینے کے لئے ہر انسان کو رنگ روپ کے ساتھ ساتھ سوچ وفکر، پسند ناپسند اور خیالات الگ الگ رکھے اور ان اصولوں پر قدرت فیصلہ لیتی ہے کہ کون صحیح اور کون غلط ہے۔ سچائی محسوس کرنے والوں کو اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔

پیغام: ہر کوئی اپنی سوچ کو اچھا اور دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر حقیقت میں اچھا کون ہے یہ اللہ تعالی انسانوں کے سامنے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اچھا وہ ہوتا ہے جو سچائی کے قدموں پر اپنی ساری غلط فہمیوں کو قربان کرنا جانتا ہو۔ انسانی سماج میں صرف دو گروہ ہی ہیں "اچھا/ برا" یا "پاک/ناپاک" ۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (006:054)

اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو (ان کو) سلام علیکم کہا کرو۔ خدا نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور نیکوکار ہوجائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور جو لوگ اللہ تعالی کے اصولوں پر چلتے ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں ان پر اللہ تعالی کا آشیرواد برقرار رہے گا اور جو انسان انجانے میں غلط کام کرتے ہیں اور اس غلطی کو سمجھنے کے بعد دوبارہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس غلطی کے نتیجہ کو سدھارنے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں ضرور اللہ کے آشیرواد کی شکل میں شانتی حاصل ہوگی۔

پیغام: گزرا ہوا وقت کبھی بھی واپس نہیں آتا اور اس قدرتی اصول کے مطابق انجانے میں کی گئی غلطی سدھارنے کا طریقہ یہ ہے کہ سچے دل اور پکے عہد سے نہ کرنے کا عہد، اگر یہ عہد نہ کیا جائے تو غلطی کرنے والے کا ضمیر اسے شانتی سے جینے نہیں دیتا مذہبی طور پر اگر اس بات کا کوئی حل نظر آتا ہے تو غلطی کرنے والے کو شانتی حاصل ہوگی۔ ہر مذہب کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے انسان اور انسانی سماج کو شانتی پردان (عطا) کرنا۔ جان بوجھ کر اگر ایک ہی غلطی بار بار دوہرائی جائے تو وہ گناہ ہے اور اس کی کوئی معافی نہیں۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۔ (006:055)

اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور اس لئے کہ گناہ گاروں کا راستہ ظاہر ہوجائے۔

تشریح: اور قدرت اپنا ہر پہلو لوگوں کے سامنے ظاہر کردیتی ہے اور لوگوں کو صحیح غلط کی پہچان خود بخود ہوجاتی ہے۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۔ (006:056)

کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔ کہہ دو کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کروں گا ایسا کروں تو گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہ رہوں۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالٰی کے اصولوں کے علاوہ دوسرے اصولوں کو یعنی شیطانی اصولوں کو اپنانا پوری طرح منع ہے اور وہ اشانتی کے اندھیرے کی مصیبت میں پڑے رہیں گے اور ان کی گنتی سمجھداروں میں نہیں ہو گی۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ کَذَّبْتُمْ بِہٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۔ (006:057)

کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار کی روشن دلیل پر ہوں اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔ جس چیز کے لئے تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے۔ حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہے وہ سچی بات بیان فرماتا ہے۔ وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

تشریح: رسولوں نے ہمیشہ سچائی کی دلیلیں ہی پیش کیں مگر لوگوں نے اسے جھٹلایا۔ لوگ رسولوں کے پاس آتے ہیں اپنی خواہشات کو جلد پورا کرنے کی خاطر جو رسول کے بس میں نہیں وہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ رسولوں کا کام ہے صرف حقیقت بیان کرنا اور اللہ تعالٰی سب کی قسمت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۔ (006:058)

کہہ دو کہ جس چیز کیلئے تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے۔

تشریح: رسول کہتے ہیں ان کے پاس ایسی چیز ہوتی جس کی لوگ جلدی کرتے ہیں تو یقیناً ہر پہلو کا فیصلہ ہو جاتا اور ظالموں کو اللہ تعالٰی خوب پہچانتا ہے۔

پیغام: ان ساری آیتوں میں اللہ تعالٰی نے "آپ کہہ دو" کہہ کر اپنی باتیں رسولوں کے ذریعہ لوگوں کو بتائیں، مگر کیوں؟ کیا اللہ تعالٰی کو رسولوں کی مدد کی ضرورت تھی؟ کیا اللہ تعالٰی خود لوگوں کے دماغ میں اس بات کو نہیں ڈال سکتے تھے؟ یہ بھی قدرتی اصول ہیں کہ دنیا کی تمام خاص باتیں خاص لوگوں کے ذریعہ ہی لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ اگر ساری خاص باتیں عام ہو جائیں تو ان باتوں کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالٰی تمام انسانوں کو خاص اور عام باتوں کی پہچان دیتے ہیں۔ آج تک دنیا میں جتنے بھی آویشکار (ایجادات) ہوئے ہیں وہ خاص شکل میں کسی خاص انسان کے دماغ ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَآ اِلَّا ھُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۔ (006:059)

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سواء کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاوں کی سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانا اور کوئی ہری اور سوکھی چیز نہیں ہے مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔

تشریح: سارے راز کا مالک اللہ تعالٰی ہے اور اللہ کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔

پیغام: ایٹم کے اندر جو طاقت ہے اسی طاقت سے دنیا چلتی ہے اور یہی طاقت اللہ کی ہے یعنی ایشور کی شکتی ہے۔

www.urduchannel.in

وَهُوَ الَّذِیۡ یَتَوَفّٰکُمۡ بِالَّیۡلِ وَیَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبۡعَثُکُمۡ فِیۡهِ لِیُقۡضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ۚ ثُمَّ اِلَیۡهِ مَرۡجِعُکُمۡ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۔ (006:060)

اور وہی تو ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرلیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے پھر تمہیں دن کو اٹھا دیتا ہے تاکہ معین مدت پوری کر دی جائے پھر تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس روز وہ تم کو تمہارے عمل جو کرتے ہو ایک ایک کر کے بتائے گا۔

تشریح: وہی قدرت ہے جو انسان کی زندگی کے برے وقت میں یعنی یہ کہہ سکتے ہیں کے پوری طرح گناہ میں ڈوبے ہوئے انسان کی زندگی میں شانتی نہیں ہونے دیتی اور گنہگار انسان کی زندگی میں اندھیرا چھاجاتا ہے یعنی رات آجاتی ہے۔ قدرت یہ بھی جانتی ہے کہ جب انسان کی زندگی پاک و صاف اور گیان سے روشن ہوتی ہے تب وہ اپنے ضمیر اور گیان کا استعمال کس طرح کرتے ہیں۔ کچھ وقت تک گنہگار انسان کا ضمیر اور اس کی انتر آتما اس کو پاکیزگی کی طرف پکارتی رہتی ہے اور ایک خاص وقت کے بعد گناہ میں ڈوبے ہوئے انسان کی شانتی اور چین چھین لیا جاتا ہے۔ ہر مخلوق کی موت یقیناً ہے اور اسے قدرت میں ہی سما جانا ہے جو انسان بھول جاتا ہے اور اپنی ضرورت سے زیادہ موہ مایا، اونچی خواہشات، لالچ اور اہنکار میں ڈوب کر قدرتی عذاب کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔

وَهُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ وَیُرۡسِلُ عَلَیۡکُمۡ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا وَهُمۡ لَا یُفَرِّطُوۡنَ ۔ (006:061)

اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبان مقرر کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔

تشریح: وہی اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت ہے جو ہر چیز پر غالب ہے اور اسی نے دنیا میں قانون اور قانون کے رکھوالوں کی بنیاد ڈالی اور قدرتی اصولوں کے مطابق جب کسی کی موت یا تبدیلی ہوتی ہے وقت کے ساتھ ساتھ ایٹم کی بنی ہوئی چیز کو ایٹم میں تبدیل کر دیتے ہیں اور اس قانون سے متجاوز نہیں ہوتے۔

ثُمَّ رُدُّوۡۤا اِلَی اللّٰهِ مَوۡلٰىهُمُ الۡحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الۡحُکۡمُ ۟ وَهُوَ اَسۡرَعُ الۡحٰسِبِیۡنَ ۔ (006:062)

پھر لوگ اپنے مالک برحق خدا تعالیٰ کے پاس واپس بلائے جائیں گے سن لو کہ حکم اسی کا ہے اور وہ نہایت جلد حساب لینے والا ہے۔

تشریح: سب کو قدرت میں ہی سما جانا ہے اور سارے فیصلے (کرم پھل کے) قدرت کے ذریعہ ہی کئے جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی طاقت کے ذریعہ انسانوں کو اس کے کاموں کے پھل کا نتیجہ دیتے ہیں۔

قُلۡ مَنۡ یُّنَجِّیۡکُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَةً ۚ لَئِنۡ اَنۡجٰىنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیۡنَ ۔ (006:063)

کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون مخلصی دیتا ہے (جب) کہ تم اس سے عاجزی اور نیاز سے پکارتے ہو۔ اگر خدا ہم کو اس تنگی سے نجات بخشے تو ہم اس کے بہت شکر گزار ہوں۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کی زندگی کا ہر اتار چڑھاؤ قدرت پر ہی ٹکا ہوا ہے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۔ (006:064)

کہو کہ خدا ہی تم کو اس سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔

تشریح: دکھ کے بعد سکھ دے کر قدرت نے انسانوں کو یکساں اور تکلیف والی زندگی سے نجات دی۔ پھر بھی انسان گناہ کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ کر اللہ کا شریک (یعنی شرک) کرتے ہیں۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۔ (006:065)

کہ دو کہ وہ قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزا چکھا دے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی طاقت ذرے ذرے میں موجود ہے اور اس کے ذریعہ ہی اللہ تمام کام انجام دیتے ہیں۔ انسان کے برے کام کا نتیجہ کہیں سے بھی انسان کے سامنے آ سکتا ہے اور انسان کے ذاتی اختلافات کا انجام بھی قدرتی ہے۔ تخلیق، تبدیلی، اور قیامت کا ذمہ دار ہے اللہ مگر انسان اس حقیقت کو نہیں سمجھتا اور آپس میں اصولوں کی بنیاد پر فرقے پیدا کر کے فساد کی بنیاد ڈالتے ہیں اور سچ کو بگاڑ کر اپنی سکھ شانتی کو اپنے ہاتھوں ہی برباد کرتے ہیں۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔ (006:066)

اور اس کو تمہاری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ سراسر حق ہے کہہ دو کہ میں تمہارا داروغہ نہیں ہوں۔

تشریح: کوسنسکار (غیر عقلی) سے سچ کو متاثر کر کے انسان آپس میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اپنی زندگی کی راہ کو مشکل کرتے ہیں اور انسان کے اس کردار کا ذمہ دار اللہ، قدرت، نیک انسان یا رسول نہیں ہیں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ (006:067)

ہر خبر کے لئے ایک وقت مقرر ہے اور تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

تشریح: ہر بے بنیاد، غیر عقلی اور کوسنسکار (ضعیف الاعتقادی) کا ایک وقت ہوتا ہے اور وقت کے چکر میں یہ جھوٹ ثابت ہو کر انسان کے سامنے آ جاتا ہے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (06:068)

اور جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بے ہودہ بکواس کر رہے ہیں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کو لے کر فضول کی لڑائی سے دور رہنا ہی نیک اور ایمان داروں کا کردار ہوتا ہے۔ یاد رکھیں اللہ تعالی یعنی قدرت نے اپنی ذمہ داری کسی پر نہیں تھوپی۔ اللہ تعالی اور اس کے اصولوں پر اختلافات پیدا کرنا شیطانی حرکت ہے اور ایسا کام کرنے والے کو ظالم بنا دیتی ہے۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔ (006:069)

اور پرہیز گاروں پر ان لوگوں کے حساب کی کچھ جواب دہی نہیں، ہاں نصیحت تاکہ وہ بھی پرہیز گار ہوں۔

تشریح: اللہ انسان کے برے کام کے وقت اس کے ضمیر کو اپنے قبضہ میں لے کر اچھائی کی طرف لے آتے ہیں اور انسان جو اچھائی کرتا ہے اللہ اسے جانتا ہے۔ جب دنیا میں انسان کا وقت پورا ہو جاتا ہے تب اسے اللہ تعالی کی طرف لوٹ جانا پڑتا ہے اور اس وقت ہی سب اچھے برے کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۔ (006:070)

ان سے کچھ کام نہ رکھو، جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ ہاں اس کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہو تاکہ کوئی اپنے اعمال کی سزا میں ہلاکت میں نہ ڈالا جائے۔ اس روز خدا کے سوا نہ تو کوئی اس کا دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا اور اگر وہ ہر چیز معاوضہ دینا چاہے تو وہ اس سے قبول نہ ہو۔ یہی لوگ ہیں کہ اپنے اعمال کے وبال میں ہلاکت میں ڈالے گئے۔ ان کے لئے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دکھ دینے والا عذاب اس لئے کہ کفر کرتے تھے۔

تشریح: اللہ تعالی ہر چیز پر غالب ہے اور حفاظت کرنے والا اللہ ہی بھیجتا ہے اور جب کسی کی موت آتی ہے تب اس کے کئے کا نتیجہ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا ایسے لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا چاہئے جو مذہب کو خریدتے اور بیچتے ہیں اور مذہب کے نام پر غیر خدا کی تابعداری کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (006:071)

کہو کیا ہم خدا کے سوا ایسی چیز کو پکاریں جو نہ ہمارا بھلا کر سکتے ہیں اور نہ برا اور جب کہ ہم کو خدا نے سیدھا راستہ دکھا دیا تو ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔ جیسے کسی کو شیطانوں نے جنگل میں بھلا دیا ہو اور وہ حیران پھر رہا ہو اور اس کے کچھ رفیق ہوں جو اس کو راستے کی طرف بلائیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دو کہ راستہ وہی ہے جو خدا نے بتایا ہے اور ہمیں تو یہ حکم ملا ہے کہ ہم خدا کے فرمابردار ہوں۔

تشریح: ہر انسان اپنے ضمیر سے یہ کہے کہ اللہ کی قدرت میں ایسی کوئی چیز نہیں جس کا کوئی کام نہ ہو یعنی نہ کوئی فائدہ دے اور نہ کوئی نقصان۔ اس لئے ہر انسان کو صرف اللہ کی عبادت ہی کرنی چاہئے اور یہی اللہ کی سچی عبادت ہے۔ جو اللہ تعالی نے ہر انسان کے اندر ڈالی اور اس بات کو انسان اچھی طرح سمجھ لیں اور رسولوں کے ذریعہ بھی اس حقیقت کو اللہ تعالی نے انسانوں تک پہنچایا۔

www.urduchannel.in

پیغام: عبادت کا کوئی بھی خاص طریقہ انسان کو یا انسانی سماج کو نہ کوئی فائدہ دے سکتا ہے اور نہ نقصان۔ انسان ایسا کام کیوں کریں جس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ اس لئے اس آیت کا پیغام ہے انسان کو نیکی، پرہیزگاری، عدم تشدد، سُکھشا، محبت، انسانیت اور شانتی کی طرف لے جانا یعنی انسان کا اچھا کردار۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ آیت بت پرستی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ سچائی بھی ہے کہ بت انسان کو کچھ نہیں دے سکتے، صرف کچھ پل کے لیے آنکھوں اور دماغ کی تسلی ہی انہیں ملتی ہے۔ تو یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ جو لوگ "غیب" کی عبادت کرتے ہیں انہیں غیب سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ صرف کچھ پل کی تسلی! انسان کے کام اور اس کے اعمال ہی عبادت ہیں۔ اچھے، نیک اور امن چاہنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور برے یعنی فساد پھیلانے والے شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔

نوٹ: سورہ انبیاء کی آیت 22 پر غور فرمانے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے سوا دنیا میں کوئی بھی معبود نہیں ہے یعنی دنیا میں جو کچھ بھی ہے سب اللہ کا ہے۔ الگ الگ معبود کے خیالات بالکل کو سنسکار (غیر عقلی) ہیں۔ عبادت کا طریقہ الگ الگ ہو سکتا ہے مگر معبود سب کا ایک ہے۔ اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کئی معبود ہوتے تو دنیاں تہس نہس ہو جاتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انو پرمانو (ایٹم) کے اندر جو طاقت ہے اس کے خلاف کوئی طاقت ہوتی تو انو پرمانو (ذرہ) کی گٹھن شیلی (تولید کنندہ) کبھی بھی نہیں بنتی۔ اللہ کی عبادت ہے اچھے کام کرنا اور اگر کچھ انسان اچھا کام یعنی نیکی، پرہیزگاری، محبت، سُکھشا، عدم تشدد، سچائی، اور سکھ شانتی بحال کرنے کی کوشش کریں اور اللہ کے سچے اصولوں کے ساتھ جئیں تو وہی اس کی عبادت ہے۔ قدرت کی ہر چیز ایک طاقت کی بنیاد پر ٹکی ہوئی ہے اور اس طاقت کا صحیح استعمال ہی اللہ کی عبادت ہے۔

سورہ مومنون کی آیت 91 میں بھی یہی پیغام ہے۔

وَاَنۡ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوۡهُ‌ ؕ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ (006:072)

اور یہ (بھی) کہ نماز پڑھتے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی تو ہے جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے۔

تشریح: اور اس بات کو صحیح اور پوری طرح سے ماننا اور نہ ماننے پر جو مصیبت آئے گی اس سے ڈرنا ہے اور قدرت میں ہی سب کا خاتمہ ہو جانا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ‌ ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ قَوۡلُـهُ الۡحَـقُّ‌ ؕ وَلَـهُ الۡمُلۡكُ يَوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ‌ ؕ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ‌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ (006:073)

اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کی ساتھ پیدا کیا ہے اور جس دن وہ فرمائے گا کہ ہو جا تو ہو جائے گا۔ اس کا ارشاد برحق ہے۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا اسی کی بادشاہت ہو گی۔ وہی پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی دانا اور خبردار ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور وہی طاقت ہے جس کی بنیاد پر ساری دنیا قائم ہے اور وہی طاقت ہے جس نے آسمان زمین کو پیدا کیا ہے اور اس طاقت کی بنیاد پر قدرت کے سارے اصول چلتے ہیں اور یہ بات سچ ہے اور یہی طاقت چھپی ہوئی اور ظاہر باتوں کو جانتی ہے اور یہی طاقت سارا گیان (علم) رکھتی ہے۔

پیغام: ہر ردو عمل کی پکار شروعات اور خاتمے کے ساتھ ساتھ تبدیلی، تغیر اور خاتمہ سب اسی اعلیٰ طاقت کے ذریعہ ہی انجام پاتے ہیں۔ برائی کو روکنے کے لئے انسان کے ضمیر کو جگانے کا عمل اُسی طاقت کے ذریعہ ہوتا ہے جب کافروں کا ضمیر بالکل پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے تب اس ضمیر کو جگانا ہی "صور پھونکنا" ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۔ (006:074)

اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔

تشریح: یہ یاد کرنے والی بات ہے کہ جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر کو کہا تھا کہ مورتیوں کو اپنا معبود بنا کر ساری نیکی، پرہیز گاری اور انسانیت کو چھوڑ دینا، یہ صاف اور سیدھے طور پر گمراہی ہے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ گمراہی پر ہیں۔

پیغام: سچی بات کو نہ اپنا کر غیر عقلی اور بے بنیاد باتوں کو اپنا مقصد بنانا سراسر کو سنسکار ہے، یعنی جس کام سے سماج کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہو یا انسانیت کی بھلائی کے لئے کوئی کام نہیں ہوتا ہو وہ بت پرستی ہے۔ پتھر کا بت ہو یا پتھر کی عمارت انسان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ صرف انسانی اعمال ہی انسان اور انسانیت کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ إِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۔ (006:075)

اور ہم اس طرح ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تاکہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جائیں۔

تشریح: پیغمبر ابراہیم نے آسمان اور زمین کی سچائی کو محسوس کیا اور انہیں سچا گیان ملا۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۔ (006:076)

جب رات نے ان کو ڈھانپ لیا تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا۔ کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ جب وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے کہ مجھے غائب ہو جانے والے پسند نہیں۔

تشریح: چاند ستارے کبھی نہیں ڈوبتے اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اور زمین اپنے آپ پر گھومتی ہے جس کی وجہ سے وہ (چاند ستارے) نظروں سے دور ہو جاتے ہیں۔ یہ قدرتی ردوبدل ابرہیم سمجھ گئے تھے اور اس ردو عمل کے پیچھے جو طاقت ہے اس کی عبادت کی قسم لی تھی۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّينَ ۔ (006:077)

www.urduchannel.in

پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے۔ لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ نہیں دکھائے گا تو میں ان لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں۔

تشریح: کبھی کبھی لوگ چاند کو اپنا رب سمجھ بیٹھتے ہیں مگر صحیح بات یہ ہے کے ایٹم کے اندر کی طاقت جو اللہ کی طاقت ہے اس کو جو پہچان جاتے ہیں وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتے۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔ (006:078)

پھر جب سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ لوگو! جن چیزوں کو تم شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

تشریح: جب انھوں نے سورج کو چمکتا دیکھا تو سمجھنے لگے کہ سورج ہی ان کا پروردگار ہے اور یہ آسمان میں سب سے بڑا ہے۔

پیغام: یقیناً خدا ہی تمام مخلوق کا پروردگار ہے اور یہ اس کا کام ہے اور جو پرمانوک شکتی کے ذریعہ منظم ہوتا ہے اور اس طرح سورج چاند، پہاڑ اور، درخت ہر کوئی اپنا اپنا کام کئے جارہے ہیں اور اس کام کو کرانے والی وہی اعلیٰ طاقت ہے جو ایٹم کے اندر پائی جاتی ہے اور شیطان بھی اس طاقت کے دائرے کے اندر ہے۔ وگیانک (سائنس داں) اس بات کو ثابت کر چکے ہیں کہ سورج، چاند، ستارے سیاروں کا نکلنا ڈوبنا انسان کا سب سے بڑا فریب ہے۔

یہ سارے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں اور دنیا اپنے آپ پر گھومتی ہے اس لئے انسان کی آنکھ اسے نکلتے اور ڈوبتے ہوئے دیکھتی ہے۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ (006:079)

میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تیئں اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

تشریح: ابراہیم نے اس بات کو محسوس کرنے کے بعد سچے اصولوں کی عبادت (رُخ) کرنے لگے جس طاقت سے زمین آسمان کی تخلیق ہوئی ہے اور وہ جھوٹ اور فریب (شرک) کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔

وَحَاۗجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَاۗجُّوْۗنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَـيْــــًٔـا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۔ (006:080)

اور ان کی قوم ان سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا کہ تم مجھ سے خدا کے بارے میں (کیا) بحث کرتے ہو اس نے تو مجھے سیدھا راستہ دکھادیا ہے اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا۔ مگر ے ہ کہ کوئی بات میرا رب ہی چاہے، جو میرا پروردگار اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کیا تم خیال نہیں کرتے؟

تشریح: سچائی کو لوگوں کے سامنے رکھنے کے بعد لوگوں نے بحث شروع کردی۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا! کیا تکرار کی وجہ اللہ ہے؟ اور کہا کہ اللہ انہیں سچی راہ دکھائے۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے سوا جن اصولوں کو اپنا یا اس کی طاقت سے وہ

www.urduchannel.in

نہیں ڈرتے ۔ ہر چیز اللہ کی خواہش کے مطابق ہوتی ہے اور ہر چیز پاک پروردگار کی طاقت کے دائرے میں جکڑی ہوئی ہے، لوگ پھر بھی نہیں سمجھتے ۔

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ (006:081)

بھلا میں ان چیزوں سے جن کو تم شریک بناتے ہو کیوں کہ ڈروں جبکہ تم ان سے نہیں ڈرتے کہ خدا کے ساتھ شریک بناتے ہو جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔اب دونوں فریق میں سے کون سا فریق امن کا مستحق ہے۔اگر سمجھ رکھتے ہو۔

تشریح: نیک پرہیزگار انسان ان باتوں سے نہیں ڈرتے جو اللہ کے اصولوں کے خلاف ہیں اور کہیں کہیں لوگ ایسی باتوں پر یقین کر لیتے ہیں جس کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ہر اصولوں کو ثبوت کے ساتھ موجود رکھتے ہیں اور وہی انسانی طبقہ زیادہ حق پر ہے جو سچائی کو سمجھتے ہیں اور اسے قبول کرتے ہیں اور حقیقت کی جان کاری رکھتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور سیدھے طور پر فرمایا کہ ہر اصول کا ثبوت دنیا میں موجود رکھا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۔ (006:082)

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا، ان کے لئے امن ہے۔اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

تشریح: اور جو لوگ اسے پہچانتے ہیں وہی حق پر ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو حق اور ثبوت کے ساتھ پہچانا وہی ایمان لاتے ہیں اور اپنے ایمان کو باطل کے ساتھ نہیں ملاتے اور ایسے لوگ ہی صحیح راہ پر ہیں۔

پیغام: "زمانہ "یعنی وقت اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور ہر زمانہ اور وقت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر ناممکن ہے اس لحاظ سے سائنس دانوں کی ایجادات بھی اللہ کی مرضی سے ہوتیں ہیں اور اس حق پر رہتے ہوئے حق تلاش کرنے والوں کی مدد ہر ایمان والے پر فرض ہے چاہے وہ کسی قسم کا بھی حق تلاش کرنے والا کیوں نہ ہو۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۔ (006:083)

اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی۔ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں۔بیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے۔

تشریح: پیغمبر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے حق کی پہچان دی تھی اور انہوں نے اس حق کو ثابت کرنے کے لئے جہاد (جدوجہد) کیا تھا اپنے لوگوں کے ساتھ اور اللہ سب جانتا دیکھتا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰي وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (006:084)

www.urduchannel.in

اور ہم نے ان کو اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام عطا کئے۔ اور ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی۔ اور پہلے نوح علیہ السلام کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کو بھی اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو دو بیٹوں سے نوازا اسحاق اور یعقوب اور ان لوگوں نے بھی سچائی کو محسوس کیا اور اسے مانا۔ اور اس سے پہلے پیغمبر نوح کو اللہ تعالیٰ نے سچائی کی روشنی سے نوازا اور اس کے ساتھ ساتھ داود، سلیمان، یوسف، ایوب، موسیٰ، ہارون اور اس کے ساتھ اور بھی بہت سارے پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو محسوس کیا تھا اور انہیں اصولوں کے ساتھ جیتے تھے۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ (006:085)

اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام کو بھی۔ یہ سب نیکوکار تھے

تشریح: زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کو بھی حق کا دیدار کروایا اور یہ بھی اللہ کے اصولوں کے پابند تھے۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۔ (006:086)

اور اسمٰعیل علیہ السلام اور الیسع علیہ السلام اور یونس علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کو بھی اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔

تشریح: اسماعیل، الیاس، یونس، لوط کو اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کے لئے عزت کا حقدار بنایا تھا۔

پیغام: ان سارے پیغمبروں کا کردار دنیا والوں کے لئے ایک مثال ہے۔

وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (006:087)

اور ان کے باپ دادوں اور اولاد اور بھائیوں میں سے بھی۔ اور ان کو برگزیدہ بھی کیا تھا' اور سیدھا راستہ بھی دکھایا تھا۔

تشریح: اور ان سارے پیغمبروں کی نسل کے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اصولوں کی سچائی بتائی۔

پیغام: جتنے پیغمبروں کا نام قرآن شریف میں بتائے گئے ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے پیغمبر تھے جن کے نام قرآن شریف میں نہیں بتائے گئے اور میں (سدھارتھ چڑجی) یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پیغمبروں کے نام جس زبان میں قرآن شریف اتارا گیا ہے اس زبان والوں کو بتانا مناسب نہیں سمجھا اور یہ بات بھی نہیں ہے کہ قرآن شریف کے بتائے ہوئے پیغمبروں کے علاوہ اور کوئی پیغمبر آیا ہی نہیں جیسے کہ کچھ لوگ سوچتے ہیں۔

کچھ لوگ قرآن شریف میں بتائے گئے پیغمبروں کے نام پر جو گروہ چل رہا ہے انہیں اہل کتاب کہتے ہیں اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے پیغمبروں کو جن کے ماننے والے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے آج بھی دنیا میں موجود ہیں ان کا انکار کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں قرآن شریف میں بتائے گئے پیغمبروں کے علاوہ دوسرے پیغمبروں کی پہچان کیسے ہوگی؟

میرے (سدھارتھ چڑجی) خیال سے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے جو پیغمبروں کی باتیں اللہ کے اصولوں کی تصدیق کرتی ہیں اور جن کے گروہ یا طبقہ دنیا میں موجود ہیں یعنی ماننے والے وہ بھی پیغمبر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اصول یہ ہے کہ ہر کوئی اللہ کے پیغمبروں کی

www.urduchannel.in

عزت کریں، ان کے اصولوں کی سچائی کو محسوس کریں اور ایک دوسرے کے بیچ نفرت کی دراڑ پیدا نہ کریں اور یہی بات اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کی آیت 136 اور سورہ آلِ عمران کی آیت 84 میں فرمائی ہے۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (006:088)

یہ خدا کی ہدایت ہے اس پر اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چلائے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو جو عمل وہ کرتے تھے سب ضائع ہو جاتے۔

تشریح: انسانوں میں وہی انسان اللہ تعالی کی ہدایت حاصل کر چکے ہیں جنہیں شانتی کی راہ مل چکی ہے۔

پیغام: اللہ تعالی ہی جسے چاہے ہدایت کرے تو انسانی ضمیر کا کیا کام؟ یہ ساری تبلیغ، ایک دوسرے کو ہدایت کرنا سب بے کار کی باتیں ہیں۔

اس آیت کا گہرا مطلب یہ نہیں ہے۔ انسان کے اندر ہی نیکی اور بدی موجود ہے۔ انسان لاکھ چاہے وہ اپنا راستہ اپنی مرضی سے اختیار نہیں کر سکتا، مثال کے طور پر ہر کسی کی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

اس آیت پر بہت سارے سوال ہیں؟

(1) اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے ہدایت کرتے ہیں۔

(2) اور یقیناً جسے ہدایت نہیں کرتے وہ بھی اللہ کی مرضی سے ہی ہے۔ تو انسان کا کیا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف جا کر تبلیغ یا جہاد کریں۔ یہ بات تو سچ ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا اور ساری دنیا ایٹم کے اندر کی طاقت کے زور پر چل رہی ہے تو اس حساب سے انسان کے اندر ہی نیکی بدی کی لڑائی بھی چل رہی ہے۔ جہاد اور تبلیغ یہ ساری ہدایتیں انسان کے اندر کی ضمیر کے فیصلہ کے لئے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۔ (006:089)

یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا فرمائی تھی۔ اگر یہ (کفّار) ان باتوں سے انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرّر کر دیئے ہیں کہ وہ ان سے کبھی انکار کرنے والے نہیں۔

تشریح: اللہ تعالی کے رحم و کرم سے لوگوں کو نصیحت اور سچائی بتانے والی کتاب اور سمجھانے والے رسول حاصل ہوئے تھے۔ سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حقیقت سے منھ پھیر لیتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچائی قبول کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔

پیغام: اس آیت میں صرف مذہبی کتابوں کو مخاطب نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس آیت میں ساری گیان (حکمت) والی کتابوں کی طرف اشارہ ہے اور جو گیان والی کتاب یا انسان، انسانیت کے فائدے کے لئے دنیا میں ثابت ہیں وہی سچی اور فائدے والی کتابیں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَّآ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۔ (006:090)

www.urduchannel.in

یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی تھی تو تم انہیں کی ہدایت کی پیروی کرو۔ کہہ دو کہ میں اس پر تم سے کوئی نہیں مانگتا۔ یہ تو جہان کے لوگوں کے لیے محض نصیحت ہے۔

تشریح: لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا سچائی کے راستہ پر چلنے کا اور اس کے بدلے اللہ انسانوں سے کچھ نہیں مانگتا۔

پیغام: مسلمانوں سے پہلے یا اس قرآن شریف سے پہلے ہدایت، نبوت، اور کتاب دی گئی تھی تو کیا مسلمانوں کو اس آیت کہ ذریعہ حکم دیا جا رہا ہے کے وہ اس سے پہلے والے "نبیوں" کو مان کر چلیں اور اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کا یہ دعوی ختم ہو جاتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے آنے کے بعد پہلے والے تمام رسولوں کی شریعت باطل ہو جاتی ہے۔ میری (سدھارتھ چڑجی) جانچ پڑتال کے مطابق اگر اس آیت کو سچائی اور حکمت کے ساتھ جوڑا جائے تو یقیناً ہر کسی کو یہ حق ہے کہ وہ سچائی اور حق کو تسلیم کریں! چاہے وہ پہلے کی ہو یا بعد کی؟

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖۤ اِذۡ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ الَّذِیۡ جَآءَ بِہٖ مُوۡسٰی نُوۡرًا وَّہُدًی لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَہٗ قَرَاطِیۡسَ تُبۡدُوۡنَہَا وَتُخۡفُوۡنَ کَثِیۡرًا ۚ وَعُلِّمۡتُمۡ مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَلَاۤ اٰبَآؤُکُمۡ ؕ قُلِ اللّٰہُ ۙ ثُمَّ ذَرۡہُمۡ فِیۡ خَوۡضِہِمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۔ (006:091)

اور ان لوگوں نے خدا کی قدر جیسی جاننی چاہیئے تھی نہ جانی۔ جب انہوں نے کہا کہ خدا نے انسان پر کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ کہو کہ جو کتاب موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے اُسے کس نے نازل کیا تھا جو لوگوں کے لئے نور اور ہدآیت تھی۔ اور جسے تم نے علیحدہ علیحدہ اوراق پر نقل کر رکھا ہے۔ کچھ کو تو ظاہر کرتے ہو اور اکثر کو چھپاتے ہو۔ اور تم کو وہ باتیں سکھائیں جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔ کہہ دو خدا ہی نے نازل کیا تھا پھر ان کو چھوڑ دو کہ اپنی بیہودہ بکواس میں کھیلتے رہیں۔

تشریح: کچھ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو محسوس نہیں کیا جس طرح انہیں محسوس کرنا چاہیئے تھا۔ موسیٰ کے ذریعہ جو کتاب لوگوں کے درمیان رکھی گئی تھی اس میں گیان کی روشنی کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لئے امن و سکون اور سچائی کا راستہ بھی دِکھایا گیا تھا اور ایسی بہت ساری باتیں تھیں جسے لوگ نہیں جانتے تھے اور اس وقت کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے اس کتاب کی سچائی کو چھپانے کی کوشش کی تھی لیکن سچائی کبھی چھپ نہیں سکتی اور اس قسم کے غلط لوگ اپنے اپنے کاموں میں الجھ کر رہ گئے۔

وَہٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَمَنۡ حَوۡلَہَا ؕ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۔ (006:092)

اور یہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، بابرکت جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس لئے کہ تم مکّہ اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو آگاہ کر دو۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

تشریح: وگیان، تواریخ، اور سماج کی بہتری کے تمام اصولوں سے بھرا ہوا ہے قرآن شریف۔ مکہ کے لوگوں کو اس قرآن کے ذریعہ ہی رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے سچائی اور نیکی کے راستہ کی پہچان دی تھی۔

www.urduchannel.in

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ (006:093)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو خدا پر جھوٹ افترا کرے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے۔ حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو اور جو یہ کہے کہ جس طرح کی کتاب خدا نے نازل کی ہے اس طرح میں بھی بنا لیتا ہوں۔ اور کاش تم ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھو جب موت کی سختیوں میں مبتلا ہوں اور فرشتے ہاتھ بڑھا رہے ہوں۔ کہ نکالو اپنی جانیں آج تم کو ذلّت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔ اس لئے کہ تم خدا پر جھوٹ بولا کرتے تھے۔ اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔

تشریح: اور وہ انسان بہت بڑا گنہگار ہے جو گیان (علم) نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو عالم سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے جسے علم دیا وہ بھی اس کی طرح کچھ نہ کچھ لیکر آئے گا۔ ایسے گنہگار اگیانی (لا علم) اپنے اشانتی کے عذاب سے پریشان ہو کر اپنی نجات کی دعا کریں گے اور ان لوگوں کا جھوٹ اور دھوکا لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۔ (006:094)

اور جیسا ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ایسا ہی آج اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے اور جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے شریک ہیں۔ آج تمہارے آپس کے سب تعلقات منقطع ہو گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے۔

تشریح: اس دنیا میں ہر انسان اکیلا آیا ہے اور اکیلا ہی جائے گا اور وہ سب کچھ چھوڑ کر جائے گا جو اسے زندگی میں ملا تھا۔ انسان وہ بھی چھوڑ جائے گا جسے اس نے اپنی زندگی کا ہم سفر اور ساتھی بنایا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ پیدائش کے بعد جو رشتے بنتے ہیں موت کے بعد وہ سب ٹوٹ جاتے ہیں ۔ انسان کی وفات کے بعد سارے رشتے بے معنی ہو جاتے ہیں۔

پیغام: قدرتی طور پر ہر انسان اکیلا پیدا ہوتا ہے اور یہ آیت قدرت کی زبانی ہے اور قدرت ہی اللہ ہے۔ اور اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے "جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا" جو دوبارہ (پنر جنم) پیدائش کی طرف اشارہ ہے۔ سب کچھ پیچھے چھوڑ جانے کی بات بھی پچھلے جنم کی دولت، شہرت اور ہم سفر چھوڑ کر جانے کی طرف اشارہ کرتی ہے اور موجودہ جنم (زندگی) میں بھی سب کچھ چھوڑ جانے کی طرف اشارہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔ (006:095)

بیشک خدا ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے۔ وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے۔ وہی تمہارا اللہ ہے پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔

www.urduchannel.in

تشریح: انویک شکتی (اندیکھی طاقت) ایٹم کی بنیاد ہے اور پروٹون، الیکٹروں اور نیوٹرون ایٹم کے اندر کی اِن تین طاقتوں کا وجود god particle یعنی نیوٹرینوں کے ذریعہ پربھاوت (متاثر) ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کسی بھی مخلوق کی پیدائش، پیڑپودوں کی پیدائش سب ایک خلیہ (one cell) سے پیدا ہو کر الگ الگ شکل اختیار کرتے ہیں اور اس ردوبدل کو انجام تک پہنچانا گاڈ پارٹیکل (god particle) کی طاقت کے ذریعہ ہی ہوتا ہے اور یہ طاقت ہر ایٹم کے اندر موجود ہے۔ قدرتی اصولوں کے مطابق ہر پرانی کو یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہر چیز کی موت یقینی ہے اور ایٹم سے بنا ہوا وجود دوبارہ ایٹم بن جاتا ہے اور پھر دوبارہ اسی ایٹم (ذرہ) سے دوسرے وجود کی بنیاد پڑتی ہے۔ یہی قدرت ہے اور یہی اللہ کی طاقت ہے اور ان اصولوں کو کوئی بھی بدل نہیں سکتا۔

فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ‌ۚ وَجَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا‌ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۔ (006:096)

وہی رات کے اندھیرے سے صبح کی روشنی پھاڑ نکالتا ہے۔ اور اُسی نے رات کو آرام ٹھرایا اور سورج اور چاند کو (ذرائع) شمار بنایا ہے۔ یہ خدا کے مقرر کئے ہوئے انداز ہیں جو غالب علم والا ہے۔

تشریح: اور اسی طاقت کے بدولت دنیا اپنے آپ پر گھومتے ہوئے سورج کے چاروں طرف چکر لگاتی ہے اور اس وجہ سے مخلوق کو دن اور رات کا آشیرواد حاصل ہوا۔ چاند اور سورج انسان کو راستے کی پہچان اور وقت کی گنتی کرنے پر بھی مدد کرتے ہیں اور یہی ہے قدرت کی اعلیٰ تخلیق۔

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوۡمَ لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۔ (006:097)

اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں میں ان سے راستے معلوم کرو۔ عقل والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کر بیان کر دی ہیں۔

تشریح: ستاروں کی پیدائش راہ دِکھانے کے لئے ہے چاہے وہ سمندر میں ہوں یا سوکھی زمین پر، جو گیانی ہیں وہ یہ سب باتیں سمجھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ‌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّفۡقَهُوۡنَ ۔ (006:098)

اور وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک سپرد ہونے کی۔ سمجھنے والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

تشریح: اللہ ہی ہے جس نے انسان کو ایک ذرے سے پیدا کیا اور کچھ دنوں تک زمین کی گود میں رہنے کی اجازت دی اور گیانی (عالم) اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً‌ ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا‌ ۚ وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِهَا قِنۡوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ‌ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَيَنۡعِهٖ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكُمۡ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۔ (006:099)

www.urduchannel.in

اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برستا ہے۔ پھر ہم ہی اس سے ہر طرح کی روئید گی اگاتے ہیں پھر اس میں سے سبز سبز کونپلیں نکالتے ہیں اور ان کونپلوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جُلتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے۔ یہ چیزیں جب پھلتی ہیں تو ان کے پھلوں پر اور ان کے پکنے پر نظر کرو۔ ان میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں۔

تشریح: اور وہ اللہ ہی ہے جس نے زمین میں پانی پیدا کیا اور اسی پانی سے مخلوق کی پیدائش بھی کی اور خوراک کا انتظام بھی کیا اور ان ساری باتوں کا ثبوت قدرت کے ہر پہلو میں سمایا ہوا ہے، مثال کے طور پر کھجور، انگور، زیتون اور انار وغیرہ کے پیڑ جو گیانی ہیں وہ ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔

پیغام: یہ آیت ecological balance کی نشاندہی کرتی ہے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ (006:100)

اور ان لوگوں نے جنوں کو خدا کا شریک ٹھہرایا حالانکہ ان کو اُسی نے پیدا کیا اور بے سمجھے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا کھڑی کیں وہ ان باتوں سے جو اس کے نسبت بیان کرتے ہے، پاک ہے اور بلند ہے۔

تشریح: اور لوگ برائی کو اپنا کر اللہ تعالی کے اچھے اور سچے اصولوں کی توہین (شرک) کرتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کو پیدا بھی اللہ تعالی نے ہی کیا ہے اور قدرت کی توہین کرتے ہوئے ایسے لوگ اپنے دماغ میں اللہ کے لئے بیٹا یا بیٹی کی کلپنا (تصور) کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے اصول ان ساری باتوں کے بر خلاف ہیں۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (006:101)

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے)، اس کے اولاد کہاں سے ہو جبکہ اس کی بیوی ہی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

تشریح: آسمان اور زمین کی ساری چیزیں اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور وہ ایک طاقت ہے جو بے جوڑ (یعنی اس کی بیوی نہیں) ہے لیکن دنیا کی ہر چیز اس کی طاقت سے بنتی ہے۔

پیغام: ایٹم کے اندر الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون کے ذریعہ جو طاقت پیدا ہوتی ہے اس سے ہر چیز بنتی ہے۔ انسان کی سمجھ انسانی پیدائش جو مرد/عورت کے ملن سے جڑی ہوئی ہے صرف اس کو ہی سمجھتی ہے لیکن قدرت کا ہر پہلو اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ ہی مکمل ہوتا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۔ (006:102)

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (وہی) ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے) تو اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا نگراں ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: یہی طاقت اللہ تعالی کی ہے جو ہر چیز کا مالک ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی یہ کام نہیں کر سکتا پیدا کرنے کا مالک ہے اس کی ہی عبادت کریں اور وہی ہر کام کرنے والا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۔ (006:103)

وہ ایسا ہے کہ نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے۔ اور وہ بھید جاننے والا با خبر ہے۔

تشریح: اس طاقت کو کوئی دیکھ نہیں سکتا مگر سب اس کی طاقت کے دائرے سے بندھے ہوئے ہیں۔

پیغام: اس آیت کی شروعات میں "وہی اللہ تمہارا رب" کہا گیا ہے اور اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کے اللہ تعالی کی موجودگی ہر جگہ ہے۔ اس آیت پر سوال کیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کے یہ آیت کس کی زبانی ہے؟ "رسول کی یا فرشتے کی"؟ اگر اللہ تعالی ہر کام کرتا ہے اور ہر پیدائش کا مالک بھی اگر وہ ہے تو پھر یہ ساری کتابیں، تبلیغ، اور رسولوں کی کیا ضرورت ہے؟ یقیناً اللہ تعالی ہر چیز کا مالک ہے اور ہر کام کو انجام دینے کا مالک بھی اللہ تعالی ہی ہے۔

اس لحاظ سے سماج میں شیطانی سوچ رکھنے والوں کی موجودگی بھی اللہ تعالی کی مرضی سے ہے اور یہ اس لئے کہ اگر برائی نہ ہوتی تو لوگوں کو اچھائی کا احساس نہیں ہوتا اور لوگوں کی زندگی ویران ہو جاتی، ہر کام اللہ تعالی ہی کرتا ہے مگر نام ہوتا ہے لوگوں کا۔

قَدْ جَاءَكُم بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۔ (006:104)

کہہ دو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو اندھا بنا رہا اس نے اپنے حق میں برا کیا۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔

تشریح: قدرت کے ہر پہلو کی سچائی اللہ تعالی نے انسان کے سامنے قدرت میں موجود رکھی اور جو نظر سچ کو پہچان لیتی ہے وہ اپنے آپ کو اچھا کرتے ہیں اور جنہیں سچائی نظر نہیں اتی وہ خود ہی اپنی بربادی کرتے ہیں اور کوئی انسان کسی کا نگہبان نہیں ہے۔

وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۔(006:105)

اور ہم اسی طرح اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ کہیں کہ تم نے پڑھ دیا اور تاکہ سمجھنے والے لوگوں کے لئے تشریح کر دیں۔

تشریح: اور قدرت (جسے لوگ اللہ، ایشور یا گوڈ کہتے ہیں) نے ساری سچائی ثبوت کے ساتھ لوگوں کے سامنے بیان کی اور لوگوں نے اس سچائی کو آپس میں بانٹ لیا اور یہ سچائی ان لوگوں کے لئے آسان ہے جو سمجھدار ہیں

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۔ (006:106)

اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آتا ہے اسی کی پیروی کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارا کر لو۔

تشریح: لوگ وہی راہ اختیار کریں جس کی سچائی لوگوں کے سامنے ظاہر ہو چکی ہے اور وہ بھی اللہ تعالی کی مرضی سے اس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ جو برائی کے راستہ پر چلتا ہے اس کی طرف نہ دیکھنا ہی بہتر ہے۔

www.urduchannel.in

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۔ (006:107)

اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے تم کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ تم ان کے داروغہ ہو۔

تشریح: اللہ تعالی یعنی قدرت کی مرضی اگر ہوتی تو شرک (برائی) نہیں ہوتا، کوئی کسی کا نگہبان نہیں ہے۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (006:108)

اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ بیٹھیں۔ اس طرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال کو ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کی جگہ ان اصولوں کو جنہیں بُرے لوگ مانتے ہیں، ایسے لوگوں کو گالی نہیں دینی چاہئے اور یہ اس لئے کہ ایسے برے لوگ اپنی بیو قوفی سے اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کریں گے اللہ ان کی نظروں میں ان کے کاموں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے اور ایسے لوگ آخر کار اللہ کی قدرت میں ہی سما جاتے ہیں اور اللہ تعالی کی مرضی سے اپنی غلطیوں کا احساس کرتے ہیں۔

پیغام: اچھا برا ہر چیز کا مالک اللہ تعالی ہے۔ اگر برائی نہیں ہوتی تو اچھائی کی کوئی قدر نہیں ہوتی اور لوگوں کی زندگی ویران ہو جاتی۔ انسان کا ضمیر ہمیشہ اس کو اس کے برے کاموں کا احساس دلاتا رہتا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (006:109)

اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں، کہہ دو کہ نشانیاں تو سب خدا ہی کے پاس ہیں۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے نشانیاں آ بھی جائیں تب بھی ایمان نہ لائیں۔

تشریح: نیکی اور پرہیز گاری کے راستہ پر چلنے کے لئے اللہ تعالی کے وجود اور اصولوں کا ثبوت مانگنے والے لوگ یہ جان لیں کہ ساری قدرت اور ثبوت اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔ نیکی، پرہیز گاری اور شانتی کے راستہ پر جو فائدہ ہے اسے سمجھنے کے باوجود بھی لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔ (006:110)

اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیں گے تو جیسے یہ اس پر پہلی دفعہ نہیں لائے ویسے پھر نہ لائیں گے اور ان کو چھوڑ دیں گے اپنی سرکشی میں بہکتے رہیں۔

تشریح: اور اللہ تعالی بھی ایسے لوگوں کو یعنی جو شانتی پانا نہیں چاہتے ان کے ضمیر کو الجھا کر رکھتے ہیں۔

پیغام: آخر کیوں گنہگاروں کو اللہ تعالی گناہوں میں الجھا کر رکھتے ہیں ؟ اس کا خاص مطلب ہے کے اگر دنیا میں برائی نہ ہو تو اچھائی کی قدر نہیں ہو گی اور لوگوں کی زندگی ویران ہو جائے گی ۔

www.urduchannel.in

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۔ (006:111)

اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیتے اور مردے بھی ان سے گفتگو کرنے لگتے اور ہم سب چیزوں کو ان کے سامنے لا موجود بھی کر دیتے تو بھی ایمان لانے والے نہ تھے الا یہ کہ اللہ چاہے۔ بات یہ ہے کہ ان کے اکثر نادان ہیں۔

تشریح: سچائی کا جتنا بھی ثبوت ان لوگوں کے سامنے آجائے اور بے جان چیزوں میں جان (Atomic energy) کا ثبوت مل جائے اور یہ بھی ثابت ہو جائے کہ دنیا کی ہر چیز ایٹم سے بنتی ہے اور فنا کے بعد دوبارہ ایٹم میں تبدیل ہو جاتی ہے تب بھی یہ لوگ یقین نہیں کریں گے مگر قدرت چاہے تو انسانوں میں سے ہی کچھ انسانوں کو اس کی سچی روشنی عطا کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ لوگ من گھڑت اور بے بنیاد باتیں کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۔ (006:112)

اور اسی طرح ہم نے شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا وہ دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں فریب کی باتیں ڈالتے رہتے تھے اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو ان کو اور جو کچھ یہ افترا کرتے ہیں اسے چھوڑ دو۔

تشریح: دنیا میں جتنے بھی اوتار/پیغمبر آئے اور جو سچائی لوگوں کو بتائی اس کی مخالفت کرنے والے گنہگار صدیوں سے سچائی کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے رہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کو سچائی سے بہکانے کے لئے طرح طرح کی چمکدار کہانیاں اور من گھڑت قصے گھڑتے رہے۔ یہ ساری کہانیاں وقت کے ساتھ ساتھ اور اللہ تعالی کی مرضی سے غلط ثابت ہوتی گئیں۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۔ (006:113)

اس لیے بھی کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ان کی باتوں پر مائل ہوں اور وہ انھیں پسند کریں اور جو کام وہ کرتے تھے وہی کرنے لگیں۔

تشریح: اچھے کاموں کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے جو اس بات پر یقین نہیں رکھتا اور برے کاموں کے بدلے اچھا نتیجہ ڈھونڈتے ہیں اور برے کاموں میں اپنے آپ کو الجھا کر رکھتے ہیں اس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ (006:114)

کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں؟ حالانکہ اس نے تمہاری طرف واضح کتاب بھیجی ہے۔ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق نازل ہوئی ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کے سوا کوئی بھی اصول انسانوں کے بیچ فیصلہ نہیں کر سکتا اور اللہ تعالی کے اصولوں میں وہ ساری باتیں مکمل طور پر موجود ہیں جو حق ہیں اور اس حقیقت پر شک کرنا بیوقوفی ہے۔

www.urduchannel.in

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ (006:115)

اور تمہارے پروردگار کی باتیں سّچائی اور انصاف میں پوری ہیں۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور وہ سُنتا ہے، جانتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کے اصول سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں اور اللہ کے اصول بدلنے والے نہیں۔

پیغام: کتابوں میں تو تبدیلی ہو سکتی ہے مگر اللہ کے قدرتی اصولوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پیدائش کی شروعات سے ہی اللہ تعالی کے اصول ایک تھے ایک ہیں اور ایک ہی رہیں گے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۔ (006:116)

اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں اگر تم ان کا کہا مان لو گے تو وہ تمہیں خدا کا راستہ بھلا دیں گے یہ محض خیال کے پیچھے چلتے اور نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔

تشریح: بہت سارے لوگ ہیں جو حق سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جو لوگ گمراہوں اور گناہ گاروں کے پیچھے بھاگتے ہیں وہ یقیناً حق سے کوسوں دور ہیں اور ایسے لوگ صرف من گھڑت اور جھوٹی کہانیوں پر ہی یقین کرتے ہیں۔

پیغام: حق جب لوگوں کے سامنے آتا ہے تو تاریخ گواہ ہے کہ لوگ اس کی زبردست مخالفت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر گلیلو نے کہا کہ دنیا سورج کے چاروں طرف گھوم رہی ہے؟ لیکن گلیلو کے کہنے سے پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے یا یقین کرتے تھے کے سورج دنیا کے چاروں طرف گھوم رہا ہے مگر جب قدرت یعنی اللہ تعالی نے گلیلو کے دماغ میں یہ سچائی ڈالی تو لوگوں کو یقین نہیں آیا اور وہ گلیلو پر ظلم کرتے رہے۔ آخر کار اللہ تعالی نے جو سچائی گلیلو کے دماغ میں رکھی تھی اُسے دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگوں نے مانا اور یہ سچائی ثابت بھی ہوئی۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔ (006:117)

تمہارا پروردگار ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور ان سے بھی خوب واقف ہے جو صحیح راستے پر چل رہے ہیں۔

تشریح: اللہ تعالی کو معلوم ہے جو اس کی راہ سے بے راہ ہوتا ہے اور وہ ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو اس کی راہ پر چلتے ہیں۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۔ (006:118)

تو جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو اُسے کھا لیا کرو۔

تشریح: جو جانور انسان کی صحت کے لئے فائدے مند ہے یعنی جن جانوروں کو اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے مقرر کیا ہے اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

پیغام: ecological balance کے مطابق اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے سبزی خور جانور ہی کھانے کے لئے مقرر کئے ہیں اور انہیں کھانے میں کوئی برائی نہیں ہے یعنی جس پر اللہ کا نام لیا جائے۔

www.urduchannel.in

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۔ (006:119)

اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے تم اُسے نہ کھاؤ؟ حالانکہ جو چیزیں اس نے تمہارے لئے حرام ٹھہرادی ہیں وہ ایک ایک کرکے بیان کر دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ان کے لیے ناچار ہو جاؤ اور بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں کو جو حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔

تشریح: ایسی کوئی وجہ نہیں کہ انسان گوشت نہیں کھا سکتا۔ انسان کی صحت کے لئے جس جانور کا گوشت فائدے مند ہے وہ اللہ کی مرضی سے آج لوگوں کے سامنے ہے اور اللہ تعالی وگیان (سائنس) کے ذریعہ لوگوں کے سامنے اس کی تفصیل بتا چکے ہیں آج جو جانور انسان کے لئے فائدے مند نہیں ہیں وہ کبھی کبھی ضرورت کے مطابق انسان کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اللہ تعالی حد پار کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۔ (006:120)

اور ظاہری اور پوشیدہ گناہ ترک کر دو۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

تشریح: اور انسان کھلے اور چھپے گناہ کو چھوڑ (تیاگ) دے اور جو گناہ کرے گا اس کو ضرور سزا ملے گی۔

پیغام: انسان کی سب سے زیادہ بے عزتی کی چیز ہوتی ہے اس کا ناپاک کردار اور گناہ چاہے وہ اسے چھپا کر کرے یا کھلے عام ۔ ہر گنہگار اپنے گناہ کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر اللہ کی مرضی سے وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۔ (006:121)

اور جس چیز پر خدا کا نام نہ لیا جائے اُسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے۔ اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم لوگ ان کے کہے پر چلے تو بیشک تم بھی مشرک ہوئے۔

تشریح: اور ایسے جانور بالکل نہیں کھانے چاہئیں جس کو اللہ کی قدرت نے انسان کے لئے فائدے مند نہیں رکھا اور یہ گناہ ہے۔

پیغام: اللہ کا نام لینے سے یا نہیں لینے سے جانور پاک یعنی حلال نہیں ہو جاتا۔ اللہ کا نام لینے کا مطلب ہے وہ اصول جو خوراک کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے منظور یا مقرر کئے ہیں۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (006:122)

www.urduchannel.in

بھلا جو (پہلے) مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لیے روشنی کردی جس کے ذریعے سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کہیں اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا ہو، اس سے نکل ہی نہ سکے؟ اس طرح کافر جو عمل کر رہے ہیں وہ انھیں اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

تشریح: بڑے سے بڑے مردہ ضمیر والے انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نیک راستہ پر لے آیا اور ایسی ہدایت دی جسے لے کر انہوں نے انسانوں کے درمیان ایک مثال قائم کی، اور ایسے انسان کبھی بھی اس انسان کے برابر نہیں ہو سکتے جو گناہ کے راستہ پر چل رہا ہو۔

پیغام: مثال کے طور پر "بالمیکی" کی مثال دی جا سکتی ہے جو پہلے ڈاکو تھا، اللہ تعالیٰ اسے نیک راستہ پر لا ئے اور لوگوں کے درمیان ایک مثال قائم کی۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔ (006:123)

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کیے کہ ان میں مکّاریاں کریں اور جو مکّاریاں کرتے ہیں ان کا نقصان انہی کو ہے اور بے خبر ہیں۔

تشریح: ہر انسانی سماج میں اچھائی کے ساتھ برائی موجود ہے اور یہ اللہ کی قدرت میں سے ایک قدرت ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اللہ کی قدرت انسان کے لئے یکساں یعنی ویرانیت سے بھری ہوئی نہیں ہے۔ مردہ ضمیر والوں کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ پیار کی روشنی جلا سکتے ہیں اور وہ لوگوں کے سامنے ایک مثال بن سکتے ہیں۔ پورے سماج میں گیان کی روشنی دے کر اسے اجالے کی طرف لے آتے ہیں اور کافروں کی نظریں اسے دیکھ نہیں سکتی ۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۔ (006:124)

اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ جس طرح کی آیت خدا کے پیغمبروں کی ملی ہے جب تک اسی طرح کی آیت ہم کو نہ ملے ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغمبری کسے عنایت فرمائے۔ جو لوگ جرم کرتے ہیں ان کو خدا کے ہاں ذلّت اور عذاب شدید ہوگا۔ اس لیے کہ مکّاریاں کرتے تھے۔

تشریح: گنہگاروں کے سامنے جب کوئی سچائی آتی ہے تب وہ اپنی ضد کی وجہ سے انکار کرتے ہیں اور اس سچائی کا ثبوت مانگتے ہیں جو صرف اللہ کی قدرت سے کچھ خاص لوگوں کے پاس ہوتی ہے۔ قدرت کی سچائی کا پیغام کچھ خاص لوگوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اور جو لوگ سچائی پر یقین نہیں رکھتے انہیں یقیناً بعد میں بے عزت ہونا پڑتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو انسانی سماج میں گناہ سے نجات دلوانے کے لئے دنیا میں بھیجتے رہتے ہیں۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (006:125)

www.urduchannel.in

تو جس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ ہدایت بخشے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرے اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔ اس طرح خدا ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے عذاب بھیجتا ہے۔

تشریح: جس شخص کو اللہ تعالی صحیح راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینے کو سچائی کی روشنی سے بھر دیتے ہیں اور جس کو سچائی کے راستہ پر نہیں ڈالنا چاہتے اسے اپنی مرضی سے بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں اور انہیں تکلیفوں کے دائرے سے گھیر لیتے ہیں جو سچائی قبول نہیں کرتے۔

پیغام: پاکیزگی، محبت، شانتی، عدم تشدد، بھائی چارہ، انسانیت اور علم ان اصولوں کے ساتھ جو انسان جیتا ہے اس کا ضمیر ہی اسلام یعنی پاک ہوتا ہے، "اسلام" کسی خاص طبقہ یا گروہ کا نام نہیں، یہ ایک انسانی کردار ہے اور نیک انسان "اسلام" کے اصولوں کے ساتھ جیتے ہیں۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۔ (006:126)

اور یہی تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لیے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

تشریح: یہ سچائی ہی رب کا سیدھا راستہ ہے جسے دنیا کے زیادہ سے زیادہ لوگوں نے قبول کیا یا اپنایا اور یہ ثابت شدہ بھی ہے۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (006:127)

ان کے لئے ان کے اعمال کے صلے میں پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا مددگار ہے۔

تشریح: سچائی کو قبول کرنے اور سمجھنے والوں کے لئے قدرت کی طرف سے شانتی اور آرام (جنت) ہے اور اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت سے محبت رکھتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۔ (006:128)

اور جس دن وہ سب کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ اے گروہ جنّات تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کیے۔ تو جو انسانوں میں ان کے دوست دار ہوں گے وہ کہیں گے کہ پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ خدا فرمائے گا تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ہمیشہ اس میں رہو گے مگر جو خدا چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے۔

تشریح: اور جس دن تمام مخلوق اللہ تعالی کی قدرت میں سما جائے گی اس دن لوگ سمجھیں گے کہ انسان کو بہکانے والی سوچ اپنے کئے کا بدلہ پا گئی اور ان سارے لوگوں کی جگہ ہے نرک (جہنم) جو اشانتی سے بھرا ہوا ہو گا اور قدرت مہا گیانی ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ (006:129)

www.urduchannel.in

اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کر دیں گے۔

تشریح: اور اس طرح قدرت نے انسانی ضمیر کو اچھے برے سے سجایا۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۔ (006:130)

اے جن وانسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس پیغمبر نہیں آتے رہے تمھیں میں سے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سُناتے اور اس دن کے سامنے آموجود ہونے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کہ ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور خود اپنے اُوپر گواہی دی کہ کفر کرتے تھے۔

تشریح: انسان اور انسانوں کو چلانے والی سوچ یعنی ضمیر کے اندر سے ہی سمجھانے والی یا پیغام دینے والی سوچ پیدا ہوتی ہے اور انسانی سماج کو قدرت نے اپنی سچائی ثابت کی قدرت نے ایسے کچھ لوگوں کے دماغ کو سچائی کی روشنی سے روشن کیا اور جو لوگ اس سچائی پر شک کرتے ہیں ان کی دنیاوی زندگی کو سامنے رکھ کر ایسے لوگ دھوکے میں رہتے ہیں یعنی سچائی سے نابلد ہیں اور یہی لوگ گنہگار یعنی کافر ہیں۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۔ (006:131)

یہ اس لیے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والوں کو کچھ بھی خبر نہ ہو۔

تشریح: سچائی کو نہیں سمجھنے کی وجہ سے کوئی بھی گروہ مصیبت میں پڑ سکتا ہے اور سچائی سمجھنے کے بعد اگر کوئی یہ مصیبت اپنالے تو وہ اپنی بربادی خود خرید لیتے ہیں یا خود اس کے ذمہ دار ہیں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭوَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۔ (006:132)

اور سب لوگوں کے بلحاظ اعمال درجے ہیں۔ اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں۔

تشریح: ہر انسان کو اس کے عمل کا پھل (نتیجہ) ضرور ملتا ہے اور بڑے سے بڑے گنہگار کا کرم پھل قدرت سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

پیغام: دنیا میں دو ہی گروہ ہیں "اچھا اور برا" نیک بد اور یہ آیت اس بات کو ثابت کرتی ہے۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭاِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۔ (006:133)

اور تمہارا پروردگار بے نیاز صاحب رحمت ہے۔ اگر چاہے تمہیں نابود کر دے اور تمہارے بعد جن لوگوں کو چاہے تمہارا جانشین بنادے۔ جیسا تم کو بھی دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

تشریح: اللہ کو یا قدرت کو کسی چیز کی ضرورت نہیں اور وہ ساری چیزوں سے مکمل ہے۔ وہ اگر چاہے تو ساری چیزیں ہٹا سکتا ہے۔ کسی بھی نسل کو ہٹا کر دوسری نسل کو پیدا کر سکتا ہے۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔ (006:134)

www.urduchannel.in

کچھ شک نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ آنے والا ہے اور تم خدا کو مغلوب نہیں کر سکتے۔

تشریح: انسان اور قدرت کے درمیان ایک عہد ہے اور وہ ہے ممتا، دیا، محبت، انسانیت اور شانتی اور اس عہد سے نہ انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے اور نہ انسان اس سے بیزار ہو سکتا ہے۔ نجات یعنی موکھش یعنی جس انسان کا دماغ ہوس، غصہ، لالچ، موہ اور اہنکار (مغروریت) سے آزاد ہو۔

قُلۡ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ اِنِّیۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ تَکُوۡنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ۔ (006:135)

کہہ دو کہ لوگو! تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ میں عمل کیے جاتا ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں (بہشت) کس کا گھر ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ مشرک نجات نہیں پانے کے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے اپنے نیک، پرہیزگار، محبت اور انسانیت چاہنے والے لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ اس سوچ پر اور اپنے اعمال پر قائم رہیں اور بہت جلد ہی ان کے کاموں کا پھل سماج کے لئے اور ان کے لئے رحمت لے آئے گا اور یقیناً سچائی کو گمراہ کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الۡحَرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ نَصِیۡبًا فَقَالُوۡا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعۡمِهِمۡ وَهٰذَا لِشُرَکَآئِنَا ۚ فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِهِمۡ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَمَا کَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِهِمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ۔ (006:136)

اور خدا ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں یعنی کھیتی اور چوپایوں میں خدا کا بھی ایک حصّہ مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حصہ خدا کا اور یہ حصہ ہمارے شریکوں کا۔ تو جو حصّہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف نہیں جا سکتا۔ اور جو حصّہ خدا کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے، یہ کیسا برا انصاف ہے

تشریح: اللہ یعنی قدرت کی دی ہوئی تمام فصلیں صحیح طریقہ سے استعمال کرنا ہی اللہ کے واسطہ خرچ کرنا ہے اور جو لوگ اس کا غلط استعمال اپنے کو سنسکار کے بس میں آکر کرتے ہیں اس کا سماج کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اور یہ کو سنکار (ضعیف الاعتقادی) کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا۔

وَکَذٰلِکَ زَیَّنَ لِکَثِیۡرٍ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ قَتۡلَ اَوۡلَادِهِمۡ شُرَکَآؤُهُمۡ لِیُرۡدُوۡهُمۡ وَلِیَلۡبِسُوۡا عَلَیۡهِمۡ دِیۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوۡهُ فَذَرۡهُمۡ وَمَا یَفۡتَرُوۡنَ ۔ (006:137)

اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے ان کے بچّوں کو جان سے مار ڈالنا اچھّا کر دکھایا ہے۔ تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور خدا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو ان کو چھوڑ دو کہ وہ جانیں اور ان کا جھوٹ۔

تشریح: کچھ لوگ اپنے غلط خیالات اور غیر عقلی رسم و رواج کے آگے اپنے بچوں کے ارمانوں کا قتل یا ان کے ہنر کا قتل کر کے اپنی ضد پوری کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ضرور اس کا صحیح نتیجہ نکلتا۔

وَقَالُوۡا هٰذِهٖۤ اَنۡعَامٌ وَّحَرۡثٌ حِجۡرٌ ٭ۖ لَّا یَطۡعَمُهَاۤ اِلَّا مَنۡ نَّشَآءُ بِزَعۡمِهِمۡ وَاَنۡعَامٌ حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا وَاَنۡعَامٌ لَّا یَذۡکُرُوۡنَ اسۡمَ اللّٰهِ عَلَیۡهَا افۡتِرَآءً عَلَیۡهِ ؕ سَیَجۡزِیۡهِمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ ۔ (006:138)

www.urduchannel.in

اور اپنے خیال سے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ چارپائے اور کھیتی منع ہے۔ اسے اس شخص کے سوا جسے ہم چاہیں کوئی نہ کھائے اور چارپائے ایسے ہیں کہ ان کی پیٹھ پر چڑھنا منع کر دیا گیا ہے۔ اور بعض مویشی ایسے ہیں جن پر خدا کا نام نہیں لیتے۔ سب خدا پر جھوٹ ہے۔ وہ عنقریب ان کو جھوٹ کا بدلہ دے گا۔

تشریح: کچھ لوگ اپنے خیالات کے مطابق کھانے پینے کی چیزوں میں بھی جائز اور ناجائز کے گروہ میں بٹ گئے ہیں جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ کچھ جانور ایسے ہیں جن پر چڑھنا اور اس پر بوجھ لادنا بالکل غلط اور بے رحمی ہے اور کچھ جانور ایسے بھی ہیں جسے بے رحمی کی سزا انسان دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ اللہ کا بندہ نہیں ہے۔ بہت جلد ان کی بے رحمی لوگوں کے سامنے آجائے گی اور اللہ انہیں سزا دے گا۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۔ (006:139)

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہّ ان چارپایوں کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری عورتوں کو حرام ہے۔ اور اگر وہ بچہّ مرا ہوا ہو تو سب اس میں شریک ہیں یعنی اسے مرد اور عورتیں سب کھائیں عنقریب خدا ان کو سزا دے گا۔ بیشک وہ حکمت والا خبردار ہے۔

تشریح: کسی بھی جانور کے پیٹ میں اگر بچہ ہو تو وہ سب کے لئے حرام ہے یا مناسب نہیں ہے یعنی اس کا کاٹنا کھانا ناجائز ہے۔ اپنا خاندان بڑھانا ہر پرانی (مخلوق) کا حق ہے اور جو اس قانون کو نہیں مانتا اللہ تعالیٰ اسے سزا دیتے ہیں اور اللہ سب جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاۗءً عَلَي اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۔ (006:140)

جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بے سمجھی سے قتل کیا اور خدا پر افترا کر کے اس کی عطا کی ہوئی روزی کو حرام ٹھہرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے۔ وہ بے شبہ گمراہ ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں۔

تشریح: حقیقت میں انسانوں میں وہ لوگ زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں جو اپنی اولادوں کے مستقبل کو اپنی جہالت سے قتل یعنی انہیں گیان (علم) سے انجان رکھتے ہیں اور کھانے پینے کے معاملے میں بھی بے تکا پرہیز کا بوجھ اپنی اولاد پر لاد دیتے ہیں یا زبردستی کو سنسکار کے رسم ورواج ان پر تھوپ دیتے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ صحیح راستہ پر نہیں ہیں۔

پیغام: جانوروں میں تندرست اور اچھی نسل کے جانور اچھے ہوتے ہیں اسی طرح انسانوں میں اچھے علم والے اور نیک نسل سماج کے لئے فائدے مند ہوتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۔ (006:141)

www.urduchannel.in

اور خدا ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کیے چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور جو چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی۔ کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور نہیں ملتے۔ جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن کاٹو تو خدا کا حق بھی اس میں سے ادا کرو۔ اور بے جا نہ اُڑانا، کہ خدا بے جا اُڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: قدرت نے باغ اور پیڑ پودوں کو پیدا کیا اور سبھوں کا پھل جو انسان کی صحت کے لئے فائدے مند ہے اسے وہ کھا سکتے ہیں اور کھانے میں اپنے دائرے کو محدود رکھیں تا کہ پیڑ پودوں جیسے پرانیوں کی نسل برباد نہ ہو۔ اپنے دائرے سے باہر جانے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔ (006:142)

اور چار پایوں میں بوجھ اٹھانے والے بھی پیدا کیے اور زمین سے لگے ہوئے بھی۔ (پس) خدا کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا صریح دُشمن ہے۔

تشریح: چار پیر والے جانوروں میں سے چھوٹا بڑا جانور کھانے میں کوئی برائی نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر کھانا شیطانیت ہے اور شیطان کی دی ہوئی بیماری ہماری کھلی دشمن ہے۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (006:143)

آٹھ قسم کے ہیں دو بھیڑوں میں سے اور دو بکریوں میں سے یعنی ایک نر اور ایک مادہ، پوچھو کہ دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں (کی) مادنوں کو یا جو بچہ مادنوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو اُسے؟ اگر سچے ہو تو مجھے سند سے بتاؤ۔

تشریح: نر ہو یا مادہ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (006:144)

اور دو اونٹوں میں سے دو گایوں میں سے پوچھو کہ دونوں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادنوں کو یا جو بچہ مادنوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو اس کو۔ بھلا جس وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ تو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ افترا کرے تا کہ لوگوں کو بہکادے بغیر علم کے کچھ شک نہیں کہ خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

www.urduchannel.in

تشریح: اونٹ ہو یا گائے وہ حرام ہے یا حلال کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ انسان اسے اپنی مرضی سے کھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس پر جھوٹ باندھتا ہے وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔ اور اس کے کھانے اور نہ کھانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (006:145)

کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا۔ بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا گناہ کی کوئی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہے۔ (اور) اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: وگیانکوں/سائنس دانوں کی تحقیقات نے جس خوراک کو لوگوں کے لئے نقصان دہ ثابت کیا ہے وہ رسول پاک حضرت محمد ﷺ وحی کے ذریعہ لوگوں کے سامنے لائے جیسے کہ سڑا ہوا مردہ جانور، خون اور سور کا گوشت۔ اپنے لالچ میں اندھے ہو کر ایسی چیز نہ کھائیں جو انسان کے جسم کے لئے نقصان دہ ہوں اگر بہت مجبوری ہو تو اپنی جان بچانے کے لئے تھوڑی سی مقدار کھانا جائز (کافی) ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۔ (006:146)

اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گایوں اور بکریوں سے ان کا چربی حرام کر دی تھی سوا اس کے جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا اوجھڑی ہو یا ہڈی میں ملی ہو۔ یہ سزا ہم نے ان کو ان کی شرارت کے سبب دی تھی اور ہم سچ کہنے والے ہیں۔

تشریح: یہودی ناخن والا جانور کھانا حرام سمجھتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے تھا۔ یہاں تک کہ جانوروں کی چربی بھی نہیں کھاتے تھے۔ اور یقیناً اللہ سچا اور رحمان ہے۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۔ (006:147)

اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو تمہارا پروردگار صاحب رحمت وسیع ہے۔ مگر اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے نہیں ٹلے گا۔

تشریح: اور اگر لوگ سچے کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً انہیں سزا ملے گی۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۔ (006:148)

www.urduchannel.in

جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو ہم سب شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔اسی طرح ان لوگوں نے تکذیب کی تھی جو ان سے پہلے تھے۔یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر رہے۔کہہ دو کیا تمہارے پاس کوئی سند ہے؟ تو اسے ہمارے سامنے نکالو۔تم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل کے تیر چلاتے ہو۔

تشریح: کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ گناہ نہیں کرتے اور ان کے پورو ج (آباءاجداد) بھی گناہ نہیں کرتے اور وہ کسی بھی چیز کو حرام نہیں کہتے اور ساری اچھی باتوں کو جھوٹا ثابت کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑتے، جب تک انہیں اپنے گناہوں کے سبب سزا نہ مل جائے۔ایسے لوگوں کے پاس اپنے گناہوں کو اچھا ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں، یہ لوگ غیر عقلی باتوں اور خواہشات سے بھری ہوئی سوچ کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

پیغام: کچھ لوگ سماج میں ایسے بھی ہیں جو گناہ کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ بھی اللہ کی مرضی سے ہے۔

قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ‌ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰٮكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۔ (006:149)

کہہ دو کہ خدا ہی کی حجت غالب ہے۔اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا۔

تشریح: سارے ثبوت اور سچی باتیں اللہ تعالی کی مرضی سے ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں۔اگر اللہ چاہے تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر چلائے۔

پیغام: دنیا میں ہر پہلو کا برعکس پہلو رکھ کر اللہ تعالی نے انسانوں کے لئے رنگ برنگی دنیا سجائی اور یہ بات بھی سچ ہے کے ہر چیز اللہ تعالی کی مرضی سے ہی ہوتی ہے۔ انسان کو دماغ حاصل ہوا یہ بھی اللہ کی مرضی ہے اور اسے اچھی طرح استعمال کرنا یہ بھی اللہ تعالی کی مرضی ہے۔

قُلۡ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ يَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا‌ ۚ فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۔ (006:150)

کہو کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو بتائیں کہ خدا نے یہ چیزیں حرام کی ہیں۔پھر اگر وہ (آکر) گواہی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور نہ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے پروردگار کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

تشریح: دھوکے بازی، جھوٹ اور گناہ کرنے والے لوگ اپنے گواہ طلب کریں اور جن گناہوں کو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے اسے گواہی کے ذریعہ سچا ثابت کرنے کی کوشش کریں۔گناہ کبھی بھی سچا اور اچھا نہیں ہو سکتا لیکن جو سچائی، نیکی، پرہیزگاری اور اچھائی پر ایمان رکھتے ہیں ان کے کرم پھل (نتیجہ) کو کبھی بھی گناہ کرنے والے لوگ بگاڑ نہیں سکتے۔

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ‌ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ‌ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ‌ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۔ (006:151)

www.urduchannel.in

کہہ کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سُناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے حسن سلوک کرتے رہنا اور مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کا کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا۔ اور کسی جان جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر۔ ان باتوں کی وہ تمہیں تاکید فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

تشریح: اچھائی اور شانتی چاہنے والے لوگ، برائی اور گناہ چاہنے والے لوگوں کو اچھائی کی طرف بلائیں اور قدرت کی سچائی امن شانتی میں ہے وہ انہیں سمجھائیں۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور بیوقوفی سے اپنی اولاد کے مستقبل کا قتل نہ کریں اور جو چیزیں انسان کی شرم اور بے حیائی (جھوٹ، چوری، بے ایمانی، زناکاری وغیرہ) کی ہیں ان کے قریب بھی نہ جائیں چاہے وہ کھلے عام ہوں یا پوشیدہ اور کسی کا دل دکھا کر اس کے ارمانوں کا قتل نہ کریں۔ یہی حق ہے اس سے انکار کرنا کفریت ہے اور یہی اللہ کا حکم ہے انسانوں کے لئے۔

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ‌ ۚ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ‌ ۚ لَا نُـكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا‌ ۚ وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى‌ ۚ وَبِعَهۡدِ اللّٰهِ اَوۡفُوۡا‌ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۔ (006:152)

اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریق سے کہ بہت ہی پسندیدہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو۔ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ اور جب کسی کی نسبت کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو گو وہ تمہارا رشتہ دار ہو اور خدا کے عہد کو پُورا کرو۔ ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

تشریح: اچھے لوگ یتیم کا مال ہڑپنے کی کوشش نہ کریں جب تک وہ اپنی سمجھداری میں کامیابی نہ پائیں تب تک اس کے مال کا ذمہ لیں اور سمجھداری آنے کے بعد اس کو اس کا مال لوٹا دیں اور یہ اللہ کا فرمان ہے انسان اسے یاد رکھے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىۡ مُسۡتَقِيۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۔ (006:153)

میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا، دوسرے راستوں پر نہ چلنا کہ خدا کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

تشریح: محبت، پاکیزگی، ممتا، دیا، عدم تشدد، شکشا، انسانیت اور ایمان داری یہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے جو سیدھا اور سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو اپنانا اور ان کے ساتھ جینا انسان کا فرض ہے اور وہ سارے راستے جو گناہ کی طرف جاتے ہیں انہیں اپنانے کا مطلب اپنی شانتی اور سکھ چین کو مصیبت میں ڈالنا اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡـكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ وَتَفۡصِيۡلًا لّـِكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ(006:154)

www.urduchannel.in

پھر سن لو کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تھی تاکہ ان لوگوں پر جو نیکوکار ہیں نعمت پوری کر دیں اور اس میں ہر چیز کا بیان ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے تاکہ لوگ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کریں۔

تشریح: پیغمبر موسیٰ کو اللہ تعالی کی مرضی سے یہ حکم ملے تھے اور اس سچائی کو مکمل طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ جس نے اسے اپنایا اسے شانتی اور سکھ چین حاصل ہوا اور یہی وہ راستہ ہے جو اللہ تعالی کی طرف جاتا ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (006:155)

یہ کتاب بھی ہم ہی نے ا تاری ہے برکت والی تو اس کی پیروی کرو اور ڈرو تاکہ تم پر مہربانی کی جائے۔

تشریح: اور یہ قرآن شریف قدرت کی مرضی سے لوگوں کے سامنے آیا اور اس کے اصول لوگوں کے کلیان (نجات) اور ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے ، اس کے اصولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔

پیغام: اس آیت میں لفظ "قرآن" کا مطلب ہے اللہ تعالی کے اصول پیغمبروں کے ذریعہ انسانی سماج میں وقت بوقت لوگوں کے سامنے آتے رہتے ہیں۔

اَنْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۔ (006:156)

اور اس لئے اتاری ہے کہ یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی گروہوں پر کتابیں اتری تھیں۔ اور ہم ان کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔

تشریح: لوگ کہتے ہیں ہم سے پہلے جو اللہ تعالی کے اصولوں کی کتابیں آئیں تھیں ہم ان سے بے خبر ہیں۔

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ۔ (006:157)

یا (یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان لوگوں کی نسبت کہیں سیدھے راستے پر ہوتے۔ سو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرے اور ان سے پھیرے؟ جو لوگ ہماری آیتوں سے پھیرتے ہیں اس پھیرنے کے سبب ہم ان کو برے عذاب کی سزا دیں گے۔

تشریح: اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ان پر کوئی حکم آتا تو وہ سب سے اچھے اور صحیح راستہ پر ہوتے اور جب صاف، سیدھے اور سچے حکم لوگوں کے پاس آئے جس میں ڈھیر سارے ثبوت ہیں اور ان سارے ثبوتوں اور سچائیوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ظالم ہیں اور انہیں سخت سزا ملے گی۔

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۔ (006:158)

یہ اس کے سوا اور کس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں۔ یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں؟ (مگر) جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آ جائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اُسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا۔ یا اپنے ایمان میں نیک عمل نہیں کئے ہوں گے۔ کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: فرشتوں کے انتظار میں رہ کر ثبوت ڈھونڈنا بے وقوفی ہے اور ایسے لوگ کبھی بھی سچائی کے راستہ پر نہیں چل سکتے اور نہ ہی اچھا کام کر سکتے ہیں۔

میں "سدھارتھ چترجی" یہ کہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا انتظار بے کار ہے جو سچائی کو نہیں پہچانتے اور اس کے آنے کا انتظار کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۔ (006:159)

جن لوگوں نے اپنے دین میں راستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے ان سے تم کو کچھ کام نہیں۔ان کا کام خدا کے حوالے ہے۔ پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ ان کو بتائے گا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ، قدرت اور انسانی سماج کو مذہب کے نام پر جن لوگوں نے بانٹ کر فرقوں کی بنیاد ڈالی ہے وہ سب اور اس کے ساتھ ساتھ تمام ظالموں کی ذمہ داری جو سماج اور تہذیب کو بگاڑتے ہیں نیک لوگوں پر نہیں اور ایسے لوگ ہی ظالم ہیں۔ قدرت ایسے ظالموں کا خاتمہ اپنی ان دیکھی غیبی طاقت کے ذریعہ سے کرتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ سوچ انسانی سماج سے ختم ہو جاتی ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ (006:160)

جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اُسے سزا ویسی ہی ملے گی۔اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تشریح: جو جیسا گناہ کرے گا اسے ویسی ہی سزا ملے گی۔اور جو اچھا کام کرے گا اس کے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ (006:161)

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے مجھ کو سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ دین صحیح مذہب ابراہیم کا جو ایک ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

تشریح: محبت، نیکی، ممتا، دیا، عدم تشدد، عالم، انسانیت اور ایمان داری یہی اللہ تعالیٰ کا سیدھا اور سچا راستہ ہے اور یہ ابراہیمؑ کا بھی بتایا ہوا راستہ تھا اور اس میں کوئی پیچیدگی نہیں اور ابراہیم مشرک نہیں تھے۔

پیغام: ابراہیم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک کعبہ میں مورتی پوجا ہوتی تھی تو اس حساب سے "مشرک" کا لفظ بت پرستوں کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (006:162)

کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

تشریح: اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے ان اصولوں کے آگے سر جھکا کر یعنی پوری طرح سے اسے اپنا کر ساری عبادتیں، مکمل زندگی اور مکمل موت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی اللہ کا راستہ ہے جو تمام کائنات کا رکھوالا ہے۔

www.urduchannel.in

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ (006:163)

جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے۔اور میں سب سے اوّل فرماں بردار ہوں۔

تشریح: اس کا کوئی جوڑ نہیں اور رسولوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ ان اصولوں کو لوگوں کے درمیان قائم رکھیں اور مجھے (سدھارتھ چڑجی) یہ حکم ہوا ہے کہ ان خیالات کو لوگوں کو سمجھاؤں اور سماج میں اسے نافذ کرنے کی کوشش کروں۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۔ (006:164)

کہو کیا میں خدا کے سوا اور پروردگار تلاش کروں؟ اور وہی تو ہر چیز کا مالک اور جو کوئی کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اُسی کو ہوتا ہے۔اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا۔

تشریح: میں (سدھارتھ چڑجی) یہ کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالی کی سچائی کے علاوہ دوسری کوئی سچائی نہیں ہو سکتی اور اس کی تلاش بے کار ہے۔اللہ تعالی ہی ساری چیزوں کا مالک ہے جس انسان کا کردار جس طرح کا ہوگا اسے اسی طرح کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا ہر کسی کو اپنے دکھ سکھ اور شانتی کے ساتھ قدرت میں سمانا ہوگا۔اختلافات جن باتوں پر تھے ان سبھوں کو مکمل طور پر قدرت ثبوت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (006:165)

اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک دوسرے پر درجے بلند کئے۔تا کہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور قدرت نے ہی انسان کو زمین میں طاقتور بنایا اور قدرت نے ہی انسان کی عزت بڑھائی اور قدرت ہی انسان کو اچھے برے پر آزماتی ہے اور قدرت ہی نے ساری چیزیں انسان کو عطا کی ہیں اور قدرت ہی اسے معاف کرنے والی ہے۔

www.urduchannel.in

سورہ الاعراف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا اور رحیم ہے۔

الٓمّٓصٓ (007:001)

المص

تشریح:

الف: سے اللہ

ل: سے لا الہ اللہ

م: سے محمد

ص: سے صدیق یعنی سچا

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ، قدرت اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ بتائے ہوئے سچے اور پاک اصولوں کا خلاصہ بیان ہوا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اصول صادق یعنی سچے ہیں۔

كِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ فَلَا يَكُنۡ فِىۡ صَدۡرِكَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ (007:002)

یہ کتاب تم پر نازل ہوئی ہے اس سے تم کو تنگ دل نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ تم اس کے ذریعے سے لوگوں کو ڈر سناؤ اور یہ ایمان والوں کے لئے نصیحت ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصول لوگوں کو سناتے جا رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ برے کام کا نتیجہ برا ہوتا ہے اس سے ڈریں۔ اور اپنے دلوں میں کجروی نہ آنے دیں اور یہی نصیحت مومنوں (نیک) کے لئے بھی ہے۔

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ‌ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ۔ (007:003)

لوگو! جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا کسی دوسرے رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔ (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔

تشریح: انسانوں کو چاہئے کہ قدرتی سچائی کو اپنائیں جو ان کے لئے رکھی گئی ہے یعنی اللہ کی طرف سے جس حالت میں وہ ہیں اس حالت کو خوشی خوشی اپنائیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو محسوس کریں اور کسی بھی کو سنسکار اور غیر عقلی اور نقصاندہ طریقوں کی نقل نہ کریں۔

پیغام: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو الگ الگ جگہ اور سنسکار (تہذیب) کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اپنے سنسکار کو چھوڑ کر دوسروں کے سنسکار کو اپنانا کوئی سمجھداری نہیں ہے، لیکن یہ بات سچ ہے کہ دوسروں کی اچھائی کو اپنانا اچھی بات ہے مگر اپنے سنسکار کو چھوڑ کر نہیں۔

www.urduchannel.in

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ. (007:004)

اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں جن پر ہمارا عذاب یا تو رات کو آتا تھا جبکہ وہ سوتے تھے یا دن کو جبکہ وہ قیلولہ کرتے تھے۔

تشریح: بہت سارے گروہ ایسے ہیں جو قدرتی طور پر یعنی اللہ کی مرضی سے تباہ ہوگئے ہیں اور تاریخ اس کی گواہ ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب تب ہوا جب ان لوگوں نے قدرت کو بگاڑ کر (یعنی سماج کی شانتی) رات کی طرح کالا کر دیا اور جب دوپہر کے سورج کی طرح چمکیلی تیز روشنی (سچائی) ان کے پاس آئی تو انہوں نے اسے ٹھکرا دیا یعنی اپنی عیاشی اور خود غرضی سے وہ سچائی کو پہچان نہیں پائے۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ. (007:005)

تو جس وقت ان پر عذاب آتا تھا ان کے منہ سے یہی نکلتا تھا کہ (ہائے) ہم (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہے۔

تشریح: اور جب اللہ تعالیٰ کا عذاب ان لوگوں (گروہ) پر گرا تب انہوں (گنہگاروں) نے اپنے گناہوں کو محسوس کیا۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۔ (007:006)

تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ان سے بھی پوچھیں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے

تشریح: یہ سوال ضرور قدرت کی طرف سے آئے گا کیا سچائی بتانے والے ان کے پاس نہیں آئے تھے؟

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۔ (007:007)

پھر اپنے علم سے ان کے حالات بیان کریں گے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے!

تشریح: قدرت سچائی کو انسانوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرتی ہے اور اگر لوگ اسے نہ سمجھیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی قصور نہیں ہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (007:008)

اور اس روز وزن برحق ہے تو جن لوگوں کے عملوں کے وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں۔

تشریح: جو انسان محبت، انسانیت، شانتی، عدم تشدد، شکھشا، پاکیزگی، بھائی چارہ اور ایمان داری کو اپناتے ہیں ان کی سانسوں کی رفتار قدرت کی رفتار کے ساتھ مل جاتی ہے یعنی ان کا دل اور انتر اتما (ضمیر) قدرت کے آغوش (گود) میں ہوتا ہے۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۔ (007:009)

اور جن لوگوں کے وزن ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے۔

تشریح: اور جس کا کردار گناہ میں ڈھل جاتا ہے وہ بلا واسطہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے حق کو ٹھکرا دیا۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۔ (007:010)

www.urduchannel.in

اور ہم ہی نے زمین میں تمہارا ٹھکانہ بنایا اور اس میں تمہارے لئے سامان معیشت پیدا کئے (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔

تشریح: اور یقیناً قدرت نے انسان کو زمین میں ٹھہرایا اور اسے ضرورت کی ہر چیز سے نوازا پھر بھی انسان گناہ کی طرفداری کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی ناشکری کرتے ہیں۔

پیغام: انسان کے اندر ہی اللہ والی اور شیطانی سوچ موجود ہے اور انسان کے ذریعہ ہی اچھے برے کام انجام پاتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۔ (007:011)

اور ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہاری صورت و شکل بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

تشریح: سروشکتی مان قدرت (اللہ) نے ہی تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور ساتھ میں انسان کو بھی اور ایسے کردار بھی مقرر کر دیے ہیں جو قدرت کے اصولوں کے خلاف چلتے ہیں ۔

پیغام: ابلیس وہ طاقت ہے جو دنیا کی ساری اچھی طاقتوں کے خلاف رہتی ہے۔ مثال کے طور پر ہر قسم کا گناہ جو ابلیس کی فطرت ہے اور قدرت کے اصولوں کے خلاف ہے اور انسان کی شانتی کو بگاڑتی ہے ۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۔ (007:012)

فرمایا جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔

تشریح: شیطانی طاقت کبھی بھی پیار، محبت اور امن سکون کی بات نہیں کرتی۔ اس لئے وہ انسان اور انسانی سماج کو سجدہ نہیں کرتی اور وہ ہمیشہ قدرتی اصولوں اور اللہ تعالی کے اصولوں کے مخالفت کرتی ہے اور یہ شیطانی طاقت آگ کی طرح تیز ہے جو انسان کی شانتی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ انسان مٹی کی طرح نرم اور کمزور ہے۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۔(007:013)

فرمایا تو اتر یہاں سے ، تیرے شایان شان نہیں کہ یہاں غرور کرے۔ پس نکل جا' تو ذلیل ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کی بستی یعنی امن سکون ، نیکی اور محبت اِن سارے کرداروں سے شیطان کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں یعنی قدرت نے اسے اپنی بستی سے نکال دیا ہے۔ گناہ نفرت کے قابل ہے اور ذلیل انسان ہی گناہ کرتے ہیں۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ (007:014)

اس نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا فرما جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔

تشریح: شیطانی شکتی (طاقت) کو آخری وقت تک مہلت ملی ہے۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۔ (007:015)

فرمایا اچھا تجھ کو مہلت دی جاتی ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور قدرت نے ہی اسے مہلت دی ہے۔

پیغام: اللہ تعالی نے نیکی کے ساتھ بدی مقرر کر کے دنیا کو رنگین بنایا۔ ابلیس (شیطان) کی کیا حیثیت جو اللہ کی مخالفت کرے اور یقیناً قدرت کی طاقت شیطانی طاقت سے بہت زیادہ ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ (007:016)

شیطان نے کہا کہ مجھے تو تو نے ملعون کیا ہے میں بھی تیرے سیدھے راستے پر ان کے لئے بیٹھوں گا۔

تشریح: ہر نیکی کو گمراہ کرنے کے لئے شیطانی طاقت دنیا میں موجود ہے۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۔ (007:017)

پھر ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں اور بائیں سے آؤں گا، تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

تشریح: شیطانی طاقت ہمیشہ نیکی اور شانتی چاہنے والی طاقت کے سامنے سے، پیچھے سے، داہنے اور بائیں سے وار کرتی ہے اور کبھی بھی اچھے کاموں کی تعریف نہیں کرتی ۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ (007:018)

فرمایا نکل جا یہاں سے ذلیل اور مردود، جو لوگ ان میں سے تیری پیروی کریں گے میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

تشریح: اللہ تعالی (قدرت) نے کبھی بھی ایسی شیطانی طاقت کو شامل نہیں کیا اور انہیں شانتی کی بستی سے نکال دیا۔ گناہ کو اپنا کر شیطانی طاقت کی فرمانبر داری کرنے والے ہمیشہ اشانتی کی آگ میں جلتے رہتے ہیں یعنی جہنم کی آگ میں۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (007:019)

اور اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو سہو اور جہاں سے چاہو نوش کرو مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔

تشریح: قدرتی حکم انسان کے لئے ایسا ہے کہ وہ شانتی یعنی امن و سکون سے رہیں اور قدرت کی دی ہوئی ساری اچھائیوں کا آنند (لطف) لیں صرف اس شیطانی طاقت (پیڑ) کو نہ اپنائیں جس سے ان کی شانتی اور چین چھن جائے اور وہ برا کام کرنے لگیں ۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ (007:020)

تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان کے لئے پوشیدہ تھیں کھول دے اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو۔

تشریح: شیطانی طاقت ہمیشہ انسان کو لبھا کر برائی کی طرف ڈھکیل دیتی ہے اور گناہ انسان کے شرم کی چیز ہے اور قدرت نے بھی انسان کو شیطان سے دور رہنے کا ضمیر عطا کیا۔

پیغام: انسان کا کردار مٹی کی طرح نرم اور ہمیشہ بدلتا رہتا ہے (پریورتن شیل)

www.urduchannel.in

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۔ (007:021)

اور ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں۔

تشریح: ناپاک طاقت ہمیشہ انسانوں کے دماغ کو ضرورت سے زیادہ لالچ، نفرت، مغروریت اور اونچی خواہشات کے ذریعہ بگاڑتی رہتی ہے اور گناہ کرنے والے ان سارے خراب کردار کو اپنا لیتے ہیں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۔ (007:022)

غرض دھوکا دے کر ان کو کھینچ ہی لیا۔ جب انہوں نے اس درخت کو کھالیا تو ان کے ستر کی چیزیں کھل گئیں اور وہ بہشت کے پتّے توڑ توڑ کر اپنے اوپر چپکانے لگے تب ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور بتا نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے؟

تشریح: ہر انسان کو شیطانیت کے پیڑ کا پھل کھانا پڑتا ہے اور ہر انسان کا چھپا ہوا گناہ جو شرم کی چیز ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے اور ہر گنہگار اپنے گناہ کو چھپانے کے لئے اچھائی کے پتے استعمال کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ انسان گناہ کی طرف نہ جائے اور قدرت نے بھی انسان کو یہ سمجھایا کہ گناہ انسان کا کھلا دشمن ہے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔ (007:023)

دونوں عرض کرنے لگے کہ پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔

تشریح: انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ گناہوں کو اپنا کر اس نے خود اپنا نقصان کیا اور اگر قدرت کی طرف سے بھی اس کو نجات حاصل نہ ہو تو یہ اس کا نقصان ہے۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۔ (007:024)

فرمایا اتر جاؤ اب سے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے ایک وقت خاص تک زمین پر ٹھکانا اور زندگی کا سامان کر دیا گیا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے حکم سے گنہگار انسان ہمیشہ سماج میں نچلے طبقہ میں رہتے ہیں یعنی سماج میں نفرت بن کر رہتے ہیں۔ اچھائی اور برائی آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور وہ آخری وقت تک دنیا میں رہیں گے۔

پیغام: اچھائی کے ساتھ برائی مقرر کرکے اللہ تعالیٰ یعنی قدرت نے اس زمین کو رنگین بنایا تاکہ دنیا یکساں نہ لگے۔

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۔ (007:025)

یعنی فرمایا اس میں تمہارا جینا ہوگا اور اسی میں تمہارا مرنا اور اسی میں سے قیامت کے دن زندہ نکالے جاؤ گے۔

www.urduchannel.in

تشریح: مخلوق چاہے وہ شیطانی ہو یا اچھی قدرت کے مطابق اسے دنیا میں پیدا ہونا اس میں جینا اور اسی میں مرنا ہے اور اس زمین سے ہی انسان کی تخلیق (رچنا) ہوئی ۔

پیغام: ایٹم ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں بدلتا رہتا ہے اور ایک شکل سے دوسری شکل اختیار کرتا رہتا ہے۔

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا‌ ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيۡرٌ‌ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ‏ ۔ (007:026)

اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہاری ستر ڈھانکے اور تمہارے بدن کو زینت دے اور جو پرہیز گاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے یعنی قدرت نے انسانوں کو تن ڈھانکنے اور خوبصورتی بڑھانے کے لئے کپڑوں کا استعمال سکھایا اور اس کا صحیح استعمال کرنا انسان کا فرض ہے اور یہ قدرتی اصول بھی۔

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَـنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَـنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا‌ ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ‌ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ‏ ۔ (007:027)

اے بنی آدم دیکھنا کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے۔ جس طرح تمہارے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا اور ان سے ان کے کپڑے اتروا دیئے تاکہ ان کے ستر ان کو کھول دکھائے وہ اور اس کے بھائی تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

تشریح: انسان ہمیشہ یہ خیال رکھے کہ وہ برے کاموں سے بچتا رہے۔ برے کاموں یا گناہوں میں ملوث لوگ شانتی کی جنت سے باہر ہوتے ہیں اور ایسے باہر ہوتے ہیں کہ ان کے بدن سے اچھائی کا لباس اتر جاتا ہے اور ان کے سارے گناہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔ گنہگار آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور یہ لوگ محبت، انسانیت، شانتی عدم تشدد، شکھشا، نیکی، بھائی چارہ، سچائی اور ایمانداری پر ایمان نہیں لاتے۔

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا‌ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ‌ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (007:028)

اور جب وہ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ کہہ دو کہ خدا بے حیائی کے کام کرنے کا حکم ہرگز نہیں دیتا۔ بھلا تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں۔

تشریح: اور جب کچھ لوگ گناہ یعنی شرم کا کام کرتے ہیں تب وہ کہتے ہیں کہ یہ تو ہمارے باپ دادا کی رسمیں ہیں۔ وہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے اصول کبھی بھی بے شرمی کی اجازت نہیں دیتے اور جس گناہ پر اللہ تعالیٰ کا نام دیتے ہیں ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوتا اور وہی گمراہی پر ہیں۔

www.urduchannel.in

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ۔ (007:029)

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ ہر نماز کے وقت سیدھا رخ کیا کرو اور خاص اسی کی عبادت کرو اسی کو پکارو، اس نے جس طرح تم کو ابتداء میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم پھر پیدا ہو گے۔

تشریح: رسول پاک حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالی کی سچائی لوگوں کے سامنے بیان کی اور سچائی یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اصولوں کی طرف اپنا رخ سیدھا رکھیں اور اللہ کے اصول جو صرف شانتی اور پرہیز گاری کی طرف جاتے ہیں انہیں سختی کے ساتھ اپنائیں۔

اللہ تعالی نے انسان کو جس طرح بنایا ہے یعنی جس طرح اس کی پرورش کی اسی طرح اسے دوبارہ پرورش ملے گی ۔

فَرِیْقًا هَدٰى وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ (007:030)

اور ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنایا۔ اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یافتہ ہیں۔

تشریح: سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی کے اصولوں کی سچائی کو محسوس کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط راہ پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالی کے شانتی اور محبت والے اصولوں کو چھوڑ کر نفرت اور گھمنڈ والے شیطانی اصولوں کو اپناتے ہیں اور انہیں ہی سچا سمجھنے لگتے ہیں۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ (007:031)

اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تئیں مزین کیا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: اے آدم کی اولاد یعنی انسان اللہ کے اصولوں کے لباس کو اپنائیں اور زمین میں (یعنی قدرت) اللہ تعالی نے جو جو چیزیں رکھی ہیں اسے کھا کر اس کا مزا لیں اور یاد رکھیں اپنی خود غرضی کی وجہ سے اللہ کے دائرے سے باہر نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالی دائرے سے باہر جانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

پیغام: قدرت کو اپنی عیاشی کے لئے استعمال نہ کریں۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (007:032)

کہو کہ تو، جو زینت (و آرائش) اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں اُنھیں حرام کس نے کیا ہے۔ کہو یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن خاص انہیں کا حصہ ہوں گی۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: رسول یہ بات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اصول یعنی انسانیت، محبت، نیکی، پرہیز گاری اور امن و شانتی جو قدرت نے صرف اپنے انسانوں کے لئے رکھیں اور جو کھانے کی چیزیں انسان کی صحت کے لئے اچھی ہیں اسے کوئی بھی خراب نہیں کر سکتا سچائی تو یہ ہے کہ قدرت کی نعمت جب تک انسان صحیح طریقہ سے اپنی زندگی میں استعمال کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے گیانی لوگ ان فائدے مند چیزوں کا فائدہ سبھی لوگوں کو بیان کرتے رہیں گے۔

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ وَالۡاِثۡمَ وَالۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَاَنۡ تُشۡرِكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّاَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (007:033)

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ اور اس کو بھی کہ خدا کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمھیں کچھ علم نہیں۔

تشریح: رسول یہ بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ (قدرت) نے حرام کیا انسان کی بے شرمی (گناہ) کو یعنی گناہ کو اور جو گناہ ظاہر ہیں وہ بھی اور جو سامنے نہیں ہیں وہ بھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہر طرح کے گناہوں کو اور کسی کے اُوپر کسی قسم کا ظلم حرام ہے اور ایسی بات اللہ کے ساتھ نہ جوڑو جس کا کوئی ثبوت نہ ہو۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۔ (007:034)

اور ہر ایک فرقے کے لئے موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے تو نہ تو ایک گھڑی دیر کرتا ہے اور نہ ایک گھڑی جلدی کرتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جو وگیانک اویشکار (ایجادات) دیے اس کے ذریعہ ہی وقت کے ساتھ ساتھ ہر سوچ جو کو سنسکار اور غیر عقلی ہوتی ہے وہ باطل ہو جاتی ہے اور نہ یہ وقت سے پہلے ہوتی ہے اور نہ وقت کے بعد قدرت ہی اس کا وقت مقرر کرتی ہے۔

پیغام: ہزاروں سال پہلے انسان جنگلی زندگی جیتے تھے اور آج انسان چاند پر پہنچ گیا ہے۔ وقت سے پہلے کوئی بھی کام ممکن نہیں۔ انسان ہزاروں سال پہلے چاند پر کیوں نہیں جا پایا جو آج پہونچ گیا ہے! یہ ایک مثال ہے۔

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِیۡ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (007:035)

اے بنی آدم ہم تم کو یہ نصیحت ہمیشہ کر رہے ہیں کہ جب ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیتیں تم کو سنایا کریں تو ان پر ایمان لایا کرو کہ جو شخص ان پر ایمان لا کر خدا سے ڈرتا رہے گا اور اپنی حالت درست رکھے گا تو ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

www.urduchannel.in

تشریح: سارے انسانوں کے درمیان ایسے لوگ آئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اللہ کی قدرتی سچائی کے کچھ حصوں کا راز بیان کیا اور آگے بھی کرتے رہیں گے۔ جو انسان اس سچائی کو ثبوت کے ساتھ استعمال کرے گا اور اپنے آپ کو سدھار لے گا اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور وہ سوالوں کی بوچھار سے پریشان نہیں ہوگا۔

پیغام: اللہ تعالیٰ کی سچائی اور راز دنیا میں کچھ خاص لوگوں کو ہی حاصل ہوتے ہیں کوئی انہیں سائنس دان اور کوئی انہیں رسول ،پیغمبر یا اوتار کہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (007:036)

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کی وہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے۔

تشریح: اور جو لوگ قدرت کی اس سچائی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کا غلط استعمال کرتے ہیں اور مغرور ہو کر سچائیوں کو قبول نہیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ اشانتی کے دوزخ میں جلتے رہتے ہیں۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۔ (007:037)

تو اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ؟ ان کو ان کے نصیب کا لکھا ملتا رہے گا۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے جان نکالنے آئیں گے تو کہیں گے جن کو تم خدا کے سوا پکارتے تھے وہ اب کہاں ہیں ؟ وہ کہیں گے ہمیں معلوم نہیں کہ وہ ہم سے کہاں غائب ہوگئے اور اقرار کریں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔

تشریح: اور وہ انسان سب سے بڑا ظالم ہے جو قدرت یا اللہ تعالیٰ کے سچے اصولوں پر جھوٹ باندھتے ہیں اپنے گناہ کے مقصد پر کامیابی پانے کے لئے۔ لیکن ان کی قسمت میں جو ہونا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ قدرت کا کوئی بھی ثبوت ان لوگوں کو سچائی قبول نہیں کروا سکتا اور یہ لوگ جھوٹ اور کوسنسکار کا لباس اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو اوڑھا دیتے ہیں۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۔ (007:038)

تو خدا فرمائے گا کہ جنوں اور انسانوں کی جو جماعتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں ان کے ساتھ تم بھی جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک جماعت وہاں داخل ہوگی تو اپنے جیسی دوسری جماعت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب اس میں داخل ہو جائیں گے تو پچھلی جماعت پہلی کی نسبت کہے گی کہ اے پروردگار ! ان ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تو ان کو آتش جہنم کا دوہرا عذاب دے۔ خدا فرمائے گا کہ تم سب کو دوہرا عذاب دیا جائے گا مگر تم نہیں جانتے۔

تشریح: تاریخ گواہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہر برائی کا خاتمہ ہوتا ہے اور ہر گنہگار کو اپنی کرنی کا پھل (نتیجہ) خود بھگتنا پڑتا ہے۔

www.urduchannel.in

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۔ (007:039)

اور پہلی جماعت پچھلی جماعت سے کہے گی کہ تم کو ہم پر کچھ بھی فضیلت حاصل نہ ہوئی تو جو تم عمل کیا کرتے تھے اس کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔

تشریح: گناہ کا مقابلہ اور مسابقت صرف گنہگار ہی کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ۔ (007:040)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا۔ ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے۔ اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

تشریح: جو قدرتی سچ کو جھٹلاتے ہیں (دنیا کے موجودہ حال کو) اور اپنے پرانے دقیانوسی خیالات اپنا کر مغروریت دِکھائیں یعنی اپنے خیالات کو چاہے وہ کتنے ہی غلط کیوں نہ ہوں اُنھیں سچا ثابت کرنے کی کوشش کریں ایسے لوگوں کے لئے سچائی اور اچھائی کا کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جو سچائی کو قبول نہیں کر سکتے وہ کبھی بھی سکون کی جنت حاصل نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ بھی ان کے لئے برابر نہیں رہتا اور یہی ان کی سزا ہے۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ۔ (007:041)

ایسے لوگوں کے لیے بچھونا بھی جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

تشریح: ایسے لوگوں کو اشانتی کی آگ چاروں طرف سے ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اسی طرح سے سزا دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (007:042)

اور جو لوگ ایمان لائیں اور عمل نیک کرتے رہیں اور ہم عمل کے لئے کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں کہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

تشریح: اور جن لوگوں نے سچائی کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو پہچانا اور اچھے کاموں میں اپنے آپ کو شامل کیا اللہ تعالیٰ کبھی بھی انسان کو اس کی برداشت کے باہر کوئی بھی کام کرنے کے لئے نہیں کہتے اور ایسے لوگ ہمیشہ جنت میں رہتے ہیں۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ (007:043)

www.urduchannel.in

اور جو کینے ان کی دلوں میں ہوں گے ہم سب نکال ڈالیں گے۔ ان کے محلوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں یہاں کا راستہ دکھایا۔ اور اگر خدا ہمیں یہ راستہ نہ دکھاتا تو ہم راستہ نہ پا سکتے۔ بیشک ہمارے خدا کے رسول حق بات لے کر آئے تھے۔ اور اس روز منادی کر دی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو دنیا میں کرتے تھے اس بہشت کے وارث بنا دئے گئے ہو۔

تشریح: نیک لوگوں کے دلوں میں نفرت، حسد، اہنکار اور ضرورت سے زیادہ اونچی خواہشات نہیں ہوتیں، ایسے لوگوں میں محبت اور انسانیت کی ٹھنڈی چھاؤں موجود رہتی ہے اور ذرا سی بھی تنگ دلی نہیں رہتی ان کا کردار نہر کے ٹھنڈے پانی کی طرح نرم ہوتا ہے اور قدرت کی مہربانی سے ہی انسان کو ایسی ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کی مرضی سے ہی انسان کو نیک ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ ہر سچائی بتانے والے چاہے وہ رسول ہوں یا وگیانک (سائنس دان) ان کے خیالات کو قبول کرنا ہی شانتی کی جنت حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

وَنَادٰۤی اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَہَلۡ وَجَدۡتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ لَّعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ۔ (007:044)

اور اہل بہشت دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو وعدہ ہمارے پروردگار نے ہم سے کیا تھا اس کو ہم نے سچا پا لیا۔ بھلا جو وعدہ تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا تم نے بھی اسے سچ پایا؟ وہ کہیں گے ہاں، تو اس وقت ایک پکارنے والا پکار دے گا کہ بے انصافوں پر خدا کی لعنت۔

تشریح: نیک کام کرنے والے جن کے دلوں میں محبت، انسانیت علم، عدم تشدد، پاکیزگی، بھائی چارہ، ایمان داری اور شانتی کے جذبات ہوں وہ گنہگار اور نفرت کرنے والوں کو بلا کر کہیں گے کہ قدرت کے ساتھ ان لوگوں کے جو تعلقات ہیں انہیں اس کا علم پوری طرح سے مل گیا اور ٹھیک ٹھیک طریقہ سے یہ کہا جائے گا کہ موجودہ حق جو لوگوں کے سامنے ہے وہی اچھے برے کا فیصلہ کرے گا۔

الَّذِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَیَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ۚ وَہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ کٰفِرُوۡنَ ۔ (007:045)

جو خدا کی راہ سے روکتے اور اس کی کجی ڈھونڈتے اور آخرت سے انکار کرتے تھے۔

تشریح: جو انسان سچائی کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور اپنے مطلب کا راستہ نکالنے کی کوشش کرے گا وہ آخر کار سچائی، قدرت اور اللہ کو انکار کرنے والوں میں سے ہو جائے گا یعنی کافر۔

وَبَیۡنَہُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَی الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ یَّعۡرِفُوۡنَ کُلًّۢا بِسِیۡمٰہُمۡ ۚ وَنَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَنَّۃِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ ۟ لَمۡ یَدۡخُلُوۡہَا وَہُمۡ یَطۡمَعُوۡنَ ۔ (007:046)

www.urduchannel.in

ان دونوں بہشتیوں اور دوزخیوں کے درمیان اعراف نام کی ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ ابھی بہشت میں داخل تو نہیں ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے۔

تشریح: اچھائی اور برائی، سچائی اور جھوٹ، نیکی اور بدی، ان سبھوں کے بیچ ایک پردہ ہے یعنی "ان کے بیچ کا دائرہ" اللہ اور ان کی قدرت ہر انسان کو اس کے کردار سے ان کے کاموں کو پہچان لے گی اور نیک لوگوں کو لامحدود شانتی کا آشیرواد (دعا) ملے گا اور گنہگاروں کو اشانتی کا بھی شراپ (بددعا)۔

وَإِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (007:047)

اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل جہنم کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں میں داخل نہ کیجئے۔

تشریح: جب اچھے لوگ برے لوگوں کی طرف نظر پھیریں گے اور ان کی تکلیفوں کو دیکھیں گے تو کبھی بھی اپنے آپ کو برے لوگوں کے گروہ میں شامل نہیں کریں گے ۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ (007:048)

اور اہل اعراف اہل جہنم میں سے جن کی صورت سے پہچانیں گے پکاریں گے اور کہیں گے کہ آج کے دن نہ تو تمہاری جماعت ہی تمہارے کوئی کام آئی اور نہ تمہارا تکبر ہی سودمند ثابت ہوا۔

تشریح: اور برے لوگوں کو ان کے کاموں سے پہچان لیں گے اور نہ ہی ان کی دولت اور نہ ہی ان کا اہنکار (مغروریت) کسی کے کام آئے گا۔

اَهٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۔ (007:049)

پھر مومنوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ خدا اپنی رحمت سے ان کی دستگیری نہیں کرے گا؟ تو مومنوں تم بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ تم کو کچھ خوف نہیں اور نہ تم کو کچھ رنج واندوہ ہوگا۔

تشریح: حق اور ثبوت کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی سماج میں ان لوگوں کے لئے قدرت کوئی رحم نہیں چھوڑے گی اور وہ اشانتی کی آگ میں جلتے رہیں گے اور ان کی زندگی دوزخ بن جائے گی۔ قدرت کا یہی فیصلہ ہے ان کے لئے اور کوئی بھی ان کی تکلیفوں کو محسوس نہیں کرے گا یا ہمدردی نہیں جتائے گا۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ (007:050)

www.urduchannel.in

اور دوزخی بہشتیوں سے گڑگڑا کر کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے ان میں سے کچھ ہمیں بھی عطا کرو۔ جواب دیں گے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے۔

تشریح: تکلیفوں سے بھری ہوئی زندگی سے بیزار ہو کر چیخ چیخ کر شانتی کی بھیک اور اپنی زندگی میں پانی کی طرح ٹھنڈی زندگی مانگیں گے اور وہ قدرت کا لطف اٹھانے کے لئے بے چین ہوں گے۔ نیک لوگ کہیں گے قدرت یعنی اللہ تعالیٰ نے گنہگاروں کے لئے کوئی بھی خوشی نہیں رکھی۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۔ (007:051)

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج بھی انہیں بھلا دیں گے۔

تشریح: جن لوگوں نے اپنی زندگی کو اور اپنے اعمال کو کھیل تماشہ بنایا تھا اور گناہ کے ذریعہ عیش و آرام کی زندگی حاصل کرنے کی کوشش کی اور قدرت کے سارے اصولوں کو ٹھکرایا ٹھیک اسی طرح قدرت نے بھی انہیں ٹھکرایا جب وہ اپنی زندگی سے بے زار ہو جائیں گے اور دیا (رحم) کی بھیک مانگیں گے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ (007:052)

اور ہم نے ان کے پاس ایسی کتاب پہنچا دی ہے جس میں ہم نے علم کی بنیاد کھول کھول کر بیان کر دیا ہے اور وہ مومنون کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

تشریح: گنہگاروں کے پاس گیان کی روشنی اور سچائی آئی تو ان لوگوں نے اسے ٹھکرایا ، لیکن نیک اور سچے انسانوں نے اسے قدرت کی رحمت سمجھ کر اپنایا۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۔ (007:053)

کیا یہ لوگ اس کے وعدہ عذاب کے منتظر ہیں؟ جس دن وہ وعدہ آئے گا تو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے ہوں گے وہ بول اٹھے گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر آئے تھے، بھلا آج ہمارے کوئی سفارشی ہیں ہماری سفارش کریں یا ہم دنیا میں پھر دوبارہ لوٹا دیئے جائیں کہ جو عمل بد ہم پہلے کیا کرتے تھے وہ نہ کریں بلکہ ان کے سوا کوئی نیک عمل کریں۔ بے بیشک ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا اور جو کچھ یہ افتراء کیا کرتے تھے ان سے سب جاتا رہا۔

www.urduchannel.in

تشریح: جو لوگ انتظار کرتے ہیں سچائی اور گیان کے نتیجہ کا اور یہ سوچ کر انکار کرتے ہیں کہ اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے اور سچائی بتانے والے کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے سفارش طلب کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی اپنا نقصان کرتے ہیں اور قدرت کے خلاف کام کرتے ہیں۔

پیغام: قدرت نے انسان کو دماغ دیا اور اگر وہ صاف سیدھی سچائی کو نہیں مانتے اور ہر بات کو ثبوت کی روشنی میں اسے تولنے کی کوشش کرتے ہیں تو قدرت یا اللہ کی کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ ثبوت پیش کریں۔ ثبوت انسان کو خود تلاش کر لینا چاہئے۔ ہر انسان کو چاہئے کے قدرت کے اصولوں کے مطابق کام کرتا جائے نتیجہ خود بخود سامنے آجائے گا۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (007:054)

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر ٹھہرا۔ وہی دن کو رات کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے۔ اور اسی نے سورج چاند اور ستاروں کو پیدا کیا۔ سب اسی کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے۔ یہ خدائے رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔

تشریح: دن اور رات کی پیدائش ہوتی ہے زمین کا اپنے آپ پر گھومنے کی وجہ سے۔ دنیا کے جس طرف سورج کی روشنی پڑتی ہے وہاں دن ہوتا ہے اور اس کے پیچھے والے حصہ میں رات۔ دنیا کی پیدائش سے پہلے دن رات کا وجود نہیں تھا۔

اس آیت میں 6 دن کا مطلب ہے، سورج سے نکلی ہوئی 6 قسم کی گیسیں۔ یہ گیسیں جب ٹھنڈی ہو کر سخت ہوئیں تب دنیا کی زمین بنی اور بگ بینگ کے نظریہ کے مطابق دنیا آہستہ آہستہ پھیلتی گئی۔ قرآن شریف کی اس آیت کی سچائی کو سائنس دانوں نے ثابت کر دیا۔ قدرت نے پھر زمین کو رات کی طرح ٹھنڈک دی یعنی اوزن لیر کے ذریعہ سورج سے نکلی ہوئی الٹراوائیلٹ ریز سے دنیا کی حفاظت فرمائی اور دنیا اپنے اوربٹ (orbit) پر چلتے ہوئے اور ایک خاص رفتار سے گھومتے ہوئے سورج کا طواف کرتی ہے جس سے رات دن کا وجود ہوتا ہے۔ اور یہی رفتار gravitational pull کو بھی پیدا کرتے ہوئے دنیاں کے اندر کی ہر چیز کو ٹھراؤ دیا اور قدرت نے اس طرح چاند سورج، ستارے اور سیاروں وغیرہ سبھوں کو اپنے اختیار میں رکھا۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔ (007:055)

لوگو! اپنے رب سے عاجزی اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں بناتا۔

تشریح: انسان کو چاہئے کہ اس قدرت کو نہ بگاڑ کر خاموشی سے اپنے اعمال کے ذریعہ اس کی خدمت کریں اور گناہوں سے قدرتی اصولوں کی سچائی کو ناپاک کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (007:056)

www.urduchannel.in

اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو اور خدا سے خوف کھاتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے دعائیں مانگتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔

تشریح: اللہ، قدرت اور سچائی ان سبھوں کے اصول ایک ہیں اور ان اصولوں کو گمراہ کرنے کے لئے گنہگار فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں کچھ پانے کے مقصد سے مگر نیک انسان، انسان کی ترقی کے لئے آپس میں فساد نہیں کرتے۔ قدرتی اصولوں کی سچائی کو سمجھ کر اسے اپنے جیون میں پوری طرح نافذ کر کے اس کے ساتھ جینا ہی انسان کا مذہب ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ (007:057)

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہے تو ہم اس کو ایک خشک سرزمین کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں، پھر اس کے ذریعہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو زمین سے زندہ کر کے باہر نکالیں گے۔ یہ آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

تشریح: قدرت کی رحمت ہے آگ، ہوا، پانی اور مٹی اور یہی ہوا جو قدرت کے اصولوں کے مطابق بادل کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر بارش برساتی ہے اور وہی بارش زمین میں فصل پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے اور وہی قدرت ہے جو ہر چیز کے خاتمہ کے بعد اسے دوسری شکل دیتی ہے یعنی ایٹم سے بنی ہوئی کوئی بھی شکل جب ختم ہو کر اور چور چور ہو کر قدرت میں سما جاتی ہے اور پھر دوبارہ وہی قدرت اسے دوسری شکل دیتی ہے اور اس طرح قدرتی ردعمل کے ذریعہ ہر مردہ دوبارہ زندہ ہوتا ہے۔ یہ انسانوں کے لئے ایک سبق ہے۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۔ (007:058)

جو زمین پاکیزہ ہے اُس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے نفیس ہی نکلتا ہے اور جو خراب ہے اُس میں سے جو کچھ نکلتا ہے، ناقص ہوتا ہے۔ اس طرح ہم آیتوں کو شکر گزاروں کے لئے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔

تشریح: دنیا میں کچھ زمینیں ہیں جو زیادہ پیداوار دیتی ہیں (ٹھیک اسی طرح دنیا کے ہر پہلو میں کچھ اچھے اور کچھ برے پہلو ہوتے ہیں) اور کچھ زمینیں ایسی ہوتی ہیں جن پر زیادہ محنت کر کے اناج اگایا جاتا ہے۔ قدرت یعنی اللہ تعالی نے ایک مثال رکھی انسانی سماج کے لئے ۔

پیغام: قدرت کے ہر پہلو میں اچھا اور برا پہلو موجود ہے۔ اسی طرح انسانوں میں کوئی گیانی اور کوئی اگیانی ہوتا ہے۔ کسی کو دولت مند اور کسی کو غریب، کسی کو خوبصورت کسی کو بدصورت اور یہ سارے انسانوں کے قدرتی حال ہیں۔ اس میں بحث کرنا، نفرت کرنا یا قدرت یا کسی اور پر الزام لگانا گناہ ہے اور جو انسان اپنی حالت پر خوش نہیں رہ سکتا اسے قدرتی طور پر ذہنی تکلیف ملتی ہے۔

www.urduchannel.in

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۔ (007:059)

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے اس کو کہا اے میری برادری کے لوگوں خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا بہت ہی ڈر ہے۔

تشریح: نوح نام کے پیغمبر جنہوں نے لوگوں کو سچائی بتلائی تھی، انہوں نے اپنے ساتھ رہنے والوں سے کہا تھا کہ قدرت کی ہر چیز کی خدمت ہی اللہ کی عبادت ہے اور یہی اللہ کی عبادت کا طریقہ ہے اور اگر یہ کام صحیح طریقہ سے نہ کیا جائے تو بربادی کا ڈر پیغمبر کو بھی ستاتا تھا۔

پیغمبر کو اپنے ساتھ رہنے والے لوگوں سے محبت ہوتی تھی۔

قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَـنَرٰٮكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۔ (007:060)

تو جو ان کی قوم میں سردار تھے وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔

تشریح: مگر ان کے ساتھ رہنے والے یا اس جگہ کے رہنے والوں میں کچھ گھمنڈی لوگ بھی تھے جو اپنے آپ کو سماج کا حاکم سمجھتے تھے انہیں لوگوں نے نوح سے کہا تھا کہ وہ غلط راستے پر ہیں۔

قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ وَّلٰـكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۔ (007:061)

انہوں نے کہا اے قوم! مجھ میں کسی قسم کی کوئی گمراہی نہیں ہے بلکہ میں پروردگار عالم کا پیغمبر ہوں۔

تشریح: نوحؑ نے اپنی قوم کو قدرتی سچ سمجھایا اور اپنی پہچان دی۔

اُبَلِّـغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنۡصَحُ لَـكُمۡ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۔ (007:062)

تمہیں اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں۔ اور مجھ کو خدا کی طرف سے ایسی باتیں معلوم ہیں جن سے تم بے خبر ہو۔

تشریح: ایشور کے سچ (حق الٰہی) کی پہچان جو قدرت کے ذرے ذرے میں موجود ہے وہ پیغمبر نوحؑ نے اپنے لوگوں کے سامنے ثابت کیا۔

اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ وَلِتَتَّقُوۡا وَلَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۔ (007:063)

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے ذریعہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو ڈرائے۔ اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟

تشریح: سچائی کا پہلا قدم لوگوں کو حیرت میں ڈال دیتا ہے اور سچائی سمجھنے کا مطلب قدرت کی مہربانی حاصل کرنا ہے۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا عَمِيۡنَ ۔ (007:064)

www.urduchannel.in

مگر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی۔ تو ہم نے نوح کو اور ان کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے ان کو بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا غرق کر دیا۔ کچھ شک نہیں وہ اندھے لوگ تھے۔

تشریح: پھر بھی شروع شروع میں حق بتانے والوں کو سماج جھوٹا کہتا ہے، نتیجتاً سچائی بتانے والوں کی کشتی یعنی گروہ میں اللہ کی طرف سے نجات ہے اور جو سچائی کو جھوٹا سمجھتے ہیں یا اس کی سچائی کو محسوس نہیں کرتے وہ اندھے ہیں۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۔ (007:065)

اس طرح قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا کہ بھائیوں خدا ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟

تشریح: اور عاد نام کی قوم کو ہود نام کے پیغمبر نے سچائی بتائی اور کہا تھا کہ قدرت یا اللہ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو چھوڑ کر اور کوئی اصول نہیں اس گروہ کے لوگوں نے پھر بھی سچائی کا ان کار کیا۔

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۔ (007:066)

تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم ہمیں احمق نظر آتے ہو اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

تشریح: ہر گروہ میں سچائی کے خلاف لڑانے (بھڑکانے) والے جو سردار ہوتے ہیں، وہ لوگوں کو بھڑکاتے ہوئے سچائی بتانے والوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۔ (007:067)

انہوں نے کہا کہ بھائیوں! مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں رب العالمین کا پیغمبر ہوں۔

تشریح: پیغمبر ہود نے اپنے لوگوں کو قدرت کا وگیانک دستور (سائنس کے اصول) سمجھایا۔

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ۔ (007:068)

میں تمہیں خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔

تشریح: سچائی اور وگیانک (سائنسی) باتیں لوگوں تک پہنچانا انسان کا فرض ہے۔

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ (007:069)

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے ذریعہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے؟ اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کے بعد سردار بنایا اور ڈیل ڈول میں تم کو پھیلاؤ بھی زیادہ دیا۔ پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ نجات حاصل کرو۔

تشریح: لوگوں کو حیرت ہوتی ہے کہ کسی خاص انسان کو ہی سچائی نظر کیوں آتی ہے، مگر یہ تو قدرت کا اصول ہے کہ اس نے ہر چیز کا اچھا برا پہلو رکھا اور ہر انسان کو الگ الگ سمجھ بھی دی ہے اور ٹھیک اسی اصول کے تحت کسی خاص انسان سے ہی سچائی ثابت ہوتی

www.urduchannel.in

ہے۔ جیسے کہ کسی جگہ کے لوگ کسی خاص ہنر کے حقدار ہوتے ہیں اور اگر یہ لوگ سوچیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی سچائی نظر آجائے گی اور انہیں نجات حاصل ہوگی۔

پیغام: جسمانی بناوٹ، عقل اور رہن سہن کا طور طریقہ دنیا میں ہر کسی کا الگ الگ ہوتا ہے اور یہ آخر کیوں؟ اور یہ اس لئے کہ جس طرح قدرت نے اپنے اصولوں کے ذریعہ لوگوں کو مختلف یعنی رنگ برنگی زندگی عنایت کی ہے ٹھیک اسی طرح کچھ خاص لوگوں کو اپنی سچائی کی خاص سمجھ بھی دی ہے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۔ (007:070)

وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں ان کو چھوڑ دیں؟ تو اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے لے آؤ۔

تشریح: جب خدا کی سچائی لوگوں کے سامنے آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیا ان سب باتوں کو چھوڑ دیں جو نسل در نسل چلی آرہی ہیں اور وہ سچائی کو ثابت کریں۔

پیغام: جس طرح مورتیوں میں جان نہیں ہوتی اور نہ ہی ان میں کچھ دینے یا لینے کی طاقت ہوتی ہے، ٹھیک اس طرح ایک "خدا" نام کا وجود ان ساری چیزوں کو ثابت نہیں کر سکتا۔ میں (سدھارتھ چڑ جی) کہتا ہوں کہ تمام کائنات جس طاقت پر ٹکی ہوئی ہے یا بندھی ہوئی ہے یعنی ایٹم کے اندر کی طاقت وہی ثابت شدہ ہے اور اسی طاقت سے دنیا کے تمام ردعمل وجود میں آتے ہیں۔ اور ایٹم کے اندر جو طاقت پائی جاتی ہے اس طاقت کا خالق اللہ ہی ہے۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۔ (007:071)

ہود نے کہا کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب کا نازل ہونا مقرر ہو چکا ہے کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی طرف سے رکھ لئے ہیں جن کی خدا نے کوئی سند نازل نہیں کی، تم بھی انتظار کرو میں بھی انتظار کرتا ہوں۔

تشریح: نیک انسان ہمیشہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ برائی کا نتیجہ برا ہے اور یہ قدرتی فیصلہ ہر گنہگار کے اوپر لاگو ہوتا ہے۔ لیکن کچھ من گھڑت اور غیر عقلی باتیں جو صدیوں سے چلی آرہی ہیں اور جس کا ثبوت قدرت میں موجود نہیں ہوتا اس کے لئے ہر کوئی انتظار میں رہتا ہے۔

پیغام: ایٹم سے ہر چیز بنی ہے اور ہر ایٹم میں اس اعلیٰ طاقت کے وجود کا ثبوت بھی مل چکا ہے اور اس ثابت شدہ سچائی کو جھٹلانے والے بیوقوف ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو اندھیرے میں ڈال رکھا ہے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (007:072)

www.urduchannel.in

ہم نے ہود کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے نجات دی اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

تشریح: قدرت نے ہر کو سنسکار کی جڑ کاٹ دی اور جو لوگ قدرتی سچ یعنی اللہ کی سچائی کو نہیں مانتے ہیں اور اسے جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نیک یا پوتر انسان نہیں۔

پیغام: آج دنیا اس مقام پر کھڑی ہے جہاں سارے مذہبی جھوٹ کو ثبوت کے ساتھ اکھاڑ پھینکا اور یہ انسان کا وہم ہے جو ہزاروں سال پرانے کو سنسکار (ضعیف الاعتقادی) اور جھوٹے خیالات کو اپنا کر سچائی کو ٹھکراتا ہے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۔ (007:073)

اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو صالح نے کہا اے قوم! خدا کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک معجزہ آچکا ہے یعنی یہی خدا کی اونٹنی تمہارے لئے معجزہ ہے۔ تو اسے آزاد چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے اور تم اسے بری نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ عذاب الیم تم کو پکڑ لے گا۔

تشریح: پیغمبر ثمود کے بھائی صالح نے بھی لوگوں کو قدرتی سچ بتایا تھا اور اللہ کی طاقت جو ہر ایٹم کا خالق ہے یہ بھی سمجھایا اور اس کا ثبوت بھی دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اصول جو ہر برائی میں بھی بلندی سے اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اُنھیں نہ بگاڑنے کی صلاح دی تھی یعنی اللہ کے سچے اصولوں کا فائدہ اور آزادی کا مشورہ دیا تھا (اللہ کے قدرتی سچے اصولوں کے ساتھ اونٹ کا موازنہ کیا گیا ہے) اور جو گنہگار انسان اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں قدرت کا عذاب حاصل ہوتا ہے۔

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۔ (007:074)

اور یاد تو کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد سردار بنایا۔ اور زمین پر آباد کیا کہ نرم زمین سے مٹی لے کر محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔ پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

تشریح: انسان یاد رکھے عاد نام کے پیغمبر کے بعد ان کے اصول دنیا میں قائم ہوئے تھے۔ انسان زمین میں اپنا گھر بناتا ہے جو اسے قدرت کے قہر سے بچاتا ہے چاہے وہ پہاڑ میں ہو یا زمین پر۔ گھر بنانے کا طریقہ بھی انسانوں کو قدرتی طور پر حاصل ہوا اور یہ اللہ کی مہربانی ہے جسے انسان یاد رکھیں اور آپس میں نہ جھگڑیں۔

پیغام: اس آیت کا دوہرا مطلب یہ ہے "نرم زمین" اگر انسان کا ضمیر ہو تو ہر انسان کے اندر سے سوچ آتی ہے کہ اس کے پاس جو ہے وہ اس سے بڑھ کر سوچے اور ہمیشہ سے یہ انسانی فطرت رہی ہے کہ وہ اونچے پہاڑ کی طرح اپنی خواہشات میں اپنا ٹھکانا تلاش کرتے ہیں اور یہ انسان کے جینے کا مقصد بھی ہے۔ انسانی دماغ جب چاہت اور خواہشات سے تنگ آجاتا ہے تو وہ یوگی ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی تلاش اور اس کی کھوج بھی ایک چاہت ہے۔

www.urduchannel.in

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لِلَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِمَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ اَتَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرۡسَلٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلَ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ۔ (007:075)

تو ان کی قوم میں سردار لوگ جو مغرور تھے غریب لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے، بھلا تم یہ یقین کرتے ہو، صالح اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جو چیز وہ دے کر بھیجے گئے ہیں ہم اس پر بلاشبہ ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح: پیغمبر صالح کی قوم کے لوگ جو پیسے والے تھے انہوں نے صالح کے ماننے والے غریب لوگوں سے صالح کی سچائی کے بارے میں پوچھا۔ صالح نے جو سچائی کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اس پر شک کیا گیا تھا۔

پیغام: پیسے والے چاہے وہ کسی بھی طبقہ کے کیوں نہ ہوں سمجھتے ہیں کہ اللہ کی برکت اور رحمت صرف ان پر ہی ہے مگر یہ ان کی بھول ہے۔ اللہ تعالیٰ یعنی قدرت کی برکت ان لوگوں پر بھی ہے جن کی زندگی میں شانتی برقرار ہے۔ جو شانتی کے فائدے کو پہچان لیتے ہیں اور اپنا ہر قدم امن و شانتی کی طرف ہی اٹھاتے ہیں۔

قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا بِالَّذِىۡۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ۔ (007:076)

مغرور لوگ کہنے لگے جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔

تشریح: دولت کے اہنکار سے چور انسانوں نے نیکی، پرہیزگاری، محبت اور انسانیت کی باتوں کا انکار کیا۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهِمۡ وَقَالُوۡا يٰصٰلِحُ ائۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۔ (007:077)

آخر انہوں نے اونٹنی کو کاٹ ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم کی سرکشی کی اور کہنے لگے کہ صالح جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے ہو اگر تم خدا کے پیغمبر ہو تو اسے ہم پر لے آؤ۔

تشریح: اگر اونٹ کی طرح اونچے جانور کا پیر کاٹ دیا جائے اور ریگستان میں اس کے چلنے کی راہ کو بگاڑ دیا جائے تو وہ اونٹ بالکل ناکارہ ہو جائیگا۔ ٹھیک اسی طرح دولت مند انسان جو اہنکار میں چور تھے اُنھوں نے صالح کی تمام قدرتی عقلی اصولوں کو اپنی غیر عقلی باتوں سے ان کار کرنے کی کوشش کی اور ثبوت مانگتے تھے تاکہ اونٹ کی طرح ان کے اصول اوندھے منھ گر جائیں۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۔ (007:078)

تو ان کو بھونچال نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہے۔

تشریح: اور نتیجتاً ایسے لوگوں کی زندگی زلزلہ کی طرح تہس نہس ہو گئی یعنی ان کی زندگی سے امن و سکون ختم ہو گیا اور وہ اپنی سوچ کے دائرے میں سمٹ کر رہ گئے اور خود ان کی سوچ ہی ان کو لے ڈوبی۔

فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ۔ (007:079)

پھر صالح یہ کہتا ہوا ان کی بستیوں سے نکل گیا کہ اے میری قوم، میں نے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی اور تم ایسے ہو کہ خیر خواہوں کو دوست نہیں رکھتے۔

www.urduchannel.in

تشریح: صالح نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں مگر شاید تم خیر خواہی کے لائق ہی نہیں ہو۔

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۔ (007:080)

اور جب ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو اس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا، تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا؟

تشریح: اور جب لوط نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ سارے جنسی گناہوں سے پاک رہو یعنی عصمت ریزی چاہے وہ مرد کی ہو یا عورت کی یا بچے کی اس سے باز رہو۔

اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۔ (007:081)

تم خواہش نفسانی کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو۔ حقیت یہ کہ تم حد سے گزرنے والے ہو۔

تشریح: ان کی قوم کے کچھ لوگ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی اپنی ہوس کا شکار بناتے اور اپنے دائرے سے باہر جاکر جنسی ہوس پوری کرتے تھے۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ۔ (007:082)

تو ان سے اس کا جواب کچھ نہ بن پڑا سو یہ بولے کہ لوط اور ان کے گھر والوں کو گاؤں سے نکال دو کہ یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں ۔

تشریح: لوط کی قوم کے پاس عصمت دری جائز تھی اور اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ غیر قدرتی صحبت کرنے والوں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا گیا۔

فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۔ (007:083)

تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا۔ مگر ان کی بیوی نہ بچی کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے تھی۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے لوط کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی مگر اُن کی گنہگار، بدکار بیوی کو نجات نہیں ملی۔

وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۔ (007:084)

اور ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا۔ سو دیکھ لو کہ گناہ گاروں کا کیسا انجام ہوا۔

تشریح: قدرت نے بارش کی طرح ہدایت ان پر برسائی اور نیک لوگوں کے سیلاب سے گنہگاروں کا نتیجہ کیا ہوا یہ بھی دیکھنے کے لائق تھا اور گنہگاروں کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔

پیغام: سماج میں نیک لوگوں کی تعداد بڑھ گئی اور گنہگار اس سیلاب میں بہہ گئے۔

وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۔ (007:085)

www.urduchannel.in

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا اے قوم! خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک نشانی آچکی ہے۔ تو تم ناپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزیں پوری دیا کرو اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔ اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔

تشریح: پیغمبر شعیب کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح کے لئے مقرر کیا اور انہوں نے بھی لوگوں کو سمجھایا صرف اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے ساتھ ہی چلیں اور شیطانی اصول کو اپنا معبود نہ بنائیں۔ قدرت نے اللہ تعالیٰ کے سچے اصولوں کو انسانی سماج میں دلیلوں کے ساتھ پیش کیا۔ انسان کو چاہئے کہ گناہ نیکی اور ناپ تول پورا کرتے ہوئے انسانوں اور انسانی سماج کا حق ادا کریں۔

سماج میں شانتی قائم کریں اور شانتی کا راستہ ہی انسانوں کے لئے سب سے اعلیٰ اور افضل راستہ ہے۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ (007:086)

اور ہر راستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے اسے تم ڈراتے اور راہ خدا سے روکتے ہو اور اُس میں کجی ڈھونڈتے ہو۔ اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو خدا نے تم کو جماعت کثیر بنا دیا۔ اور دیکھ کہ خرابی کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟

تشریح: نیکی اور ترقی کے راستہ پر رکاوٹ پیدا کر کے نیک اور اچھے کام کرنے والوں کو نہ ڈرائیں۔ انسان اور انسانیت کے لئے کام کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ ہے اور اس میں روکاوٹ پیدا نہ کریں اور نہ ان کے کام میں چھوٹی چھوٹی غلطیاں نکالیں، فساد کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ اس حالت پر غور کریں کہ اس کا نتیجہ کیا ہونے والا ہے۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۔ (007:087)

اور اگر تم میں سے ایک جماعت میری رسالت پر ایمان لے آئی اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی تو صبر کئے رہو یہاں تک کہ خدا ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

تشریح: پیغمبر کے دماغ میں جو سچائی قدرت نے ڈالی ہے اس پر کچھ لوگ یقین رکھتے ہیں اور کچھ لوگ یقین نہیں رکھتے۔ سچائی کا فیصلہ کرنے والی قدرت ہے یعنی اللہ اور ایک خاص وقت کے بعد سچائی لوگوں کے سامنے ضرور ثابت ہو جاتی ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۔ (007:088)

تو ان کی قوم میں جو لوگ سردار اور بڑے آدمی تھے وہ کہنے لگے کہ شعیب! تم کو اور جو لوگ تمہارے ساتھ ایمان لائیں ہیں، ان کو اپنے شہر سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں آجاؤ، انہوں نے کہا ہم تمہارے دین کو پسند نہیں کرتے ہیں تب بھی۔

www.urduchannel.in

تشریح: ہر فرقے میں کچھ لوگ طاقتور ہوتے ہیں جو صرف اپنے فائدے کے لئے سماج کو گمراہ کرتے رہتے ہیں اور ایسے ہی کچھ لوگوں نے پیغمبر شعیب سے کہا تھا کہ وہ اگر ان کی بات نہیں مانیں گے تو ان کو اور ان کے ساتھیوں کو ان کے گروہ سے نکال دیں گے۔ طاقتور لوگوں کی دھمکیوں کا پیغمبر شعیبؑ نے انکار کیا اور سچائی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۔ (007:089)

اگر ہم اس کے بعد کہ خدا ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے، تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تو ہم نے بے شک خدا پر جھوٹ کس طرح باندھا اور ہمارے شایان شان نہیں کہ ہم اس میں لوٹ جائیں، ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو ہم مجبور ہیں۔ ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر احاطہ کے ہوئے ہے۔ ہمارا خدا ہی پر بھروسہ ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

تشریح: ایمان والے یعنی سچائی کو محسوس کرنے والے لوگ اگر جھوٹ یا گناہ پر یقین کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ کی توہین یا اس کی بے عزتی کرنے کے برابر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی یعنی قدرت کے آشیرواد سے ہی لوگوں کو سچائی کا دیدار ہوتا ہے اور جو سچائی کو ایک بار محسوس کر لے اس کے لئے یہ ناممکن ہے کہ سچائی کو چھوڑ کر پھر سے جھوٹ کو ماننے لگیں۔ قدرت کا سچا گیان ساری چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں جس نے انہیں پیدا کیا اور قدرت ہی سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر نے والی ہے۔ اور قدرت ہی سب سے بڑی ہے فیصلہ کرنے والی۔

پیغام: یہ آیت کس کی زبانی ہے، اللہ کی، جبریل کی، فرشتے کی یا رسول کی؟

یہ آیت اللہ کی زبانی نہیں ہو سکتی کیوں کہ اس آیت میں کسی اور کی زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی تعریف خود نہیں کر سکتا۔ سیاسی نظر سے اگر اس آیت کو دیکھا جائے تو یہ الزام ضرور لگایا جا سکتا ہے کہ مذہب بدلنے پر روک لگانے کے لئے اس آیت کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ کوئی بھی مسلمان دوسرا مذہب اختیار نہ کرے۔ جب سارے دین اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی دنیا میں موجود ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلتا تو اس آیت کے ساتھ سیاست یا مذہب کا بدلنا جڑ نہیں سکتا اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مطابق دنیا میں دو طرح کے گروہ ہی ہیں، ایک نیک، پرہیزگار اور امن چاہنے والا گروہ اور دوسرا پاپی، گنہگار، نفرت اور حسد کرنے والا گروہ۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۔ (007:090)

اور ان کی قوم میں سے سردار لوگ جو کافر تھے کہنے لگے بھائیوں، اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو بے شک تم خسارے میں پڑ گئے۔

تشریح: گنہگار نیک لوگوں کو اپنے جھوٹ اور ناپاکی سے متاثر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۔ (007:091)

تو ان کو زلزلے نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور زلزلہ کی طرح گنہگاروں کی زندگی تہس نہس ہو جاتی ہے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۔ (007:092)

یہ لوگ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ایسے برباد ہوئے تھے گویا کبھی آباد ہی نہ تھے، غرض جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے۔

تشریح: جن لوگوں نے پیغمبر شعیب کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی تھی ان لوگوں کے گھروں میں شانتی اور سچائی کی روشنی کبھی نہیں آئی اور جن لوگوں نے اُن کا انکار کیا تھا انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۔ (007:093)

تو شعیب ان میں سے نکل آئے اور کہا کہ بھائیو! میں نے تم کو پروردگار کے پیغام پہنچا دئے تھے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی تو میں کافروں پر عذاب نازل ہونے سے رنج و غم کیوں کروں؟

تشریح: پیغمبر شعیبؑ نے ان لوگوں سے اپنا منھ موڑ لیا۔ ان کے دل میں جھوٹ اور گناہ قبول کرنے والوں کے لئے کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۔ (007:094)

اور ہم نے کسی شہر میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی اور گریہ زاری کریں۔

تشریح: کوئی بھی سچائی بتانے والا جسے لوگ نبی کہتے ہیں ایسا نہیں تھا جس نے اپنی سچائی غریبوں، مجبوروں یا بیماروں تک نہ پہنچائی ہو۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۔ (007:095)

پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ انھیں خوب ترقی ہوتی تو کہنے لگے اس طرح کا رنج اور سرور تو ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتا رہا ہے، تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ اپنے حال میں بے خبر تھے۔

تشریح: وگیان اور سچائی جب لوگوں کے پاس قدرتی طور پر پہنچتی ہے تب وہاں کے لوگوں کو غریبی اور اشانتی سے نجات ملتی ہے اور وہ اچھائی کی طرف جانے لگتے ہیں۔ جب گیان اور سچائی کی ترقی ہونے لگتی ہے اور لوگوں کو سچائی کا دیدار ہوتا ہے تب وہ سوچتے ہیں کہ ہمارے پروج (بزرگ) سچائی سے کتنے دور اور تکلیفوں میں تھے۔ قدرت یعنی اللہ تعالیٰ انہیں دھیرے دھیرے سچائی کی طرف لے آیا جن کا انہیں پتہ بھی نہیں تھا۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ (007:096)

www.urduchannel.in

اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کے خزانے کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کی تو ان کے اعمال کی سزا میں ہم نے ان کو پکڑ لیا۔

تشریح: اگر دنیا کے سارے رہنے والے محبت، انسانیت، علم، پاکیزگی، عدم تشدد، بھائی چارہ، ایمانداری اور شانتی پر ایمان لے آتے تو زمین اور آسمان کے سارے راز ان کے سامنے کھل جاتے مگر انسان قدرت سے زیادہ اپنے آپ پر یقین رکھتے ہیں اور ہمیشہ قدرت بگاڑنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ قدرت کی یعنی اللہ کی گرفت میں ہی رہنا پڑتا ہے۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۔ (007:097)

کیا بستیوں کے رہنے والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو واقع ہو اور وہ بے خبر سو رہے ہوں؟

تشریح: کیا دنیا کے رہنے والے، اللہ یعنی قدرت کے حکموں سے بے خبر ہیں۔ جب قدرت کا عذاب اس بے فکری میں انسانوں کو گھیر لیتا ہے اور وہ کو سنسکار کے اندھیرے میں گھرے رہتے ہیں۔

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۔ (007:098)

یا کیا بستی والے اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آنازل ہو اور وہ کھیل رہے ہوں؟

تشریح: انسان جب موہ مایا میں الجھا ہوا رہتا ہے تب وہ اس کے نتیجہ کے بارے میں کوئی فکر نہیں کرتا یعنی جب زیادہ موہ مایا میں انسان ڈوب جاتا ہے تب قدرتی طور پر اس کے اپنے قریبی اس سے دور ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے آپ سے بھی دور ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چیزوں کے لالچ میں سکون کی دنیا سے دور ہو جاتا ہے اور قدرت کا عذاب دن کی روشنی کی طرح صاف ستھرا بن کر اس کی زندگی میں چھا جاتا ہے۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ (007:099)

کیا یہ لوگ خدا کے تدبیروں کا ڈر نہیں رکھتے؟ سو خدا کے تدبیروں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوں۔

تشریح: نشہ چاہے وہ دولت کا ہو، عورت کا ہو، یا شہرت کا ہو جس میں انسان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کے وہ صحیح غلط کی پہچان نہیں کر سکتا تب وہ اس کے نتیجہ کے بارے میں (قدرت کی پکڑ) بے فکر ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی میں اشانتی (بدسکونی) چھا جاتی ہے۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۔ (007:100)

کیا ان لوگوں کو جو اہل زمین کے مر جانے کے بعد زمین کے مالک ہوتے ہیں یہ امر موجب ہدایت نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب ان پر مصیبت ڈال دیں؟ اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں کہ کچھ سن ہی نہ سکیں۔

تشریح: دنیا میں جن جن لوگوں کو قدرت نے حکومت کرنے کا اختیار دیا (زمین کے وارث) اور باقی لوگوں کو جنہیں یہ حیثیت حاصل نہیں ہوئی ہے اور جو اپنا بھلا برا سمجھ نہیں سکتے ان پر ظلم اٹھانے والے طاقتور لوگوں کے گناہ کو عذاب کے طور پر کبھی نہ کبھی

www.urduchannel.in

ختم ہونا پڑتا ہے کیونکہ دنیا میں کوئی بھی یا کسی قسم کی بری طاقت زیادہ دنوں تک قائم نہیں رہتی اور گنہگار انسانوں کو جب ہلاکت کی سزا سنادی جاتی ہے تو قدرت ان کے کانوں پر مہر لگادیتی ہے اور وہ نیکی کی بات سن نہیں سکتے۔

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ (007:101)

یہ وہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات ہم تم کو سناتے ہیں کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ ایسے نہیں تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں اسے مان لیں۔ اسی طرح خدا کافروں کے دلوں پر مہر لگادیتا ہے۔

تشریح: قدرت کچھ ایسے طاقتور لوگوں کی تاریخ بیان کر رہی ہے جن کو قتل کر دیا گیا تھا۔ مثال کے طور پر ہٹلر اور اس کی قوم، فرعون اور اس کی قوم۔ ایسے لوگوں کے پاس نیکی، محبت اور پرہیزگاری کا پیغام لے کر ان کے نبی ضرور ان کے پاس آئے تھے تب ایسے لوگوں نے شانتی کی باتوں کو جھوٹا ثابت کیا اور اپنی بربادی چن لی۔ قدرت یعنی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ضمیر مردہ کر دیتی ہے۔

پیغام: ثبوت ملنے کو باوجود کچھ لوگ اپنی ضد میں اندھے ہو کر سچائی کو قبول نہیں کرتے اور بعد میں جب سچائی کا فائدہ دوسروں کو ملتا ہے تب ایسے لوگ اسے بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں یا افسوس کرتے ہیں۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۔ (007:102)

اور ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں میں عہد کا نباہ نہیں دیکھا۔ اور ان میں اکثر لوگوں کو دیکھا تو بدکار ہی دیکھا۔

تشریح: انسانیت کا عہد جو ایک انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ جوڑتا ہے وہ ایسے لوگوں کے اندر موجود نہیں ہوتا اور یہ لوگ نا فرمان تھے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ (007:103)

پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ کو نشانیاں دے کر فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کے ساتھ کفر کیا سو دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔

تشریح: جیسے کہ پیغمبر موسیٰ نے نیکی، محبت، پرہیزگاری کا نتیجہ چین و سکون والی زندگی ہے، یہ بات انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں پر ثابت کی تھی مگر اُن کی قوم کے سردار فرعون نے اِس کا انکار کیا اور ایسے جھٹلانے والوں کا انجام برا ہوتا ہے۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (007:104)

اور موسیٰ نے کہا کہ اے فرعون! میں رب العالمین کا پیغمبر ہوں۔

تشریح: پیغمبر موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں، قدرتی سچ ہے۔

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۔ (007:105)

www.urduchannel.in

مجھ پر واجب ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ کہوں سچ ہی کہوں میں تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے کی اجازت دے دی جائے۔

تشریح: اور ان کے لئے سچائی کے علاوہ کوئی بھی بات بتانا نا ممکن تھا، کیونکہ موسیٰ سچے انسان تھے اور قدرت کی سچائی ثبوت کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی دی گئی تھی۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔(007:106)

فرعون نے کہا، اگر تم نشانی لے کر آئے ہو تو اگر سچے ہو تو لے آؤ دیکھاؤ۔

تشریح: پھر بھی فرعون نے ان کی سچائی پر ثبوت مانگا۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۔ (007:107)

موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ اسی وقت صریح اژدھا ہو گیا۔

تشریح: تب موسیٰ نے اپنی سچائی کی لاٹھی فرعون پر پھینکی اور اس سچائی نے فرعون کو سانپ کی طرح لپیٹ لیا۔

پیغام: جس طرح اجگر سانپ اپنے شکار کو لپیٹ کر نگل جاتا ہے ٹھیک اسی طرح موسیٰ کی سچائی نے فرعون کو لپیٹ کر نگل لیا، یہ کسی جادو گر کی جادو گری نہیں ہے اور نہ یہ جادو کے ذریعہ لوگوں کو بس میں کرنے کی ترکیب ہے یہ لاٹھی سچائی کی لاٹھی ہے، جس کے ذریعہ موسیٰ نے لوگوں کو حق بتایا اور نہ یہ کوئی جادو کا کھیل تماشہ تھا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۔ (007:108)

اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اسی وقت دیکھنے والوں کی نظر میں سفید چمک رہا تھا۔

تشریح: جب موسیٰ نے اپنی سچائی لوگوں کو کھل کر بتائی تب تمام لوگوں کا دماغ اس سچائی سے روشن ہو گیا یعنی چمکتا ہوا۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۔(007:109)

تو قوم فرعون میں جو سردار تھے وہ کہنے لگے یہ بڑا ماہر جادو گر ہے۔

تشریح: فرعون کے لوگوں نے موسیٰ پر جادو گر ہونے کا الزام لگایا تھا جو اپنے جادو کے زور پر لوگوں کو اپنے بس میں کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۔(007:110)

اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے، بھلا تمہاری کیا صلاح ہے؟

تشریح: فرعون نے موسیٰ پر یہ بھی الزام لگایا کہ موسیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو اپنی چالاکی سے بہکا کر ان سے ان کا وجود چھین لے۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۔ (007:111)

انہوں نے فرعون سے کہا کہ فی الحال موسیٰ اور اس کے بھائی کے معاملے کو موقوف رکھیے اور شہروں میں نقیب روانہ کر دیجئے۔

www.urduchannel.in

تشریح: لوگوں نے فرعون سے یہ بھی کہا کہ موسیٰ اور ان کے بھائی کو ان کے حال پر چھوڑ دیں، سچائی کا ثبوت طلب کریں اور ان کو پرکھیں۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ۔ (007:112)

کہ تمام ماہر جادو گروں کو آپ کے پاس لے آئیں۔

تشریح: بڑے سے بڑا جادو گر بھی قدرتی سچائی پر قابو حاصل نہیں کر سکتا۔

وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۔ (007:113)

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جادو گر فرعون کے پاس آ پہنچے اور کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں صلہ عطا کیا جائے گا۔

تشریح: اور بہت سارے جادو گر یعنی اپنے آپ کو غیب کا علم جاننے کا دعوی کرنے والے فرعون کے پاس آئے اور موسیٰ سے تبادلہ خیالات (مناظرہ) کا فیصلہ کیا۔

قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۔ (007:114)

فرعون نے کہا ہاں ضرور تم ہمارے مقربین میں داخل کئے جاؤ گے۔

تشریح: فرعون نے انہیں تحفے اور اونچے مکان دینے کا فیصلہ (وعدہ) کیا۔

قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ۔ (007:115)

جادو گروں نے کہا کہ اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم ڈالتے ہیں۔

تشریح: پھر تبادلہ خیالات (مناظرہ) شروع ہوئے اور ہر کسی نے اپنے اپنے خیالات دعوے کے ساتھ پیش کئے۔

قَالَ أَلْقُوا ۖ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ۔ (007:116)

موسیٰ نے کہا تم ہی ڈالو جب انہوں نے جادو کی چیزیں ڈالی تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان پر دہشت طاری کر دیا اور بہت بڑا جادو دکھایا۔

تشریح: جب عالموں نے اپنے اپنے خیالات پیش کئے تو کچھ لوگوں کو اچنبھا ہوا اور وہ ڈر گئے اور بڑی بڑی مثالیں بیان کرنے لگے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۔ (007:117)

اور اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی ڈال دو تو وہ فوراً سانپ بن کر جادو گروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو ایک ایک کر کے نگل جائے گی۔

تشریح: اور اللہ تعالی کے حکم سے موسیٰ نے اپنی دلیلیں پیش کیں اور سچی دلیل کی طاقت سے فرعون کے بلائے ہوئے سارے لوگوں کی دلیلیں جھوٹی ثابت ہو گئیں۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ (007:118)

پھر تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ فرعونی کرتے تھے باطل ہو گیا۔

تشریح: اور سچ ظاہر ہو گیا یعنی جھوٹی دلیلیں باطل ہو گئیں۔

www.urduchannel.in

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۔ (007:119)

اور وہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر رہ گئے۔

تشریح: اور جھوٹ سچائی کے سامنے ہار گیا اور ذلیل ہوا۔

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۔ (007:120)

اور یہ کیفیت دیکھ جادو گر سجدے میں گر پڑے۔

تشریح: اور سچائی محسوس کرنے کے بعد غلط فہمی میں بھٹکے ہوئے لوگ سجدے میں گر گئے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (007:121)

اور کہنے لگے کہ ہم جہان کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔

تشریح: اور قدرت یعنی پر کرتی یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۔ (007:122)

موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔

تشریح: جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ (007:123)

فرعون نے کہا کہ بیشتر اس کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے، بیشک یہ فریب ہے جو تم نے مل کر شہر میں کیا ہے تاکہ اہل شہر کو یہاں سے نکال دو۔ سو عنقریب اس کا نتیجہ معلوم کر لوگے۔

تشریح: لوگ جب فرعون کی اجازت کے بغیر موسیٰ کی بات ماننے لگے تب فرعون نے اسے سازش کہا اور یہ بھی کہا کہ اس سازش کے تحت ضرور موسیٰ شہر کے لوگوں کو گھر سے بے گھر کر دیں گے۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ (007:124)

میں پہلے تو تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا دوں گا پھر تم سب کو سولی پڑھا دوں گا۔

تشریح: پھر فرعون نے یہ بات کہہ کر بھی لوگوں کو ڈرایا جو جو لوگ موسیٰ کی بات مانیں گے ان کے ایک طرف کے پیر اور دوسری طرف کا ہاتھ کاٹ کر انہیں سولی پر چڑھا یا جائے گا ۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۔ (007:125)

تو وہ بولے ہم تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

تشریح: سچائی پر ایمان لانے والے لوگ ڈریں نہیں اور اپنی سچائی کے ذریعہ پاک پروردگار کی مہربانی حاصل کرنے کی بات کریں۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۔ (007:126)

www.urduchannel.in

اور تو ہم کو صرف اس بات کا سزہ دینا چاہتا ہے کہ جب ہمارے پر وردگار کی نشانیاں ہمارے پاس آگئیں تو ہم ان پر ایمان لائے ؟ اے پر وردگار ہم پر صبر واستقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں اسلام پر ہی وفات دینا۔

تشریح: ان لوگوں نے فرعون سے یہ بھی پوچھا کہ ان کا قصور کیا ہے ؟ وہ لوگ سوائے سچائی پر یقین لانے کے اور ان لوگوں نے ایشور سے دعا کی کہ گیان (علم) حاصل کریں اور سچائی پر قائم رہیں ۔

پیغام: موسیٰ کے وقت بھی "مسلمان" لفظ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ "مسلمان" لفظ صرف ایک انسانی کردار ہے کسی گروہ یا طبقہ کا نام نہیں اور یہ لفظ ہر پیغمبر ہر نبی اور ان کے ساتھ رہنے والے نیک لوگوں پر بھی استعمال ہوا۔ (قرآن شریف میں)

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۔ (007:127)

اور قوم فرعون میں جو سردار تھے کہنے لگے کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیجئے گا کہ ملک میں خرابی کریں اور آپ سے اور آپ کے معبودوں سے کنارہ کش ہو جائیں ؟ وہ بولے کہ ہم ان کے لڑکوں کو تو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے اور بے شبہ ہم ان پر غالب ہیں۔

تشریح: فرعون کے خاص قریبی رشتہ داروں نے فرعون کو مشورہ دیا کہ وہ موسیٰ اور ان کے ماننے والوں (اور ان کو جو فرعون کو نہیں مانتے) کو چھوڑ دیں، فرعون نے جواب دیا کہ وہ موسیٰ سے زیادہ طاقتور ہے اور وہ موسیٰ کے ماننے والوں اور ان کے بچوں کو قتل کر دے گا صرف عورتوں کو چھوڑ کر۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ (007:128)

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو، زمین تو خدا کی ہے۔ (اور) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بناتا ہے۔ اور آخری کامیابی اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہی ہے۔

تشریح: موسیٰ نے اپنے ماننے والوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں جو اپنے بندوں میں سے ہی جسے چاہے اپنا حاکم بنا دے جو قدرتی عذاب سے ڈرتے ہیں اور سچائی پر ایمان لاتے ہیں، انسانی سماج کو پاک وصاف رکھتے ہیں صرف شانتی قائم رکھنے کے لئے۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۔ (007:129)

وہ بولے کہ تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم کو اذیتیں پہنچتی رہی ہیں اور تمہارے آنے کے بعد بھی۔ موسیٰ نے کہا کہ قریب ہے کہ تمہارا پر وردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کی جگہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

www.urduchannel.in

تشریح: موسیٰ کے گروہ کے لوگوں نے اپنی تکلیفوں سے نجات پانے کے لئے ان (موسیٰ) سے کہا کہ ان کے آنے سے پہلے جو ان کا حال تھا وہی حال اب بھی ہے۔ موسیٰ نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ جلد ہی اللہ ان کے دشمنوں کو ختم کر کے انہیں اسی سرزمین کا سردار بنائے گا اور اللہ ان کے کام بھی دیکھے گا۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۔ (007:130)

اور ہم نے فرعونیوں کو قحط اور میووں کے نقصان میں پکڑا تا کہ نصیحت حاصل کریں۔

تشریح: قدرت نے فرعون کے گروہ کو اپنی گرفت میں لیا اور سزا دی اور انہیں بھک مری میں ڈوبا دیا۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (007:131)

تو جب ان کو آسائش حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم اس کے مستحق ہیں اور اگر سختی پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے رفیقوں کی بدشگونی بتاتے۔ دیکھو ان کی بدشگونی خدا کے ہاں ہے لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔

تشریح: خوشحالی میں فرعون کے گروہ کے لوگ کہتے تھے کہ خوشحالی صرف انہیں کے لئے ہے اور جب کوئی تکلیف پہنچتی تو کہتے ہیں یہ بدحالی موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔ خوشحالی اور بدحالی کا گیان/علم صرف اللہ کے پاس ہے اور انسان اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ (007:132)

اور کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس (خواہ) کتنی ہی نشانی لاؤ تا کہ اس سے ہم پر جادو کرو مگر ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

تشریح: کوئی بھی اچنبھا یا سچائی یا کوئی بھی ثبوت (جادو) فرعون کے گروہ کے لوگوں کو یقین نہیں دلا سکا۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۔ (007:133)

تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کتنی کھلی ہوئی نشانیاں بھیجیں مگر تکبر ہی کرتے رہے۔ اور وہ لوگ تھے ہی گنہگار۔

تشریح: قدرتی طور پر فرعون کے گروہ پر طوفان آیا، سیلاب کے بعد کیڑے مکوڑوں سے زمین بھر گئی اور لوگ طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہونے لگے۔ سیلاب کا پانی جمنے سے زہریلے مینڈکوں کی پیدائش بڑھ گئی اور گندا پانی پینے کی وجہ سے لوگ خون کی بیماری کا شکار ہوئے اور یہ ساری انسانی تکلیفیں جو فرعون کے گروہ کے لوگوں کو ملی تھیں وہ صاف اور سیدھے طور پر ایک سبق تھا پھر بھی فرعون کے گروہ کے لوگ گھمنڈ سے چور اپنی عیاشی اور ظلم کی حد پار کر کے گنہگار گروہ بن گئے تھے۔

پیغام: قدرت کا غلط استعمال انسان کو بربادی کی طرف ڈھکیل دیتا ہے۔ آلودگی چاہے وہ انسانی سماج میں ہو یا قدرت میں ہر طرح برباد کرتی ہے۔ انسان کی عیاشی والی زندگی جو آلودگی کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی اور یہی خاص وجہ ہے انسانوں کی تکلیفوں کی۔

www.urduchannel.in

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ‌ۚ لَٮِٕنۡ كَشَفۡتَ عَنَّا الرِّجۡزَ لَنُؤۡمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرۡسِلَنَّ مَعَكَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ (007:134)

اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے موسیٰ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو جیسا کہ اس نے تم سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تم ہم سے عذاب ٹال دو گے تو ہم تم پر ایمان بھی لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے (کی اجازت) دیں گے۔

تشریح: تکلیفوں کے وقت فرعون کے گروہ کے لوگ موسیٰ کا سہارا ڈھونڈتے تھے اور کہتے تھے کہ تکلیفوں سے نجات پانے کے بعد وہ موسیٰ کی سچائی پر ایمان لائیں گے اور اسرائیل کا گروہ جسے ان لوگوں نے غلام بنا کر رکھا تھا انہیں بھی آزاد کر دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الرِّجۡزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمۡ بٰلِغُوۡهُ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ‏۔ (007:135)

پھر جب ہم ایک مدت کے لئے جس حد تک ان کو پہنچنا تھا ان سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے۔

تشریح: پھر جب موسیٰ نے اپنے وویک (ضمیر) اور گیان کے ذریعہ جو انہیں اللہ تعالیٰ سے ملا تھا ان کی تکلیفوں کا حال بتا دیا تھا وہ ٹھیک ہونے کے بعد اپنی قسمیں توڑنے لگے۔

فَانْتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ فِى الۡيَمِّ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ‏۔ (007:136)

تو ہم نے ان سے بدلہ لے کر ہی چھوڑا کہ ان کو دریا میں ڈبو دیا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے بے پروائی کرتے تھے۔

تشریح: قدرت نے اس بے ایمانی کے سبب فرعون کے گروہ کو زبردست سیلاب میں ڈوبا دیا کیوں کہ قدرت کے ہر اصولوں کو فرعون کے گروہ کے لوگ توڑتے رہے اور وہ کبھی بھی اپنا دھیان سچائی کی طرف نہیں لاتے تھے۔

وَاَوۡرَثۡنَا الۡقَوۡمَ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا يُسۡتَضۡعَفُوۡنَ مَشَارِقَ الۡاَرۡضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا‌ ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ بِمَا صَبَرُوۡا‌ ؕ وَدَمَّرۡنَا مَا كَانَ يَصۡنَعُ فِرۡعَوۡنُ وَقَوۡمُهٗ وَمَا كَانُوۡا يَعۡرِشُوۡنَ‏۔ (007:137)

اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے ان کو زمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل کے بارے میں ان کے صبر کی وجہ سے تمہارے پروردگار کا وعدہ نیک پورا ہوا اور قوم فرعون جو بناتے اور جو ٹٹیوں پر چڑھاتے تھے سب کو ہم نے تباہ کر دیا۔

تشریح: اور جن غریب اور لاچار لوگوں کو فرعونیوں نے پورب اور پچھم کی طرف جو اونچی زمین تھی اس میں ڈھکیل دیا تھا وہ اس زمین کے مالک یا مختار بن گئے جس میں برکتیں تھیں اور قدرت نے سچائی، ایمانداری اور صبر کرنے والے بنی اسرائیل کو ظلم سے آزاد کیا اور فرعون کے گروہ کو برباد کر دیا۔ جو لوگ بڑے بڑے احرام (pyramid) بناتے تھے اور ساتھ ساتھ بڑے بڑے کارخانے بھی بناتے تھے۔

وَجٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتَوۡا عَلٰى قَوۡمٍ يَّعۡكُفُوۡنَ عَلٰٓى اَصۡنَامٍ لَّهُمۡ‌ۚ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى اجۡعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمۡ اٰلِهَةٌ‌ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ‏۔ (007:138)

www.urduchannel.in

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار اتو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں کو پوجنے کے لئے بیٹھے رہتے تھے، کہنے لگے کہ اے موسیٰ! جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی ویسا ہی ایک معبود بنا دو، موسیٰ نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔

تشریح: قدرت نے بنی اسرائیل کو گہری تکلیفوں کے دریا سے پار کرادیا اور انہیں ایک ایسے گروہ کے پاس پہنچادیا جو لوگ مورتی پوجا کرتے تھے۔ موسیٰ نے اپنے گروہ کے لوگوں کو سچائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کے اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جو قدرت کو شکل دیتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔

پیغام: گیتا میں بھگوان شری کرشانے کہا تھا "نا سمجھ لوگ مورتی پوجا کرتے ہیں" اور موسیٰ کے جنم کی کہانی اور کرشنا کے جنم کی کہانی تقریباً یکساں ہے اور تاریخ ثبوت کے مطابق اور میری (سدھارت چڑجی) تحقیقات کے مطابق عیسیٰ کی پیدائش سے تقریباً 2000 سال پہلے کرشنا موجود تھے اور بنی اسرائیل کے گروہ کو دریا کے کنارے لا اتارنا کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ کرشنا اور موسیٰ ایک ہی انسان تھے جنہوں نے آدھی زندگی دریائے نیل کے کنارے اور آدھی زندگی دریائے سندھ کے کنارے گزاری۔

اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (007:139)

یہ لوگ جس میں ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں سب بیہودہ ہیں۔

تشریح: کو سنسکار (ضعیف الاعتقادی) میں ڈوبے ہوئے لوگ ایسے کام کرتے ہیں جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور انسان کا دماغ اسے جلد ہی اپنے سماج سے نکال باہر کر دیتا ہے۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ (007:140)

کہا کہ بھلا میں خدا کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالاں کہ اس نے تم کو تمام اہل عالم پر فضیلت بخشی ہے؟

تشریح: کیا انسان کے لئے قدرت یعنی اللہ کے سوا کسی اور سچائی پر یقین کرنا صحیح ہے جہاں پر قدرت نے انسانوں کو تمام مخلوق پر فضیلت بخشی۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۔ (007:141)

اور جب ہم نے تم کو فرعونیوں سے نجات بخشی وہ لوگ بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے سخت آزمائش تھی۔

تشریح: انسانی سماج میں ایک ایسا وقت بھی گزرا جب شیطانی لوگ ایسے تھے کہ نیک لوگوں کو اور ان کی اولاد کو قتل کرتے تھے مگر عورتوں کو چھوڑ دیتے تھے اپنی جنسی بھوک پوری کرنے کے لئے۔ مگر قدرت نے انسانی سماج کو اس طرح کے گناہوں سے بھی آزاد کیا اور نیک لوگوں نے ظلم سہہ کر بھی اپنے صبر کا امتحان دیا۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ (007:142)

www.urduchannel.in

اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کی میعاد مقرر کی۔ اور دس (راتیں) اور ملا کر اسے پورا کر دیا تو اس کے پروردگار کی چالیس رات کی میعاد پوری ہو گئی۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہو، اصلاح کراتے رہنا اور شریروں کے راستہ پر نہ چلنا۔

تشریح: تیس راتوں کی عبادت کے بعد پھر دس راتوں تک موسیٰ کو انسانی سماج کے چکر ویو (بھول بھلیاں) کی سچائی کا گیان حاصل ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو اس سچے گیان کو سمجھاتے ہوئے یہ کہا تھا کہ میرے بعد تمام لوگوں کو یہ گیان پہنچانے کی ذمہ داری تم پر ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (007:143)

اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر آ گئے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے اپنا جلوہ دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں۔ فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ جب ان کا پروردگار پہاڑ پر اپنی تجلی ڈال تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانے والے ہیں ان میں سب سے اول ہوں۔

تشریح: قدرت کے ذریعہ مقرر شدہ خاص وقت اور قدرت کے درمیان جو فاصلہ تھا اس کا دیدار ہوا اور گیان کی جیوتی حاصل ہوئی اور علم کو حاصل کرنے کے بعد کچھ پل کے لئے موسیٰ حیرت میں رہ گئے اور اس سچے نور کے دیدار میں مدہوش ہو گئے اور ان کا سچائی پر ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۔ (007:144)

فرمایا موسیٰ! میں نے تم کو اپنے پیغام اور اپنے کلام سے لوگوں میں ممتاز کیا ہے تو جو میں نے تم کو عطا کیا ہے اسے پکڑ رکھو اور (میرا) شکر بجالاؤ۔

تشریح: قدرت کی طرف سے موسیٰ کو یہ حکم ملا کہ سچے گیان کی روشنی کو لوگوں میں بانٹیں اور خود گیان حاصل ہونے کا شکر ادا کریں۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ (007:145)

اور ہم نے تختیوں میں ان کے لئے ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی پھر اسے زور سے پکڑے رہو اور اپنی قوم سے بھی کہہ دو کہ ان باتوں کو جو اس میں بہت بہتر ہیں پکڑے رہیں۔ میں عنقریب تم کو نافرمان لوگوں کا گھر دکھاؤں گا۔

www.urduchannel.in

تشریح: قدرت نے اپنی سچائی کا نشان دنیا کے ہر کونے میں رکھا ہے اور اس سچائی کو گہرائی سے لوگوں تک پہنچانا اور اچھا کام کرنا یہی قدرت کا حکم ہے اور جو اس سچائی سے ان کار کرتے ہیں یا اس پر جھوٹ باندھتے ہیں اس کی سزا قدرت میں ہی موجود ہے۔

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِيَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِي الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَيِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ۔ (007:146)

جو لوگ زمین میں ناحق غرور کرتے ہیں ان کو اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا۔ اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں۔ اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو راستہ نہ بنائیں اگر گمراہی کی راہ دیکھیں تو اسے راستہ بنالیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے غفلت کرتے رہے۔

تشریح: اور قدرت اپنے آشیرواد سے ایسے لوگوں کو الگ رکھتی ہے جو دنیا میں گھمنڈ کرتے ہیں جس کا انہیں کوئی حق نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ بھی لیں تب بھی ایمان نہ لائیں گے اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا طریقہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں اور یہ اس لئے کہ انہوں نے قدرت کو جھٹلایا اور اس سے غافل رہے۔

پیغام: اپنی ضد اور غرور سے سچائی کو قبول نہ کرنا کفریت ہے اور اللہ کی توہین اور بے عزتی بھی۔

وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۔ (007:147)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ یہ جیسے عمل کرتے ہیں ویسا ہی ان کو بدلہ ملے گا۔

تشریح: اور جو انسان اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے انسانی قانون اور انسانیت کے اصولوں کو اور اس کے ساتھ ساتھ ہر چیز فانی ہے یعنی ایک نہ ایک دن ختم ہونی والی ہے اس کو جھٹلاتے ہیں۔ انسان کو خود سمجھ لینا چاہئے کہ ایسی سوچ پوری طرح بے کار ہے اور ایسے لوگوں کو ان کے کاموں کی سزا ضرور ملتی ہے۔

پیغام: ایسی سوچ انسان کو لالچی اور اونچی خواہشات والا بنا دیتی ہے۔

وَاتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰى مِنۡۢ بَعۡدِهٖ مِنۡ حُلِيِّهِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمۡ وَلَا يَهۡدِيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡهُ وَكَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ۔ (007:148)

اور قوم موسیٰ نے موسیٰ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنالیا وہ ایک جسم تھا جس میں سے بیل کی آوازیں نکلتی تھی۔ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ نہ ان سے بات کر سکتا ہے اور نہ ان کو راستہ دکھا سکتا ہے؟ اس کو انہوں نے (معبود) بنالیا اور (اپنے حق میں) ظلم کیا۔

تشریح: موسیٰ نے جو سچائی اپنی امت کے لوگوں کو بتائی ان کے دھرم پرچار (مذہبی تبلیغ) پر جانے کے بعد ان کے امتی بے بنیاد اور کوسنسکار والی باتوں پر عمل کرنے لگے۔ وہ لوگ اپنے عمل میں اتنے اندھے ہوگئے اور یہ بھول گئے تھے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس

www.urduchannel.in

کا کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ انسانی سماج میں ایسے کام جس کا کوئی اچھا نتیجہ نہ ہو اور نہ سماج کا کوئی فائدہ ہو، وہ سوائے نقصان کے کبھی بھی اچھا کام نہیں ہو سکتا۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ وَرَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَٮِٕنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۔ (007:149)

اور جب وہ نادم ہوئے اور دیکھا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کرے گا اور ہم کو معاف نہیں فرمائے گا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔

تشریح: جب لوگ یہ سمجھ جائیں گے اور سچائی ان کے سامنے آجائے گی تب وہ اپنے کئے پر شرمندہ ہوں گے اور محسوس کریں گے کہ وہ گمراہی پر تھے اور اپنے کئے پر پچھتاتے ہوئے معافی کی امید رکھیں گے، مگر افسوس جو نقصان ان کی بدولت ہوا تھا وقت کے علاوہ کسی کے پاس اتنی طاقت نہیں کے اس کی بھرپائی کر سکے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ ۚ وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاۡسِ اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ اسۡتَضۡعَفُوۡنِىۡ وَكَادُوۡا يَقۡتُلُوۡنَنِىۡ ۖ فَلَا تُشۡمِتۡ بِىَ الۡاَعۡدَآءَ وَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۔ (007:150)

اور جب موسیٰ اپنی قوم میں نہایت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس آئے تو کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد بہت ہی بری جانشینی کی۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کا حکم جلد چاہا ؟ اور شدت غضب سے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر کے بالوں کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ بھائی جان ! لوگ تو مجھے کمزور سمجھتے تھے اور قریب تھا کہ قتل کر دیں۔ تو ایسا کام نہ کیجئے کہ دشمن مجھ پر ہنسیں اور مجھے ظالم لوگوں میں مت ملایئے۔

تشریح: جب موسیٰ اپنے گروہ کے لوگوں کے پاس دوبارہ واپس آئے اور کو سنسکار والی حرکتیں دیکھ کر انہیں غصہ آیا اور تکلیف ہوئی۔ انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ یہ بہت ہی گھناونی حرکت ہے جو انہوں نے کی ہے اور اپنے بھائی ہارون جس پر اپنی امت کی ذمہ داری چھوڑ کر گئے تھے اسے خوب دھتکارا مگر ہارون کی مجبوری یہ تھی کے لوگوں نے ان کی باتوں کو نہیں سنا۔

قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِاَخِىۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِىۡ رَحۡمَتِكَ ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۔ (007:151)

انہوں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر۔ تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

تشریح: موسیٰ نے اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے معافی مانگی۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَيَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُفۡتَرِيۡنَ ۔ (007:152)

جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا ان پر پروردگار کا غضب واقع ہو گا اور دنیا کی زندگی میں ذلت اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: کوسنسکار اور سماج کو نقصان دینے والی باتوں پر جس نے یقین کیا اس پر قدرت کا عذاب اور بے عزتی یقیناً لکھی ہوئی ہے اور جھوٹوں پر سزا۔

پیغام: کوسنسکار اور بے وقوفی کی نشاندہی کرتے ہیں زیورات (دھوکے سے کمائی ہوئی دولت) اور گائے۔ دنیا میں جو لوگ اس کا شکار ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب صاف دکھائی دیتا ہے۔ مور کھتا یعنی بیوقوفی اور کوسنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگ دنیا کی ترقی کی خوشی سے نابلد ہیں اور آپس میں لڑ کر اور بے وقوف میں اندھے ہو کر اپنا ہی نقصان اٹھاتے رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (007:153)

اور جنہوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اس کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور جو لوگ اپنی زندگی کا کچھ حصہ گناہ کے کام کرنے میں بتاتے ہیں وہ اگر توبہ کرلیں اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کریں اور سچائی پر ایمان لائیں تو انہیں ضرور ذہنی سکون حاصل ہوگا یعنی قدرت ضرور انہیں معاف کردے گی۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ۔ (007:154)

اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو تختیاں اٹھالیں اور جو کچھ ان میں لکھا تھا، وہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ہدایت اور رحمت تھی۔

تشریح: جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تب وہ سچائی کے پرچار (پھیلانا) میں جٹ گئے جسے لوگوں نے بھلا دیا تھا۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۔ (007:155)

اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کئے، جب ان کو زلزلے نے پکڑا تو کہا کہ اے پروردگار! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا۔ کیا تو اس فعل کی سزا میں جو ہم میں سے بے عقل لوگوں نے کیا ہے ہمیں ہلاک کردے گا؟ یہ تو تیری آزمائش ہے۔ اس سے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت بخشے۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

تشریح: ہر سماج میں کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں سمجھتے اور یہ ناممکن ہے کہ چند بے وقوفوں کے لئے سارے سماج کو گنہگار ٹھہرایا جائے۔ یہ تو ایک سماجک امتحان ہے جو کسی کو بے وقوفی میں ڈھکیل دیتا ہے اور کسی کو ایمان پر قائم رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ۔ (007:156)

www.urduchannel.in

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ ہم تیری طرف رجوع ہو چکے۔ فرمایا کہ جو میرا عذاب ہے اسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

تشریح: نیک لوگوں کو نیکی کے بدلے شانتی حاصل ہوتی ہے اور زندگی کے آخری وقت میں بھی شانتی کی موت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کی طرف جو کامیابی سے اپنی زندگی کو رجوع کرتے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم اور خوشحالی ملتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے خوشی دے اور جسے چاہے تکلیف۔ نیک انسان کے لئے رحمت ہے جو اللہ کے اصولوں کو پوری طرح اپناتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

(حکومت والوں کی طرف سے جو ٹیکس مقرر کیا گیا ہے)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (007:157)

جو لوگ پیروی کریں گے اس رسول کی جو نبی امی ہیں۔ جن کو وہ اپنے یہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان پر تھے اتارتے ہیں۔ تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی وہی مراد پانے والے ہیں۔

تشریح: "گیان" خود ایک نبی ہے اور جو لوگ گیان کی تابعداری کرتے ہیں چاہے وہ کسی کے پاس سے ہی کیوں نہ آئے جیسے کہ کوئی "امی" (نہ جاننے والا) انسان گیان کی باتیں کرے اور اچھے کاموں کے لئے لوگوں کو اکسائے اور برے کاموں سے روکے اور انسانوں کے لئے جو فائدے مند نہیں ہے اسے حرام قرار دے اور جو فائدے مند ہے اسے استعمال کرنے کا مشورہ دے۔ غیر عقلی اور کو سنسکار والی باتوں سے روکے جو انسانی سماج کے لئے بوجھ اور زنجیر کی طرح ہے اور جو لوگ نیکی اور سچے گیان کو پھیلانے میں مدد کریں۔ گیان ایک نور ہے اسے سمجھیں اور اپنے اوپر نافذ کریں تو وہی انسان ایک کامیاب انسان ہے اور اس بات کو توریت اور انجیل میں بھی کہا گیا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۔ (007:158)

www.urduchannel.in

کہہ دو کہ لوگوں ! میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ایمان لاؤ خدا پر اور اس کے رسول نبی اُمی پر جو ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے کلمات پر اور ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔

تشریح: انسان سمجھ لیں کہ سچا گیان جو انسانی سماج میں سے ہی کسی خاص انسان کے دماغ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی ہی زبان سے ادا ہو کر لوگوں تک پہنچا اور ایسا سچا گیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتا ہے اور یہ سچائی رسولوں کی زبان سے ہی بیان ہوتی ہے اور اس بیان کا مالک زمین و آسمان کا بھی مالک ہے۔یقیناً انسان کو ایمان لانا چاہئے اس نور پر اور اس طاقت پر جس نے انسان کے دماغ کو سچے گیان سے روشن کیا ہے۔

پیغام: انسان کی نظر میں جس نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے وہی گیانی ہے، مگر انسان کی جان کاری کے باہر بھی بہت سارے ایسے راز ہیں جنہیں ابھی بھی انسان کا دماغ ایجاد (اویشکار) نہیں کر سکا یا نہیں کر پایا۔جو راز انسان کے دماغ سے اب تک نہیں نکلا اس راز کے لئے انسان "امی" ہے (نہ جاننے والا) اس لحاظ سے مذہبی عالم رسولوں کے دماغ سے نکلنے سے پہلے رسول اس علم کے لئے "امی" تھے۔

وَمِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤى اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَـقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ‏ ۔ (007:159)

قوم موسیٰ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

تشریح: اور موسیٰ کی قوم میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو سچا عالم رکھتے تھے۔

وَقَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَىۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا‌ ؕ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى اِذِ اسۡتَسۡقٰٮهُ قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ۚ فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ‌ ؕ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى‌ ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ‌ ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۔ (007:160)

اور ہم نے ان کو الگ الگ کر کے بارہ قبیلے بڑی بڑی جماعتیں بنا دیا۔اور جب موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار دو۔ تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔اور ہم نے ان پر بادل کو سائبان بنائے رکھا اور ان پر من وسلوی اتارتے رہے۔جو پاکیزہ چیزیں ہم تمہیں دیتے ہیں انہیں کھاؤ اور ان لوگوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ (جو) نقصان (کیا) اپنا ہی کیا۔

تشریح: جسمانی ساخت کے مطابق انسان کو بارہ قسم کی جسمانی ساخت اور شکل قدرت کی طرف سے ملی اور موسیٰ نے قدرت کے اصولوں کو سمجھتے ہوئے انسانوں کو یعنی اپنے قریب کے لوگوں کو ان کی خواہش پر یہ ہدایت (پانی) دی کہ انسانوں کے درمیان ہر قسم کی ساخت اور شکل کے انسان موجود ہیں اور ہر کوئی اپنے اپنے طریقہ سے اپنی زندگی جیتے ہیں اور کسی کے اوپر جو نیک ہیں وہ قدرت کی شانتی کی چھاؤں لیتے رہتے ہیں اور یہ انہیں اپنی نیکی کے سبب ملتا ہے یعنی چین و سکون (من و سلوی) اور جو لوگ قدرتی اصولوں کو نہیں مانتے وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

وَاِذۡ قِيۡلَ لَهُمُ اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ وَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ وَقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَـكُمۡ خَطِيۡٓـٰٔتِكُمۡ‌ؕ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ‏ ۔ (007:161)

اور جب ان سے کہا گیا کہ اس شہر میں سکونت اختیار کر لو اور اس میں جہاں سے جی چاہے کھانا اور کہو کہ بخش دے اور دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا۔ ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

تشریح: قدرت (اللہ) کی طرف سے انسان کو حکم ہے کہ وہ اپنی پیدائش کی جگہ کا وفادار رہے یعنی جہاں وہ پیدا ہوا ہے اس جگہ کی تہذیب، خوراک، اور اس سماج کا احترام کرے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ گیان حاصل کرے اور جھک کر لوگوں سے ملے یعنی غرور نہ کرے۔ انسانوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو گناہ کی شکل نہ دیں۔ اللہ تعالی غلطیوں کو معاف کرتا ہے گناہوں کو نہیں۔ اور اس طرح انسان کو حکم ہے کہ وہ امن کے شہر میں داخل ہو جائیں اس میں رہیں اور جتنا انہیں ملے اس پر خوش رہیں۔

فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ۔ (007:162)

مگر جو ان میں ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس لئے کہ ظلم کرتے تھے۔

تشریح: ظلم کرنے والے ہر وقت ظلم کی بنیاد پر نیک اور پرہیز گار لوگوں کو بدلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اپنے جھوٹے اصولوں کے ذریعہ جو قدرتی اصولوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ ایسے جھوٹے لوگوں پر قدرتی عذاب جو آسمان کی طرح وسیع ہوتا ہے۔ سچائی کو بگاڑنے کی کوشش انسانی سماج کو فساد کی طرف ڈھکیل دیتی ہے اور ظالم یہ کام بخوبی کرتے ہیں۔

وَسۡـئَلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ‌ۘ اِذۡ يَعۡدُوۡنَ فِى السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ حِيۡتَانُهُمۡ يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعًا وَّيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ‌ ۙ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ‌ ۛۚ كَذٰلِكَ‌ ۛۚ نَبۡلُوۡهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ‏ ۔ (007:163)

اور ان سے اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لب دریا واقع تھا۔ جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے اس وقت کہ ان ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتہ نہ ہوتا تو نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے لگے۔

تشریح: سمندر کے کنارے رہنے والے لوگ مچھلی پکڑنے میں یا خوراک کے طور پر مچھلی کے استعمال میں حد سے نہ بڑھیں۔ ہفتہ کے آخری دن یعنی سنیچر کو مچھلی پکڑنے کا حساب کتاب رکھیں اور دھیان رکھیں کہ مچھلی پر کوئی زیادتی نہ ہو۔

پیغام: کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف ایک مکمل کتاب ہے اس آیت کے ترجمہ کے مطابق آج کے دور میں بھی مکمل ہے۔ کسی کہانی کی بنیاد پر قرآن شریف نہیں ٹکا ہوا ہے قرآن شریف کی آیتوں کا ایک خاص اور ذاتی مقام ہے جو میں (سدھارتھ چڑجی) بیان کر رہا ہوں اور یہی اس کا اصلی پیغام ہے۔

وَاِذۡ قَالَتۡ اُمَّةٌ مِّنۡهُمۡ لِمَ تَعِظُوۡنَ قَوۡمَا ۙ اللّٰهُ مُهۡلِكُهُمۡ اَوۡ مُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا‌ ؕ قَالُوۡا مَعۡذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۔ (007:164)

www.urduchannel.in

اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو خدا ہلاک کرنے والا یا سخت عذاب دینے والا ہے ؟ تو انہوں نے کہا اس لیے کہ تمہارے پروردگار کے سامنے معذرت کر سکیں اور عجب نہیں کہ وہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

تشریح: انسانوں کے درمیان سچائی بتانے والے جب کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو سچائی بتانے کی کوشش کرتے ہیں تب سماج کے ہی کچھ لوگ ڈر کے مارے انہیں روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیوں کہ کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے جاہلوں کو عقل نہیں ہوتی سچائی سمجھنے کی اور سچائی بیان کرنے والے کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَىِٕيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۔ (007:165)

انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے ان کو برے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے۔

تشریح: سچائی کا انکار کرنے والا کسی بھی ہدایت کو نہیں مانتا اور جتنا بھی انہیں سمجھایا جائے وہ اپنے اندھی عقیدت سے پیچھے نہیں ہٹتے اور ہر برا کام جو تہذیب کے دائرے کو پار کرتا ہو ایسے لوگ ان کاموں میں الجھے رہتے ہیں اور قدرت کا عذاب انہیں گھیر لیتا ہے اور ان کی زندگی میں اشانتی چھا جاتی ہے۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۔ (007:166)

غرض جن اعمال (بد) سے ان کو منع کیا گیا تھا جب وہ ان میں بڑھنے لگے تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ۔

تشریح: ایسے لوگ وہ کام کرتے ہیں جس سے انہیں اور سماج کو نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے کاموں سے جب انہیں روکا جائے تب یہ لوگ بندر کی طرح ڈھیٹ حرکتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

پیغام: رامائن میں ایسے لوگوں کا ذکر پایا جاتا ہے جو بندروں کی طرح حرکتیں کیا کرتے تھے۔ اور ان کی شکل اور صورت بھی بندروں کی طرح ہی تھی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (007:167)

اور جب تمہارے پروردگار نے آگاہ کر دیا تھا کہ وہ ان پر قیامت تک ایسے شخص کو مسلط رکھے گا جو ان کو بری بری تکلیفیں دیتا رہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب کرنے والا ہے۔ اور وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

تشریح: گنہگار اور ظلم کرنے والے یاد رکھیں کہ انسانی سماج اور قدرت میں ان کا کام کبھی بھی عزت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا اور بے عزتی کی زندگی جینے والوں کے لئے بڑا ہی زبردست عذاب ہے اور قدرتی طور پر ان کی شانتی اور سکھ چھین لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

www.urduchannel.in

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۔ (007:168)

اور ہم نے ان کو جماعت جماعت کر کے ملک میں منتشر کر دیا۔ بعض ان میں سے نیکو کار ہیں اور بعض اور طرح کے اور ہم آسائشوں اور تکلیفوں سے ان کی آزمائش کرتے رہے تاکہ رجوع کریں۔

تشریح: دنیا میں انسانوں کے درمیان دو ہی طرح کا سماج موجود ہے۔ کچھ انسان اچھائی اور خوشحالی میں رہتے ہیں اور کچھ انسانوں کا حال بہت برا ہے اور ان دونوں حال کے لوگوں کو قدرتی آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے تاکہ وہ حق کو سمجھیں اور سچائی کا راستہ قبول کریں۔

پیغام: انسانی سماج میں ایسے لوگ موجود ہیں جو جہالت، بیماری، ضعیف الاعتقادی اور نفرت کا شکار ہیں اور اپنی حالت سے واقف نہ ہو کر دوسروں پر الزام لگاتے رہتے ہیں۔ فساد اور نفرت کی آگ سے انسانی سماج کو گندہ کرتے ہیں اور ہمیشہ اپنے آپ کو اچھا اور دوسروں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ قدرت کے ذریعہ جو حال اللہ تعالیٰ لوگوں کو بیان کرتے ہیں اس حال سے ایسے لوگ اتفاق نہیں کرتے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۚ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۗ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (007:169)

پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے۔ یہ اس دنیائے ادنی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بخش دیے جائیں گے۔ اور اگر ان کے سامنے بھی ویسا ہی مال آجاتا ہے تو وہ بھی اسے لے لیتے ہیں۔ کیا ان سے کتاب کی نسبت عہد نہیں لیا گیا کہ خدا پر سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہیں گے؟ اور جو کچھ اس میں ہے اس کو انہوں نے پڑھ بھی لیا ہے۔ اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟

تشریح: ایسے لوگ ہمیشہ کے لئے سماج میں موجود نہیں رہتے اور انسانی انقلاب کے ذریعہ انہیں ہٹا دیا جاتا ہے۔ قدرت یا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر یعنی اللہ کے اصولوں کو جو کتابوں کے ذریعہ لوگوں کے درمیان موجود ہیں اس کے بدلے دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچائی کو کوئی بدل نہیں سکتا جو لوگ نہیں سمجھتے اور جو اچھا کام کرے گا اسے اچھا نتیجہ اور شانتی ملے گی۔ کیا اس اصول کو لوگ نہیں سمجھتے؟

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۗ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ۔ (007:170)

اور جو لوگ کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کا التزام رکھتے ہیں ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

تشریح: اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو جو انسانوں کے لئے مقرر کئے گئے ہیں (محبت، انسانیت، علم، پاکیزگی، عدم تشدد، بھائی چارہ، ایمانداری اور شانتی) ان کو سختی سے اپنا کر ان اصولوں کے آگے اپنا سر جھکا دیا یعنی (نماز) ان اصولوں کے آگے

www.urduchannel.in

کسی بھی خیالات کو کوئی بھی اہمیت نہ دی یعنی ان اصولوں کے لئے ہر قسم کی تکلیف بھی اٹھائی یعنی ان اصولوں کے ساتھ کسی بھی اصول کا سودا نہ کیا تو یقیناً ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ یا ان کی قدرت شانتی کی زندگی بخشتے ہیں۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ (007:171)

اور جب ہم نے ان پر پہاڑ اٹھا کھڑا کیا گویا وہ سائبان تھا۔ اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے، تو جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے زور سے پکڑے رہو اور جو اس میں ہے اس پر عمل کرو تاکہ بچ جاؤ۔

تشریح: زمین کے پانی کو بھاپ بنا کر پہاڑ کی طرح وشال بادلوں کو آسمان میں رکھا گیا (اور قدرت نے انسان کو اپنی مہربانی کے دائرے میں رکھا) اور انسان کو دماغ دیا تاکہ وہ صحیح غلط کی پہچان کر سکے اور ساتھ میں صحیح غلط کے اصولوں کو کتابی شکل میں انسانوں کے درمیان رکھا اور انہیں اصولوں کو انسان یاد رکھے اور پرہیزگار بنے اور ان اصولوں کے تلے ہی شانتی کی چھاؤں ہوتی ہے ۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۔ (007:172)

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرا لیا، کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں؟ ہم گواہ ہیں یہ اقرار اس لیے کرایا تھا کہ قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی۔

تشریح: اور جب قدرتی طور پر پیدائش کی شروعات میں ایک خلیے (سیل/cell) والی مخلوق سے بہت خلیوں والے پرانیوں کی تخلیق ہوئی اس وقت سے ہی ان کو پالنے کی ذمہ داری قدرت یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھی (یعنی صحیح شکل دی) اور قدرت کے اس چمتکار کی گواہی تخلیق کے ہر کونے میں موجود ہے اور جب دنیا ختم ہو جائے گی تب کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کے وہ اس بات سے بے خبر تھا۔

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔ (007:173)

کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم تو اولاد تھے جو ان کے بعد پیدا ہوئے تو کیا جو کام اہل باطل کرتے رہے اس کے بدلے تو ہمیں ہلاک کرتا ہے؟

تشریح: ہر انسان کی پیدائش کا سائنسی اور قدرتی اصول ایک ہی ہے اور اس بات پر انسانی سماج میں اختلافات پیدا کرنا مہا پاپ ہے۔ پرانے خیالات اور کو سنسکار کے نام پر انسانیت کا قتل کرنا اور اس پر اپنے خاندان کا نام ڈال دینا بیوقوفی ہے اور اسلام اس کے خلاف ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۔ (007:174)

www.urduchannel.in

اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ رجوع کریں۔

تشریح: اور قدرتی اصول انسانوں کے سامنے صاف اور سیدھے طور پر موجود ہیں تاکہ وہ اسے سمجھیں اور گناہ کو چھوڑ کر نیکی کی طرف واپس آئیں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ۔ (007:175)

اور ان کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنادو جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا فرمائیں تو اس نے ان کو اتار دیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہو گیا۔

تشریح: گناہ کے نتیجہ کی مثال بیان کر کے گنہگاروں کو سنانا چاہئے اور یہ کام وہی کر سکتے ہیں جنہیں اللہ کے اصولوں کی سچائی اور فائدہ کا خود احساس ہو یعنی اللہ کی آیتیں جسے ملیں۔ شیطانی ضمیر یعنی برا ضمیر ہمیشہ سے ہی انسان کے وجود کے ساتھ موجود ہے۔ جو انسان اس ضمیر کی غلامی قبول کر لیتے ہیں وہ خود مصیبت میں ہیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ (007:176)

اور اگر ہم چاہتے تو ان آیتوں سے اس کو بلند کر دیتے مگر وہ تو پستی کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے چل پڑا تو اس کی مثال کتے کی سی ہو گئی کہ اگر سختی کرو تو زبان نکالے رہے اور یونہی چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے، یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہ قصہ بیان کر دو تاکہ وہ فکر کریں۔

تشریح: موہ مایا میں جکڑا ہوا انسان سچائی سے منہ پھیر کر اپنے نفس کے بس میں آجاتا ہے اور خواہشوں کو بس میں کرنے کی طاقت اس میں نہیں ہوتی اور وہ کتے کی طرح لالچ میں آکر اپنی زبان باہر نکالتا رہتا ہے (کتے کی ایک اہم فطرت یہ ہے وہ اپنی خوراک دیکھتے ہی اپنی زبان باہر نکال لیتا ہے اور کھانے پر ٹوٹ پڑتا ہے اور ساتھ ساتھ ہانپنے بھی لگتا ہے) اور دنیا کی موہ مایا انسان کو کتے کی طرح بنا دیتی ہے۔ ایسے لوگوں کا حال اشانتی پر دم توڑ دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے اصولوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا حال بھی ایسا ہی ہو جاتا ہے پھر بھی وہ سوچتے کیوں نہیں۔

سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ۔ (007:177)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ان کی مثال بری ہے اور انہوں نے نقصان اپنا ہی کیا۔

تشریح: جو انسان اللہ تعالیٰ کے قدرتی اصولوں کو ٹھکراتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ (007:178)

جس کو خدا ہدایت دے وہی راہ پانے والا ہے۔ اور جس کو گمراہ کرے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کو رنگ برنگی زندگی دینے کے لئے قدرت نے کچھ لوگوں کی فطرت اچھی رکھی اور کچھ لوگوں کی بری اور انسان کو کچھ حد تک یہ طاقت دی کہ وہ اپنی مرضی سے نیکی کا راستہ اختیار کر سکے اور جو شیطانی فطرت یعنی برے اصولوں کو قبول کرتے ہیں وہی کافر ہیں اور وہی شرک کرتے ہیں۔

سوال:

1۔ اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق اچھا اور برا راستہ سب اللہ کی مرضی سے لوگ اختیار کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ جب انسان کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہے تو کسی کو سزا اور کسی کو جزا، کیا اللہ تعالی ناانصافی کر سکتا ہے؟

2۔ کیا اللہ تعالی کے اصولوں میں اختلاف پایا جاتا ہے؟ جب سب کچھ مقرر شدہ ہے تو انسان کے اعمال کا کوئی وجود نہیں ہوا؟ اللہ تعالی نے انسان کو دماغ دیا ہے، اس کا کیا ہوگا؟ یہ ساری گیان کی باتیں، یہ ساری مذہبی کتابیں کیا حق رکھتی ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ یعنی قدرت نے انسان کو دماغ دیا، صحیح غلط کی پہچان دی، اور ساتھ میں اس کے دماغ میں موہ، مایا، لالچ، حسد، ہوس اور نفرت بھی ڈال دی۔ جب یہ ساری باتیں انسان کو گناہ کی طرف لے جاتی ہیں تب قدرتی طور پر وہ گنہگار بن جاتا ہے۔ لیکن جب یہ ساری باتیں نیکی سے ہار جاتی ہیں یعنی انسان کے دماغ میں ہی نیک سوچ کے آگے بدی یعنی بری سوچ کی شکست ہوتی ہے تب وہ اچھے راستے پر ہوتا ہے، غلطیوں کا احساس انسان کو گناہ کی طرف نہیں لے جاسکتا۔

جسے غلطیوں کا احساس ہوتا ہو وہ گناہ کی طرف نہیں جاتا۔

وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ‌ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ؕ اُولٰۤـئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ۔ (007:179)

اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔ یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

تشریح: قدرت یعنی اللہ تعالی نے قدرتی طور پر ایسے بہت سارے انسانوں کو پیدا کیا ہے جن کی فطرت ہمیشہ گناہ یا لالچ کی طرف جھکی رہتی ہے اور کبھی کبھی اپنے برے خیالات میں یا مقصد میں انہیں کامیابی حاصل ہوتی ہے اور ایک غیبی طاقت برے کاموں میں کامیابی دلاتی رہتی ہے۔ ایسے انسان اور ایسی طاقت ہمیشہ اشانتی کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور وہ حقیقت کو نہیں سمجھتی اور ان کے آنکھ کان اور سارا نفس سچائی کا مزا نہیں لے سکتا چوپایوں کی طرح اور یہی لوگ غلط راستہ پر ہیں۔

وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا‌ ۖ وَذَرُوا الَّذِيۡنَ يُلۡحِدُوۡنَ فِىۡۤ اَسۡمَآئِهٖ‌ ؕ سَيُجۡزَوۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۔ (007:180)

اور خدا کے سب نام اچھے ہی ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو۔ اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے۔

www.urduchannel.in

تشریح: قدرت میں اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے پیغام موجود ہیں جیسے کہ محبت ،انسانیت ، علم ، پاکیزگی ، عدم تشدد ، بھائی چارہ ، ایمان داری اور شانتی اور ان سارے اعمال کے ذریعہ ہی انسان اللہ تعالیٰ کو اور ان کی سچائی کو پا سکتے ہیں اور ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی نہیں رکھنی چاہئے جو اللہ کے اصولوں کے خلاف کام کر کے انسانی سماج میں اشانتی اور نفرت کا بیج بوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ان کے کام کا نتیجہ ضرور ملتا ہے۔

پیغام: کسی بھی طاقت یا چیز کا نام دینا انسان کی ضرورت ہے اور اس وجود کا نام دے کر انسان اسے الگ الگ طریقہ سے پہچانتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح انسان اللہ تعالیٰ کا الگ الگ نام دے کر اس اعلیٰ طاقت کی عبادت کرتے ہیں۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۔ (007:181)

اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔

تشریح: اور اللہ تعالیٰ یعنی قدرت کے بنائے ہوئے انسانی سماج میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو سچائی کے مطابق ہدایت کرتے ہیں اور اس کے مطابق انصاف بھی کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (007:182)

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم ان کو بتدریج اس طریق سے پکڑیں گے کہ ان کو معلوم ہی نہ ہوگا۔

تشریح: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو غلط اور جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں دھیرے دھیرے کو سنسکار کے اندھیرے میں ڈوبا دیتے ہیں اور ان کی زندگی اشانت ہو جاتی ہے۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۔ (007:183)

اور میں ان کو مہلت دیے جاتا ہوں۔ میری تدبیر (بڑی) مضبوط ہے۔

تشریح: کچھ دنوں تک ایسے لوگوں کو ضرور مہلت ملتی ہے مگر قدرتی اصول یعنی اللہ کا فیصلہ بہت پکا ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ (007:184)

کیا انہوں نے غور نہیں کیا؟ کہ ان کے رفیق کو کسی طرح کا بھی جنون نہیں ہے۔ تو وہ صرف صاف صاف ڈر سنانے والے ہیں۔

تشریح: کیا گنہگار غور نہیں کرتے نیک لوگوں کی طرف۔ نیک لوگوں کی شانتی والی زندگی اور خوشحالی کیا انہیں دکھائی نہیں دیتی۔ نیک لوگ تو صرف سچائی بتانے والوں اور گناہوں کے نتیجہ سے ڈرانے والوں میں سے ہیں۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۔ (007:185)

کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں اور جو چیز خدا نے پیدا کی ہیں ان پر نظر نہیں کی؟ کہ عجب نہیں کہ ان کا وقت نزدیک پہنچ گیا ہو؟ تو اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے؟

www.urduchannel.in

تشریح: گنہگار کیا آسمان اور زمین کی سچائی پر غور نہیں کرتے جس کی تخلیق اس اعلیٰ طاقت کے ذریعہ ہوئی ہے جسے لوگ اللہ کہتے ہیں اور اپنی موت کے بارے میں بھی نہیں سوچتے۔ سچے اصول اور قدرتی حقیقت کے بعد یہ لوگ کس بات پر یقین لا سکتے ہیں۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۔ (007:186)

جس شخص کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور وہ ان (گمراہوں) کو چھوڑے رکھتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے بہکتے رہیں۔

تشریح: کسی کے بس کی بات نہیں جو قدرتی طور پر گناہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں کہ انہیں صحیح راستہ پر لائیں جب تک وہ خود نہ چاہیں اور ایسے انسانوں کو قدرت بھٹکا ہوا چھوڑ دیتی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ڼ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (007:187)

تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ کہہ دو اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دے گا۔ وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہو گی۔ اور ناگہاں تم پر آ جائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ کہو کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

تشریح: لوگ اپنی موت سے بے فکر ہو کر یعنی آخرت کی سچائی سے بے فکر ہو کر چاہے اپنی ہو یا دنیاں کی سوال کرتے ہیں کہ جب ان کی موت آئے گی یا دنیا ختم ہو جائے گی تب دیکھا جائے گا لیکن اس کی حقیقت تو صرف اللہ یعنی قدرت کے پاس ہی ہوتی ہے۔ کب آخرت ہو گی یا کب کسی کی موت ہو گی یہ کوئی نہیں کہہ سکتا اور نہ یہ انسان کے بس کی بات ہے کہ وہ کسی کی موت یا دنیا کی آخرت کی بات بتا سکیں۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ڔ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ڔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ (007:188)

کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا۔ اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

تشریح: کوئی بھی گیانی انسان یا سچائی بتانے والے کو خود یہ پتہ نہیں ہوتا کہ ان کی موت کب ہو گی یا ان کی زندگی کو کس طرح کے اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کوئی بھی نقصان انسان کو چھو نہیں سکتا۔ نیکی اور سچائی بتانے والے صرف صحیح اور سچی راہ پر چلنے کی ہدایت دے سکتے ہیں۔ ماضی سے تجربہ حاصل کرنے کے بعد جو نیک راستہ پر ہیں ان کے لئے سچائی کے راستہ پر چلنا آسان ہوتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۔ (007:189)

www.urduchannel.in

وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس سے راحت حاصل کرے۔ سو جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے۔ پھر کچھ بوجھ معلوم کرتی ہے تو دونوں اپنے پروردگار خدائے عزوجل سے التجا کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں صحیح وسالم (بچہ) دے گا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔

تشریح: وہی اعلیٰ طاقت جسے لوگ اللہ کہتے ہیں جس کی موجودگی ذرے ذرے میں ہے اسی طاقت نے انسان کو ایک خلیے (کوشیکا) والا پرانی (جان) بنایا اور اس کے بعد بہت سارے خلیات والے پرانی (جان) بنائے۔ ایک کے ساتھ ایک کو جوڑ کر سماج کی بنیاد ڈالی تاکہ انسان دنیا میں اکیلا پن محسوس نہ کرے اور سکھ شانتی حاصل کرے۔ انسانوں کے درمیان عورت اور مرد کو رکھا اور اُسے انسانی نسل کی بنیاد بنایا تاکہ قدرت کا طرح طرح سے مزا لیں اور اپنی نیک نسل کے لئے انسان قدرت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (007:190)

جب وہ ان کو صحیح وسالم (بچہ) دیتا ہے تو اس (بچے) میں جو وہ ان کو دیتا ہے اس کا شریک مقرر کرتے ہیں، جو وہ شرک کرتے ہیں خدا اس سے بلند ہے۔

تشریح: جب قدرت کے ذریعہ انسان کو نیک نسل نصیب ہوتی ہے اور وہ شانتی کی زندگی بسر کرتے ہیں اور اسی نسل سے ہی برائی کی شروعات بھی ہوتی ہے یعنی اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا مگر اللہ ہر برائی سے پاک ہے۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ۔ (007:191)

کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے جاتے ہیں؟

تشریح: انسانی سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایسے خیالات پالتے ہیں جن میں کسی چیز کو بنانے کی طاقت نہیں ہوتی یعنی کوسنسکار، یہ انسان کے خراب دماغ کی پیداوار ہے۔

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ۔ (007:192)

اور نہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

تشریح: اس سے انسان کو کوئی مدد حاصل نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی کوسنسکار اپنے آپ میں سچائی کا حق رکھتے ہیں کسی کی بھی پیدائش میں کوسنسکار کی کوئی مدد نہیں ہوتی۔

پیغام: ان دونوں آیتوں کا موجودہ ترجمہ کچھ لوگوں کے دماغ میں مورتی پوجا کی طرف (جسے کچھ لوگ پوجتے ہیں) لے جاتا ہے مگر یہاں پر سوال یہ آتا ہے کہ انسانی سماج میں ایسی کوئی چیز نہیں جسے اللہ خود آ کر مکمل کرتے ہوں۔ کیا کوئی بھی مذہبی کتاب اللہ تعالی نے خود اپنے ہاتھوں سے لکھ کر دی ہے؟ انسان کے ذریعہ ہی انسان کے سارے کام مکمل ہوتے ہیں؟ مورتی کے اندر کچھ کرنے کی طاقت نہیں ہے! یہ سچائی ہے مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کسی بھی مذہبی کتاب کے ذریعہ یا کسی بھی عمارت کے ذریعہ جس کا لوگ طواف کرتے ہیں کوئی بھی کام حاصل ہوا ہو؟ ان سوالوں کا راز یہ ہے کہ اصلی شرک ہے کوسنسکار (غیر عقلی) میں ڈوب جانا!

www.urduchannel.in

پتھروں سے اگر کوئی انسان امید کرتا ہے تو وہ صرف اپنی ذہنی تسلی کے لئے۔ قدرت کے علاوہ انسان کو کچھ دینے کی طاقت کسی بھی پتھر میں نہیں ہے چاہے وہ جس شکل کا ہو۔

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَتَّبِعُوۡكُمۡ‌ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ۔ (007:193)

اگر تم ان کو سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو تمہارا کہا نہ مانیں تمہارے لئے برابر ہے کہ تم ان کو بلاؤ یا چپکے رہو۔

تشریح: کوسنسکار اپنا راستہ اختیار کر کے چلتا ہے اور اسے جتنا بھی سچائی کا ثبوت دیا جائے وہ سچے راستے پر نہیں چلتا۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ‌ فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۔ (007:194)

جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو اگر سچے ہو، تو چاہئے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں۔

تشریح: گنہگاروں کے نزدیک جھوٹ یا سچ کسی بات میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ گناہ یا کوسنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگ ہی اللہ یعنی قدرت کے علاوہ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں اگر ان کے گناہ یا کوسنسکار میں کچھ بھی فائدہ یا سچائی ہوتی تو ضرور یہ بات قدرت میں ثابت ہوتی۔

پیغام: اس آیت میں کہا گیا ہے "پاپی اللہ کے سوا جسے پوجتے ہیں وہ اسی کی طرح ایک بندہ ہے" اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ پتھر کی مورتی نہیں ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر پاپ کرنے والا اور اسے سکھانے والے سبھی انسان ہوتے ہیں۔

اَلَهُمۡ اَرۡجُلٌ يَّمۡشُوۡنَ بِهَاۤ‌ ۖ اَمۡ لَهُمۡ اَيۡدٍ يَّبۡطِشُوۡنَ بِهَاۤ‌ ۖ اَمۡ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ يُّبۡصِرُوۡنَ بِهَاۤ‌ ۖ اَمۡ لَهُمۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ ؕ قُلِ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ۔ (007:195)

بھلا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں یا آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا کان ہیں جن سے سنیں؟ کہہ دو کہ اپنے شریکوں کو بلا لو اور میرے بارے میں جو تدبیر کرنی ہو کر لو اور مجھے کچھ مہلت بھی نہ دو پھر دیکھو کہ وہ میرا کیا کر سکتے ہیں۔

تشریح: گناہ اور کوسنسکار کے کیا ہاتھ پیر ہوتے ہیں جو وہ چل کر انسان کے پاس آتا ہے۔ کیا ان کے ہاتھ ہیں جو وہ کسی بھی چیز کو پکڑ سکتے ہیں۔ کیا صغیف الاعتقادی کے پاس آنکھیں ہوتی ہیں جو وہ سچائی دیکھ پائیں۔ گناہ، کوسنسکار اور اندھ وشواس کے پاس کان نہیں ہیں جو وہ نیکی کی بات سن سکیں۔ نیک لوگ یہ کہتے ہیں کہ گناہ، کوسنسکار اور اندھ وشواس میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے پاس کوئی طاقت نہیں ہوتی کسی کا نقصان کرنے کے لئے۔

اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ‌ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ ۔ (007:196)

اور میرا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے کتاب نازل کی اور نیک لوگوں کی مدد کرتا ہے۔

تشریح: یقیناً قدرت یعنی اللہ ہی انسانوں کی ساری مشکلیں آسان فرماتے ہیں۔ نیک اور پرہیزگار لوگوں کی ہر مشکل راہ قدرتی طور پر آسان ہو جاتی ہے اور قدرت کے ہر اصول جو کتاب کے ذریعہ لوگوں کے درمیان موجود ہیں اس کی سچائی کو مان کر چلنے والے لوگوں کو نیک اور شانتی والا نتیجہ ملتا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَـصۡرَكُمۡ وَلَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ۔ (007:197)

www.urduchannel.in

اور جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو، وہ نہ تمہاری ہی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

تشریح: ایسے کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالی یا قدرتی اصولوں کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کے اصولوں کو اپناتے ہیں جو لوگ خود نفرت اور اشانتی کی زندگی جیتے ہیں اور دوسروں کو اچھی زندگی جینے میں کوئی مدد نہیں کرتے۔

وَاِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا يَسۡمَعُوۡا‌ ؕ وَتَرٰٮهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَيۡكَ وَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۔ (007:198)

اور اگر تم انہیں سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو سن نہ سکیں اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ آنکھیں کھلے تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر کچھ نہیں دیکھتے۔

تشریح: اگر ایسے لوگوں کو سچائی، نیکی اور اس کے فائدے کی بات بتائی جائے پھر بھی انہیں یقین نہیں آتا اور یہ لوگ اس طرح کا ڈھونگ رچاتے ہیں جیسے انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ ۔ (007:199)

عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کرلو۔

تشریح: نیک لوگ درگزر کریں اور نیکی کی تعلیم دیں اور کوسنسکار میں ڈوبے ہوئے ضدی اور ناسمجھ لوگوں سے کنارہ کرلیں۔

وَاِمَّا يَنۡزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۔ (007:200)

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

تشریح: شیطانی سازش یا شیطان کی طرف سے دیا گیا کوئی بھی لالچ نیک لوگوں کو بہکاتا رہے تو اللہ تعالی یعنی قدرت کی دعا اپنے دماغ میں دہرائیں اور اللہ یعنی قدرت مہا گیانی ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰۤٮِٕفٌ مِّنَ الشَّيۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۔ (007:201)

جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور دیکھنے لگتے ہیں۔

تشریح: یقیناً جس کا دماغ گناہ کے نتیجہ سے ڈرتا ہوا سے شیطان کے بہکاوے کا کوئی ڈر نہیں ہوتا اور قدرت کے حکموں کو جاننے کی بے چینی اسے سچائی کا دیدار کراتی ہے۔

وَاِخۡوَانُهُمۡ يَمُدُّوۡنَهُمۡ فِى الۡغَىِّ ثُمَّ لَا يُقۡصِرُوۡنَ ۔ (007:202)

اور جو شیطان کے بھائی ہیں وہ ان کو گمراہی میں کھینچے جانے میں کوتاہی نہیں کرتے۔

تشریح: اور جو لوگ شیطان یعنی گناہ کی طرف اپنے آپ کو جھکا کر رکھتے ہیں اسے گناہ یعنی شیطان آسانی سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے

۔

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا‌ ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ‌ ۚ هٰذَا بَصَآٮِٕرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۔ (007:203)

www.urduchannel.in

اور جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے کیوں نہیں بنالی؟ کہہ دو کہ میں تو اسی حکم کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتا ہے۔ یہ تمہارے پروردگار کی جانب سے دانش و بصیرت اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

تشریح: نیک باتیں بتانے والوں سے گنہگار لوگ چمتکار (معجزات) کی امید رکھتے ہیں مگر نیک لوگ ہمیشہ قدرتی حکموں کے مطابق سچائی بیان کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت اور ہدایت تمام نیک لوگوں کے لئے ہے۔

پیغام: قدرتی سچ اپنے آپ پر ایک چمتکار ہے۔ پاپی اس چمتکار کو نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ محسوس کر سکتے ہیں۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (007:204)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

تشریح: اور جب اللہ کے اصولوں کو بیان کیا جائے تو اسے دھیان سے سنیں اور چپ رہیں کہ اللہ کی رحمت انہیں محسوس ہو اور انہیں سمجھ میں آئے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۔ (007:205)

اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور دیکھنا غافل نہ ہونا۔

تشریح: اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ قدرتی اصولوں اور اللہ کی رحمت کو اپنے ضمیر کے ذریعہ یاد کریں اور چلا چلا کر یعنی گلے کی آواز سے ظاہر کئے بغیر قدرتی اصولوں کو صبح شام محسوس کیا کریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۔ (007:206)

جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس پاک ذات کو یاد کرتے اور سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

تشریح: اور یقیناً جو لوگ قدرت کے آغوش میں سمائے ہوئے ہیں وہ لوگ قدرت کی خدمت میں گھمنڈ ظاہر نہیں کرتے اور قدرت کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے آگے سر جھکاتے ہیں۔

❖❖❖

www.urduchannel.in

سورۃ الانفال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا اور رحیم ہے۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (008:001)

تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کا مال ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

تشریح: لوگ رسول سے گناہ سے کمائی ہوئی دولت کے صحیح استعمال کے بارے میں پوچھتے ہیں (جو گنہگار انسان نیکی، پاکیزگی، محبت ،عدم تشدد اور سکھ شانتی کی قسم کھاتے ہیں یعنی ایمان لاتے ہیں اور ایمان لانے سے پہلے غلط طریقہ سے جو دولت کمائی تھی اس کو "غنیمت کا مال" کہا گیا ہے) یعنی غنیمت کے مال کے مناسب استعمال کے بارے میں اللہ یا رسول کی حفاظت کے دائرے میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے (اس زمانے میں انسان کی دولت کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ یا اس کے کسی نیک بندے کو دی جاتی تھی) گناہ کا نتیجہ جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اس سے گنہگار ڈریں (اللہ تعالی سے ڈر کر اس کے اصولوں کو اپنانے کے بجائے اللہ سے محبت کر کے اس کے اصولوں کو اپنانا ہی بہتر ہے) اس آیت میں "اللہ سے ڈرو" کا مطلب ہے اللہ کا عذاب جو گناہ کی وجہ سے ہے اور اللہ کے اصولوں پر لوگوں کو چلنے کی ہدایت ان لوگوں کو جو ایمانداری اور انسانیت کے اصولوں کو قائم رکھتے ہیں۔

پیغام: اس آیت کا موجودہ ترجمہ اور حدیثوں کے مطابق "غنیمت کے مال" کا مطلب ہے لڑائی میں جیتی ہوئی دولت اور عورت مگر سوال یہ آتا ہے کہ کسی بھی صورت میں کیا لوٹنا حلال ہے؟ انسان کو لوٹ کر اسے بیچنا یا خریدنا یا اسے آپس میں بانٹ لینے کی اجازت کیا اللہ یا اس کا رسول دیتے ہیں؟

آج کے دور میں انسان کو بیچنا اور خریدنا پوری طرح سے منع ہے۔ ایسی صورت میں اس آیت کا کیا نتیجہ ہوگا؟ کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف ہر دور کے لئے ایک مکمل کتاب ہے؟ انسان آپسی رشتوں کا احترام اور عزت ضرور کریں یعنی انسانیت کے اصولوں کا احترام کریں۔ ان سوالوں کی بنیاد پر میں (سدھارتھ چڑجی) کہہ سکتا ہوں کے موجودہ وقت کے مطابق "غنیمت کا مال" کا مطلب ہوگا "گناہ سے کمائی ہوئی دولت"

نوٹ: دو ملکوں کے درمیان صلح اور امن قائم کرنے کے لیے تمام تر سفارتی اور سیاسی کوششیں ناکام ہو جائیں اور جنگ ناگزیر ہو جائے، تب جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد جو حالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان حالات کو کس طرح سے Manage کیا جائے۔ اس سورہ اور اس کے بعد آنے سورہ توبہ میں اسی کے اصول و قواعد کے تذکرے ہیں۔ مال غنیمت کا معنی 'لوٹا ہوا مال' کسی نے بھی نہیں کیا ہے۔ کسی کے مال کو لوٹنا ہر دھرم میں حرام ہے۔ (ادارہ)

www.urduchannel.in

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (008:002)

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

تشریح: ایمان کی بنیاد یہ ہے کہ جب کوئی قدرت یعنی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو بیان کرے تو اللہ یا قدرت پر یقیناً ایمان رکھنے والوں کا یقین اور بڑھ جاتا ہے۔ سچائی اپنے آپ پر اتنی طاقتور ہے اور سمجھنے والے اسے سمجھ جاتے ہیں تب ان کا قدرت یعنی اللہ پر ایمان اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے اور قدرت کے اصولوں کے خلاف جانے والوں کا جو نتیجہ ہوتا ہے وہ اس نتیجہ سے ڈر جاتے ہیں۔

پیغام: اللہ اور اس کے قدرتی اصولوں کے پانچ ستون ہیں جو انسان کو پاکیزگی عطا کرتے ہیں اور وہ ہیں نیکی، عدم تشدد، شانتی، انسانیت، ایک اللہ اور ان کی قدرت سے محبت اور وقت اور تہذیب کی رفتار پر ایمان لانا۔ جو انسان ان پانچ اصولوں کی سچائی کو محسوس کر لیتے ہیں انہیں قدرتی سچائی یعنی اللہ کا دیدار ہوتا ہے۔ انسان کے اندر جو گنہگار یعنی شیطانی ضمیر ہوتا ہے وہ اللہ یعنی قدرت سے ڈرے گا اور نیک ایمان والا ضمیر جو اللہ سے محبت کرتا ہے وہ کبھی بھی اللہ سے نہیں ڈرے گا۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (008:003)

وہ نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

تشریح: ان پانچ اصولوں سے جو انسان اپنے آپ کو اور انسانی تہذیب کو روشن کرتے ہیں اور قدرتی اصولوں کو اپنا کر ان کے حکموں کو صحیح طریقہ سے ادا کرتے ہیں۔ قدرت کی دی ہوئی جو چیز ان کے اختیار میں ہے اسے انسانیت کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (008:004)

یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

تشریح: وہی لوگ سچے اور ایمان والے ہیں اور ان کے لئے سماج میں عزت اور شانتی کی زندگی ہے۔ یہی لوگ شانتی حاصل کر کے اللہ کے نزدیک رہ سکتے ہیں اور یہی لوگ دیاوان (مہربان) اور معاف کرنے والے کردار کے لائق ہوتے ہیں اور انہیں ہی سکھ شانتی کی چھاؤں حاصل ہوتی ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ (008:005)

جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو حق کے ساتھ تمہارے گھر سے نکالا اور مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔

تشریح: ہر انسان قدرتی سچائی کے ساتھ ہی اپنی زندگی کی شروعات کرتا ہے یعنی قدرتی سچ جھوٹ اور گناہ ثواب کا گیان (علم) انسان اپنی پیدائش کے پانچ سال کے اندر ہی حاصل کر لیتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سچے اصولوں کو نہیں مانتے اور اسے بوجھ سمجھتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے چکر کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے۔ پچھلے جنم کی سوچ کہاں تک صحیح اور ثابت شدہ ہے یہ تو بتانا مشکل ہے مگر قدرتی اصولوں کے ساتھ ایک بچہ دنیا میں آتا ہے اور اسی اصول کے چکر میں اس کی زندگی بیت جاتی ہے۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ (008:006)

وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے جھگڑنے لگے۔ گویا موت کی طرف ڈھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

تشریح: اس سچائی کے ساتھ کہ قدرت ہی انسان کو جنم دیتی ہے پھر وہ اسے سوچ اور سمجھ دیتی ہے پھر اسی سوچ سمجھ کے اختلاف پر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں جیسے کہ کوئی انہیں موت کی طرف ڈھکیل رہا ہو اور وہ کھڑے کھڑے دیکھ رہے ہوں۔

پیغام: سچائی کو سمجھتے ہوئے بھی انسان اصولوں کے اختلاف پر لڑتے رہتے ہیں۔ ہر انسان اپنے اپنے خیالات، اپنی اپنی پسند ناپسند، اپنی اپنی عادت اور کردار کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور یہ اختلاف کبھی کبھی فساد اور جھگڑے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ۔ (008:007)

اور جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا ہو جائے گا۔ اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت ہے وہ تمہارے ہاتھ آ جائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر دے۔

تشریح: ہر طاقتور چاہتا ہے کہ کمزور طبقہ کے لوگ اس کے بس میں رہیں مگر انسان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ سب باتیں اللہ کے بس میں ہیں کہ کون کس کے بس میں رہے گا۔ طاقتور یا کسی بھی طبقہ کا انسان سوچتا ہے کہ دوسرے گروہ کا انسان ان کے گروہ میں آ جائے تاکہ ان کے گروہ کی ترقی ہو اور ان کا گروہ دنیا میں راج کرے۔ غیر مسلح، لاچار، مجبور اور غریب انسان کو بہلا پھسلا کر اپنے گروہ میں شامل کرنے کی کوشش اللہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اللہ کے اصول یہ ہیں کہ سچ کو ثبوت کے ساتھ لوگوں کے سامنے رکھیں اور جھوٹ، غیر عقلی، کوسنسکار اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو یعنی کافروں کو سچ کے ذریعہ ان کی جڑ کاٹ دیں۔

پیغام: ہر طبقہ کے لوگ ایک دوسرے کے گروہ کو توڑنے کی کوشش یا اپنے گروہ کو بڑھانے میں لگے رہتے ہیں۔ جیسے کہ ایک ہندو اگر مسلمان ہوتا ہے تو مسلمان خوش ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح اگر کوئی مسلمان ہندو بنتا ہے تو ہندو خوش ہو جاتا ہے مگر یہ سوچ کیوں؟ ایسی سوچ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہر خیال کا دائرہ اللہ کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ مذہب بدلنے سے خیالات نہیں بدلتے اور انسانوں کے خیالات کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے اصولوں کا تول مول نہیں ہو سکتا۔ خیالات کے اختلاف یا اصولوں کے اختلافات نے انسانی سماج کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حیرت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اصول ایک ہیں اور وہ شروعات سے لے کر آج تک نہیں بدلے۔ انسان اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے ساتھ ساتھ اپنے مطلب کے اصول جوڑتے گئے اور آپس میں بٹتے گئے۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ (008:008)

www.urduchannel.in

تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کردے۔ گو مجرمین ناخوش ہی ہوں۔

تشریح: تاکہ سچ کا سچ ہونا اور جھوٹ کا جھوٹ ہونا ثابت ہو جائے، لیکن گنہگار اسے نہیں سمجھتے۔

اِذۡ تَسۡتَغِيۡثُوۡنَ رَبَّكُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَـكُمۡ اَنِّىۡ مُمِدُّكُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُرۡدِفِيۡنَ (008:009)

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کرلی ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

تشریح: انسان کو وہ وقت یاد رکھنا چاہئے جب وہ ناواقفیت والی جنگلی زندگی جیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تکلیفوں کو قبول کرتے ہوئے قدرت کے ہزاروں پہلوؤں سے ان کی مدد کی اور جنگلی زندگی سے نجات دی اور انسان کو ایک شاندار سماجک تہذیب سے روشناس کروایا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى وَلِتَطۡمَئِنَّ بِهٖ قُلُوۡبُكُمۡ‌ ۚ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ (008:010)

اور اس مدد کو خدا نے محض خوش خبری بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں۔ اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: اور اللہ تعالیٰ نے یہ مدد اس لئے کی کہ انسان خوش رہے اور اس کے دل کو سکھ چین آجائے اور مدد صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَلِيَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَيُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ (008:011)

جب اس نے تسکین کے لئے اپنی طرف سے تمہیں اونگھ اڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تاکہ تم کو اس سے پاک کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے۔ اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔

تشریح: انسان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب اسے سکون کی نیند حاصل ہوتی ہے اور آسمان سے پانی یعنی قدرتی رحمت یعنی اپدیش یعنی گیان، سچا گیان یعنی محبت بھرا دل یعنی نیکی اور شانتی ملتی ہے اور یہی چیز انسان کو پاک کر دیتی ہے اور انسان کے ذہن سے برے خیالات کو دور کر دیتی ہے۔ یہی چیز انسان کے پاک ضمیر کو طاقتور بنا دیتی ہے اور طاقتور ضمیر انسانی زندگی کو استقامت عطا کرتی ہے۔

اِذۡ يُوۡحِىۡ رَبُّكَ اِلَى الۡمَلٰٓـئِكَةِ اَنِّىۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ ؕ سَاُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَاضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍ (008:012)

جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مومنوں کو تسلی دو کہ ثابت قدم رہیں۔ میں کافروں کے دلوں میں رعب اور ہیبت ڈال دوں گا تو ان کے سر مار کر اڑا دو اور اس کا پور پور مار کر توڑ دو۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت (فرشتے) کے ہر پہلو کے ذریعہ لوگوں کو ہر سہولت مہیا کروائی ہے۔ ایمان والوں کو مضبوطی سے سچائی کا ساتھ دینا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے ذریعہ گنہگاروں یعنی کافروں کو ڈراتے ہیں یعنی مجبور کر دیتے ہیں۔ ایمان والوں کو چاہئے کہ اپنی سچائی کے ذریعہ کافروں کے ہر کام کو یا ان کی ہر کوشش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں جو گنہگار کافروں کے ذریعہ یعنی ان کے ہاتھوں کے ذریعہ ادا ہوتا ہے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ کبھی بھی انسان کو یا ایک دوسرے کو مارنے کاٹنے کا حکم نہیں دے سکتا اور یہ اس لئے کہ کیا مارنے کاٹنے سے انسان کی سوچ بدل جاتی ہے؟ یہاں پر گردن کے پور پر مارنا ایک مثال ہے۔ گیان اور سچائی کے ذریعہ گنہگاروں اور کوسنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی گردنوں پر وار کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور گردن پر اس لئے کے وہ ہمارے دماغ اور جسم کو جوڑتی ہے۔ ہر کام انسان کے دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور جسم کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ اگر اس آیت کے ترجمہ کے مطابق مارنے پیٹنے کی اجازت ہے تو اس حساب سے موجودہ دنیا میں دوسری قوم کے لوگوں سے مسلمانوں کی تعداد کم ہے اور اگر یہی مارنے پیٹنے کا کام مسلمانوں کے خلاف ہو تو مسلمان کیا کریں گے؟

اس لحاظ سے کسی بھی صورت میں انسان کو مارنے کا حکم نہیں اور قرآن شریف ہر انسان کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (008:013)

یہ (سزا) اس لئے دی گئی کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ تو خدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

تشریح: انسان کے گناہ کی سزا ہے سچائی یعنی گناہ کے عذاب کے بارے میں اسے آگاہ کر دیا جائے تو یہ اس کی سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے اصول جو رسولوں کے ذریعہ بیان ہوتے ہیں اور کافر یعنی گناہ گار اس کی مخالفت کرتے ہیں اور سچائی کی مخالفت کرنے والوں کو اشانتی کا عذاب ملتا ہے

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ (008:014)

یہ چکھو اور یہ کہ کافروں کے لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب ہے۔

تشریح: گنہگار انسان اشانتی کا عذاب چکھتا ہے۔ انسان ان اصولوں کو جان لیں اور پہچان لیں۔ یقیناً گنہگاروں کے لئے اشانتی اور بے چینی کا دوزخ قدرت میں موجود ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ (008:015)

اے اہل ایمان! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

تشریح: اے سچائی سمجھنے والے نیک اور شانتی چاہنے والے، گنہگاروں اور فساد چاہنے والے لوگوں سے لڑائی کریں تاکہ سماج میں شانتی قائم ہو جائے اور اس بات سے منھ نہ موڑیں۔

پیغام: انسان اگر گناہ کے خلاف لڑنا چھوڑ دے تو بلاواسطہ ان کا اور سماج کا ہی نقصان ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (008:016)

اور جو شخص جنگ کے روز ان سے پیٹھ پھیرے گا اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لئے کنارے کنارے چلے یا اپنی فوج میں جا ملنا چاہے۔ تو وہ خدا کے غضب میں گرفتار ہو گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

تشریح: سچائی اور شانتی (سکون) قائم کرنے کے لئے جو لوگ لڑتے ہیں (ایمان والے) ان کا ساتھ نہ دے کر جو لوگ ان کے حق کی لڑائی میں پیٹھ دِکھاتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر اپنی طرح کی سوچ والے لوگوں کی طرف ہو جاتے ہیں، ایسے لوگوں کو کبھی بھی شانتی حاصل نہیں ہو سکتی اور ان کے رہنے کا ٹھکانا جہنم ہی ہوتا ہے، جہاں پر شانتی کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (008:017)

تم لوگوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا۔ اور جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں، تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔ اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے سے اچھی طرح آزما لے۔ بیشک خدا سنتا جانتا ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کے حال کے ذمہ دار ایمان والے نہیں ہیں۔ ان کو جیتے جی کی موت اللہ تعالیٰ نے دے دی اور اللہ نے مٹھی بھر مٹی بھی نہیں پھینکی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں مٹھی بھر چین اور شانتی نصیب نہیں ہوا (مٹی کے ساتھ چین اور شانتی کا موازنہ کیا گیا ہے اور یہ اس لئے کہ انسان کی ساری ضرورتیں زمین سے ہی پوری ہوتی ہیں) اور جس انسان نے سچائی کا راستہ اختیار کیا ہے اسے بہتر زندگی یعنی شانتی و سکون والی زندگی حاصل ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ مہا گیانی اور سب سننے والا ہے۔

پیغام: انسان اور انسانیت کا قتل کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہو سکتا اور عبادت کے طریقوں اور اصولوں کی بنیاد پر تو قطعی نہیں۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (008:018)

بات یہ (ہے) کہ کچھ شک نہیں کہ خدا کافروں کی تدبیر کو کمزور کر دینے والا ہے۔

تشریح: ایک بات تو یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ گنہگاروں یعنی کافروں کی ہر کوشش اللہ تعالیٰ کے آگے کمزور ہو جاتی ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (008:019)

اگر تم فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آ چکی۔ اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر پھر کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی۔ اور خدا تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

تشریح: گنہگار یعنی کافر اپنے گناہوں سے اگر توبہ کرنا چاہتے ہیں تو ضرور ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اگر وہ گناہ سے دور رہیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ لیکن اگر دوبارہ گناہ کی دلدل میں پھنس جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر ہو کر رہے گا۔ گنہگاروں کا گروہ

www.urduchannel.in

کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو ان کی کوئی بھی طاقت ان کے کام نہیں آئیگی اور سچ بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ نیکی، پاکیزگی، محبت، عدم تشدد اور شانتی چاہنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ (008:020)

اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو حالاں کہ تم سنتے ہو۔

تشریح: انسان اپنی ضد چھوڑ کر اللہ تعالیٰ یعنی قدرتی اصولوں پر ایمان لائیں جو رسولوں کے ذریعہ بیان ہوئے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ (008:021)

اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر نہیں سنتے۔

تشریح: انسانی سماج میں کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو منھ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سچ کو سمجھا مگر سچائی اس کے برعکس ہوتی ہے۔ ایمان والے ایسے انسانوں کی طرح نہ ہوں۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ (008:022)

کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

تشریح: انسانوں میں سب سے نیچ اور گندے انسان وہ ہوتے ہیں جو سچائی کو دیکھ کر بھی اندیکھا کرتے ہیں یا اندھے بن جاتے ہیں یا سچائی کو سن کر بہرے بنے رہتے ہیں اور جب کوئی سچائی کو بگاڑتا ہے یا کسی پر ظلم ہوتا ہے تب گونگے بن جاتے ہیں۔ ایسا انسان یہ نہیں سمجھتا کہ اُس کا یہ کردار کبھی ان پر بھی بھاری پڑ سکتا ہے۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ (008:023)

اور اگر خدا ان میں نیکی دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔ اور اگر سماعت دیتا تو منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

تشریح: قدرتی طور پر ایسے لوگ اگر سچائی کو سمجھتے تو اللہ کے آشیرواد سے یہ لوگ ضرور سچائی کے راستہ پر ہوتے۔ ان کو سچ سنانا ایمان والوں کا فرض ہے چاہے وہ جتنا بھی سچائی سے منھ موڑلیں یا سچائی کو ناپسند کریں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۔ (008:024)

مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔ جبکہ رسول تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔

تشریح: جو ایمان والا ہوگا وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے حکموں کو مانے گا اور یہ اس لئے کہ اللہ کے رسول، اللہ کے قدرتی سچ کو ہی بیان کرتے ہیں اور زندگی کو آسان اور سکھ شانتی پانے کا راستہ بتاتے ہیں اور انسان یہ جان لے کہ اللہ کی سچائی یا اللہ کے اصول انسان اور انسان کے ضمیر کے درمیان آگ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آخر کار جو سچ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتی سچائی ہے، اس کی طرف ہر کسی کو جانا پڑتا ہے یعنی موت۔

www.urduchannel.in

پیغام: ہر مخلوق کو موت کا مزا چکھنا پڑتا ہے۔ دنیا میں کچھ بھی لا محدود نہیں ہے سوائے اس اعلی طاقت کے جس سے تمام دنیا قائم ہے۔اس سچائی کو جاننے کے بعد اگر انسان موہ مایا اور لالچ کا شکار ہوتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں اپنی سکھ شانتی بگاڑتا ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ (008:025)

اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

تشریح: گناہ، نفرت، فساد، اہنکار اور انسانوں کی سکھ شانتی کو بگاڑنے والے ان سارے کاموں سے انسان کو دور رہنا چاہیئے۔ انسان کسی بھی فرقہ کا کیوں نہ ہو جو ان سب گناہ کے کاموں میں ملوث رہتا ہو وہ جان لے کہ اللہ تعالی کی قدرت میں کسی نہ کسی اور کہیں نہ کہیں اس کی سزا ضرور مقرر ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ (008:026)

اور یاد کرو جب تم زمین میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا نہ لے جائیں تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

تشریح: انسان اس وقت کو یاد کرے جب وہ دوسری مخلوق سے تعداد میں کم تھے اور ان سے کمزور بھی اور جنگلی زندگی گزارتے تھے اور جنگل کی دوسری مخلوق کی خوراک بھی بنتے تھے۔ پھر قدرت کے رحم و کرم سے انسان کو دماغ حاصل ہوا اور وہ تمام مخلوق سے طاقتور بھی ہوئے اور قدرت میں موجود تمام سہولت پانے کا راز بھی انہیں ہی حاصل ہوا۔ انسانوں اس کا شکر ادا کرو۔

پیغام: شکر ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کی جائے۔ اور ان کے اصولوں کو مانا جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (008:027)

اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور تم جانتے ہو۔

تشریح: ایمان والے اللہ کے رسول اور اس کی سچائی سے منھ نہیں پھیرتے اور اپنی حفاظت کرنے والی چیزوں کو برباد نہیں کرتے۔ ایمان والے خوب جانتے ہیں وقت، حالات اور سچائی کی قدر۔

پیغام: قدرت کی سچائی اور رسولوں کے سچے حکم کو بگاڑنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالی کی امانت یعنی قدرت اور رسول کی امانت ہے ہدایت اور صحیح راستہ۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (008:028)

اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔ اور یہ کہ خدا کے پاس بڑا ثواب ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: انسان کی جب موت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں جاتا چاہے وہ دھن دولت ہو یا اولاد اور یہ صرف انسان کی زندگی کے لئے ایک آزمائش ہیں۔ انسان اپنی زندگی میں پاکیزگی اور فرض کی بنیاد پر اس آزمائش میں کتنا کامیاب ہوتا ہے وہی دیکھنے کی بات ہے اور جو کامیاب ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنی طاقت کے ذریعہ انعام کی شکل میں سکھ اور شانتی عطا کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (008:029)

مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑے فضل والا ہے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار اور جن کے دل میں محبت بستی ہے ایسے انسان گناہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اس طرح کے انسان کو گناہ اور ثواب کی پہچان ہوتی ہے (قدرتی طور پر) اور انجانے میں ان کی کی گئی غلطیوں سے انہیں اللہ کی مہربانی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۔ (008:030)

اور جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا نکال دیں تو وہ چال چل رہے تھے اور خدا بھی چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

تشریح: اور ان نیک لوگوں کو وہ سارے واقعات یاد رکھنے چاہئے جب گنہگار سچائی کے خلاف منصوبے باندھا کرتے تھے اور اس کے بارے میں سوچتے رہتے اور سچائی کو قید کرنے کی کوشش کرتے یعنی چھپانے کی کوشش کرتے یا زبردستی دبانے کی کوشش کرتے اور کہیں کہیں سچائی بتانے والے رسولوں کو قید کرنے کی یا انہیں مار ڈالنے کی یا انھیں اپنے ملک سے نکال دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ناپاک ضمیر والے انسان اپنی کوشش میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی سچائی کو، گنہگاروں کی پوری کوشش کے باوجود سماج میں انسانوں کے درمیان قائم کرتے ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ (008:031)

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم نے سن لیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا ہم بھی کہہ دیں۔ اور یہ ہے ہی کیا؟ صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی سچائی ثابت ہونے سے پہلے ضعیف الاعتقادی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے سامنے قدرتی طور پر سچ ظاہر ہوتا ہے تب کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے لوگ کہتے ہیں کہ ایسے سچ کی کوئی بنیاد یا جڑ نہیں ہے اور کہتے ہیں کے یہ ساری باتیں برسوں سے چلی آ رہی ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ (008:032)

www.urduchannel.in

اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔

تشریح: سچائی کو نہ ماننے والے لوگ ثبوت مانگتے ہیں کہ اگر سچ اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے تو ان پر پتھر برسایا جائے یا کوئی تکلیف دے کر انہیں سزا دی جائے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ‌ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ۔ (008:033)

اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

تشریح: ناسمجھ لوگوں کو اللہ تعالٰی قدرتی طور پر سزا نہیں دیتے لیکن اگر سچ کو ماننے کے بعد کوئی سچ سے انکار کرتا ہے تب سزا ضرور ملتی ہے۔

وَمَا لَهُمۡ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ وَمَا كَانُوۡۤا اَوۡلِيَآءَهٗ‌ ؕ اِنۡ اَوۡلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۔ (008:034)

اور ان کے لئے کون سی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ مسجد محترم سے روکتے ہیں۔ اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی صرف پرہیزگار ہیں۔ لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح: مغرب مشرق یعنی پورب پچھم، اتر دکھن سب سمتیں اللہ تعالٰی کی ہیں یعنی ہر عبادت گاہ اور عبادت کرنے کا طریقہ اللہ تعالٰی کی طرف ہی جاتا ہے۔ جو لوگ عبادت اور عبادت گاہ میں اختلاف پیدا کرتے ہیں انہیں ضرور سزا ملے گی۔ عبادت صرف نیکی، محبت اور امن شانتی چاہنے والوں کی ہی ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سچائی کو نہیں سمجھتے۔

پیغام: "مسجد حرام" شانتی کی نشان دہی کرتی ہے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصۡدِيَةً‌ ؕ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۔ (008:035)

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے سوا کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

تشریح: کچھ لوگوں کی عبادت صرف رسم ورواج پر مکمل ہوتی ہے جیسے کہ سیٹی بجانا یا تالی بجا کر عبادت کرنا اور پیٹھ پیچھے گناہ کرتے رہتے ہیں اور ایسے کافروں کے لئے ضرور عذاب تیار ہے بھگتنے کے لئے۔

پیغام: انسانی سماج اور انسانیت کے اصولوں کو انکار کرتے ہوئے صرف رسم ورواج اور کو سنسکار کے ذریعہ عبادت کرنا کفریت ہے یعنی اللہ یا ایشور کے خلاف ہے اور مہاپاپ ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ لِيَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ فَسَيُنۡفِقُوۡنَهَا ثُمَّ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ حَسۡرَةً ثُمَّ يُغۡلَبُوۡنَ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحۡشَرُوۡنَ ۔ (008:036)

www.urduchannel.in

جولوگ کافرہیں اپنا،مال خرچ کرتے ہیں کہ خدا کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ ان کے لئے افسوس ہو گا۔اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافرلوگ دوزخ کی طرف ہان کے جائیں گے۔

تشریح: جوانسان غلط کام کرتے ہیں ان کی کوشش ہمیشہ یہ رہتی ہے کہ نیک اور پرہیز گار لوگوں کواللہ تعالی کے راستہ سے ہٹادیں اور اس راستہ پر روپیہ پیسہ اور دولت خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتے۔ مگر آخر کار ایسے لوگ سچائی کے آگے ہار جاتے ہیں اور پچھتاوے کے بدلے ان کی زندگی نرک(جہنم) بن جاتی ہے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ (008:037)

تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کردے۔اور ناپاک کوایک دوسرے پر رکھ کرایک ڈھیر بنادے پھراس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

تشریح: نیکی اور گناہ یعنی پاپ اور پنیہ قدرتی طور پراللہ کی مرضی کے مطابق ہمیشہ الگ الگ مقصد کا دعوے دار ہے۔گناہ اپنے اپ پر ایک گروہ بناتاہے اور گنہگار اشانتی کے نرک اور ضمیر کی چوٹ سے بے چین رہتے ہیں۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ (008:038)

کفار سے کہہ دو کہ اگروہ اپنے افعال سے باز آجائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔اور اگر پھر کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا(جو)طریق جاری ہو چکاہے وہی ان کے حق میں برتاجائے گا۔

تشریح: گنہگار کافر یہ جان لیں کہ اگروہ گناہ کے کاموں سے اپنے آپ کو پوری طرح نجات دلوالیں تو اللہ تعالی ان کے پہلے والے کیے گئے گناہوں(قدرتی طور پر)کو معاف کردیں گے مگر ایک ہی گناہ وقت کے حساب سے بار بار کیاجائے تو اس کی کوئی معافی نہیں ہے۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔ (008:039)

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سب خدا ہی کے لئے ہو جائے۔اور اگر باز آجائیں تو خدا ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: نیک، پرہیز گار اور شانتی چاہنے والے اس حد تک لڑائی کریں جب تک سماج میں سے گناہ، نفرت،عدم تشدد اور جھگڑا پھیلانے والوں کے گناہ پوری طرح سے ختم نہ ہو جائیں اور جب تک شانتی اور انسانوں کے درمیان محبت قائم نہ ہو جائے اور اللہ تعالی سب کے کردار سے بخوبی واقف ہے۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ (008:040)

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور اگر گنہگار انسان اپنے گناہوں کو چھوڑنے سے انکار کریں تو نیک لوگ یہ جان لیں کہ اللہ ہی سب کا مالک ہے اور سب کا مددگار بھی۔

پیغام: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ نیک لوگوں کے بس میں ایک حد تک ان گناہوں کو روکنا ہے لیکن اگر گنہگار بہت زیادہ طاقتور ہوں اور نیک لوگوں کی ہر کوشش کے باوجود گناہ اور تشدد ختم نہیں ہوتا ہو تو نیک انسان یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا کام اسی حد تک محدود رکھا ہے اور اللہ سب کا مالک ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ (008:041)

اور جان رکھو کہ جو کچھ مال غنیمت تمھیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ خدا کا اور اس کے رسول کا اور اہل قرابت کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم خدا پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر اتاری فیصلہ کے دن پر ایمان رکھتے ہو، جس دن دونوں فوجوں میں مڈ بھیڑ ہو گئی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

تشریح: انسان یہ بات جان لے کہ گناہ سے کمائی ہوئی دولت یعنی غنیمت (جب گنہگار گناہ چھوڑنے کی قسم کھاتے ہیں اور دوبارہ گناہ نہیں کرنے کا عہد کرتے ہیں تو ان کی گناہ سے کمائی ہوئی دولت کو کس طرح استعمال کیا جائے اس کا بیان کیا گیا ہے) کے مال کا جو کچھ بھی ہے اس دولت کو سماج کے نیک (رسول) لوگ اپنی نگہبانی میں انسان اور انسانی سماج کے فلاح کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

پیغام: اسلام میں فساد یعنی لڑائی اور لوٹ مار چاہے وہ لڑائی میں ہو یا عام حالات میں پوری طرح حرام ہے اور آج کی دنیا میں یہ قانون ہے کہ کوئی بھی کسی کے ساتھ لڑائی کرے تو وہ اس کے مال کو لوٹ نہیں سکتا۔ لوٹی ہوئی دولت رسول اور اس کے خاندان میں بانٹنے کے خیالات پوری طرح سے غلط ہیں جب کہ آج کی دنیا میں رسول بھی موجود نہیں ہیں۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔ (008:042)

جس وقت تم قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے تھا اور اگر تم آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اُسے ہی کر ڈالے۔ تاکہ جو مرے بصیرت پر مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر جیتا رہے اور کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا جانتا ہے۔

تشریح: انسان یاد کرے کہ کچھ انسان ایمان کے نزدیک تھے اور کچھ ایمان سے بہت دور اور ان کے ضمیر کا دائرہ بہت نیچے تھا اور سماج میں اچھائی، انسانیت اور سچائی قائم کرنے کے لئے نیک اور پاک لوگوں کی لڑائی میں گنہگار ہمیشہ پھوٹ ڈالتے رہے اور جان بوجھ کر اختلاف پیدا کرتے رہے۔ حقیقت میں جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے اور سچائی روشن ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سب دیکھتا جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: جو انسان نیکی، پاکیزگی، انسانیت، محبت، عدم تشدد، اور شانتی کو اپنی زندگی میں پوری طرح نافذ کر لیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں وہی ایمان والے ہوتے ہیں۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۔ (008:043)

اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ ہمت ہار جاتے اور آپس میں جھگڑنے لگتے۔ لیکن خدا نے بچا لیا۔ بیشک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔

تشریح: نیک اور پرہیزگار لوگوں کے دماغ میں یہ بات ہمیشہ رہتی ہے کہ نیک لوگوں کے مقابلہ میں گنہگاروں کی تعداد نیک لوگوں سے زیادہ ہے لیکن قدرتی سچ یہ ہے کے گنہگار دنیا میں نیک لوگوں سے کم ہیں۔ نیک لوگوں کی نظر میں گنہگار معمولی نظر آتے ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ سارے کاموں کا مالک ہے۔

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۔ (008:044)

اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خدا کو جو کام کرنا منظور تھا اُسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔

تشریح: ہر طبقہ یا گروہ ایک دوسرے کو چھوٹا یا نیچا سمجھتا ہے اور کہیں کہیں یہ سوچ نفرت اور دشمنی تک پہنچ جاتی ہے لیکن یہ سوچ سراسر قدرت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہر کسی کو قدرت میں ہی فنا ہو جانا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ (008:045)

مومنو! جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

تشریح: نیک ضمیر والے انسان یعنی مسلمان کبھی بھی دوہرا راستہ اختیار نہیں کرتے۔ ان کے اصول ہمیشہ اٹل رہتے ہیں اور آخر کار اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ایسے انسانوں کو ہی فتح حاصل ہوتی ہے۔ بڑی سے بڑی مصیبت اور گنہگاروں کا سامنا کرنے کی طاقت بھی ان میں ہوتی ہے۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (008:046)

اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

تشریح: اللہ اور ان کے قدرتی سچ کو بتانے والے رسول کی تقلید کرنا نیک انسانوں کا فرض ہے۔ نیک انسان آپس میں لڑائی یا اختلاف نہیں کرتے، لڑائی یا اختلاف سے انسان کا صبر اور طاقت ٹوٹتی ہے اور جو انسان صبر کرنے والا ہوتا ہے ان کی مدد خود اللہ تعالیٰ کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔ (008:047)

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

تشریح: نیک انسان کبھی بھی اشانتی کا راستہ اختیار نہ کریں اور جو نیک انسان کی شانتی اور اللہ تعالی کے اصولوں کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ ان لوگوں کو اپنے قدرتی چکر میں گھیرے ہوئے ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ (008:048)

اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر کے دکھایا اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل ہو گئیں تو وہ الٹے پاؤں بھاگا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

تشریح: گنہگاروں کی نظر سے انہیں گناہ میں بھی سچائی نظر آتی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ غرور میں چور ہو کر کوئی بھی انسان یا کوئی بھی طبقہ ان پر فتح حاصل نہیں کر سکتا۔ گنہگاروں پر اللہ تعالی کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ (008:049)

اس وقت منافق اور کافر جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے تو خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: جھوٹ اور گناہ پر یقین کرنے والے انسان کہتے ہیں کہ نیک، پرہیزگار انسان کا دماغ بیمار ہے۔ نیک انسان اللہ تعالی اور اس کی قدرت پر یقین رکھتے ہیں۔ اللہ تعالی بہت بدھی مان (عقل والا) ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۔ (008:050)

اور کاش تم اس وقت دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں۔ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔

تشریح: انسان کی نظر اگر یہ دیکھ سکتی کہ گنہگاروں کا ضمیر کتنا اشانت اور دوزخ کی تکلیفوں سے بھرا ہوا ہے تو یقیناً وہ گناہ نہیں کرتے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۔ (008:051)

یہ ان کی سزا ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ اور یہ کہ خدا ظلم نہیں کرتا۔

www.urduchannel.in

تشریح: یہ گنہگاروں کے گناہوں کی سزا ہے اور اللہ تعالیٰ یعنی قدرت کسی کو تکلیف نہیں دیتی۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ (008:052)

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا ،انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا۔ بیشک خدا زبردست (اور) سخت عذاب دینے والا ہے۔

تشریح: مثال کے طور پر مصر کے راجہ فرعون اور ان کی قوم کو کس طرح ناانصافی کی سزا ملی تھی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (008:053)

یہ اس لئے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں، خدا اُسے نہیں بدلا کرتا۔ اور اس لئے کہ خدا سُنتا جانتا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے وردان (بشارت) بدلتے نہیں ہیں جب تک انسان خود اپنے گناہوں سے اسے داغدار نہ کرے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ۔ (008:054)

جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کی جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کرڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ اور وہ سب ظالم تھے۔

تشریح: فرعون کی قوم کے لوگ اور اس سے پہلے والی قوم کے لوگوں نے اللہ کے اصولوں کی خلاف ورزی کی تھی اور ان کے گناہ والے کاموں کی وجہ سے انہیں تکلیفیں بھگتنی پڑیں۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ (008:055)

جان داروں میں سب سے بدتر خدا کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

تشریح: ساری مخلوق میں سب سے زیادہ نیچ مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے قدرتی اصولوں کو توڑتے ہیں اور اپنے گناہ والے کردار سے انسانی سماج کی شانتی کو بگاڑتے ہیں۔

پیغام: اللہ تعالیٰ جب انسان کو پیدا کرتے ہیں تب اس کے دماغ میں محبت، انسانیت اور سچائی ڈال دیتے ہیں اور جو انسان ان باتوں کا انکار (کفر) کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا قدرتی اصول (سچ) ہے۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ۔ (008:056)

جن لوگوں سے تم نے عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور نہیں ڈرتے۔

تشریح: اللہ کے ساتھ انسان کا عہد ہے محبت، بھائی چارہ، قدرت کی حفاظت اور شانتی کا گنہگاروں کو رسول کے ذریعہ اللہ کا جو عہد ملتا ہے وہ اسے بار بار توڑتے رہتے ہیں۔

www.urduchannel.in

فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ۔(008:057)

اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہوں وہ بھی ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ ان کو عبرت ہو۔

تشریح: گنہگاروں کو سماجک طور پر ایسی سزا دینی چاہئے کہ اسے دیکھ کر لوگ گناہوں سے ڈریں۔

پیغام: سزا اور جزا کا مالک اللہ تعالیٰ ہے پھر بھی انسان کو کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ اللہ کے اصولوں کے لئے کسی کو سزا دے مگر اللہ کی مرضی سے ہی انسانی سماج قانون کے دائرے میں محدود ہے۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآٮِٕنِيۡنَ ۔(008:058)

اور اگر تم کو کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو ان کا عہد انہیں کی طرف پھینک دو اس طرح کہ تم اور وہ برابر ہو جائیں کچھ شک نہیں کہ خدا دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تشریح: سماجک، قدرتی اور ایشور کے اصولوں کو توڑنا گناہ ہے اور ایمان والوں کو چاہئے کہ ایسے گنہگاروں کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور دغا بازوں کو کوئی پسند نہیں کرتا۔

پیغام: ایمان والے گنہگاروں کے ساتھ کوئی عہد نہ کریں۔

وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا‌ ؕ اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ ۔ (008:059)

اور کافر یہ نہ خیال کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں۔ وہ ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

تشریح: گنہگار یعنی پاپی انسان کبھی بھی نیک اور پرہیزگاروں کو کمزور نہ سمجھیں۔ سچائی اور محبت میں بڑی طاقت ہے اور یہی طاقت نیک لوگوں کو شانتی پردان (عطا) کرتی ہے۔

وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَـيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَاٰخَرِيۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ‌ ۚ لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمُ‌ ۚ اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ‌ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ۔(008:060)

اور جہاں تک ہو سکے قوت سے اور گھوڑوں کو تیار رکھنے سے ان کے لئے مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے، ہیبت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا۔ اور تمہارا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔

تشریح: گناہ کا چکر اور گناہوں کو ختم کرنے کے لئے یا ان سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنی طاقت کو نیک انسان سخت رکھتے ہیں اور یہی طاقت ایشور کے طاقت ہے اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو اسی طاقت کے ذریعہ اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کرواتے ہیں۔

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۔ (008:061)

اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سُنتا (اور) جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: گنہگار انسان اگر اپنی زندگی کو نیکی اور سچائی کے کاموں پر لانے کی قسم کھاتے ہیں تو نیک لوگ انہیں ان کے اس کام میں مدد کریں اور اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں اور اللہ سب سنتا جانتا ہے۔

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ‌ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۔ (008:062)

اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔

تشریح: اگر گنہگار اس معاملے میں دھوکا دیتے ہیں تو ایشور کے طاقت ہی ان کے لئے کافی ہے اور اللہ تعالی سب دیکھتا سنتا ہے اور اللہ کی طاقت نیک انسان کی طاقت بن جاتی ہے۔

وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۔ (008:063)

اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خدا ہی نے ان میں اُلفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست حکمت والا ہے۔

تشریح: انسان کا ضمیر جسے محبت اور پاکیزگی سے اللہ تعالی نے بھر رکھا ہے یعنی محبت، پاکیزگی اور شانتی کے ساتھ زمین کی کوئی بھی دولت مقابلہ نہیں کر سکتی اور اللہ بڑا ہی طاقت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۔ (008:064)

اے نبی! خدا تمہارے لئے اور مومنوں کے لئے جو تمہارے پروردگار ہی کافی ہے۔

تشریح: نیک انسان کے لئے ایشور کے (قدرتی) طاقت ہی کافی ہے اور نیک انسان ہی اللہ کے اصولوں کو مانتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَى الۡقِتَالِ‌ؕ اِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ يَغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ‌ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ۔ (008:065)

اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

تشریح: نبی، رسول اور سماج کے گیانی نیک (عالم) انسان گنہگاروں کے خلاف لڑائی میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اگر 20 نیک لوگ ہوں گے تو وہ 200 گنہگاروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور 100 نیک انسان 1000 گنہگاروں پر فتح حاصل کر سکتے ہیں کیوں کہ گنہگار بیوقوف، بزدل اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔

پیغام: کسی کا ضمیر اگر گناہوں کے خلاف مذہبی لڑائی میں شامل ہونا نہیں چاہتا تو یقیناً یہ اس کے یقین اور ایمان کی کمزوری ہے۔

اَلۡـــٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنۡكُمۡ وَعَلِمَ اَنَّ فِيۡكُمۡ ضَعۡفًا‌ؕ فَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ‌ۚ وَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ اَلۡفٌ يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفَيۡنِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۔ (008:066)

www.urduchannel.in

اب خدانے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے، اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

تشریح: اللہ کی طاقت سے نیک لوگ نڈر ہوتے ہیں اور اللہ کی طاقت ہی نیک لوگوں کا بوجھ ہلکا کرتی ہے۔ اللہ تعالٰی جانتا ہے کہ نیک انسان میں بھی کمزوری ہے، لیکن یہی کمزوری گنہگاروں کو زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے نیکوں کی فتح ہمیشہ گنہگاروں پر ہوتی آرہی ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (008:067)

پیغمبر کے شایان شان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں، جب تک زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہادے۔ تم لوگ دُنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت چاہتا ہے۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: جب تک گناہ اور گنہگاروں کا خاتمہ نہ ہو جائے تب تک نیک انسان اپنی لڑائی بند نہ کریں اور اللہ بڑا طاقت والا ہے۔

پیغام: اللہ تعالٰی کبھی بھی لوگوں کو خون ریزی اور فساد کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر یہی سوچ مسلمانوں کے خلاف دوسرے لوگ رکھیں اور کہیں کہ مسلمانوں کو ختم کر دو تو اس آیت کا موجودہ ترجمہ مسلمانوں پر بھاری پڑے گا۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر انسان کے لئے اللہ کی طرف سے رسول کے ذریعہ دنیا میں آئی اور اس آیت کا صاف اور سیدھا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالٰی فساد اور آپس میں خون ریزی پسند نہیں کرتا اور یاد رکھیں کہ آج کے زمانے میں مسلمان صرف % 21 ہیں۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ (008:068)

اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

تشریح: فساد کرنے والے اور انسانیت کا قتل کرنے والے گنہگار اگر نیک کام نہیں کرتے تو ان کے لئے زبردست سزا موجود ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (008:069)

تو جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اُسے کھاؤ حلال ہے اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اپنے ضمیر کی لڑائی میں جو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اس کے ذریعہ اچھی، نیک اور شانتی کی زندگی حاصل کریں اور اللہ سے ڈریں اور گناہ چھوڑنے کے بعد دوبارہ اسے نہ اپنائیں تو اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پیغام: لوٹنا، قتل کرنا اور فساد پھیلانا اللہ تعالٰی اور اس کے رسولوں کے اصولوں کے بالکل خلاف ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (008:070)

اے پیغمبر جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: گیانیوں کے آس پاس جو اگیانی (جاہل) انسان ہیں انہیں کہہ دینا چاہیئے کہ اگر وہ گیان حاصل کریں اور نیک کاموں میں اپنے آپ کو لگائیں تو یقیناً انہوں نے جو کھویا اس سے بہت زیادہ حاصل ہوگا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡا خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۔ (008:071)

اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے بھی خدا سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو تمھارے قبضہ میں کر دیا۔ اور خدا دانا حکمت والا ہے۔

تشریح: اگر اگیانی نیک لوگوں کے ساتھ ظلم کریں تو یہ ظلم اللہ کی قسم توڑنے کے برابر ہوگا۔ نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے گنہگاروں سے زیادہ طاقت دی ہے۔

پیغام: آج کی موجودہ دنیا اس آیت کی مثال بیان کرتی نظر آتی ہے یعنی اگیانی (جاہل) تکلیفوں کی زندگی جی رہے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰۤـئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يُهَاجِرُوۡا مَا لَـكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا‌ۚ وَاِنِ اسۡتَـنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۔ (008:072)

جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے، وہ اور جنہوں نے جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت سے کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر وہ تم سے دین میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہے۔ مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور ان میں عہد ہو اور خدا تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: جن لوگوں نے پاکیزگی اور نیکی کی قسم لی اور اپنی دولت کو یا اپنی زندگی کو مخلوق کی خدمت میں لگا دیا ہو تو ایسے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور یہ ایک ہی گروہ ہے اور مخلوق کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے (ہجرت) ہیں اور جن لوگوں نے پاکیزگی اور خدمت کی قسم لی ہے مگر خدمت کے لئے دور دراز ملکوں میں نہیں جا سکتے تو ان لوگوں کو کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا۔ مخلوق کی خدمت کے لئے کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو سب کا فرض ہے کہ ان کی ضرورت کو پورا کریں اور اللہ تعالیٰ سب کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ‌ؕ اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِى الۡاَرۡضِ وَفَسَادٌ كَبِيۡرٌ ۔ (008:073)

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں تو اگر تم یہ نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا۔

تشریح: گنہگار اور ناپاک انسان آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اگر نیک لوگ آپس میں اتحاد نہ رکھیں اور خیالات کی یکسانیت نہ رہے تو بے چینی پھیلنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا‌ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۔ (008:074)

www.urduchannel.in

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے، اور جنہوں نے جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

تشریح: جن لوگوں نے مخلوق کی خدمت میں اپنے آپ کو منسوب کیا اور پوری طرح اس راستہ کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا اور غریب، بیمار، اپاہج اور تکلیفیں جھیلتے لوگوں کو سہارا دیا، وہی سچے مسلمان ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے ان کی پرانی زندگی کے گناہوں کی پوری طرح معافی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (008:075)

اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے۔ وہ بھی تم ہی میں سے ہیں۔ اور رشتہ دار خدا کے حکم کے رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح: اور جس نے شکھشا، انسانیت، محبت، شانتی، عدم تشدد، پاکیزگی اور مخلوق کی خدمت کو اپنے مذہب کے طور پر اپنایا اور اسی مقصد سے گنہگاروں کے خلاف لڑائی کی، ایسے لوگ ایمان والوں کے گروہ میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب دیکھتا جانتا ہے۔

www.urduchannel.in

سورۃالتوبہ

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ.(009:001)

خدااوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں سے جن سے تم نے عہد کرر کھا تھا بیزاری۔

تشریح: ایسے عہد کو توڑ دینا چاہئے جو اللہ اور اس کے رسولوں کے بتائے ہوئے اصولوں کے خلاف ہو۔

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ. (009:002)

توزمین میں چار مہینے چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم خدا کو عاجز نہ کر سکو گے اور یہ بھی کہ خدا کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔

تشریح: چار مہینہ تک گنہگاروں کو وقت دیا جائے انہیں سدھرنے کا اور گنہگار یہ جان لیں کہ ان کے اصولوں سے اللہ تعالی کے اصول کبھی کمزور نہیں ہو سکتے۔ گنہگاروں کے غیر عقلی، کوسنسکار اور نفرت والے اصول آخر کار انسان اور انسانی سماج میں بے نقاب ہو کر بے عزت ہوتے ہیں۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. (009:003)

اور حج اکبر کے دن خدا اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ خدا مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی ان سے دستبردار ہے۔ پس اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر نہ مانو تو جان رکھو کہ تم خدا کو ہرا نہیں سکو گے اور کافروں کو دُکھ دینے والے عذاب کی خبر سنادو۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور اس کا قدرتی سچ بتانے والے یہ اعلان کرتے ہیں کہ جھوٹ اور گناہ والے اصولوں پر جینے والے مشرکوں کے ساتھ اللہ تعالی کے قدرتی سچے اصول کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔اللہ تعالی کے قدرتی سچے اصول گنہگاروں کے سامنے ثابت ہونے کے باوجود گنہگار اسے نہیں اپناتے یعنی اللہ کے اصول گنہگاروں کے سامنے سب ثابت ہو چکے ہیں۔ گنہگار انسان نیکی اور سچائی کے مذہب کو اپنائیں تو وہ ان کے لئے سب سے اعلیٰ اور عمدہ راستہ ہے۔ گنہگار یاد رکھیں اگر وہ سچائی اور پاکیزگی کے راستہ پر ڈھونگ رچائیں تو یقیناً ان کا جھوٹا کردار سچائی کو کبھی بھی کمزور نہیں کر سکتا اور یہی پیغام گنہگاروں کے لئے بھی ہے۔

پیغام: اللہ تعالی کسی کے اعمال سے بیزار نہیں ہو سکتا، مشرک وہ ہے جو اللہ تعالی کے پاک اور سچے اصولوں کو ٹھکرا کر گناہ اور بدی کو اپناتے ہیں۔ یہاں پر "حج" سے مراد پاکیزگی اور صبر ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (009:004)

www.urduchannel.in

البتہ جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا ہو اور اُنہوں نے تمہارے ساتھ کسی طرح کا قصور نہ کیا ہو اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی ہو تو جس مدت تک ان کے ساتھ عہد کیا ہو اُسے پورا کرو، خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: جو انسان نفرت، قتل اور مذہب کے نام پر انسانیت کے اصولوں کو توڑتے ہیں وہ مشرک ہیں۔ ایسے لوگ آپس میں ایک گروہ کے ہیں اور اس گروہ کے اندر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایسی سوچ رکھتے ہیں، مگر اس پر عمل نہیں کرتے یعنی کسی کا نقصان نہیں کرتے۔ ان کے لئے کوئی سخت سزا نہیں ہونی چاہیئے۔

پیغام: انسان کے کردار کا پتہ اس کے رنگ روپ سے نہیں ہوتا اور کبھی کبھی برائی کے بیچ بھی اچھائی دیکھنے کو ملتی ہے اور ایمان والے ہمیشہ انسان کے نیک اعمال کی قدر کرتے ہیں۔ اور اپنی قسم پوری کرتے ہیں۔

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (009:005)

جب عزت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور پکڑ لو اور گھیر لو اور ہر گھات کی جگہ پر ان کی تاک میں بیٹھے رہو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: چار مہینہ کا موقع دینے کے بعد اگر گنہگار (یعنی فساد کرنے والے، عصمت ریزی کرنے والے، ظلم کرنے والے، بچوں کے ساتھ جسمانی اور ذہنی ظلم کرنے والے سچے اور قدرتی اصولوں کو اپنی گھناؤنی حرکت سے نفرت والے اصولوں میں بدلنے والے اور سنوارنے کے نام پر بگاڑنے والے) نہ سدھریں تو انہیں قیدی بنا دیا جائے تاکہ وہ اپنے کاموں کو پھیلا نہ سکیں۔ ایسے لوگ اگر قید نہ ہوں یا وہ کھلے عام گھوم رہے ہوں تو انہیں پکڑنے کے لئے ہر موڑ میں ان کا انتظار کریں لیکن اگر وہ گناہ کے کام سے توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے سچے اور قدرتی اصولوں کو اپنا لیں اور گناہ سے کمائی ہوئی دولت حکومت کو سونپ دیں تو انہیں معافی ملنی چاہیئے۔ نہیں تو ان کے اوپر ہر قسم کی پابندی لگے تاکہ ان کی غلط سوچ کی موت ہو یعنی اس طرح سے مشرکوں کا قتل کیا جائے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی قتل کا حکم اس آیت میں نہیں دیا اور نہ ہی اللہ کسی کی عبادت کا محتاج ہے۔ جب ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے تو یقیناً مشرک کوئی دوسری قوم کے لوگ یا دوسرے مذہب کو ماننے والے نہیں ہو سکتے ہیں "مشرک" لفظ کا مطلب ہے گنہگار یعنی جو اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو نہیں مانتے اور شیطان کے اصولوں پر چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب ہے عدم تشدد، علم، سچائی، محبت، انسانیت، شانتی اور اللہ کو ایک مان کر تمام مخلوق کو اس کا حصہ ماننا اور یہ بھی ماننا کہ انسانی عبادت کی بنیاد انسانی اعمال سے شروع ہوتی ہے رسم و رواج سے نہیں۔ قرآن شریف کی ہر آیت ہر وقت کے لئے مکمل ہے تو اس حساب سے اس آیت کا موجودہ ترجمہ آج کے جدید وقت پر پوری طرح سے باطل ہو جاتا ہے۔ میری (سدھارت چڑجی) تشریح کی سچائی اور گہرائی کو محسوس کریں۔

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ (009:006)

www.urduchannel.in

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ کلام خدا سُننے لگے پھر اس کو امن کی جگہ واپس پہنچادو۔اس لئے کہ یہ بے خبر لوگ ہیں۔

تشریح: علماء کی تفسیر کے مطابق آیت نمبر 5 میں "تاک میں بیٹھ کر مشرکوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے" اور آیت نمبر 6 میں " مشرکوں کو حفاظت دینے کی بات کرتے ہیں" کون سی بات صحیح ہے؟مشرکوں کا قتل کرنا یا ان کی حفاظت کرنا؟

نوٹ: دونوں آیتوں میں کوئی جھول نہیں ہے جو جنگ کرنا چاہے گا اس سے مقابلہ کیا جائے گا اور جو صلح کرنا چاہے گا ان کے ساتھ صلح کیا جائے گا۔(ادارہ)

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ. (009:007)

بھلا مشرکوں کے لئے خدا اور اس کے رسول کے نزدیک عہد کیوں کر رہ سکتا ہے؟ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد محترم کے نزدیک عہد کیا ہے اگر وہ قائم رہیں تو تم بھی اپنے قول و قرار (پر) قائم رہو۔بیشک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

تشریح: گنہگاروں (مشرک) کے اصولوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سچے اور پاک اصول لوگوں تک پہنچے اس کے درمیان کوئی عہد نہیں ہو سکتا یعنی اچھائی اور برائی دونوں الگ الگ راستے ہیں اور ان کے درمیان کوئی بھی سمجھوتہ نہیں۔سکھ شانتی اور پاکیزگی (مسجد حرام) جس کی نشاندہی کرتی ہے اس کے آگے جو بھی قانون بنے اس کے ذریعہ ہی انسانی سماج میں پاک اور ناپاک یعنی نیکی اور بدی کا توازن برقرار ہے یعنی ایشور اور نیک انسانوں کے درمیان محبت کا بندھن ہے۔

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةًؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ. (009:008)

کیسے عہد رہے گا کہ اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا، یہ منہ سے تو تمہیں خوش کر دیتے ہیں لیکن ان کے دل نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

تشریح: گنہگار انسان کبھی بھی وعدہ کے پکے نہیں ہوتے اور ان کے وعدہ پر یقین نہیں کرنا چاہئے۔اس لئے کوئی بھی عہد ان کے ساتھ ہو یا نیکی اور پرہیزگاری کی طرف اگر وہ آئیں تو وہ پرہیزگاری کے اصول نہیں مانیں گے۔انسانی سماج میں ایسے انسان بھی موجود ہیں جو صرف دکھاوے کے لئے نیکی کا کام کرتے ہیں مگر اصل میں ان کا ضمیر گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور عربی زبان میں ایسے لوگوں کو "فاسق" کہا گیا ہے۔

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (009:009)

یہ خدا کی آیتوں کے عوض تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے اور خدا کے راستے سے روکتے ہیں۔کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں برے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالی کے اصولوں کو ایسے لوگوں نے اپنے گندے اور ناپاک خیالات سے گندہ کیا اور سچائی کو چھپانا یا اسے بگاڑنا سب سے گھناؤنا کام ہے۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ.(009:010)

یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ عہد کا۔اور یہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

تشریح: محبت، شانتی اور انسانیت پر یقین نہ رکھنے والے مسلمانوں کی عزت نہیں کرتے اور فاسق ہی اپنی حد کو پار کرتے ہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔(009:011)

اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور سمجھنے والے لوگوں کے لئے ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

تشریح: علمی انسان نماز اور زکوۃ کے مطلب کی گہرائی کو سمجھنے میں بھول نہیں کرتے اس لئے محبت، بھائی چارہ، اور علم کو اپنانا ہی نماز ہے اور گنہگار اپنے کردار سے توبہ کریں اور نیک اصولوں کو اپنائیں۔ سرکاری قانون کو حق سمجھ کر اسے مانیں تو سارے نیک انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۔(009:012)

اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو، ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ عجب نہیں کہ اپنی حرکات سے باز آجائیں۔

تشریح: اور کوئی انسان اگر سچائی اور پرہیزگاری کے راستہ کو قبول کرنے کے بعد سچے اور شانتی کے اصولوں کو توڑنے لگیں یعنی سچے اور شانتی کے اصولوں کو توڑ دیں اور سچائی کو جھوٹ سے ناپاک کرنے کی کوشش کریں یعنی جھوٹے اصولوں کے ذریعہ انسانی سماج کی سکھ شانتی کو بگاڑنے کی کوشش کریں تو نیک لوگ ایسے لوگوں کے ساتھ ہر ممکن طریقہ سے لڑائی کریں جب تک وہ باز نہ آجائیں۔ گنہگاروں کے کسی بھی وعدہ کا یقین نہیں ہے۔ اس بات کو سمجھتے ہوئے گنہگار انسان کے ہر کردار یا اس کے ہر کام پر نظر رکھیں۔

پیغام: اس سورہ کی آیت نمبر 5 میں کہا گیا ہے 'ہر موڑ میں مشرکوں کی تاک میں بیٹھے رہو" اس بات کا مطلب آیت نمبر 12 میں صاف ہوا کہ گنہگار اور ناپاک لوگوں کے ہر کام نیک لوگوں کی نظر میں رہنے چاہئیں تاکہ انسانی سماج میں گناہ کی اشاعت نہ ہو۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ (009:013)

بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنھوں نے قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر کے جلاوطن کرنے کا عزم مصمم کرلیا اور انہوں نے تم سے جنگ میں پہل کی۔ کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ ڈرنے کے لائق خدا ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو۔

www.urduchannel.in

تشریح: نیک لوگ گنہگاروں کے خلاف لڑائی کیوں نہیں کریں گے اور ایسے لوگوں کے خلاف لڑائی کرنی چاہیئے جو سچائی اور شانتی کو بگاڑتے ہیں اور انسانیت کے سارے اصولوں کو کچلتے ہیں یعنی انسانیت اور شانتی کی شرط کو بھنگ کرتے ہیں یعنی انسانی سماج کے ہر اچھے قانون کو توڑتے ہیں اور نیک لوگوں کو انسانی سماج سے نکالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں سے لڑنے میں نیک لوگ ڈریں گے ؟ جو خود غرض ہوگا وہی گنہگاروں کے خلاف لڑنے سے ڈرے گا۔ سچا انسان صرف اپنے اصولوں پر قائم رہتا ہے اور کسی سے نہیں ڈرتا۔

پیغام: یہ لڑائی نیکی اور بدی کی لڑائی ہے اور یہی بات مہابھارت میں شری کرشن نے ارجن سے کہی تھی۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ۔(009:014)

اُن سے خوب لڑو۔ خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔

تشریح: جو انسان گناہ کے خلاف نیکی اور سچائی کی لڑائی لڑتے ہیں انہیں قدرت یعنی اللہ تعالی فاتح بناتا ہے اور ایسے لوگوں کو ہی شانتی (سکون) حاصل ہوتی ہے۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔(009:015)

اور ان کے دلوں سے غصہ دور کرے گا اور جس پر چاہے گا رحمت کرے گا اور خدا سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: ہارنے کے بعد گنہگاروں کا ضمیر غصہ سے دور ہوگا اور اگر اللہ تعالی چاہے تو ان کی توبہ قبول ہوگی۔ سچا علم اور سائنسی سچائی اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (009:016)

کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ چھوڑ دیے جاؤ گے ؟ اور ابھی تو خدا نے ایسے لوگوں کو جانا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کئے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا۔ اور خدا تمہارے کاموں سے واقف ہے۔

تشریح: ظلم کرنے والے لوگ کیا یہ سوچتے ہیں کہ انہیں ظلم کا نتیجہ نہیں ملے گا۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی انہیں آزما رہا ہو وقت دے کر اور جو انسان اللہ تعالی اور سچائی بتانے والوں اور سچائی سمجھانے والوں کے علاوہ کسی کو دوست بناتے ہیں، (یعنی گناہ کا ساتھ دیتے ہیں اور پاکیزگی کی قسم کھاتے ہیں) ان کے کاموں سے اللہ تعالی پوری طرح واقف ہے۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ (009:017)

مشرکوں کو زیبا نہیں کہ خدا کی مسجدوں کو آباد کریں (جبکہ) وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہوں۔ ان لوگوں کے سب اعمال بے کار ہیں اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

www.urduchannel.in

تشریح: یہ نہیں ہو سکتا کہ نیک، محبت، انسانیت اور سکھ شانتی کی نشانی (مسجد) کی حفاظت کوئی گنہگار انسان کرے اور جو انسان اپنے گناہ لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں ان کا کام ہر سمت میں بے کار ہے اور ان کا ٹھکانا اشانتی کی آگ ہے۔

پیغام: موجودہ دور میں دیکھا گیا ہے کہ سماج کی باگ ڈور غنڈے، بدمعاش اور چوروں کے ہاتھوں میں ہے اور قرآن شریف کی یہ آیت ان لوگوں کی نشاندہی کرتی ہے اور یہی لوگ نقاب پوش یعنی مذہب کا ڈھونگ رچانے والے غیر مذہبی یعنی کافر ہیں۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰۤئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ۔ (009:018)

خدا کی مسجدوں کو تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی لوگ اُمید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں ہوں گے۔

تشریح: پاکیزگی کی نشانی (مسجد) کی حفاظت نیک لوگ ہی کر سکتے ہیں یعنی جو خود نیک ہوں وہی نیکی کی مثال بن کر اس کی حفاظت کر سکتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ (اعلیٰ طاقت) کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں نتیجہ پر اور قائم کرتے ہیں نماز (محبت، پاکیزگی، عدم تشدد، شکھشا، انسانیت، اور نیکی کو اپنی زندگی کی بنیاد سمجھتے ہیں) اور زکوۃ دیتے ہیں اور اپنے فرض کے آگے انہیں کسی کا ڈر یا دباؤ متاثر نہیں کرتا۔ ایسے لوگ ہی سچے علمی (عالم) ہیں۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (009:019)

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد محترم کو آباد کرنا اس شخص کے اعمال جیسا خیال کیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تشریح: جو انسان لوگوں کو پانی پلاتے ہیں یا کھانا کھلاتے ہیں اور مذہبی جگہوں کی حفاظت کرتے ہیں وہ کبھی بھی اس انسان کی طرح نہیں ہو سکتے جو مخلوق کی خدمت کے خلاف ہو اور جو جھوٹ اور باطل کے خلاف لڑائی کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کی قدرت کے لئے یہ دو قسم کے انسان یکساں نہیں ہو سکتے یعنی جو دکھاوے کی نیکی کرتے ہیں اور اپنے اعمال کے ذریعہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اور نیک لوگ کبھی بھی ایک نہیں ہو سکتے۔

پیغام: اس آیت کے آخر میں "ظلم کرنے والوں کا ذکر کرنا" یہ ثابت کرتا ہے کہ ظلم کرنے والے اور باطل پر چلنے والے انسان کی خدمت میں کتنا ہی اپنے آپ کو مشغول کر لیں انسانی سماج کو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

نوٹ: اس آیت میں "حج اور مسجد حرام" کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (009:020)

www.urduchannel.in

جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے، خدا کے یہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

تشریح: جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ قدرت کی ہر چیز ایک ہی طاقت سے چلتی ہے اور محبت، سچائی، پاکیزگی اور مخلوق کی خدمت کو اپنا مذہب سمجھتے ہیں (یعنی ایمان لانا) اور سکھ شانتی، سچائی کو سماج میں قائم کرنے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں یعنی انسانی سماج کو ترقی کے راستہ پر لے جاتے ہیں (ہجرت) اور اس راستہ میں اپنی محنت کی کمائی خرچ (جہاد) کرتے ہیں، ایسے لوگ سماج میں قابل تحسین ہوتے ہیں اور یہی لوگ انسانی سماج میں مہان ہیں اور یہی راستہ انسانی زندگی کو ترقی عطا کرتا ہے۔

پیغام: اس آیت میں اچھے کاموں پر اپنی جان اور مال کو خرچ کرنے کا حکم ہے اور یہ اس لئے کے ہر انسان سب سے زیادہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے اور جب کسی نیک کام میں کوئی اپنے آپ کو قربان کرے یعنی نیک کام میں اپنا فائدہ نہ ڈھونڈے وہی انسان سب سے افضل ہوتا ہے۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۔(009:021)

ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے، جن میں ان کے لئے نعمت ہائے جاودانی ہے۔

تشریح: قدرت کی طرف سے ایسے انسان سکھ اور شانتی کی بلندی پر موجود رہتے ہیں۔

پیغام: اس آیت میں "انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے" کیا ہر کسی کا رب الگ الگ ہے؟ بالکل نہیں! سب کا رب ایک ہے مگر دنیا کے ہر کونے کے انسانوں کی تہذیب الگ الگ نام سے اپنے اپنے رب کو پکارتی یا یاد کرتی ہے اور ان کی عبادت کا طریقہ بھی الگ الگ ہے اور یہ سب اللہ تعالی کی مرضی سے ہی ممکن ہے اور یہ ایک اہم وجہ ہے قرآن شریف کو مکمل کہنے کی۔ ہر گروہ کے رب کا نام اور ان کی عبادت کا طریقہ اپنی جگہ مکمل ہے۔ انسان کا اچھا برا، گناہ ثواب صرف انسان کے اعمال پر منحصر کرتا ہے اور اچھے اعمال کے بغیر کوئی بھی عبادت کا طریقہ مکمل نہیں ہوتا اور قرآن شریف ہر وقت، ہر جگہ اور ہر انسان کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔

ذریعہ: عبادت کی بنیاد ہے انسانی اعمال یعنی انسانی کردار، اس کا طور طریقہ نہیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔(009:022)

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کے ہاں بڑا صلہ ہے۔

تشریح: انسان کی سب سے زیادہ خوشی ہے سکھ شانتی اور اچھی صحت میں اور نیک لوگ اس میں رہیں گے اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے افضل انعام ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (009:023)

اے اہل ایمان! اگر تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی ایمان کے مقابلے کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو۔ اور جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: نیک انسان اپنے بھائی یا باپ کے گناہ والے اصولوں کو کبھی نہیں اپناتے جو نیک ہیں یا جن کے اصول سچائی اور پاکیزگی کی بنیاد پر قائم ہیں وہ ایک دوسرے کے دوست یا بھائی ہیں۔ یقیناً انسانوں میں ہی کچھ لوگ گناہ کا شکار ہوتے ہیں اور اپنے قریبی رشتے داروں کے گناہوں کا ساتھ نیک انسان نہیں دیتا اور ظلم کرنے والا چاہے وہ باپ، بھائی ہی کیوں نہ ہوں وہ نیک لوگوں کے ساتھی نہیں ہو سکتے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ (009:024)

کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم بھیجے۔ اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تشریح: موہ مایا میں ڈوبے ہوئے انسان سچائی اور نیکی کے راستہ کو اپنانے میں ڈرتے ہیں۔ نیکی اور شانتی قائم کرنے کے لئے جہاد یعنی جدوجہد نہیں کرتے یہی لوگ گنہگار ہیں اور قدرت کی طرف سے انہیں ہمیشہ اشانتی کا عذاب ملتا ہے۔

پیغام: پرہیز گاری، نیکی اور شانتی کے اصولوں کو انسان سب سے پہلے اپنے اوپر نافذ کرے اور اپنے اندر کے ضمیر (انترآتما) کو پاک کرنا ہی جہاد ہے۔ ہر انسان اگر اپنے آپ کو پاک بنالے تو انسانی سماج اور تہذیب ایک پاک زمین ہو جائے گی، جہاں پر ہر انسان کے لئے سکھ اور شانتی ہوگی۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ۔۔ (009:025)

خدا نے بہت سے موقعوں پر تم کو مدد دی ہے۔ اور حنین کے دن جبکہ تم کو اپنی کثرت پر ناز تھا تو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی۔ اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر پھر گئے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی مدد صرف سچائی اور شانتی کے لئے ہوتی ہے اگر کسی کے اندر زیادہ سے زیادہ گناہ ہیں تو یقیناً اسے اللہ کی مدد حاصل نہیں ہوتی اور دنیا کی ساری خوبیاں ان کی نظر میں چھوٹی نظر آئیں گی اور وہ سچائی سے منھ پھیر کر بھاگیں گے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ۔ (009:026)

پھر خدا نے اپنے پیغمبر پر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور لشکر جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اتارے اور کافروں کو عذاب دیا۔ اور کفر کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ رسولوں اور نیک لوگوں کو سچائی قائم کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں اور یہ ایک غیبی طاقت کے ذریعہ ہوتا ہے اور گنہگار انسان بھی کسی ان دیکھی طاقت کے ذریعہ ہی اشانتی کا عذاب بھگتتے ہیں۔

www.urduchannel.in

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (009:027)

پھر خدا اس کے بعد جس پر چاہے مہربانی سے توجہ فرمائے۔اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: عذاب سے متاثر ہو کر جو گنہگار انسان اپنے گناہوں کو سمجھے گا اور گناہ سے توبہ کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی طرف سے معافی۔اللہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (009:028)

مومنو: مشرک تو نجس ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ کے پاس نہ جانے پائیں اور اگر تم کو مفلسی کا خوف ہو تو خدا چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔بے شک خدا سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: نیک لوگ یہ بات دھیان میں رکھیں کہ موہ مایا، ناپاکی اور گناہ میں الجھے ہوئے انسان (مشرک) بالکل ناپاک ہیں اور پاکیزگی، نیکی، محبت،انسانیت کی نشانی ہے "مسجد حرام" اور اس کی پاکیزگی کو ناپاک نہ کریں۔پاکیزگی کی قسم لینے والے جتنے بھی غریب کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا۔یقیناً اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا اور مہاشکتی شالی (طاقتور) ہے۔

پیغام: حیثیت سے زیادہ اونچی خواہشات میں بھٹکے ہوئے انسان گناہوں کو اپناتے ہیں۔اس آیت میں "غریب" لکھ کر اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کو یہ حکم دیا کہ اپنی اونچی خواہشات کو غریبی پر حاوی نہ ہونے دیں۔یہاں پر سوال یہ آتا ہے کہ آیت کے پہلے حصے میں "مشرک اور مسجد حرام" کی بات کی گئی ہے اور دوسرے حصے میں "غریب" کی اس کا مطلب ہے کہ ایمان والے ہر حال میں (یعنی غریبی یا خوشحالی) اپنے ایمان کو قائم رکھیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور مشرکوں کی ناپاک سوچ کے خلاف کھڑے ہو جائیں۔اس سوال پر غور کرنے سے یہ سمجھ میں آجائے گا کہ "مشرک اور مسجد حرام" کس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۔ (009:029)

جو لوگ اہل کتاب میں سے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو خدا اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو۔یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

تشریح: پرہیزگار یعنی ایمان والے یعنی نیک انسان جو سچائی، محبت اور عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں وہ ہر ممکن کوشش کریں ناپاک اور گنہگاروں کو سچائی، ایک ایشور اور زندگی کے آخری وقت پر ایمان لانے کی اور جو چیز انسان اور انسانی سماج کے لئے نقصاندہ یعنی حرام (گناہ، جھوٹ، ناپاکی، اور انسانی کردار کے لئے مضر) ہے اور رسولوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا حکم جو سچائی اور انسانی مذہب کو مانتے ہیں اور کوئی اگر اس مذہب کو نہیں مانتا تو اس کے خلاف ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔انسانی سماج میں اللہ تعالیٰ کی مرضی سے حکومت کرنے والے موجود ہیں اور حکومت کے جو قائدے قانون ہیں انھیں ماننا انسانی سماج کے لئے بہتری ہے اور سرکاری ٹیکس (زکوۃ) ضرور ادا کریں۔

www.urduchannel.in

پیغام: "جزیہ" کمزور طبقہ کے لئے وصولی نہیں ہے، اگر مسلمان ایک قوم ہے اور وہ جس ملک میں کمزور ہیں یا تعداد میں کم ہیں تو کیا یہی ٹیکس ان پر نافذ ہو تو انہیں کیسا لگے گا؟ یاد رکھیں اللہ تعالی کے دربار میں ناانصافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے "جزیہ" اس انسان پر لاگو کیا جائے گا جو سرکاری قانون کو نہیں مانتا اور عوام کی امانت جو سرکار کے پاس موجود ہوتی ہے اس کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ڽ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ (009:030)

اور یہود کہتے ہیں کہ عُزیر خدا کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ وہ ان لوگوں کی باتیں نقل کر رہے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر کیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے، یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں؟

تشریح: قدرت کی ہر چیز یا ہر مخلوق "پرمانوک شکتی" (ایٹومک پاور) کے ذریعہ چلتی ہے اور وہی پرمانوک شکتی اللہ تعالی کی طاقت ہے۔ قدرت کی ہر چیز کو وہی طاقت بناتی یا بگاڑتی ہے یعنی جو چیز بنتی ہے اس کی موت یقینی ہے۔ کوئی کوئی طبقہ یا گروہ جیسے کہ یہودی یا نصرانی اپنے پیغمبر کو اللہ کی اولاد سمجھتے ہیں، یہ ان کا بھرم ہے۔ جو گناہ کرتے ہیں یعنی کافر وہ اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان اصولوں پر کو ضعیف الاعتقادی اور من گھڑت کہانیاں بنا کر اپنا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن کچھ وقت بعد یعنی وقت کے چکر میں یہ سارے اصول غلط ثابت ہو جاتے ہیں اور ان غلط اصولوں کا قتل ہو جاتا ہے۔

پیغام: وقت یہ بات ثابت کر چکا ہے کہ کائنات کی ہر چیز پرمانوک شکتی سے چلتی ہے اور اسی شکتی (طاقت) سے اپنا روپ بھی بدلتی رہتی ہے۔ اس لئے اس آیت میں کہا گیا ہے "اللہ تعالی قتل کر دے گا کو سنسکار (غیر عقلی) والی سوچ کو"

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (009:031)

انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سواء کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

تشریح: کچھ لوگوں نے اللہ تعالی اور ان کے اصول (قرآن شریف) کو چھوڑ کر اپنے اپنے گروہ یا طبقہ کے عالموں کو اپنی عبادت کا مقام بنایا اور کہیں کہیں یہ بھی دیکھا گیا کہ انہیں عالموں کو اللہ تعالی کا درجہ دے کر انہیں کی عبادت کی گئی مگر قدرت کا یہ رد عمل اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ ہی چلتا ہے اور اس کا ثبوت ملنے کے بعد ان عالموں کو چاہئے کے عام انسان کو یہ سچائی سمجھا دیں تاکہ عام انسان اللہ تعالی کو بانٹ کر انسانی سماج میں مذہبی فساد نہ پھیلائیں اور ایک خدا کی عبادت ہی کریں۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (009:032)

یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔

www.urduchannel.in

تشریح: پرمانوک شکتی اللہ تعالٰی کا "نور/جیوتی" ہے اور جو انسان گناہ کے کاموں میں الجھے رہتے ہیں اور اللہ تعالٰی کے اس نور کو پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کا نور یعنی ان کی طاقت ہر کام کو انجام دیتی ہے۔ اور جو کافر ہیں وہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔

پیغام: جو انسان گناہ کرتا ہے وہ اللہ تعالٰی کے وجود کا انکار کرتا ہے اس لئے وہ گناہ کرتے ہیں یعنی ان کے دلوں میں اللہ کا ڈر خوف یا محبت نہیں ہوتی اور اس لئے وہ ان کے اصولوں اور حکموں کو ٹھکراتے ہیں۔ جنہیں اللہ سے محبت ہوگی وہ کبھی بھی اللہ کے اصولوں کے خلاف نہیں جائیں گے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔ (009:033)

وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق لے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں

تشریح: سچائی اور اللہ تعالٰی کے قدرتی اصولوں کے ساتھ صدیوں سے رسول آتے رہیں ہیں۔ سچا مذہب ہر کو سنسکار (ضعیف الاعتقادی) پر جس نے مذہب کی شکل اختیار کر رکھی ہے، پر بھاری ہوتا ہے اور گنہگار اس بات کو نہیں مانتے۔

پیغام: اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق کچھ سوال پیدا ہوتے ہیں۔

1. موجودہ ترجمہ کے مطابق رسول پاک حضرت محمد ﷺ اور ان کی ہدایت والی کتاب "قرآن شریف" ہر رسول اور ان کی کتابوں پر افضل ہے! تو سوال یہ آتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول آئے کیا وہ غلط تھے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ان کی کتاب بدل دی گئی ہے تو کیا لوگوں کے اندر اتنی طاقت ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کے اصولوں کو بدل دیں اور اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت محمد ﷺ جو لکھوا کر گئے ہیں کیا وہ بدلا نہیں گیا؟

نوٹ: اللہ تعالٰی کے اصول کبھی بھی بدل نہیں سکتے اور یہ ہر مذہبی کتاب میں لکھا ہوا ہے اور یہ اصول ہر صدی میں ثابت ہوئے ہیں اور ہر کو سنسکار والی سوچ پر غالب رہے اور یہ سارے اصول رسولوں، سائنسدانوں اور عالموں کے ذریعہ ہی ثابت ہوئے ہیں۔ کتاب باطل ہوگئی یا اس کو بدل ڈالا گیا ان سب باتوں پر بحث کرنا لاحاصل اور فساد کی جڑ ہے اور جو یہ کام کرتے ہیں وہ فسادی ہیں اور اللہ تعالٰی فسادیوں سے سخت نفرت کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ (009:034)

مومنو! بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے اور (ان کو) راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خبر سُنادو۔

تشریح: مذہبی انسان کبھی بھی کو سنسکار میں ڈوبے ہوئے اور اپنے آپ کو مذہبی ٹھیکے دار کہلوانے والوں پر یقین نہیں کرتے۔ وہ یقین کرتے ہیں تو صرف سچائی پر اور اسی راستہ پر ایمان لاتے ہیں جو انہیں اور انسانی سماج کو فائدہ پہنچائے۔ سماج میں ایسے بہت سارے عالم اور درویش ہیں جو صرف نام کے ہیں کام کے نہیں اور انسان کو سچائی کے راستے سے روکتے ہیں اور کو سنسکار کے راستے

www.urduchannel.in

پر ڈھکیل دیتے ہیں۔ جس راستہ پر اللہ تعالی نے کوئی ثبوت نہیں رکھا۔ سونے چاندی سے بنی ہوئی مٹی کے پیچھے جو انسان بھاگتے ہیں اور اسے اپنے پاس رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت کو صرف اپنے اوپر ہی خرچ کرتے ہیں اور دوسروں کا خیال نہیں کرتے وہ انسان اور انسانیت کے دشمن ہیں اور انہیں قدرت کی طرف سے اشانتی اور بے چینی کا عذاب ملتا ہے۔

پیغام: یہ انسانی کردار ہے جو ہمیشہ چمکتی ہوئی چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اس کی موہ (لالچ) انسان کو گناہ کے کاموں میں ڈھکیل دیتی ہے۔ اس آیت میں صرف سونا چاندی کا ذکر فرما کر چمکتی ہوئی چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۔ (009:035)

جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔

تشریح: ایسے انسان کو جب بے چینی کی آگ میں جلنا پڑے گا اور اس آگ میں جلنے کی نشانی اس کے منھ، پیٹھ اور پہلو پر نظر آئے گی یعنی اس کی تکلیفوں کی گواہی اس کے جسم کا ہر حصہ دے گا تب وہ محسوس کرے گا اپنی زندگی میں کئے گئے گناہوں کے پھل کا اور وہ چکھے گا مزہ اس گناہ کے پھل کا جو اس نے کیا تھا۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۤفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۤفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۔ (009:036)

خدا کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں یعنی اس روز (سے) کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کتاب خدا میں (برس کے) بارہ مہینے ہیں ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔ یہی دین (کا) سیدھا راستہ ہے۔ تو ان میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا اور اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو۔ جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں۔ اور جان رکھو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

تشریح: قدرتی طور پر انسان اور انسانی تہذیب کے ذریعہ ہی مہینہ اور دنوں کا حساب رکھا گیا۔ دنیاں کے ہر کونے میں لگ بھگ 30 دنوں کا مہینہ اور 7 دنوں کا ہفتہ گنتی میں آتا ہے اور یہ گنتی چاند اور سورج کو دیکھ کر کی گئی ہے۔ تہذیب کی شروعات سے ہی الگ الگ طریقہ سے انسان اس گنتی کو پورا کرتے ہیں اور تہذیب کی شروعات سے ہی چار سمتوں کی پہچان پائی۔ مثال کے طور پر پورب، پچھم، اتر، دکھن اور یہ سب باتیں قدرت نے انسان کو سکھائیں اور عزت بخشی۔ سچا علم ہی انسان کا صحیح مذہب ہے اس لئے مہینہ اور دنوں کو لے کر کوئی کوسنسکار (غیر عقلی) نہ پالیں۔ جھوٹ اور سماج کو نقصان پہنچانے والوں سے لڑیں۔ یہ عقلی اور غیر عقلی کی لڑائی ہے اور اللہ تعالی کے سارے سچے اصول نیک لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: یہ ایک سائنسی آیت ہے اس میں انسانی تہذیب کے درمیان دن، مہینہ، وقت اور سمتوں کی پہچان دی گئی ہے۔ دن اور مہینہ کو لے کر جو کوسنسکار انسانوں کے دماغ میں پہنچتے ہیں اسے بھی خارج کیا گیا ہے جو اس کے بعد والی آیت میں پوری طرح صاف کیا گیا ہے۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہر وقت، ہر دن اور ہر مہینہ برابر ہے۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۔(009:037)

امن کے کسی مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ (کرتا) ہے۔ اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ ایک سال تو اس کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام۔ تاکہ ادب کے مہینوں کی جو خدا نے مقرر کیئے ہیں گنتی پوری کر لیں اور جو خدا نے منع کیا ہے اس کو جائز کر لیں۔ ان کے برے اعمال ان کو بھلے دکھائی دیتے ہیں اور خدا کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

تشریح: ضعیف الاعتقادی اور غیر عقلی باتیں جو چاند، سورج، مہینہ اور دنوں کو لے کر ہیں اس میں اضافہ جہالت سے بڑھتا ہے۔ مہینہ اور دنوں کو آگے پیچھے کرنا جہالت یعنی کفریت کی نشانی ہے۔ کوسنسکار اور گناہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر ظلم (کفر) جہالت اور دلوں میں نفرت رکھنے والے اپنے من سے اللہ کے دن، وقت اور سمت کو حرام کرتے ہیں یا حلال کرتے ہیں۔ یہ کوسنسکار ہے جو سچائی کو گمراہ کر دیتا ہے اور ضد میں ڈوبے ہوئے اندھے راستہ بھٹکے ہوئے کافروں کو اللہ ہدایت نہیں دیتے۔

پیغام: تہذیب، سچے اصولوں کی بنیاد پر چلتی ہے اور کوسنسکار کبھی نہ کبھی سنسکار کی روشنی میں جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۔ (009:038)

مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر گرے جاتے ہو؟ یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے کیا تم آخرت کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔

تشریح: ایمان والے انسان جو یہ سمجھتے ہیں کہ قدرت کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طاقت سے بنتی ہے اور سب کچھ اللہ کا ہے اور ان اصولوں پر گہرا یقین رکھتے ہیں تب کبھی بھی اس انسان کو چمکتی ہوئی چیزوں کی موہ مایا پریشان نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کا دماغ چمکتی ہوئی چیزوں کی چمک سے پریشان ہوگا۔ ان کا دماغ محبت اور علم سے بھر جائے گا اور انہیں شانتی حاصل ہوگی یعنی انہیں اپنی زندگی کا کرم پھل (نتیجہ) شانتی کی شکل میں حاصل ہوگا یعنی دنیاوی چیزوں سے متاثر ہو کر وہ گناہ نہیں کریں گے۔ قدرت کی گود سے جو انہیں ملے گا وہ اسی پر مطمئن رہیں گے اور اپنے کاموں کو عیاشی اور اونچی خواہشات سے متاثر نہیں ہونے دیں گے۔

إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔(009:039)

اگر تم نہ نکلو گے تو خدا تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تشریح: نیک اور پرہیزگار انسان اگر سچائی اور محبت کی راہ میں جہاد نہ کریں یعنی شانتی قائم کرنے کے لئے جدوجہد نہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں سخت عذاب میں گھیر لے گا۔ شانتی کو قائم کرنے کے لئے انسانی سماج میں سے ہی کچھ خاص لوگوں کو قدرت تیار کرتی ہے۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی طاقت والا ہے۔

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۔ (009:040)

اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو خدا خود ان کی مدد کر چکا ہے جب کہ ان کو کافروں نے گھر سے نکال دیا تھا دو میں دوسرے جب وہ دونوں غار میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تو خدا نے ان پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا۔ اور بات تو خدا ہی کی بلند اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔

تشریح: سچائی بتانے والے کے سچے اصولوں کو سماج میں قائم کرنے کے لئے اگر کوئی مدد نہ کرے جبکہ سچائی بتانے والے کو یا نیک راستہ بتانے والوں کو گنہگار یا پاپیوں کی سازش سے سماج سے باہر نکالا جاتا ہے اور باطل وقتی طور پر سماج پر حاوی ہو جاتے ہیں تب سچائی بتانے والا رسول غاروں کے اندھیرے میں رہتے ہوئے بھی اپنے ساتھیوں سے اللہ کی مدد کی بات کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ سچائی اپنے آپ پر اتنی طاقتور ہے اور انہیں پوری طرح اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سچائی کبھی نہ کبھی انسانی سماج میں ثابت ہو جاتی ہے تب گنہگاروں کے خیالات باطل ہو جاتے ہیں اور اندیکھی طاقت کے ذریعہ انسانی دماغ میں تبدیلی لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اصول جو قدرت کے ہر ذرے ذرے میں موجود ہیں وہی سچ ہے اور یہی اللہ کا کلمہ ہے۔

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ (009:041)

کوچ کرو ہلکے پھلکے ہو تو بھی، بھاری بھر کم ہو تو بھی نکل آؤ اور خدا کے راستے میں مال اور جان سے لڑو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ سمجھو!

تشریح: پرہیزگار اور نیک انسان نکل پڑیں علم حاصل کرنے کے لئے چاہے وہ غریب ہو یا امیر، کالا ہو یا گورا، دبلا ہو یا موٹا۔ علم، سچائی اور پاکیزگی سے شانتی کے راستہ پر جہاد کریں (یعنی اپنے اندر کی ناپاک طاقت اور سماج میں موجود گنہگار انسانوں سے) اور اس راستہ پر اپنی دولت اور اپنی زندگی کی قربانی کریں۔ علم، سچائی، محبت، پاکیزگی اور شانتی ہی اللہ کا راستہ ہے، سمجھدار انسان کے لئے یہی افضل راستہ ہے یعنی علم شانتی اور محبت۔

www.urduchannel.in

پیغام: اللہ تعالی کا راستہ شانتی کا راستہ ہے لڑائی کا راستہ نہیں، اور ان اصولوں کے مطابق اس آیت میں "بھاری اور ہلکہ "کا موازنہ ہتھیار کے ساتھ کرنا نامناسب ہے۔ اس آیت سے پہلے والی آیت نمبر 40 میں "ان دیکھا لشکر" کی بات کی گئی ہے۔ اگر اللہ تعالی ان دیکھا لشکر بھیج کر انسان کے دماغ کو بدل سکتے ہیں تو کیوں انسان کو ہتھیار اٹھانے کے لئے کہیں گے؟ اس لحاظ سے یہ آیت کسی بھی صورت میں ہتھیار یا دھن دولت پر انحصار نہیں کرتی اور یہ اصول بھی بالکل غلط ہے کہ اللہ تعالی کی راہ میں اپنی دولت سے ہتھیار خرید کر غیر مسلمانوں پر حملہ کریں۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ۔ (009:042)

اگر نفع قریب اور سفر بھی ہلکا سا ہوتا تو وہ ضرور تمہارے ساتھ چل دیتے لیکن مسافت ان کو دور نظر آئی اور خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو آپ کے ساتھ ضرور نکل کھڑے ہوتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اور خدا جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

تشریح: کام چور اور عیاش قسم کے انسان یہ سوچتے ہیں کہ اگر انہیں محنت کے بغیر شانتی اور دولت مل جائے اور زندگی کا سفر پرہیزگاری سے آسان ہو تو ایسے لوگ کہتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہیں یعنی اپنے لالچ کو قابو میں نہیں رکھ سکتے ہیں۔ اور جو لوگ عیاشی کی زندگی کا خواب دیکھتے ہیں یہی لوگ پرہیزگاری کی زندگی سے ڈریں گے۔ اپنی اونچی خواہشات کو قابو میں رکھنا بھی ایک محنت طلب کام ہے اور ایسے عیاش طلب انسان کبھی بھی پرہیزگاروں کے ساتھی نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ان کا پرہیزگاری سے دور دور تک کوئی رشتہ ہے۔ ان کی زبانوں پر ہمیشہ اللہ کی قسمیں ہوتی ہیں اپنی ناکام زندگی کو چھپانے کے لئے اور ایسا کر کے یہ خود ہی اپنا نقصان اٹھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے سارے جھوٹ سے واقف ہے۔

عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ۔ (009:043)

خدا تمہیں معاف کرے۔ تم نے پیشتر اس کے کہ تم پر وہ لوگ بھی ظاہر ہو جاتے جو سچے ہیں اور وہ بھی تمہیں معلوم ہو جاتے جو جھوٹے ہیں ان کو اجازت کیوں دی؟

تشریح: ایسے عیاش اور کام چور انسانوں کو اللہ تعالی کی معافی ملے یعنی انہیں صحیح ہدایت ملے اور ان لوگوں کو اپنی زندگی کے سفر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملنی چاہئے یعنی نیک اور محنتی انسان اپنی زندگی میں یا اپنے کاموں میں اس قسم کے لوگوں کو جوڑ کر اپنے کام کا نقصان نہیں کرتے اور اس سے سچ جھوٹ کا فیصلہ محنتی لوگوں کے سامنے ہوتا ہے۔

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ۔ (009:044)

جو لوگ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تم سے اجازت نہیں مانگتے اپنے مال اور جان سے جہاد کے لئے۔ اور خدا پرہیزگاروں سے واقف ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: سچائی اور شانتی قائم کرنے کے لئے انسانی سماج میں جو انسان اپنی محنت اور اپنا وقت خرچ کرتے ہیں اور ایک خدا پر ایمان رکھتے ہوئے دنیا کی کسی بھی چیز سے نفرت نہیں کرتے اور اپنے کرم پھل (نتیجہ) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ نیک اور پرہیزگار کردار والے انسان کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ۔ (009:045)

اجازت وہی لوگ مانگتے ہیں جو خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ سو وہ اپنے شک میں ڈانواڈول ہو رہے ہیں۔

تشریح: انسان کا کردار جب شک کے دائرے میں آجاتا ہے تب اس کا اچھی باتوں پر بھی یقین نہیں ہوتا اور سچائی کو تلاش کئے بغیر وہ اسے ٹھکرا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یا قیامت پر ایمان نہ لا کر سچائی کو ٹھکرانے والے خود پریشان رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچائی اور اپنے کاموں کا نتیجہ انسان کی زندگی کے ہر پل اور ذرے ذرے میں موجود ہے جو وہ محسوس نہیں کرتے۔

پیغام: انسان کے دماغ میں شک جب تلاش کی شکل اختیار کرتا ہے تب نئی نئی چیزیں ظہور میں آتی ہیں مگر شک جب کو سنسکار سے متاثر ہوتا ہے تب انسان کو اندھکار میں دھکیل دیتا ہے۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ۔ (009:046)

اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لئے سامان تیار کرتے لیکن خدا نے ان کا اُٹھنا پسند ہی نہ کیا تو ان کو ہلنے جُلنے نہ دیا اور (ان سے) کہہ دیا گیا کہ جہاں تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہی رہو۔

تشریح: کو سنسکار میں ڈوبا ہوا شکی انسان جسے سچائی نظر نہیں آتی یا جو سچائی کو پسند نہیں کرتے ایسے انسان اگر سماج میں نیکی اور شانتی قائم کرنے کے لئے جہاد کرنے کی سوچیں تو یقیناً یہ اپنی پوری تیاری کر لیں یعنی اپنی پاکیزگی اور لڑائی اپنے آپ سے ہی شروع کریں اور سچائی کی لڑائی میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو صرف اپنے مقصد کے لئے جیتے ہیں یعنی ان کی زندگی ناکام بن کر رہ جاتی ہے۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ (009:047)

اگر وہ تم میں نکل بھی کھڑے ہوتے تو تمہارے حق میں شرارت کرتے اور تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے دوڑے دوڑے پھرتے۔ اور تم میں ان کے جاسوس بھی ہیں۔ خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

تشریح: نیک پرہیزگار اور شانتی چاہنے والے لوگوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں جو اپنی چالاکی سے اور اپنے کاموں سے یا اپنی دولت سے سچے اصولوں کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی کوشش رہتی ہے کہ انسانوں کے درمیان فساد ہوتا رہے۔ ہر انسان کی پسند اور ناپسند اور اپنے اصولوں پر قائم رہنے کا ارادہ یعنی دماغ الگ الگ ہوتا ہے اور اس بات کو ہتھیار بنا کر اور سچے اصولوں

www.urduchannel.in

کو بگاڑ کر یا غلط طریقہ سے یا جھوٹ بول کر لوگوں کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ایسے لوگ خود پر اور انسانی سماج پر ظلم کرتے ہیں اور ظالموں کو اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۔(009:048)

یہ پہلے بھی طالب فساد رہے ہیں اور بہت سی باتوں میں تمہارے لئے الٹ پھیر کرتے رہے ہیں۔یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا کا حکم غالب ہوا اور وہ برا مانتے ہی رہ گئے۔

تشریح: صدیوں سے ایسے لوگ اللہ تعالی کے سچے اصولوں کو بہکاتے اور اسے الٹ پلٹ کر پیش کرتے آرہے ہیں مگر انسانی سماج میں وہی اصول کامیاب ہوتے ہیں جو ثابت ہوتے ہیں اور سچائی پر قائم ہیں۔ سچائی پر قائم رہنے والے ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ۔(009:049)

اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو رخصت ہی دے دیجئے۔اور آفت میں نہ ڈالئے۔دیکھو یہ آفت میں پڑ گئے ہیں اور دوزخ سب کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔

تشریح: انسانی سماج میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو پرہیزگاری اور صبر کے امتحان سے گزرنا نہیں چاہتے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس امتحان سے ایسے لوگ ڈرتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ مصیبت میں رہتے ہیں کیونکہ سچائی کو وہ اگر قبول نہ کریں گے تو جھوٹ ان کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور مجبوراً ایسے انسان کو اشانتی کی تکلیفیں اٹھانی پڑ جائیں گی۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ۔(009:050)

اگر تم کو آسائش حاصل ہوتی ہے تو ان کو بری لگتی ہے۔اور اگر کوئی مشکل پڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا کام پہلے ہی (درست) کر لیا تھا۔اور خوشیاں مناتے لوٹ جاتے ہیں۔

تشریح: نیک، پرہیزگار لوگوں کو اگر کوئی بھلائی ملے تو مطلب پرست لوگ اس سے جلتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ کیوں انہوں نے سچائی کا راستہ قبول نہیں کیا اور اگر کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو یہی مطلب پرست لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے ٹھیک ہی کیا جو اپنا راستہ الگ کر لیا۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔(009:051)

کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے کہ جو خدا نے ہمارے لئے لکھ دی ہو۔وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

تشریح: نیک اور پرہیزگار انسان اللہ تعالی کو ہی اپنا مالک سمجھتے ہیں اور سکھ دکھ سب اللہ کا دیا ہوا حال سمجھ کر اسے خوشی خوشی اپنا لیتے ہیں۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ (009:052)

www.urduchannel.in

کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو۔اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا (یاتو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔

تشریح: نیک لوگ یہ کہہ دیں کہ محبت، پاکیزگی اور شانتی کو اپنا کر انہوں نے دو برکتیں کمائی ایک صحت دوسرا شانتی والا دماغ۔ نیک لوگ گنہگاروں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ ایسی ہی زندگی انہیں حاصل ہو اور وہ بھی محبت، پرہیزگاری کو اپنائیں نہیں تو اس کے بر خلاف ان کا نصیب ہوگا ان کے کاموں کے کارن (وجہ)۔

پیغام: اس آیت کے موجودہ ترجمہ کے مطابق "لڑائی میں جیت حاصل کرنا اور شہادت پانے میں دو برکتوں کی نشاندہی کی گئی ہے" دنیا میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے اور اس لحاظ سے انسان اگر آپس میں لڑیں یہ کبھی بھی اللہ کے اصول نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کمزور نہیں ہے جو اس کے راستہ پر لڑنے کے لئے انسان کو موت کی طرف دھکیل دے۔ اس آیت میں نیکی اور گناہ کی بات کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان کے لئے شانتی اور اچھی صحت کی بات بھی کی گئی ہے۔ اللہ کی راہ میں جیت یا ہار کوئی معنٰی نہیں رکھتی یہ صرف ایک فرض ہے جو نبھایا جاتا ہے۔ علماء کی تفسیر کے مطابق جب لڑائی نہیں ہوگی تب اس آیت کو کیا سمجھا جائیگا؟ (جبکہ قرآن کی ہر آیت ہر دور ہر وقت اور ہر انسان کے لئے مکمل ہے)

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ (009:053)

کہہ دو کہ تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ تم نافرمان لوگ ہو۔

تشریح: گنہگار انسان جب تہذیب کی حد کو پار کرتے ہیں تب ان کی کوئی بھی صفائی قبول نہیں ہوتی یعنی گناہ سے کمائی ہوئی دولت سے یا گنہگار انسان گناہ کرنے کے بعد جتنا بھی اس کی بھرپائی کریں وہ قبول نہیں ہوتا۔

پیغام: قدرت میں کوئی ایک ایسا کام ہوتا ہے جو ایک بار اگر ہو جائے تو اس کی بھرپائی ناممکن ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۔ (009:054)

اور ان کے خرچ کے قبول ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوا اس کہ اُنہوں نے خدا سے اور اس کے رسول سے کفر کیا اور نماز کو آتے ہیں تو سُست وکاہل ہو کر اور خرچ کرتے ہیں تو ناخوشی سے۔

تشریح: یقیناً گناہ سے کمائی ہوئی دولت سے صدقات یا خیرات قبول نہیں ہوتا۔ گناہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغام پہنچانے والے رسولوں کے اصولوں کے خلاف ہے اور گنہگار انسان نیک، پرہیزگاری اور شانتی کو نہ اپنا کر نماز ادا نہیں کرتے۔

(اوپر سے دکھاوٹ کی نماز جس سے اللہ کے لئے محبت اور اس کی مخلوق کے لئے عزت نہیں ہے)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔ (009:055)

www.urduchannel.in

تم ان کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ خدا چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے دُنیا کی زندگی میں ان کو عذاب دے۔ اور (جب) ان کی جان نکلے تو (اُس وقت بھی) وہ کافر ہی ہوں۔

تشریح: پرہیزگار اور دل میں محبت رکھنے والے انسان گنہگاروں کی دولت اور ان کے خاندان کی چمک دمک سے تعجب نہ کریں کیونکہ یہ چمک دمک ان کی زندگی کی شانتی کی بنیاد نہیں ہوسکتی اور ان کی موت بے چینی کے عذاب سے ہی مکمل ہوتی ہے۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۔ (009:056)

اور خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تمہیں میں سے ہیں۔ حالاں کہ وہ تم میں سے نہیں ہیں اصل یہ ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں۔

تشریح: گنہگاروں کا ضمیر ان کی شانتی چھین لیتا ہے اور اس بے چینی کو چھپانے کے لئے ہمیشہ اپنی زبان پر اللہ کا نام اور اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں تاکہ پرہیزگاروں کے سامنے ثابت ہو جائے کے یہ لوگ انہیں کی جماعت کے ہیں، مگر ایسے لوگ اندر سے کھوکھلے اور ڈرپوک ہوتے ہیں۔

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۔ (009:057)

اگر ان کو کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا گھُسنے کی جگہ مل جائے تو وہ بھاگ کر اسی میں جا چھپیں۔

تشریح: ایسے گنہگاروں کا ضمیر دنیا کے عیش و آرام میں الجھا ہوا رہتا ہے اور موقعہ ملتے ہی اپنا نقاب اتار کر اپنے گناہ والے اعمال کی طرف لوٹ جاتے ہیں یا ان چمکتی ہوئی چیزوں کی طرف بھاگتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۔ (009:058)

اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ صدقات کے بارے میں تم پر عیب لگاتے ہیں۔ اگر ان کو اس میں سے مل جائے تو خوش رہیں اور اگر نہ ملے تو جھٹ خفا ہو جائیں۔

تشریح: گنہگار اور ناپاک ضمیر والے انسان، نیک اور پرہیزگاروں کے صدقات خیرات پر شک ظاہر کرتے ہیں۔ اگر گنہگاروں کو اس میں کوئی فائدہ نظر آتا ہے تو وہ ان کی تعریف کرتے ہیں اور اگر فائدہ نظر نہ آئے تو برائی میں لگ جاتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ (009:059)

اور اگر وہ اس پر خوش رہتے جو خدا اور اس کے رسول نے ان کو دیا تھا۔ اور کہتے کہ ہمیں خدا کافی ہے اور خدا اپنے فضل سے اور اس کے پیغمبر ہمیں دیدیں گے۔ ہمیں تو خدا ہی چاہئے۔

تشریح: ایسے لوگوں کو تب شانتی حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنی سوچ بدل کر یہ سوچتے ہیں کہ جو ان لوگوں کے پاس ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے دی ہوئی بخشش ہے اور یہ اسی میں خوش رہتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (009:060)

www.urduchannel.in

صدقات تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنانِ صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور خدا کی راہ میں او ر مسافروں کی مدد میں خدا کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: صدقہ (ہر قسم کی مدد) صرف مجبوروں کے لئے ہوتا ہے اور گناہ کے خلاف لڑائی کرنے میں اس دولت کو خرچ کیا جاسکتا ہے اور مسافروں کی مدد کے لئے بھی اور کسی کا قرض اتارنے کے لئے بھی اسے استعمال کیا جاسکتا ہے اور اللہ تعالی علم و حکمت والا ہے۔

پیغام: یہ قرآن شریف کی ایک خاص آیت ہے اور اس آیت میں کوئی ذات پات، رنگ روپ، اونچ نیچ کا بھید بھاو نہیں ہے اور یقیناً ناداروں کا کوئی رنگ روپ، ذات پات، یا اونچ نیچ نہیں ہوتا۔ "مسلمان" لفظ کسی خاص طبقہ کا نام نہیں ہے۔ یہ ایک انسانی کردار ہے اور جب کوئی انسان اسے ٹھیک ٹھیک ادا کرتا ہے تب وہ "اسلام" میں داخل ہوتا ہے۔

وَمِنۡهُمُ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ النَّبِىَّ وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ اُذُنٌ‌ؕ قُلۡ اُذُنُ خَيۡرٍ لَّكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَرَحۡمَةٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۔ (009:061)

اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کان کا کچا ہے کہہ دو کہ کان تمہاری بھلائی کے لئے۔ اور خدا کا اور مومنوں کا یقین رکھتا ہے۔ اور جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں ان کے لئے رحمت ہے۔ اور جو لوگ رسول کو رنج پہنچاتے ہیں ان کے لئے عذاب الیم (تیار) ہے۔

تشریح: سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کا راستہ بتانے والے نبیوں کو تکلیفیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو ہر معاملے میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ سچائی اور بھلائی بتانے والے نبیوں کی دخل اندازی بھی نیکی اور پرہیزگاری کے لئے ہوتی ہے اور ان کی باتوں سے لوگوں کو شانتی ملتی ہے اور جو انسان نبی کی بتائے ہوئے سچے اور شانتی کے راستہ کو ٹھکراتے ہیں اور انہیں تکلیفیں دیتے ہیں وہ خود اشانتی کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اور انہیں اللہ تعالی کا عذاب ہے۔

يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ لِيُرۡضُوۡكُمۡ‌ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَحَقُّ اَنۡ يُّرۡضُوۡهُ اِنۡ كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ۔ (009:062)

یہ لوگ تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم کو خوش کردیں۔ حالانکہ اگر یہ (دل سے) مومن ہوتے تو خدا اور اس کے پیغمبر خوش کرنے کے زیادہ مستحق ہیں۔

تشریح: اگر انسان اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کو خوش کرے تو یقیناً اس کے بدلے میں انہیں خوشی اور شانتی حاصل ہوگی۔

اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيۡهَا‌ؕ ذٰلِكَ الۡخِزۡىُ الۡعَظِيۡمُ ۔ (009:063)

کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا؟ یہ بڑی رسوائی ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصول یعنی قدرتی اصول انسان اور انسانی سماج کو رسولوں کے ذریعہ سمجھائے گئے اور جو ان اصولوں کی مخالفت یااس کی سچائی کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں یقیناًایسے لوگوں کی زندگی بے چینی میں گزرتی ہے اور دماغی بے چینی ان کی زندگی کو جہنم بنادیتی ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہتے ہیں۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۔ (009:064)

منافق ڈرتے رہتے ہیں کہ ان پر کہیں کوئی ایسی سورت (نہ) اتر آئے کہ ان کے دل کی باتوں کوان پر ظاہر کردے۔ کہہ دو کہ ہنسی کیے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو خدااس کو ضرور ظاہر کردے گا۔

تشریح: گنہگار اور خود غرض انسان یہ سمجھتا ہے کہ نیک یعنی ایمان والے اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے کچھ ایسی چیزیں ایجاد نہ کرلیں جس سے ان لوگوں کا جھوٹ اور کوسنسکار غلط ثابت ہو جائے۔ ناپاک گنہگار اور کوسنسکار میں الجھے ہوئے لوگ یہ جان لیں کہ سچائی کو جتنا بھی چھپانے کی کوشش کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے ضرور سامنے آجاتی ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ (009:065)

اور اگر تم ان سے دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم خدا اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟

تشریح: سچائی ثابت ہونے کے بعد گنہگار اور جھوٹے لوگ اپنے دعوے کو چھپانے کے لئے اور اپنی جھوٹی شان کو برقرار رکھنے کے لئے کہتے ہیں کہ پہلے تو ہم نے مذاق کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اصول رسولوں کی سچائی اور قدرتی ایجاد کبھی بھی کسی کی ہنسی مذاق کا مقام نہیں ہوسکتا۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۔ (009:066)

بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوچکے ہو۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے۔ کیوں کہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔

تشریح: ہر گنہگار اپنے گناہ کو چھپانے کے لئے بہانے بناتا ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جھوٹ اور کوسنسکار پر یقین رکھتے ہیں اور جب ان کا جھوٹ اور کوسنسکار یا گناہ غلط ثابت ہو جاتا ہے تب وہ اس سچائی کو قبول نہیں کرتے اور اپنے جھوٹے خیالات کو سچائی کا درجہ دینے کے لئے تمام قسم کے بہانے بناتے ہیں۔ جو انسان بنا سمجھے جھوٹ پر یقین رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں معاف کردیتا ہے لیکن جو انسان سچائی کو سمجھتے ہوئے جھوٹ کو قبول کرکے بیٹھے رہتے ہیں وہ گنہگار یعنی پاپی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عذاب ہوتا ہے۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (009:067)

www.urduchannel.in

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی طرح کے ہیں کہ برے کام کرنے کو کہتے اور نیک کاموں سے منع کرتے اور ہاتھ بند کئے رہتے ہیں۔ انہوں نے خدا کو بھلادیا تو خدا نے بھی ان کو بھُلادیا۔ بے شک منافق نافرمان ہیں۔

تشریح: منافق مرد اور منافق عورت (برائی کا حکم دینے والے) کی پہچان یہ ہے کہ خود گناہ کرتے ہیں اور اسے سچا ثابت کرنے کے لئے تمام قسم کے بہانے بناتے ہوئے دوسروں کو بھی گناہ کرنے پر اکساتے ہیں۔ اپنے راز کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں یعنی اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے راز اللہ تعالیٰ سے چھپا لئے۔ اللہ تعالیٰ اور ان کے اصول ان لوگوں سے کوسوں دور ہیں۔ بے شک ایسے لوگ نافرمان اور احسان فراموش ہیں۔

پیغام: موجودہ دنیا پر نظر دوڑانے سے ہی منافق لوگوں کی پہچان ہو جاتی ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو صرف اپنے بارے میں ہی سوچتے ہیں اور سماج کے لئے جو ان کی ذمہ داری ہے وہ اسے نبھانا نہیں چاہتے، دوسروں کی ترقی دیکھ کر جلتے ہیں اور جاہل ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں۔

وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡکُفَّارَ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ ہِیَ حَسۡبُہُمۡ ۚ وَلَعَنَہُمُ اللّٰہُ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ۔ (009:068)

اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لائق ہے اور خدا نے ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب (تیار) ہے۔

تشریح: ایسی سوچ رکھنے والے مرد اور عورت پر قدرتی طور پر عذاب کا وعدہ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

کَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ کَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡکُمۡ قُوَّۃً وَّاَکۡثَرَ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ؕ فَاسۡتَمۡتَعُوۡا بِخَلَاقِہِمۡ فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِخَلَاقِکُمۡ کَمَا اسۡتَمۡتَعَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ بِخَلَاقِہِمۡ وَخُضۡتُمۡ کَالَّذِیۡ خَاضُوۡا ؕ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۔ (009:069)

ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں۔ وہ تم سے بہت طاقتور اور مال و اولاد میں کہیں زیادہ تھے۔ تو وہ اپنے حصے سے فیض یاب ہو چکے۔ سو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصے سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اسی طرح تم نے اپنے حصے سے فائدہ اٹھالیا۔ اور جس طرح وہ باطل میں ڈوبے رہے اسی طرح تم باطل میں ڈوبے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

تشریح: تہذیب کی شروعات سے ہی انسانی سماج میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنی دھن دولت اور تعداد میں کبھی کبھی نیک لوگوں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ یقیناً ایسے لوگوں کے کام اور خیالات وقت کے ساتھ ساتھ اوندھے منھ گر پڑتے ہیں اور ان کے سارے اصول غلط ثابت ہو جاتے ہیں اور یہی ہیں نقصان اٹھانے والے۔

پیغام: تعداد میں زیادہ ہونا کوئی بڑی بات نہیں، اصلی بات تو یہ ہے کہ علم، پرہیز گاری، تعلیم، نسل اور بہترین شانتی کی زندگی کس قوم میں زیادہ ہے اس کی گنتی ہوتی ہے۔

www.urduchannel.in

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۔ (009:070)

کیاان کوان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جوان سے پہلے تھے؟ (یعنی) نوح علیہ السلام اور عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم علیہ السلام کی قوم اور مدین والے اور اُلٹی ہوئی بستیوں والے۔ ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے اور خدا تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

تشریح: نوح، عاد اور ثمود کی قوم کے لوگوں کے سامنے ایک مثال دی گئی ہے۔ ابراہیم اور مدین کے رہنے والے لوگوں کی جنہوں نے ہدایت پانے کے باوجود گناہ میں الجھ کر اپنے سماج اور تہذیب کو ختم کیا اور اپنی سکھ شانتی کو بگاڑا۔ ایسا نہیں ہے کہ قدرت یا اللہ کی طرف سے کوئی عذاب تھا بلکہ ان لوگوں نے اپنی زندگی اور سماج کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑا تھا۔

پیغام: اللہ تعالی کی ہدایت میں کوئی کمی نہیں تھی۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ (009:071)

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور خدا اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا رحم کرے گا۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔

تشریح: محبت، شانتی، انسانیت اور بھائی چارہ پر یقین رکھنے والے جسے مسلمان (مومن) کہتے ہیں۔ وہ سارے مرد عورت دنیا کے کسی بھی کونے کے کیوں نہ ہوں آپس میں دوست ہیں، اور ایسے لوگ ہمیشہ ایمانداری اور پرہیزگاری کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے آپ کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ گناہ، پاپ اور بے ایمانی سے لوگوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے سارے قدرتی اصولوں کو اپناتے ہیں (نماز) اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ سرکار کے ذریعہ بنائے ہوئے ہر قسم کے سارے ٹیکس (زکوۃ) ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے سارے قدرتی اصول جو رسولوں سے ملے ہیں انہیں مان کر چلتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی رحمت برستی ہے۔ بے شک اللہ تعالی طاقتور اور حکمت والا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (009:072)

خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا اور خدا کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انسانی سماج ایک خوبصورت باغ کی طرح بن جائے گا جس میں نہر کی ٹھنڈک کی طرح شانتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے اصولوں پر قائم رہنے سے انسان اور انسانی سماج کو ٹھنڈی نہر کی طرح شانتی (سکون) حاصل ہوگی اور یہی انسان کے لئے سب سے زیادہ کامیابی ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔ (009:073)

اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

تشریح: سچائی بتانے والے نبی اور ان کے اصولوں پر چلنے والوں کو حکم ہے کہ جھوٹ، گناہ اور گنہگاروں کے خلاف جہاد کریں اور ان لوگوں کی ساتھ سختی سے پیش آئیں۔ یقیناً یہ لوگ بدسکونی کے جہنم سے استفادہ کرتے ہیں اور یہی ان کا رہنے کا ٹھکانا ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (009:074)

یہ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا ہے اور یہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور ایسی بات کا قصد کر چکے ہیں جس پر قدرت نہیں پاسکے اور یہ صرف اسی بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ خدا نے اپنے فضل سے اور اس کے پیغمبر نے ان کو دولتمند کر دیا ہے؟ تو اگر یہ لوگ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر منہ پھیر لیں تو خدا ان کو دنیا اور آخرت میں دُکھ دینے والا عذاب دے گا۔ اور زمین میں ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔

تشریح: انسانی سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اصولوں اور سچائی پر قسم کھاتے ہیں اپنے کاموں کے نتیجہ سے بچنے کے لئے اور اپنے کئے پر شرمندہ نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ کام کیا ہی نہیں۔ حقیقت تو یہی ہے کہ گنہگاروں کا گناہ (یعنی کفر کا کلمہ) ان کے ہاتھوں ہو چکا تھا۔ "کفر کا کلمہ" کا مطلب ہے سچائی کو جاننے کے بعد، نیکی کی ہدایت پانے کے بعد اور اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو سمجھنے کے بعد اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ ہوا "کفر کا کلمہ" اسلام یعنی شانتی، سکھ چین، نیکی، پرہیزگاری اور محبت پر ایمان لانے کا مطلب اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو پوری طرح سے قبول کرنا اور اسے اپنے زندگی میں نافذ کرنا۔ ان اصولوں کو زبانی طور پر قبول کرنے کے بعد اگر کوئی گناہ کرتے ہیں اپنی دولت کی طاقت سے جو اسے اللہ کی مہربانی سے حاصل ہوئی تھی یعنی گناہ کے ساتھ دولت کا ایک گہرا رشتہ ہوتا ہے اور اس رشتہ کا غلط استعمال کرنے والا یعنی "کفر کا کلمہ" اپنانے والے کبھی بھی توبہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے اور اگر نہیں کریں تو انسانی سماج میں انہیں نفرت کے ساتھ جینا پڑتا ہے اور نفرت کے ساتھ جینا بھی ایک دردناک عذاب ہے۔

پیغام: اس آیت کے ذریعہ گروہ یا طبقہ والی سوچ کو رد کیا گیا ہے اور وہ اس طرح کہ اس آیت میں کہا گیا ہے "کفر کا کلمہ" اگر کافر کوئی خاص گروہ کا نام ہے تو یقیناً مسلمان چھوڑ کر کسی بھی دوسری قوم میں کلمہ پڑھا نہیں جاتا تو "کفر کا کلمہ" کیا ہے؟ کافر کون سا کلمہ پڑھتے ہیں؟ کافر وہ کلمہ پڑھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے اصولوں اور ان کے بتائے ہوئے راستہ کے خلاف باتیں ہیں یعنی گناہ۔

www.urduchannel.in

اس آیت میں کافر سے مطلب ہے گناہ یا گنہگار اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ایمان اور کافر کسی امت کے دائرے تک محدود نہیں اور اس آیت کے آخر میں "توبہ" کی بات کہہ کر اس آیت کے سچے اصولوں کو اور بھی اچھی طرح سے پیش کیا گیا ہے۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰٮنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۔ (009:075)

اور ان میں بعض ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہم کو اپنی مہربانی سے (مال) عطا فرمائے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوکاروں میں ہو جائیں گے۔

تشریح: اور کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو یہ سوچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جوان کا حال ہے وہ خیرات کرنے کے قابل نہیں ہے اگر وہ پیسے والے بن جائیں تو ضرور صدقات خیرات اور نیک کام کریں گے اور اللہ تعالی کے راستہ پر چلنے والے بن جائیں گے۔

پیغام: صدقہ خیرات کرنا انسان کی نیت پر منحصر ہے معاشی حال پر نہیں۔ اس آیت کے ذریعہ بتائے گئے انسان کی جو مثال دی گئی ہے ایسے انسان کو اصولوں کے ترازو میں گنہگار کہا جائے گا۔ اپنی خواہشات، اونچی خواہشات اور ضرورت کو سمیٹ کر دوسرے انسانوں کے دکھ مصیبت میں ساتھ دینا ہی صدقہ خیرات ہے اور انسان کے لئے فرض بھی چاہے وہ معاشی ہو، روحانی ہو یا علم کے ذریعہ یا اپنی محنت کے ذریعہ۔ انسان کا اقتصادی حال اللہ تعالی یعنی قدرت پر منحصر کرتا ہے اور انسانیت کے ناطے ایک انسان کا دوسرے انسان سے رشتہ محبت اور عزت کا ہونا چاہئے اور جب دو انسانوں کے درمیان مغروریت یا بھید بھاو کے خیالات پیدا ہوتے ہیں تب وہ قدرت یعنی اللہ کی نظر میں نیچ قسم کا انسان ہوتا ہے۔

فَلَمَّاۤ اٰتٰٮهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۔ (009:076)

لیکن جب خدا نے ان کو اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے۔ اور برگشتہ ہو کر منہ پھیر لئے۔

تشریح: ایسے خود غرض انسان جب دولت مند ہو جاتے ہیں تب بھی وہ نیکی کے لئے خرچ نہیں کرتے اور انسانی سماج کی تکلیفوں سے درگزر کرتے ہیں اور اپنے عیش و آرام اور اونچی خواہشات کو پورا کرتے رہتے ہیں۔

فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ يَلۡقَوۡنَهٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوۡهُ وَبِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ۔ (009:077)

تو خدا نے اس کا انجام یہ کیا کہ اس روز تک کے لئے جس میں وہ خدا کے روبرو حاضر ہوں گے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اس لئے کہ انہوں نے خدا سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

تشریح: ایسے لوگوں کی سزا میں اللہ تعالی نے ان کے دلوں میں بے چینی ڈال دی اور زندگی کی آخری سانس تک یعنی ختم ہونے تک کیوں کہ انہوں نے وعدہ خلافی کی تھی۔

پیغام: اس آیت میں "قیامت" سے مراد انسان کی موت ہے۔ موت کے بعد انسانی جسم قدرت میں فنا ہو جاتا ہے اور قدرت اللہ تعالی کی طاقت سے چلتی ہے۔

اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰٮهُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ۔ (009:078)

کیا ان کو معلوم نہیں کہ خدا ان کے بھیدوں اور مشوروں تک سے واقف ہے اور یہ کہ وہ غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت سے ہی ہر انسان بنتا ہے اور انسان کے دماغ میں جو سوچ بنتی ہے اور عمل میں آتی ہے وہ بھی قدرتی یعنی اللہ کے اختیار میں ہوتی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔(009:079)

جو مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور صرف اتنا ہی پاتے ہیں جتنی محنت کرتے ہیں اور اس تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے ہیں ان پر جو طعن کرتے اور ہنستے ہیں خدا ان پر ہنستا ہے۔اور ان کے لئے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے۔

تشریح: انسانی سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دل کھول کر صدقہ خیرات کرتے ہیں مگر دماغ میں نفرت، غرور، انسانوں میں فرق، سچائی کے خلاف اور جھوٹ کو پکڑے رہتے ہیں اور وہ ان لوگوں کو طعنہ دیتے ہیں جو سچائی، پرہیز گاری اور اپنی محنت کی کمائی پر رہتے ہوئے صبر کرتے ہیں اور قدرت سے انہیں جو بھی حاصل ہوتا ہے اس پر مطمئن رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مذاق اڑانے والوں کو ان کے گناہوں کی سزا ضرور دیں گے یعنی تکلیفیں، بے چینی۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ (009:080)

تم ان کے لئے بخشش مانگو یا نہ مانگو اگر ستر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی خدا ان کو نہیں بخشے گا۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول سے کفر کیا اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح: ایسے انسانوں کو جو سچائی کے خلاف رہتے ہیں اور جھوٹ کو اپناتے ہیں ان لوگوں کی اچھائی کے لئے جتنی بھی دعائیں کی جائیں اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفوں کو دور نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرلیں اور نیکی کا راستہ اختیار نہ کرلیں۔

پیغام: سورہ توبہ میں 70 قسم کے گناہوں کا ذکر ہے۔ وید میں اسے "رکت بیجا سور" کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ 70 قسم کے انسانی کردار کا گناہ جو انسانی سماج کی سچائی اور شانتی کو بگاڑتے ہیں۔ اس لئے اس سورہ میں خاص طور پر 70 بار دعا کرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ معافی کی گنتی صرف 70 بار ہی کیوں کہی گئی ہے؟ سو بار یا ہزار بار کیوں نہیں؟ انسانی دماغ میں جو گناہ والی سوچ پیدا ہوتی ہے وہ اس کے نیک ضمیر کو بہکاتی رہتی ہے اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ سورہ توبہ کی آیتوں میں انسانی کردار کے 70 قسم کے گناہوں والی سوچ چھپی ہوئی ہے۔ جب میں (سدھارتھ چڑجی) سورہ توبہ کی خاص کتاب لکھوں گا تب اس کے راز کا خلاصہ کروں گا اور "حضرت وارث پاک" کی طرف سے میں دنیا کے تمام عالموں اور مولویوں کو جو اپنے آپ کو اسلام کا پنڈت کہتے ہیں ان لوگوں کو اس سورہ میں سے 70 قسم کے گناہوں کو نکالنے کی گزارش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے آیتوں کے اندر چھپے ہوئے انسانی گناہوں کا پیغام جو میرے سینے میں ہے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کے حکم کے مطابق وقت آنے پر ضرور کتابی شکل میں پیش کروں گا۔

www.urduchannel.in

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ۔ (009:081)

جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ پیغمبر کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔ اور کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلنا کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے۔ کاش یہ سمجھتے۔

تشریح: ریگستان کی گرمی سے بھی زیادہ گرم ہے بے چینی کی آگ۔ جو انسان سماج میں سچائی اور پاکیزگی قائم کرنے کے لئے جہاد (جدوجہد) نہیں کرتے وہ جاہل ہیں۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (009:082)

یہ تھوڑا سا ہنس لیں اور (آخرت میں) ان کو ان اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں بہت سا رونا ہوگا۔

تشریح: جھوٹ اور وہم پر قائم رہنے والے انسان ہنسنے اور رونے کو اپنی عادت سمجھتے ہیں۔ جب وہ دوسروں پر ہنستے ہیں تب انہیں خوشی ہوتی ہے مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ سچائی پر ہنسنا انہیں خود تکلیف میں ڈال دیتا ہے اور نتیجہ میں انہیں سالوں تک رونا ہوگا۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ۔ (009:083)

پھر اگر خدا تم کو ان میں سے کسی گروہ کی طرف لے جائے اور وہ تم سے نکلنے کی اجازت طلب کریں تو کہہ دینا کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکلو گے۔ اور نہ میرے ساتھ دشمن سے لڑائی کرو گے۔ تم پہلی دفعہ بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

تشریح: پاکیزگی اور سچائی کے لئے لڑائی کرنے والے کبھی بھی ڈرپوک اور مطلب پرست نہیں ہوتے اور وہ اپنی لڑائی خود لڑتے ہیں اور ایسے لوگوں کو اپنا ساتھی بناتے ہیں جو خود سچے اور ایمان دار بھی ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ (009:084)

اور ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس کے جنازے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہونا۔ یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے بھی تو نافرمان۔

تشریح: مطلب پرست اور ڈرپوک اور بے ایمان کی موت پر کسی قسم کا غم نہیں ہونا چاہئے۔ بے ایمانی احسان فراموشی اور انسان کے دل کو تکلیف دینا اور سچائی کو بگاڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ان کی موت سماج میں خوشی لاتی ہے اور ایسے لوگوں کے جنازے کو نفرت کے ساتھ رخصت کرنا بہتر ہے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔ (009:085)

www.urduchannel.in

اوران کے مال اور اولاد سے تعجب نہ کرنا۔ان چیزوں سے خدا یہ چاہتا ہے کہ ان کو دنیا میں عذاب کرے۔اور (جب)ان کی جان نکلے تو(اس وقت بھی) یہ کافر ہی ہوں۔

تشریح: گناہ کے ساتھ دولت کاایک گہرا تعلق ہے۔جو گناہ کے ذریعہ دولت حاصل کرتے ہیں اوراس دولت سے اپنے بال بچوں کو ایسی آرام کی زندگی دیتے ہیں جسے دیکھ کر پرہیزگاروں اور تکلیف شدہ لوگوں کو حیرت نہیں ہونی چاہئے۔

وَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۔ (009:086)

اور جب کوئی سُورت نازل ہوتی ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر لڑائی کرو۔تو جو ان میں دولت مند ہیں وہ تم سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں تو رہنے ہی دیجئے کہ جو لوگ گھروں میں رہیں گے ہم بھی ان کے ساتھ رہیں

تشریح: جب کوئی آویشکار یعنی ایجاد (سورت) انسان کے ذریعہ انسانی سماج کو دی جاتی ہے تب کہا جاتا ہے کہ اس ایجاد پر یقین لاؤ اور سچی ایجاد پر ایجاد (رسول) کرنے والے کے ساتھ سچائی قائم کرنے کے لئے جہاد کریں اور کچھ بیچ میں رہنے والے انسان یعنی جھوٹ کو چھوڑیں گے بھی نہیں اور سچ کو قبول بھی نہیں کریں گے۔ایسے خیالات رکھنے والے رسول سے اجازت مانگتے ہیں کہ اس ایجاد (آویشکار) کے نتیجہ پر ان کا بھی حق ہے۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۔(009:087)

یہ اس بات سے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ جاتی ہیں ان کے ساتھ رہ جائیں۔ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے۔تو یہ سمجھتے ہی نہیں۔

تشریح: جس میں بہادری اور ایمانداری نہیں ہوتی وہ سچ قبول کرنے سے ڈرتے ہیں۔جس طرح مردوں کی حکومت والے سماج میں اپنے خیالات اور اپنی خواہشات کو دبا کر جو مظلوم عورتیں رہتیں ہیں ایسے لوگ انہیں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں یعنی ڈرپوک، بزدل، بے ایمان مرد اور عورت۔

پیغام: قرآن شریف کی ہر آیت مرد عورت یا مخنث کے لئے یکساں ہے اور دنیا کے ہر کونے کے انسانوں کے لئے بھی ہے۔مرد کی عیاشی کا ایک اہم ذریعہ ہے عورت کا جسم اور سماج میں کچھ ایسے مرد عورتیں بھی ہیں جو جنسی خواہشات کے نشے میں چور رہتے ہیں اور جسم کی پاکیزگی کو برباد کرتے ہیں اور طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔کہیں کہیں پر سماج کے اصول اور رشتوں کی خاصیت پر دھیان نہیں دیتے

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔(009:088)

لیکن پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے سب اپنے مال اور جان سے لڑے۔انہی لوگوں کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی مراد پانے والے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: ایسے لوگ جو سچائی کو قبول کرتے ہیں اور پرہیزگاری کو اپنا لباس بناتے ہیں، محبت، انسانیت اور امن چین کو اپنے ضمیر کی پرچھائیں بناتے ہیں، نیک لوگوں کے ساتھ یعنی رسولوں کے اصولوں کے ساتھ سچائی کے لئے گناہ اور جھوٹ کے خلاف جہاد کرتے ہیں اور اس میں اپنے جان و مال کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسے لوگ دنیا میں کامیاب ہیں کیونکہ انہیں ہی شانتی حاصل ہے اور انہیں اس میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ (009:089)

خدا نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کے لئے قدرت کی طرف سے شانتی والا باغ ہوتا ہے جس کے نیچے نہر کے پانی کی طرح شانتی کی ٹھنڈی چھاؤں ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ کی طرح اس میں رہیں گے۔ جنہیں یہ حاصل ہے وہی زندگی میں کامیاب ہیں۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ (009:090)

اور صحرانشینوں میں سے بھی کچھ لوگ عذر کرتے ہوئے آئے کہ ان کو بھی اجازت دی جائے۔ اور جنہوں نے خدا اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا وہ بیٹھ رہے۔ سو جو لوگ ان میں سے کافر ہوئے ان کو دُکھ دینے والا عذاب پہنچے گا۔

تشریح: انسانی سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ناخواندہ ہیں انہیں سچائی اور عقلی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں اور ان کی اس کمزوری کو ہتھیار بنا کر گنہگار انہیں اپنے گناہ میں شامل کرتے ہیں۔ ایسے امی، ان پڑھ اور جاہل لوگ وہم اور جھوٹ کا شکار ہوتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بارے میں جھوٹ باندھتے ہیں وہ ان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں اور ایسی حالت میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں یعنی اپنے اور سماج کی بہتری کے لئے قدم نہیں اٹھاتے وہ کافر رہیں گے اور کافر ہی مریں گے۔

لَیْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ (009:091)

نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جن کے پاس خرچ موجود نہیں جبکہ خدا اور اس کے رسول کے خیرخواہ ہوں۔ نیکو کاروں پر کسی طرح کا الزام نہیں ہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: کمزور اور بیمار ذہن والے انسان جو انجانے میں غلطی کرتے ہیں اور جہاد کا مطلب نہیں سمجھتے یا سچائی کے لئے لڑنا اپنی جسمانی کمزوری اور ضعیفی کی وجہ سے نہیں لڑتے ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ یہ لوگ دل سے سچائی بتانے والے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ طاقتور، بخشنے والا اور مہربان ہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِیْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَیْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ ۔ (009:092)

اور نہ ان لوگوں پر کہ تمہارے پاس آئے کہ ان کو سواری دو اور تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر تم کو سوار کروں تو وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ موجود نہ تھا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

www.urduchannel.in

تشریح: ضعیف اور کمزور انسان کی مدد کرنے کے بعد کوئی بھی نیک انسان معاوضہ کی امید نہیں رکھتا۔ اور ایسے بھی کچھ انسان ہوتے ہیں جن کے پاس معاوضہ دینے کی معاشی حیثیت نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ آنسوؤں سے اپنا حال بیان کرتے ہیں اور وہ بھیک نہیں مانگتے۔

پیغام: اس آیت کا موجودہ ترجمہ کوئی خاص عقلی بات ثابت نہیں کرتا اور یہ آیت صرف کچھ لوگوں کی معاشی حالات کی تشریح کرتی ہے اور ساتھ ساتھ دوسروں کی تکلیف میں اپنے آپ کو کمزور ہونے کا احساس دلواتی ہے۔ وہ انسان پتھر دل گنہگار اور ناپاک ہوتا ہے جو دوسروں کی تکلیفوں اور مصیبتوں کو محسوس نہیں کرتا۔

اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ وَهُمۡ اَغۡنِيَآءُ‌ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَـوَالِفِۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۔ (009:093)

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو دولت مندوں ہیں اور تم سے اجازت طلب کرتے ہے خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ جو پیچھے رہ جاتی ہیں رہیں۔ خدا نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے۔ پس وہ سمجھتے ہی نہیں۔

تشریح: الزام تو صرف ان پر لگ سکتا ہے جو ہر طرح سے طاقتور ہونے کے باوجود نیکی سے اجازت طلب کرتے ہیں تا کہ وہ گھر میں رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہ سکیں۔ ایسے لوگوں کو سچ جھوٹ، نیکی بدی کی سمجھ نہیں ہوتی۔

پیغام: سچائی کے لئے لڑنا نیک، اور پرہیزگار انسان کے ضمیر کا ایک احساس ہے اس کے لئے کسی سے اجازت مانگنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ضرور اس کے دل میں شک ہے کہ وہ یہ نیک کام اور پرہیزگاری کو کرنا نہیں چاہتے۔ اجازت مانگنا ایک بہانہ ہے۔

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ‌ؕ قُلْ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّـؤۡمِنَ لَـكُمۡ قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَـكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۔ (009:094)

جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ تم سے عذر کریں گے۔ تم کہنا کہ عذر مت کرو ہم ہرگز تمہاری بات نہیں مانیں گے خدا نے ہم کو تمہارے (سب) حالات بتا دیئے ہیں۔ اور ابھی خدا اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو (اور) دیکھیں گے پھر تم غائب وحاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جو عمل تم کرتے رہے ہو وہ سب تمہیں بتائے گا۔

تشریح: نیک لوگوں کے پاس آکر نیکی کی باتیں کرنے والے اور پیچھے سے سارے گناہ کے کام کرنا اور اپنے آپ کو پاک ثابت کرنے کی کوشش کرنا وشواس گھات ہے (دھوکا انسانی تہذیب کے لئے) اور جو لوگ ایسا کام کرتے ہیں ان کا کبھی بھی یقین نہیں کرنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کی پہچان اللہ تعالی قدرتی طور پر نیک لوگوں کو دے دیتے ہیں اور آخرکار ایسے لوگوں کے اعمال خود ان پر بھاری پڑتے ہیں۔

سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ‌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۔ (009:095)

www.urduchannel.in

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو تمہارے روبرو خدا کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے در گزر کرو۔ سو ان کی طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ کرتے رہے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

تشریح: جھوٹ بولنے والوں کے لئے قسم ایک معمولی بات ہے چاہے وہ اللہ کی ہو یا کسی اور کی۔

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۔ (009:096)

یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے خوش ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم ان سے خوش ہو بھی جاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔

تشریح: ایسے لوگوں میں ایک فطرت پائی جاتی ہے قسم کھانے کی اور جتنا زیادہ جھوٹ اتنی زیادہ جھوٹی قسمیں۔ جو انسان ایسا کرتے ہیں وہ ذہنی طور پر بیمار اور گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا بے چینی کا نرک یعنی دوزخ ہے۔

پیغام: اپنے جھوٹے خیالات کو سچا ثابت کرنے کے لئے اپنا عیب چھپانے کے لئے اور اپنی حیثیت ثابت کرنے کے لئے جھوٹے لوگ قسمیں کھاتے ہیں۔ سچائی کو ثابت کرنے کے لئے قسموں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ قرآن شریف کی یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ قسمیں کھانے والا زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔ جہاں پر قسم کی بات آتی ہے تو یقیناً وہاں پر کہیں نہ کہیں جھوٹ کی بنیاد ہے نہیں تو یقیناً کہیں نہ کہیں سچائی کمزور ہے۔

سراغ: قسم اور عہد سب الگ الگ الفاظ ہیں اور ان کے مطلب بھی جدا جدا ہیں۔

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (009:097)

دیہاتی لوگ سخت کافر اور سخت منافق ہیں اور اس قابل ہیں کہ جو احکام (شریعت) خدا نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں ان سے واقف (ہی) نہ ہوں اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

تشریح: جاہل ان پڑھ لوگ کو سنسکار کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں اور اس سچائی کو قبول نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے رسولوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچائی۔ اللہ سب دیکھتا جانتا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (009:098)

اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں مصیبتوں کے منتظر ہیں۔ اُنہی پر بری مصیبت (واقع) ہو اور خدا سُننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

تشریح: اور کچھ جاہل نیکی اور اچھائی پر خرچ کرنے کو بوجھ سمجھتے ہیں اور بے دلی سے اس فرض کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (009:099)

www.urduchannel.in

اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو خدا کی قربت اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں دیکھو وہ بے شبہ ان کے لئے قربت کا ذریعہ ہے۔ خدا ان کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: نیک کاموں پر خرچ کرنا بہت ہی اچھی بات ہے مگر کچھ جاہل ایسے ہوتے ہیں جو نیک کاموں پر خرچ کرنے کے بدلے کچھ پانے کی امید رکھتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی نا سمجھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ایسے لوگوں کو علم کی روشنی حاصل ہوتی ہے اور سچائی کا دیدار ہوتا ہے۔

پیغام: امید رکھنا انسانی کردار ہے۔ نیک کاموں کے بدلے نیک بدلے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے وردان (انعام) ہے۔ زیادہ امیدیں انسان کو اشانت (بے چین) کر دیتی ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (009:100)

جن لوگوں نے سبقت کی پہلے مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں۔ اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: چاہے وہ مہاجرین ہو یا انصار یعنی کسی بھی قوم یا کسی بھی گروہ کا کوئی بھی انسان سچائی قبول کرنے میں آگے آجائے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے راضی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر ہے اور یہ سمجھا جائیگا کہ وہ انسان بھی اللہ تعالیٰ کے اصولوں پر راضی ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۔ (009:101)

اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں۔ اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے ہم جانتے ہیں۔ ہم ان کو دہرا عذاب دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

تشریح: جاہلوں کی جہالت جب گناہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور وہ ظلم کرنے لگ جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر دوگنا ہوتا ہے یعنی ایک تو جہالت کا عذاب اور دوسرا ظلم کرنے کے بعد ضمیر کی پکار کا جو انہیں چین سے جینے نہیں دیتا۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (009:102)

اور کچھ اور لوگ ہیں کہ اپنے گناہوں کا (صاف) اقرار کرتے ہیں۔ انہوں نے اچھے اور برے اعمال کو ملا جلا دیا تھا۔ قریب ہے کہ خدا ان پر مہربانی سے توجہ فرمائے۔ بےشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو گناہ کے ساتھ ساتھ تھوڑی اچھائیاں بھی کرتے ہیں یعنی دہری زندگی اور یہ امید رکھتے ہیں کہ جو تھوڑی بہت نیکی وہ کرتے ہیں اس کے ذریعہ ان کے گناہ دھل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پیغام: انجانے میں کئے گئے غلط کام کو گناہ نہیں کہتے اور غلط کام کو جان بوجھ کر بار بار کیا جائے تو وہ گناہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس کی کوئی معافی نہیں۔ قرآن شریف میں اس بات کو صاف اور سیدھے طور پر کہا گیا ہے کہ ہر کام کی سزا اور جزا ضرور ملتی ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (009:103)

ان کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کر لو کہ اس سے تم ان کو پاک اور پاکیزہ کرتے ہو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے۔ اور خدا سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

تشریح: گنہگار جب توبہ کرتے ہیں اور دوبارہ گناہ نہیں کرتے تو ان کی گناہ سے کمائی ہوئی دولت کو ضائع نہ کر کے اس میں سے کچھ حصہ لے کر نیک کاموں میں استعمال کریں (صدقہ) اور یہ اس لئے کہ دھن دولت جو انسان کو قدرت کے خزانے سے ملا ہے وہ مرتے وقت کسی کے ساتھ نہیں جاتا اور یہ اس لئے کہ گنہگاروں کے گناہ کا بوجھ یعنی گناہ پر پچھتاوا جو گنہگاروں کو اشانت اور بے چین کر دیتا ہے اس تکلیف سے انہیں تھوڑی بہت نجات دلوا سکتا ہے اور اس کی دعا سب کو کرنی چاہئے۔

پیغام: بھیک مانگنا غلط بات ہے اس لئے اس آیت میں صدقہ سے مراد کسی کی دیا (مہربانی) نہیں ہے اور نہ ہی صدقہ سے کسی کے گناہ کا عذاب کم ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف میں یہ فرمایا گیا ہے "ہر کسی کو اپنے کیے کی سزا ضرور ملے گی "یعنی کرم پھل (نتیجہ) سے کسی کو نجات نہیں ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ (009:104)

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ خدا ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا اور صدقات کو قبول کرتا ہے؟ اور بے شک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

تشریح: کرم پھل یعنی اپنے کیے کا نتیجہ یا صدقات خیرات سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (009:105)

اور کہہ دو کہ عمل کئے جاؤ۔ خدا اور اس کا رسول اور مومن تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے۔ اور تم غائب و حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ تم کرتے رہے ہو تم کو بتائے گا۔

تشریح: لوگ جان لیں کہ وہ "کام کئے جائیں" اور نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

پیغام: بھگوت گیتا میں بھی پیغمبر کرشنا کے منھ سے کروچھیتر کی لڑائی کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہی بات کہلوائی تھی۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (009:106)

www.urduchannel.in

اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا کام خدا کے حکم پر موقوف ہے۔ چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے معاف کر دے۔ اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

تشریح: سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں سچائی اور ایمانداری قبول کرنے کے بعد بھی شانتی نصیب نہیں ہوتی اور یہ پوری طرح قدرت یعنی اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالی غیب جاننے والا اور مہاعلمی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۔(009:107)

اور جنہوں نے اس غرض سے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کریں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں۔ اور ان کے لئے گھات کی جگہ فراہم کریں جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں اور یہ لوگ قسمیں کھائیں گے کہ ہمارا مقصود تو صرف بھلائی تھی مگر خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

تشریح: نقاب پوش، جھوٹے اور لالچی انسان دکھاوے کے لئے منہ سے نیکی، پرہیزگاری اور ایمان کی بات کرتے ہیں اور اپنی دکھاوٹ اور اداؤں سے بڑی بڑی مسجدیں بنانے کی قسمیں بھی کھاتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں نیکی اور شانتی کی۔ لیکن ان کے اعمال گنہگاروں جیسے ہوتے ہیں۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَي التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۔(009:108)

تم اس عمارت میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار اور ایمان والے انسان کبھی بھی گنہگاروں کے ساتھ جھوٹی اور بناوٹی عمارت میں ان کے ساتھ کھڑے نہ ہوں۔ یقیناً ان کی عمارت عبادت گاہ نہیں ہے کیوں کہ وہ جھوٹ اور بے ایمانی کی بنیاد پر کھڑی ہوئی ہے۔ نیک انسان ہمیشہ پاکیزگی اور شانتی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالی بھی ایسے نیک لوگوں کو ہی پسند کرتے ہیں۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔(009:109)

بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی رضامندی پر رکھی وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھی کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے گری؟ اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح: سماج میں کچھ ایسے سچے انسان بھی ہوتے ہیں یا بلاواسطہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جن کی عمارت کی بنیاد سچائی اور امن پر بنتی ہے چاہے ایسے انسان حیثیت یا معیشت میں کمزور ہی کیوں نہ ہوں۔ بہتر ہوتے ہیں ان لوگوں سے جو گناہ کی عمارت پر کھڑے

www.urduchannel.in

ہوتے ہیں اور وہ بے چینی کی آگ میں جھلستے رہتے ہیں یعنی دوزخ کی آگ میں گر پڑتے ہیں اور مذہب کے نام پر ظلم کرتے ہیں۔ اور اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔ (009:110)

یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد بنی رہے گی۔ مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔

تشریح: گناہ سے بنائی ہوئی عمارت یا حکومت گنہگاروں کے ضمیر کو ہمیشہ شک اور بے چینی میں ڈال کر رکھتی ہے اور وہ اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں یعنی اشانتی کی آگ سے گنہگار برباد ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انتریامی اور حکمت والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (009:111)

خدا نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں عوض میں ان کے لئے بہشت ہے۔ یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اور خدا سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟ تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار اور شانتی چاہنے والے اپنی سوچ اور کاموں کے بدلے شانتی والی زندگی حاصل کرتے ہیں اور ایسا جنت کا سکون ان کی زندگی میں بھی آشیرواد (رحمت) بن کر ہمیشہ رہتا ہے۔ سچائی کو سماج میں قائم رکھنے کے لئے ایسے لوگ اپنا وقت، محنت اور دولت سے جدوجہد کرتے ہیں۔ کبھی وہ گنہگاروں کو ختم کر دیتے ہیں اور کبھی وہ خود مٹ جاتے ہیں۔ ہر مذہبی کتاب مثال کے طور پر توریت، انجیل اور قرآن جیسی کتابوں میں بھی ایسے لوگوں کا ذکر ہے اور اللہ کا وعدہ یعنی قدرت سے جو نتیجہ انسان کو ملتا ہے وہ سچا ہے۔ قدرت کے ساتھ نیک اور پوتر انسان کا جو میل جول ہے اس پر وہ خوش ہوں اور جشن منائیں۔ یہی انسانی زندگی کی کامیابی ہے

پیغام: انسانی زندگی کا مقصد نیکی، پاکیزگی، شانتی، محبت اور انسانیت کے ذریعہ قدرت کا مزا (آنند) لینا ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (009:112)

وہ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کاموں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے منع کرنے والے خدا کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مومنوں کو خوشخبری سُنا دو۔

تشریح: نیک، پرہیزگار اور ایمان والوں کے اوصاف :

www.urduchannel.in

(1) **توبہ کرنے والے**: جو انسان اپنی غلطیوں کو پہچانتے ہیں اور اس سے توبہ کرتے ہیں اور آگے ہونے والی غلطیوں سے بھی توبہ کرتے ہیں اور غلطیوں کو گناہ کی شکل نہیں دیتے یعنی سمجھنے کے بعد اگر وہ کام دوبارہ کرتے ہیں تو وہ گناہ ہوا ہے۔

(2) **عبادت کرنے والے**: ہر مخلوق کی بنیاد ہے اللہ تعالیٰ کا نور اور اس کی آتما بھی اللہ کے نور سے ہی بنتی ہے۔ کسی کا ناحق دل دکھانا اللہ تعالیٰ کے نور کی بے حرمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی تمام مخلوق اور اس کی قدرت کی خدمت۔ جو اس سے باہر کام کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے خلاف جاتے ہیں۔ عبادت کا طریقہ کچھ بھی ہو اگر اس کی بنیاد غلط ہوگی تو کوئی بھی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور اس کی بنیاد ہے نیکی، پرہیزگاری، انسانیت، محبت، عدم تشدد، تعلیم اور شانتی۔ قرآن شریف آخری اور مکمل کتاب ہے اور یہ تمام انسانوں اور انسانیت کے لئے مکمل کتاب ہے۔

(3) **حمد وثنا کرنے والے**: اللہ تعالیٰ کسی کی تعریف کا محتاج نہیں ہے اور اس کی تعریف کرنے کا مقصد اپنے ضمیر سے ان کے دیے ہوئے حال پر خوش رہنا۔ زبان سے اس کی تعریف کرنا۔ لیکن دل میں اپنے حال پر تمام قسم کی شکایت رکھنا یہ گناہ ہے۔

(4) **سفر کرنے والے**: ہر انسان کو اپنی حالت، اپنے چاروں طرف کے حالات اور دنیا کے موجودہ حال کی خبر رکھنی چاہئے اور اپنے دماغ سے اس حال کو اچھی طرح پرکھ کر اپنے اُوپر اور سماج پر نافذ کرنا چاہئے۔ حالات کا معائنہ کرنا ہی سفر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دماغ دے کر اسے اشرف المخلوقات بنایا۔

(5) **رکوع کرنے والے**: قدرت نے انسان کے دماغ میں مغروریت یعنی گھمنڈ یعنی ضد یہ ساری بری فطرتیں ڈالی ہیں۔ رکوع کا لفظی مطلب ہے سر جھکانا اور یہ ایک نشانی ہے انسان کی ساری بری فطرتوں کو چھوڑنے کی۔

(6) **سجدہ کرنے والے**: شیطانی فطرت یعنی ساری بری فطرت جب انسان چھوڑ دے گا تب اسے اللہ تعالیٰ کے اصول یعنی قدرت کا ہر پہلو جو انسان کو شانتی اور محبت کے راستے پر چلاتے ہیں پوری طرح سے وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ان اصولوں میں رنگ دے یا وقف کر دے۔

(7) **نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے**: جب انسان اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو سمجھ کر اور اسے محسوس کر کے اپنی زندگی میں اسے لاگو کریں گے تب اس کے اوپر ایک اور ذمہ داری قدرتی طور پر ہوگی اور وہ یہ ہے کہ انسان کو سچے اور فائدے مند راستے پر چلنے کی ہدایت دینا اور برائی سے ہر ممکن روکنے کی کوشش کرنا۔

(8) **اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے**: انسان کو قدرتی طور پر ہر پہلو کا دائرہ ملا یعنی انسان کی پہنچ اور اس کے اعمال کا دائرہ قدرتی طور پر مقرر ہے۔ انسان کبھی بھی اس دائرے سے باہر نہ جائے یعنی اپنی چادر سے زیادہ باہر پاؤں نہ پھیلائے۔

(9) **اور مومنوں کو خوشخبری دے دو**: نیک اور پرہیزگاروں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہی اسلام ہے۔

www.urduchannel.in

(10) **روزہ رکھنے والے:** اپنی زندگی کو ضرورت سے زیادہ لوبھ ، موہ مایا، اور اونچی خواہشات سے نجات دلوانا اور سال میں ایک مہینہ (رمضان) اپنی خوراک، زبان، کردار اور اپنی زندگی کی ہر دو عمل کو پاکیزگی دینے کی کوشش کرنا اور اس کے بعد اپنی پوری زندگی میں اسے برقرار رکھنا۔ شیطانی طاقت ہمیشہ انسان کے ضمیر کو بہکاتی رہتی ہے اس سے ہوشیار رہیں۔

پیغام: سورہ22 الحج کی آیت 78 میں اللہ تعالی فرماتے ہیں "اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو جیسے کوشش کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں چنا اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں ڈالی تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس سے قبل اور اس قرآن شریف میں بھی تاکہ رسول تمہارے گواہ ہوں اور تم پر نظر رکھیں اور گواہ ہو لوگوں پر، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور مضبوطی سے تھام لو اللہ کو، وہی تمہارا کارساز ہے۔ تو کیا ہی اچھا ہے کارساز اور کیا ہی اچھا مددگار"۔

رسول پاک حضرت محمد ﷺ سے پہلے کعبہ میں بت ہوتے تھے اور ان بتوں کی عبادت کی رسم حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے چلی آرہی تھی

اس آیت کے مطابق حضرت محمد ﷺ کا دین اور حضرت ابراہیمؑ کا دین ایک ہے اور اس پر قائم رہنے کے لئے کہا گیا ہے۔ دونوں کے دین کے ماننے والوں کو "مسلمان" کہا گیا ہے یعنی "مسلمان" لفظ حضرت محمد ﷺ سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے ہی استعمال ہوتا تھا اور بہت سارے نبیوں نے بھی اس لفظ کا استعمال کیا۔ قرآن شریف کی آیتوں کے مطابق۔

(1) کیا بت پرستی مسلمانوں کی عبادت کا مقام تھا؟ اگر نہیں تھا تو یہ کون سا دین ہے جو "مسلمان" لفظ کے ساتھ جوڑا گیا ہے اور جو حضرت ابراہیمؑ سے لیکر حضرت محمد ﷺ کے وقت تک کی نشاندہی کرتا ہے؟

(2) "مسلمان" لفظ کسی خاص طبقہ یا گروہ کا نام نہیں ہے اور یہ بات اس آیت سے ثابت ہو چکی ہے "مسلمان" لفظ ایک انسانی کردار کی نشاندہی کرتا ہے جسے ادا کر کے ایک انسان اپنے سماج میں سکھ شانتی قائم کر سکتا ہے۔ یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ سارے طریقے ایک طرف، انسانیت اور قدرت کے اصول ایک طرف۔ رکوع، سجدہ، سفر، توبہ، عبادت، حمد و ثنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور اللہ تعالی کی حدیں قائم کرنا، ان سارے الفاظ کے اندر جو راز ہے انہیں ثبوت کے ساتھ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو دماغ دیا ہے تاکہ وہ سچائی کو سمجھیں اور کو سنسکار اور غیر عقلی باتوں کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۔ (009:113)

پیغمبر اور مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں۔ تو ان کے لئے بخشش مانگیں گو وہ ان کے قرابت دار ہی ہوں۔

www.urduchannel.in

تشریح: نبی یا کسی بھی نیک انسان کا رشتے دار اگر گناہ کرتا ہے تو ان کے گناہ کی بخشش چاہنا نا انصافی ہے۔ گنہگار اپنی سزا ضرور بھگتیں گیں یعنی دوزخ کی آگ یعنی اشانتی آگ بن کر ان کی زندگی کو برباد کردے گی۔

پیغام: پاک لوگ ناپاک لوگوں کہ شدھی کرن (پاکی) کی دعا کریں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۚ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۔ (009:114)

اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش مانگنا تو ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے۔ لیکن جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو بے تعلق ہو گئے۔ کچھ شک نہیں کہ ابراہیم بڑے نرم دل اور متحمل تھے۔

تشریح: مثال کے طور پر حضرت ابراہیمؑ کی تاریخ بیان کی جاسکتی ہے۔ جب ان کے گنہگار والد کو سزا ملی اور اس کی وجہ تھی کہ وہ اللہ تعالی کے دشمن تھے اور خود اپنے آپ کو اللہ تعالی کے برابر سمجھتے تھے۔ اللہ تعالی نے انہیں ایسی موت دی کہ وہ تاریخ بن گئی۔ ان کے والد کا نام تھا **"ہرن کیشپ "** اور ان کے بھائی کا نام تھا **پرہلاد** جیسے قرآن شریف میں پیغمبر **عاد** کہا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ بہت نرم دل اور کھلے دل کے ذہین (علمی) انسان تھے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ (009:115)

اور خدا ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کردے جب تک ان کو وہ چیز نہ بتادے جس سے وہ پرہیز کریں۔ بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

تشریح: اللہ تعالی کی قدرت میں ان کے اصول صاف اور سیدھے طور پر لوگوں کے سامنے موجود ہیں اور اس کے باوجود اگر کوئی سچائی کو قبول نہیں کرتا اور سچائی کو چھپانے کی کوشش کرے تو یقیناً اللہ تعالی سب دیکھتا جانتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۔ (009:116)

خدا ہی ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ وہی زندگی بخشا اور (وہی) موت دیتا ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔

تشریح: تخلیق کی ہر قدرت پرمانوک شکتی کے ذریعہ چلتی ہے چاہے وہ آسمان ہو یا زمین، موت ہو یا پیدائش سب اللہ تعالی کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالی کے علاوہ انسان کا کوئی بھی دوست نہیں اور انسانوں کی آپس کی دوستی بھی اللہ تعالی کے ذریعہ ہی پوری ہوتی ہے۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (009:117)

بے شک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے۔ مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: سچائی بتانے والے پیغمبروں کو کہیں نہ کہیں سے مدد ضرور حاصل ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو سچائی بیان کریں۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ (009:118)

اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین باجود فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر دوبھر ہوگئیں اور انہوں نے جان لیا کہ خدا سے خود اس کے سوا کوئی پناہ نہیں۔ پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تاکہ توبہ کریں۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

تشریح: انسانی تہذیب سے پہلے انسان جنگلی زندگی جیتے تھے اور ان کی زندگی اور زندگی گزارنے کا طریقہ ایک جدوجہد اور مسلسل لڑائی کے برابر تھا۔ زمین ان کے لئے ایک تکلیف دہ جینے کا ذریعہ تھی۔ ان کے پاس نہ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑے تھے نہ آگ تھی اور نہ سر چھپانے کی جگہ۔ انسان کو قدرت نے تین قسم کی جنسی پہچان دی یعنی تین قسم کے انسان مرد، عورت اور ہیجڑا (مخنث) اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے انسان اور اس کے سماج میں تہذیب کی روشنی آئی اور آرام سے جینے کے لئے تمام قسم کی سہولت مہیا کروائی اور یہ تہذیب کی ترقی آگے بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مہربانی اور رحم کرنے والا ہے۔

پیغام: انسان کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف کی کوئی بھی آیت کسی خاص انسان کے لئے نہیں اتری اور نہ ہی کسی تاریخ کی بنیاد پر۔ اسلئے ان آیتوں کو کسی خاص تاریخ یا کسی خاص انسان سے منسلک کرنا بے بنیاد ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ (009:119)

اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔

تشریح: ایمان والے ہمیشہ سچائی کا ساتھ دیتے ہیں اور جھوٹ کے نتیجہ سے ڈرتے ہیں۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ (009:120)

اہل مدینہ کو اور جو ان کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں ان کو یہ زیبا نہ تھا کہ پیغمبر خدا سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ یہ اس لئے کہ انہیں خدا کی راہ میں جو تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی یا محنت کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے یا دُشمنوں کی جو کچھ خبر لی تو ہر بات پر ان کے لئے عمل صالح لکھا جاتا ہے کچھ شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

تشریح: مثال مدینہ اور اس کے آس پاس کے کچھ ان پڑھ جاہل اور انسانی تہذیب کے اصولوں کے دائرے کے باہر کے لوگوں کی دی جاسکتی ہے۔ جو لوگ غصہ فساد اور دشمنی کو اپنے زندگی کا حصہ بنالیتے ہیں۔ ان کے حالات پر نیکی اور شانتی والے اصول نبی کے ذریعہ انہیں دیے گیے کیونکہ وہ انجان تھے اور بعد میں سچائی کو اپنانے کا نیک نتیجہ انہیں ملا۔

www.urduchannel.in

وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً وَّلَا يَقۡطَعُوۡنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‏۔ (009:121)

اور (اسی طرح) وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا بہت یا کوئی میدان طے کرتے ہیں تو یہ سب کچھ ان کے لئے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے۔

تشریح: نیکی چھوٹی ہو یا بڑی وہ ہمیشہ سماج میں اچھا پھل دیتی ہے اور نیک کام کرنے والوں کو بہترین نتیجہ ملتا ہے۔

وَمَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِيَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً‌ فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِى الدِّيۡنِ وَلِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَحۡذَرُوۡنَ‏۔ (009:122)

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے سب نکل آئیں۔ تو یوں کیوں نہ کیا کہ ہر ایک جماعت میں سے چند اشخاص نکل جاتے تاکہ دین میں سمجھ پیدا کرتے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آتے تو ان کو آگاہ کرتے تاکہ وہ پرہیز کرنے والے بنتے۔

تشریح: انجان اور جاہلوں کے سامنے جھنڈ بنا کر نیک لوگ اگر انہیں سمجھائیں اور سچائی کی بات کریں تو کم عقل لوگ اس جھنڈ کو دیکھ کر ڈر جائیں گے۔ اسلئے انہیں چاہئے کہ دکھاوٹ نہ کر کے چھوٹے چھوٹے گروہ میں کم عقل لوگوں کو جا کر سمجھائیں۔ نہیں تو جاہلوں کو سچائی نصیب نہیں ہوگی اور اس کے ذمہ دار ہوں گے ایمان والے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ يَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ الۡكُفَّارِ وَلۡيَجِدُوۡا فِيۡكُمۡ غِلۡظَةً‌ ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ‏۔ (009:123)

اے اہل ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو۔ اور چاہئے کہ وہ تم میں سختی معلوم کریں۔ اور جان رکھو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

تشریح: نیک، پرہیزگار، محبت، اور امن و چین چاہنے والے لوگ اپنے آس پاس رہنے والے گنہگاروں کے خیالات سے اور ان کے رہن سہن کے طریقے سے اپنی سچائی اور اپنے اچھے اصولوں کی مثال سے لڑائی کریں اور ضرور یقین رکھیں کے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے۔

وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا‌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ‏۔ (009:124)

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو بعض پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان زیادہ کیا ہے؟ سو جو ایمان والے ہیں ان کا تو ایمان زیادہ کیا اور وہ خوش ہوتے ہیں۔

تشریح: انسانی سماج میں اگر کوئی سچائی (ایجاد) ثابت ہوتی ہے تو نہ ماننے والے سوال اٹھاتے رہتے ہیں سچائی ثابت ہونے کے باوجود۔ ایمان والے نیک لوگوں کے لئے کوئی بھی ایجاد خوشی کی بات ہے اور وہ اپنے ایمان کو اور بھی مضبوط کر لیتے ہیں۔

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ‏۔ (009:125)

اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے ان کے حق میں خبث پر خبث زیادہ کیا اور وہ مرے بھی تو کافر کے کافر۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور کوسنسکار، نفرت، حسد، مغروریت، یہ ساری بیماریاں جن کے دماغ میں ہوتی ہیں سچائی ثابت ہونے کے بعد ان کا بھرم ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے دلوں دماغ پر اور بھی منحوسیت چھا جاتی ہے اور کفر یعنی نہ سمجھنے کی حالت میں ان کی موت ہو جاتی ہے۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۔ (009:126)

کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار بلا میں پھنسا دیئے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔

تشریح: ایسے لوگ کیا یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی زندگی کا ہر پل بے چینی اور بے چینی سے گھرا ہوا رہتا ہے چاہے وہ ایک بار ہو یا دو بار اور یہ سب ہوتا ہے ان کے غیر عقلی اور کوسنسکار والے خیالات کی وجہ سے۔ پھر بھی وہ سچائی کی طرف منہ نہیں پھیرتے۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۔ (009:127)

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ کوئی دیکھتا تو نہیں ہے؟ پھر چل دیتے ہیں۔ خدا نے ان کے دلوں کو پھیر رکھا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

تشریح: اگر کوئی اچھائی کی بات ان لوگوں کے سامنے کرے تو یہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے اس گناہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ سچائی کو در گزر کر کے چلے جاتے ہیں، ایسے لوگ بیوقوف ہیں۔

لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ (009:128)

تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں۔ (اور) مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔

تشریح: انسان کی روحانی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے انسانوں میں سے ہی ایک رسول قدرت بھیجتی ہے اور رسول انسانی سماج اور انسانیت کے لئے رحمت اور فائدے مند ہیں۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ڮ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (009:129)

پھر بھی اگر یہ لوگ پھر جائیں اور نہ مانیں تو کہہ دو کہ اللہ ہی میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

تشریح: اگر رسولوں کی سچائی سے کوئی منہ پھیرلے تو رسول اللہ تعالی کی حقیقت لوگوں کو سمجھا دیں یعنی اللہ تعالی کے سوا کچھ نہیں یعنی تمام کائنات اللہ تعالی کے نور سے بنتی ہے اور اُس کی طاقت سے ہی کائنات کا ہر کام ہوتا ہے۔ آکاش (آسمان) کا مالک اللہ تعالی ہے۔

www.urduchannel.in

سورۃ یُونس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ۔(010:001)

الر، یہ بڑی دانائی کی کتاب کی آیتیں ہیں۔

تشریح:

الف: سے اللہ

ل: سے لا الہ اللہ یعنی نہیں کوئی سوائے اللہ کے

ر: سے راعنا یعنی سچ کا انکار نہیں کرنے والا

قرآن شریف کی ہر آیت سائنسی طور پر ثابت شدہ ہے اور یہ سورہ اسی کا ایک حصہ ہے

پیغام: قرآن شریف کی ہر آیت میں قدرتی سائنسی راز چھپا ہوا ہے اور ایک چھپا ہوا راز بھی ہے جو میرے (سدھارت چڑ.جی) ذریعہ ایشور نے ہر آیت میں بتایا اور اس سچائی کو راعنا یعنی انکار نہیں کرنا چاہئے۔

اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡہُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَہُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ ۔ (010:002)

کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے اُنہیں میں سے ایک شخص کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سُنا دو اور ایمان لانے والوں کو خوش خبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے یہاں ان کا سچا درجہ ہے۔ کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے۔

تشریح: یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ انسانوں میں سے ہی کسی خاص انسان کے دماغ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ یعنی قدرت انسان اور انسانی تہذیب کو سچائی کی پہچان دیتے ہیں اور جس بات سے انسان یا اس کی تہذیب کو نقصان پہنچتا ہے اس بات سے ڈراتے ہیں۔ جس بات سے انسان کو شانتی یا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ اس بات کو سمجھتے ہیں مگر جو اپنی ضد میں اندھے، موہ مایا میں ڈوبے ہوئے اور گھمنڈ میں چور ہیں وہ سچ کو قبول نہیں کرتے (کافر) اور سچ بتانے والے کو جادوگر یا تانترک کا تمغہ دیتے ہیں۔

پیغام: مجھے (سدھارتھ چڑ.جی) بھی لوگوں نے جادوگر اور تانترک کہا اور یہ بھی کہا کہ میں لوگوں کو اپنا خون پلاتا ہوں اور خون سے قرآن شریف بھی لکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق میں نے ان تمام لوگوں کو معاف کر دیا ہے جو میرے خلاف ہیں وہ بھی

www.urduchannel.in

میرے دوست ہیں اور میں ان سے بھی محبت کرتا ہوں کیوں کہ ان لوگوں کے اندر بھی خدا کا نور ہے اور میرے خدا کی مرضی کے مطابق ان لوگوں نے مجھ پر اور میرے خدا پر الزام لگایا۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔ (010:003)

تمہارا پروردگار تو خدا ہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر قائم ہوا وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ کوئی اس کا اذن حاصل کئے بغیر سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے تو تم اُسی کی عبادت کرو۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟

تشریح: بگ بینگ کی تھیوری کے مطابق سورج سے نکلا ہوا گیس کا گولا سے لے کر زمین اور اوزن لیر بننے تک آسمان کو 6 حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی کی طاقت تمام کائنات کی بنیاد ہے اور اس طاقت کے ذریعہ ہی قدرت کی سارے ردو عمل منظم ہوتے ہیں اور اس طاقت کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔ اس طاقت کی عبادت کرنی چاہئے وہی سب کا رب ہے۔

پیغام: جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ پرمانوک شکتی (ایٹومک پاور) کے ذریعہ ہی قدرت کا ہر کام پورا ہوتا ہے اور اس کے باہر کوئی نہیں جا سکتا۔ اس قانونی دائرے کی سچائی کو کچھ لوگ سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ اُس کا انکار کرتے ہیں۔ اس طرح انسانی سماج میں نیکی کے ساتھ بدی رکھ کر انسانی زندگی اور اس کے سماج کو مختلف اور رنگین بنایا۔ مثال کے طور پر بدبو اگر نہ ہوتی تو خوشبو کا وجود ہی نہیں ہوتا ہر انسان کا رنگ روپ، پسند ناپسند اور سوچ الگ الگ ہوتی ہے۔ اس بات پر غور فرمانے سے ہی اللہ کا وجود جو ہر جگہ ہے وہ ہر انسان کو صاف صاف نظر آ جائے گا

سوال (1) جب پلک جھپکاتے ہی اللہ تعالی ہر کام کر سکتا ہے تو دنیا بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کو 6 دنوں کی کیا ضرورت ہے۔

(2) جب دنوں کی بات آتی ہے تو یقیناً زمین پیدا ہونے سے پہلے دنوں کی گنتی ہوتی تھی؟

(3) 6 دنوں میں دنیا پیدا کرنے کے بعد ساتویں دن اللہ تعالی نے آرام کیا! محنت میں تھکان کسے ہوتی ہے جسکا جسم ہوتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کا جسم ہے؟

اس آیت مین 6 دن ایک مثال ہے جس میں سائنسی ثبوت موجود ہے اور یہ کوئی غیر عقلی باتیں نہیں ہیں۔

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ۔ (010:004)

اُسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ تاکہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جو کافر ہیں ان کے لئے پینے کو نہایت گرم پانی اور درد دینے والا عذاب ہوگا کیوں کہ انکار کرتے تھے۔

تشریح: ہر مخلوق کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تخلیق کی ہر چیز جو قدرت کی فصل ہے وہ قدرت میں ہی فنا ہو جائے گی اور یہی آخری سچ ہے موت جو اللہ تعالی یعنی قدرت کا وعدہ ہے اور اللہ تعالی ہی ہر تخلیق اور تبدیلی کا مالک ہے (یعنی پرمانوک پریورتن یعنی ایک شکل

سے دوسری شکل میں بدلنا) اور جو اچھے کام کرے گا انہیں ان کے کرم پھل (نتیجہ) یعنی شانتی حاصل ہوگی اور گنہگاروں کے لئے بے چینی کی آگ کی گرمی اور تکلیفیں ان کے گناہوں کے بدولت۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۔ (010:005)

وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرو۔ یہ خدا نے تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ سمجھنے والوں کے لئے وہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔

تشریح: دنیا کی تخلیق کی بنیاد ہے سورج اور سورج کی روشنی سے چاند کو روشن کیا۔ سورج اور چاند کی رفتار کو انسانی تہذیب کے لئے دن رات اور سال کی گنتی کا مقام بنایا۔ یہ ساری تخلیق قدرتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور اس کی تہذیب کے لئے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا علم اسے دیتے ہیں جو انہیں چاہتے ہیں۔

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۔ (010:006)

رات اور دن کے پیچھے آنے جانے میں اور جو چیزیں خدا نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں ڈرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

تشریح: دنیا اپنے آپ پر گھومتے ہوئے سورج کے چاروں طرف طواف کر رہی ہے اور اس گھومنے کی وجہ سے دنیا کا جو حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے وہ روشن ہوتا ہے یعنی دن اور ٹھیک اس کے پیچھے والے حصے میں اندھیرا یعنی رات ہوتی ہے۔ اور یہ دنیا کا اپنے آپ پر گھومتے ہوئے سورج کا چکر لگانا قدرت کا ایک اصول ہے اور یہ اصول اللہ تعالیٰ کی طاقت سے ہی مکمل ہوتا ہے۔ دنیا کی زمین اور اس کے اوپر ہوا کی سطح یعنی آسمان یہ بھی قدرت کا ایک حصہ ہے اور سمجھداروں کے لئے یہ ایک نشانی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ۔ (010:007)

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور دُنیا کی زندگی سے خوش اور اسی پر مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی لامحدود طاقت پر جس کو یقین نہیں اور ایسے انسان جو گناہ اور عیش و آرام میں اپنی زندگی بسر کرنا پسند کرتے ہیں اور اپنے کاموں پر خوش رہتے ہیں وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے اصولوں اور اس کے وجود کو درگزر کرتے ہیں۔

پیغام: پاک روح موت کے بعد پرم آتما سے مل جاتی ہے اور اس بات کا ایک خاص سائنسی راز ہے۔ نیوٹرینو یعنی گاڈ پارٹیکل (God Partical) جس کی ایجاد کے بعد اور اس کے کردار کے خاصیت کے مطابق ہر وقت ہمارے ذہن میں اس کے ذریعہ ہی تمام قسم کی سوچ پیدا ہوتی ہے اور یہی سوچ جب نیک اور شانتی والی ہوتی ہے وہ ایک پاک طاقت پیدا کرتی ہے اور وہی پاک طاقت جب قدرت کی پاک طاقت کے ساتھ جا کر مل جاتی ہے تو آتما کا پرم آتما کے ساتھ ملن ہوتا ہے اور اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ملنا ہوتا ہے۔

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۔ (010:008)

www.urduchannel.in

اُن کا ٹھکانا ان (اعمال) کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے۔

تشریح: ان کے گناہ ان کی زندگی کو اشانتی کا نرک یعنی بد سکونی کے نرک میں دھکیل دیتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (010:009)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔

تشریح: جو لوگ سچائی، محبت پر ایمان لائیں اور نیکی، پرہیزگاری کو اپنے اعمال کے ذریعہ ادا کرتے ہیں ان کے لئے سکون اور سکھ شانتی کی جنت اور ان کی زندگی نیک رشتہ داروں سے ایک خوبصورت باغ کی شکل لے گی جس میں ندی کی ٹھنڈک کی طرح ان کی زندگی میں سکون کی ٹھنڈک پہنچے گی۔

پیغام: اس آیت میں ایمان والوں کی مثال بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی کی آیت میں بتایا گیا "ان کا رب" جب رب سب کا ایک ہے تو ان کا اور میرا رب کیوں؟ قرآن شریف کسی خاص امت کے لئے نہیں ہے اور یہ تمام انسانوں اور انسانی تہذیب کے لئے ہے۔ دنیا کے ہر کونے کے انسانوں نے اللہ تعالی کو الگ الگ ناموں سے پکارا ہے اور اس آیت سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس لامحدود طاقت کو کسی بھی نام سے پکارا جا سکتا ہے۔

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (010:010)

ان میں ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بے ساختہ کہیں گے سبحان اللہ اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہوگی اور ان کا آخری قول کہ خدائے رب العالمین کی حمد ہے۔

تشریح: ذرے ذرے میں اللہ تعالی کا نور ہونے کی وجہ سے دنیا کی ہر چیز کی ملکیت اللہ تعالی کی طاقت پر جاتی ہے۔ قدرت کی آخری بات یہ ہے یعنی انسان کو اشرف المخلوقات بنانا اس لئے اس لحاظ سے ساری تعریف اسی کو پہنچتی ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ۔ (010:011)

اور اگر خدا لوگوں کی برائی میں جلدی کرتا جس طرح وہ طلب خیر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی میعاد پوری ہو چکی ہوتی۔ سو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں انہیں ہم چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بہکتے رہیں۔

تشریح: انسان کا ضمیر بڑا ہی بے صبرا ہے اور اپنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے جلدی کرتے ہیں اور برداشت کرنا نہیں گوارہ نہیں۔ جو لوگ صبر نہیں کرتے اور نہ اللہ تعالی پر بھروسہ کرتے ہیں وہی بھٹکے ہوئے ہیں اور ان لوگوں کو اللہ تعالی سے ملنے کی تمنا نہیں ہوتی۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (010:012)

www.urduchannel.in

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا اور بیٹھا اور کھڑا ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا کسی تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں۔

تشریح: جب انسان کو تکلیف ہوتی ہے تب وہ اللہ تعالی کو یاد کرتا ہے، زمین پر لیٹ کر، بیٹھ کر اور سو کر۔ تکلیفوں سے چھٹکارا پانے کے بعد یہ اپنی ساری نیکیاں چھوڑ دیتا ہے اور عیش و آرام میں حد سے گزر جاتا ہے۔ یہی لوگ اپنا اعمال نامہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں۔

پیغام: دنیا میں سکھ کے ساتھ دکھ کو جوڑ کر اللہ تعالی نے انسانی زندگی کو رنگین بنایا۔ خود غرضی گناہ والی فطرت ہے جو انسانی سماج کو نقصان پہنچاتی ہے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ۔ (010:013)

اور تم سے پہلے ہم کئی امتوں کو جب اُنہوں نے ظلم اختیار کیا ہلاک کر چکے ہیں اور ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے۔ ہم گنہگار لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

تشریح: ہر گناہ گار طاقتور ظالم نے پیغمبروں کی ہدایت کے باوجود گناہ اور ظلم کیا اور کرتے رہے اور سچائی پر یقین نہیں رکھا اور اللہ تعالی کا عذاب بھگتے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ۔ (010:014)

پھر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں خلیفہ بنایا تا کہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

تشریح: انسانی تہذیب کی تاریخ میں جب جب گناہ اور جھوٹ سچائی اور پاکیزگی پر حاوی ہوئے ہیں تب اللہ تعالی انسانی سماج میں گناہوں کو کم کرنے کے لئے انسانوں میں سے ہی کسی خاص انسان سے اپنا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالی کے ماننے والوں کو گناہ والے سماج سے نجات دلواتے ہیں اور انسانی سماج کو پھر سے پاک و صاف کرتے ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ۔ (010:015)

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ کہہ دو کہ مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف آتا ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے خوف آتا ہے۔

تشریح: سچائی اور اللہ تعالی کے دیے ہوئے قدرتی اصول جب لوگوں کے سامنے ثابت ہوتے ہیں تب پرانے اصولوں کو نہ چھوڑنے والے اور سچائی کو نہیں سمجھنے والے لوگ کہتے ہیں ان کی مرضی کے مطابق کوئی نئے اصول لائیں جائیں یا سچائی کو بدل دیا جائے۔ سچ

www.urduchannel.in

بتانے والوں کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی طرف سے قدرتی اصولوں کو بدل دیں۔ اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ خود سچائی سے گمراہ ہو جائیں گے۔ سچ جاننے کے بعد اگر کوئی انسان اسے چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہو گا اور زبردست بے چینی اور اور بد سکونی کا عذاب اس پر ہو گا۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (010:016)

کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو نہ میں ہی یہ تم کو پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ ہی تمہیں اس سے واقف کراتا۔ میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں ایک کلمہ بھی اس طرح کا نہیں کہا بھلا تم سمجھتے نہیں؟

تشریح: سچائی بتانے والے عام لوگوں کی طرح ہی ہوتے ہیں اور لوگوں کو یہ سوچنا چاہئے کے عام لوگوں کے درمیان سے ہی کسی خاص انسان کے ذہن سے ہی اگر کوئی خاص فائدے مند بات نکلے تو وہ یقیناً قدرت یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

پیغام: رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دماغ کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے انسان اور انسانی سماج کو پاک کتاب قرآن شریف کا علم تحفہ میں دیا تاکہ انہیں سچائی محسوس ہو اور وہ سکھ شانتی سے اپنا جیون بتائیں۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ۔ (010:017)

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو خدا پر جھوٹ افترا کرے اور اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ بے شک گنہگار فلاح نہیں پائیں گے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو یعنی قدرتی اصولوں کو جھوٹ سے گمراہ کرنے والے انسانوں کو اپنے جھوٹے اصولوں کے ذریعہ گمراہ کرنے والے انسان مہا پاپی ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں بلکہ تمام انسانیت پر ظلم کرتے ہیں۔ انہیں کسی بھی صورت میں برکت نہیں ہو گی اور نہ ہی یہ لوگ شانتی سے جی سکیں گے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ (010:018)

اور یہ (لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ کہہ دو کہ کیا تم خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اس کو آسمانوں اور زمین میں معلوم نہیں۔ وہ پاک اور برتر ہے اس سے جس کو وہ شریک کرتے ہیں۔

تشریح: اس کے علاوہ ایسے لوگ بھی ہیں جو ایسے اصولوں پر چلتے ہیں جن میں نہ کوئی فائدہ اور نہ کوئی نقصان (کوسنسکار) اور کہتے ہیں کہ ان اصولوں کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ ایسے اصولوں کی سچائی اور آسمان زمین کی سچائی وہ پاک پروردگار جو سب جانتا ہے۔

پیغام: اس آیت کو اگر سرسری طور پر دیکھا جائے تو یہ آیت انسان کی عبادت کے مقصد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ عبادت کا مقام کچھ بھی ہو چاہے وہ بت ہو یا عمارت یہ تو صرف انسان کے دل کے وہم کو سکون دیتا ہے۔ انسان کو جو کچھ بھی حاصل ہوتا ہے وہ قدرت سے حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی قدرت کا ایک حصہ ہے۔ غیر عقلی اور کوسنسکار والی باتیں انسان اور انسانی سماج کو کچھ بھی

www.urduchannel.in

فائدہ نہیں دیتیں۔اس آیت کی گہرائی اس بات کی نشاندہی بھی کرتی ہے کہ انسان کے وہ سارے اعمال جو نقصاندہ ہیں یا کسی کو کوئی فائدہ نہ دے یا قدرت کو نقصان پہنچائے۔ہر کام کا نتیجہ نیک ہونا چاہئے اور قدرت اس نتیجہ کو ہی عبادت کہتی ہے۔اندیکھے خدا کے نام پر اگر کوئی غیر عقلی اور کو سنسکار والے رسم و رواج کو اختیار کریں تو یہ شرک ہے یعنی یہ انسانی سماج کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔ (010:019)

اور (سب) لوگ پہلے ایک ہی امت تھے۔پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات جو تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہو چکی ہے نہ ہوتی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔

تشریح: اللہ تعالٰی اس کی مخلوق اور انسانوں کے درمیان کوئی بھی تفرقہ نہیں ہے، یعنی انسان نام کی ایک امت کی اللہ تعالٰی نے تخلیق کی اور انسان کو دماغ دیا اور اسی دماغ کے ذریعہ ہی وہ الگ الگ خیالات کا مالک بنا اور آپس میں اختلافات پیدا کئے، جیسے کہ امیر غریب، کالا گورا، اس کے باوجود مذہب کے نام پر قدرتی اصولوں کے خلاف الگ الگ مذہبی اصول اور طبقہ یا گروہ کی بنیاد پڑی۔اگر قدرت یعنی اللہ تعالٰی کی طرف سے قدرتی اصول ثابت نہیں ہوتے تو انسانوں نے آپس میں جو اختلافات کی بنیاد ڈالی تھی اس میں وہ برباد ہو جاتے۔

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۔ (010:020)

اور کہتے ہیں کہ نبی پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے۔سو تم انتظار کرو۔میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

تشریح: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی نشانی یا اچنبھا کیوں نہیں ہوتا یا غائب اللہ تعالٰی لوگوں کے سامنے حاضر کیوں نہیں ہوتا اور یہ امید سچائی بتانے والے رسولوں سے لوگ کرتے ہیں اور انہیں بات بات پر معجزات نہ دِکھانے پر طعنہ دیتے ہیں۔لوگ یہ جان لیں کہ غیب اور اللہ تعالٰی کے راز صرف اللہ ہی جانتے ہیں لوگ وقت کا انتظار کریں اور وقت آنے پر سچائی ثابت ہو جائے گی۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ۔ (010:021)

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد (اپنی) رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں۔کہہ دو کہ خدا بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے۔اور جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے ان کو لکھتے جاتے ہیں۔

تشریح: سچائی کو گمراہ کرنے کے لئے تمام قسم کی چالیں گنہگار استعمال کرتے ہیں مگر اللہ تعالٰی کی چال یا سچائی کی بلندی ان ساری سازشوں کو ناکامیاب کر دیتی ہے۔ان ساری بری سازشوں کا نتیجہ اللہ کی قدرت (فرشتے) میں لکھا جاتا ہے۔وقت کی گردشوں میں یا وقت کے دائرے میں یہ ساری سازشیں منہ کے بل گر پڑتی ہیں۔

www.urduchannel.in

پیغام: مذہبی کتابوں کے اصولوں کا غلط مطلب نکالنا یا کسی خاص مقصد سے اس کی سچائی کو گمراہ کرنے کی کوشش کرنا گناہ ہے اور وقت اسے کبھی نہ کبھی غلط ثابت کر دیتا ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنۡتُمۡ فِى الۡـفُلۡكِ‌ۚ وَجَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوۡا بِهَا جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ‌ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَـهُ الدِّيۡنَ ۚ لَـئِنۡ اَنۡجَيۡتَـنَا مِنۡ هٰذِهٖ لَـنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ‏۔ (010:022)

وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور کشتیاں لوگوں کو لے کر موافق ہوا سے چل رہی ہوتی ہیں اور لوگ اس سے خوش ہوتے ہیں کہ یکایک تند ہوا آتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ لہروں میں گھر گئے تو اس وقت خالص خدا ہی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم بہت ہی شکر گزار ہوں گے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کو سکھ اور دکھ کے ساتھ سنوارا یعنی خشکی اور تری میں اور انسانی زندگی کو ایک کشتی کی طرح بنایا۔ جس طرح کشتی لوگوں کو لے کر دریا میں چلتی ہے اور جب موافق ہوا آتی ہے تو خوش ہوتے ہیں مطلب انسانی زندگی میں جب سکھ آتا ہے تو وہ دکھ کو بھلا کر اپنی خوشی میں مگن رہتے ہیں اور جب دریا میں چلتی ہوئی کشتی پر طوفان آتا ہے اور چاروں طرف سے پانی کی لہریں اسے ڈوبانے کی کوشش کرتی ہے یعنی انسانی زندگی میں جب دکھ آتا ہے اور چاروں طرف سے مصیبتیں اسے گھیر لیتی ہیں تب وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دے اور جب اسے نجات مل جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔

فَلَمَّاۤ اَنۡجٰٮهُمۡ اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ‌ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ‌ ۙ مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏. (010:023)

لیکن جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہوگا۔ دُنیا کی زندگی کے چند فائدے ہیں پھر تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم تم کو بتائیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

تشریح: مصیبت میں پڑے ہوئے انسان کو جب اللہ تعالیٰ سکھ شانتی نصیب کرواتے ہیں تب اس کی اونچی خواہشات اسے کبھی کبھی بہکا دیتی ہے اور زمین میں یعنی انسانی سماج میں رہتے ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کی مخالفت کرتا ہے تو انسان یہ سن لے کہ اللہ کے اصولوں کی مخالفت کرنا خود اپنے آپ پر ظلم اٹھانا ہے۔ دنیا کی موہ مایا میں الجھ کر اور گناہوں میں اپنے آپ کو ملوث کرنا اور اس کا نتیجہ بھگتنا ایسے لوگوں کی قسمت ہوتی ہے۔ انسان زمین سے پیدا ہوتا ہے اور موت کے بعد زمین میں ہی فنا ہو جاتا ہے، بیچ کا سفر اگر صحیح ہو تو سکون کی موت ملے گی اور اگر سفر غلط ہوا تو بے چینی کی زندگی اور موت ملے گی۔ یہ قدرتی اصول ہر انسان کو پتہ ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: آیت نمبر 22 میں اگر دریا کی کشتی کی بات ہوتی تو آیت نمبر 23 میں انسان کے کرم پھل (نتیجہ) کی بات نہیں کی جاتی۔ دریا کی کشتی سے نجات پانے کے بعد لوگ کیوں زمین میں سرکشی کریں گے؟ آیت نمبر 23 سے ثابت ہوتا ہے کہ آیت نمبر 22 میں بتائی گئی کشتی، دریا، خشکی، طوفان اور فائدے مند ہوا۔: یہ ساری باتیں انسانی زندگی اور اس کے کرم پھل کی نشاندہی کرتی ہیں

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (010:024)

دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا۔ تو زمین کا سبزہ خوب نکلا جس کو آدمی کھاتے ہیں اور جانور بھی کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین پوری رونق پر آگئی اور سنورا اٹھی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔ اچانک رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

تشریح: اس آیت میں انسانی زندگی کی مثال بیان کی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی (رحمت) اتارا۔ زمین کے لئے پانی اور سورج کی کرن، ان دونوں کے ملن سے زمین آباد ہوئی اور یہی ہے زندگی کی بنیاد اور اس بنیاد میں ہر مخلوق کی ضرورت کا پورا سامان موجود ہے۔ زمین نے اپنی رونق پکڑی یعنی بگ بینگ کی تھیوری کے مطابق سورج سے نکلی ہوئی دنیا ایک گیس کا گولا تھی اور اس کے بعد ہائیڈروجن اور آکسیجن مل کر پانی بنا یعنی آسمان سے اترا ہوا پانی اور اسی پانی سے دنیا کی ہر چیز آباد ہوئی یہاں تک کہ انسان بھی اور انسان کو اللہ تعالیٰ صدیوں سے جدید بناتا گیا۔ اس طرح قدرت نے انسان کو اتنا جدید بنایا کہ آج اس کے پاس اپنی طرح کا انسان (کلون) بنانے کی سہولت یا ترکیب موجود ہے۔ انسان کو قدرت کی ہر خوشی ملی ہے اسے دماغ دے کر مکمل کیا اور سچے علم سے روشن کیا۔ مذہبی کتابوں کے ذریعہ سکون سے جینے کی ترکیب بتائی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت رات دن یعنی انسانی سکھ دکھ اور تکلیفیں بھی اسے ملتی رہیں اور کس طرح انسان کو تکلیفوں سے نجات ملے جیسے کہ جنگلی زندگی جینے والے انسانوں کو تہذیب کے دائرے میں لایا گیا (ایک وقت تھا جب انسان کچا گوشت اور انسانوں کا گوشت بھی کھاتا تھا) اور بکھرے ہوئے انسانوں کو انسانی بندھن میں باندھا یعنی محبت، انسانیت، اور بھائی چارہ میں جسے انسان نیک سماج کہتے ہیں اور یہ اتنے نزدیک آگئے ہیں کہ آج دنیا کے ہر کونے کے انسان ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود کو اتنی ترقی دی کہ اس کی جنگلی زندگی کا نام و نشان بھی نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی قدرت یعنی وشواروپ (لامحدو/لافانی/لازوال) بیان کرتے ہیں اور عالم اسے سمجھتے ہیں۔

پیغام: دنیا میں آج بھی جنگلی زندگی جینے والے لوگ موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے مثال کے طور پر رکھا ہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رحمت (آسمان سے اتارا) کا احساس کریں۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ (010:025)

اور خدا سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: یہ ساری سہولت دے کر اللہ تعالیٰ انسانوں کو سچائی، پرہیز گاری، ایمان داری، محبت والا دل اور سکون والا سماج یعنی سلامتی کی طرف بلاتے ہیں یہی انسان کا سیدھا اور سچا راستہ ہے۔ اور انسان کو دماغ دے کر اس راستہ پر چلنے کی طاقت دی۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (010:026)

جن لوگوں نے نیکوکاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور اس پر مزید بھی اور ان کے چہروں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی۔ یہی جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تشریح: جو انسان سچائی کی راہ کو اختیار کرے گا اس کی زندگی دوسرے لوگوں کے لئے ایک مثال ہوگی یعنی ان کے چہرے سے ان کے کاموں کا نتیجہ صاف دِکھائی دے گا اور انہیں لوگوں کو سکون کی جنت حاصل ہوگی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (010:027)

اور جنہوں نے برے کام کئے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ اور ان کے چہروں پر ذلّت چھا جائے گی اور کوئی ان کو خدا سے بچانے والا نہ ہوگا۔ ان کے چہروں پر گویا اندھیری رات کے ٹکڑے اُوڑھا دیئے گئے ہیں۔ یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

تشریح: گنہگاروں کا ٹھکانا دوزخ ہے یعنی بدسکونی کی زندگی اور ان کے چہرے سے ان کے کرم پھل (نتیجہ) صاف نظر آئیں گے یعنی تکلیفوں کے اندھیروں (رات کا ٹکڑا) سے ان کی زندگی گھر جائے گی۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۔ (010:028)

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک (ان سے) کہیں گے کہ تم ہماری پوجا نہیں کرتے تھے۔

تشریح: گنہگاروں کو وہ دن یاد رکھنا چاہئے جس دن سچائی کی روشنی سے جھوٹ غلط ثابت ہوگا اور نہ ماننے والا ہر کوئی اپنے اپنے اصولوں پر زبردستی قائم رہنے کی کوشش کرے گا اور قدرت یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی سے جھوٹے اصول آپس میں ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر لڑ مریں گے اور ان جھوٹے اصولوں پر رہنے والے لوگ الگ الگ فرقوں میں بٹ جائیں گے اور ہر کوئی ایک دوسرے کو بھلا برا کہے گا اور اپنے گروہ کی تعداد بڑھانے کے لئے تمام قسم کے جھوٹے بہانے، ترکیبیں اور سازشیں اپنائیں گے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ کے دربار میں ناانصافی نہیں ہوتی۔ اگر کسی خاص دن اللہ تعالیٰ کے انصاف کا دربار بیٹھے گا جس طرح کہ لوگ سمجھتے ہیں تو اس حساب سے قیامت کے دن سے ہزار سال پہلے جس کی موت ہوئی ہوگی اس کو حساب کتاب کے لئے انتظار کرنا ہوگا اور جو قیامت سے ایک گھنٹہ یا ایک دن پہلے مرا تو اس کا انصاف فوراً ہو جائے گا۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف کا ترازو ہر پل انسان کے ساتھ ہے۔ پرلے یا قیامت نام کا کوئی خاص دن کب آئے گا اس کا کسی کو بھی پتا نہیں، مگر کبھی نہ کبھی اس کا نظام ضرور بدلے گا۔

www.urduchannel.in

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ (010:029)

ہمارے اور تمہارے درمیان خدا کی گواہ کافی ہے۔ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے۔

تشریح: نیکی اور بدی کے درمیان اللہ تعالی اور اس کی قدرت سب سے بڑی گواہ ہے اور کوئی بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالی نے انہیں سچائی کی روشنی سے روشن نہ کیا ہو۔

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۔ (010:030)

وہاں ہر شخص اپنے اس عمل سے دوچار ہوگا جو اس نے کیا تھا اور وہ اپنے سچے مالک اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔

تشریح: انسان کے اعمال کا نتیجہ وہ خود اپنے ضمیر سے جانچ سکتا ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہے اور جب وہ سچائی کو سمجھ لیں تو یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو اپنی نسل میں پھیلائیں۔ وہ یہ جان لیں کہ ہر انسان کو موت کے بعد قدرت میں ہی فنا ہو جانا ہے۔ نہ ہی اس کے ساتھ دھن دولت جاتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی چاہت۔ انسان جیتے جی جو سپنے اور چاہتیں رکھتے ہیں وہ فنا ہونے کے بعد سب گم ہو جاتی ہیں۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ۔ (010:031)

پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے؟ یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے؟ اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے؟ اور کون معاملات کا انتظام کرتا ہے؟ جھٹ کہہ دیں گے کہ خدا۔ تو کہو کہ پھر تم (خدا سے) ڈرتے کیوں نہیں؟

تشریح: لوگ یہ سمجھ لیں کہ انسان کی ضرورت کا سارا سامان جو وہ استعمال کرتے ہیں وہ سب اسے قدرت (آسمان اور زمین) سے ملتا ہے۔ انسان کی آنکھ، کان یا سارے نفس قدرت کے اختیار میں ہوتے ہیں اور قدرت ہی یعنی اللہ تعالی مردہ ضمیر (گنہگار) والے انسان کو مردہ (گناہ) سے زندہ (ایمان والا) بناتے ہیں یا جاہل کو گیان (علم) دے کر زندہ کرتے ہیں یا موت کے بعد انسان کے جسم کے سارے زروں (ایٹم) سے دوسری جان کی تخلیق کرتے ہیں یا انسان کو غیب کا علم دیتے ہیں جسے لوگ اویشکار (ایجاد) کہتے ہیں۔ دنیا کی ہر جان کی موت بھی وہی مقرر کرتے ہیں۔ پرمانوک شکتی یعنی ایشور یعنی اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ دنیا کی ہر چیز کو چلانے والا بھی اللہ تعالی ہے۔ لوگ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ شانتی کا راستہ ہی انسان کا اعلی انجام ہے۔

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ۔ (010:032)

یہی خدا تو تمہارا پروردگار برحق ہے اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟ تو تم کہاں پھرے جاتے ہو؟

تشریح: اور اللہ تعالی ہی انسانوں کا پالن ہار ہے۔ سچائی سمجھنے کے بعد گمراہی کو اختیار کرنا انسان کو بدسکونی میں دھکیل دیتا ہے اور گمراہ انسان سماج کے لئے نقصان دہ ہیں۔

www.urduchannel.in

كَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡۤا اَنَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ۔ (010:033)

اسی طرح خدا کا ارشاد ان نافرمانوں کے حق میں ثابت ہو کر رہا۔ کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

تشریح: یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ لوگ کبھی بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ۔ (010:034)

پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ مخلوقات کو ابتداءً پیدا کرے پھر اس کو دوبارہ بنائے کہہ دو کہ خدا ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا تو تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو؟

تشریح: تخلیق کا مالک ہے اللہ تعالی۔ پیدا کرنا اور مارنا سب اس کے اختیار میں ہے اور یہی سچائی ہے۔ لوگوں کو اس بات کو قبول کر کے سچی راہ پر چلتے ہوئے اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ‌ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَـقِّ‌ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى‌ۚ فَمَا لَـكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ۔ (010:035)

پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کون ایسا ہے کہ حق کا راستہ دکھائے؟ کہہ دو کہ خدا ہی حق کا راستہ دکھاتا ہے بھلا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس قابل ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جس کو خود ہی راستہ نہ ملتا ہو بلکہ اسے راستہ بتایا جائے تو تم کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو؟

تشریح: انسان کو دماغ دے کر اللہ تعالی نے کچھ ذمہ داری بھی اسے سونپی اور وہ ذمہ داری ہے کہ اس دماغ کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا اور صحیح فیصلہ کرنا صرف نتیجہ اللہ تعالی کے اختیار میں ہوتا ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا‌ ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡـئًا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ۔ (010:036)

اور ان میں کے اکثر صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں کہ گمان حق کے مقابلے میں کچھ بھی کارآمد نہیں ہو سکتا۔ بے شک خدا تمہارے (سب) اعمال سے واقف ہے۔

تشریح: اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کو سنسکار اور اونچی خواہشات میں ڈوب کر غیر عقلی خیالات کا تصور کرتے ہیں جو بالکل فائدے مند نہیں اور نہ ہی وہ سچائی کے قریب ہیں اور اللہ تعالی سب کچھ دیکھتا سنتا ہے۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡـكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ (010:037)

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لائے ہاں جو اس سے پہلے ہیں ان کی تصدیق کرتا ہے اور اُنہیں کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

www.urduchannel.in

تشریح: اور یہی سچی اللہ تعالی کی ہدایت جسے لوگ قرآن شریف کہتے ہیں جو کتاب کی شکل میں لوگوں کے درمیان موجود ہے وہ نہ ہی کوئی تصوراتی نظمیں اور نہ ہی کچھ کہانیوں کی بنیاد پر اس کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ اس کی ہر آیت میں ایک سچی اور سیدھی راہ بیان کی گئی ہے اور یہ سچی ہدایت قدرت کی رحمت بن کر انسانوں کو ملی۔

پیغام: قرآن شریف کی ہر آیت میں ایک پیغام ہے اور یہ انسانوں کے ہر دور کی تہذیب کے لئے ایک مکمل کتاب ہے۔ نہ ہی یہ کوئی کہانیوں کا ڈھیر ہے اور نہ ہی کوئی غیر عقلی یا تصوراتی کتاب، قرآن شریف کا ہر پیغام صدیوں سے تمام نبیوں کے پیغام کی تفصیل بیان کرتا ہے اس لئے یہ قرآن شریف ایک مکمل کتاب ہے۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏۔ (010:038)

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے؟ کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سُورت بنالاؤ اور خدا کے سوا جن کو تم بلاسکو بلا بھی لو اگر تم سچے ہو۔

تشریح: لوگ یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالی کی قدرت کا کوئی بھی ایک پہلو (سورت) انسان کو بنا لینا ناممکن ہے یعنی قدرت کی چیزوں کو استعمال کر کے ہی انسان اپنے لئے کچھ بنا سکتا ہے اس کے علاوہ انسان کے بس میں کچھ بھی نہیں یہی سچائی ہے جسے انسان کو سچے دل سے قبول کرنا ہی اس کے لئے بہتر ہے اور اسی کو سائنس کہتے ہیں۔

پیغام: اگر اس آیت میں لکھی گئی "سورت" کو لوگ یہ سمجھیں کہ عربی کے کچھ الفاظ سے جڑے ہوئے کلمے یا باتیں ہیں تو یہ سراسر غلط ہے۔ مسلمانوں کے درمیان "دعائے قنوت" موجود ہے جو ایک بہترین اور مکمل دعا بھی ہے، لیکن وہ قرآن شریف کا حصہ نہیں ہے۔ تمام مذہبی کتابیں مثال کے طور پر وید، گیتا، توریت، انجیل، زبور، ترپی ٹوک، گرو گرنتھ اور جین اوستھا یہ ساری کتابیں اللہ تعالی کی ہیں لیکن صرف چار کتابوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے اور اس کے علاوہ مسلمانوں کے درمیان "حدیث" جیسی مقدس کتاب بھی موجود ہے تو اس لحاظ سے اس آیت میں بیان کی گی "سورت" کا مطلب اللہ تعالی کی وہ قدرت جسے بنانا انسان کے بس کی بات نہیں یعنی ناممکن ہے۔ چار کتابوں کے باوجود قرآن شریف میں بہت ساری کتابوں کا ذکر ہے جس کا نام دینا اللہ تعالی نے مناسب نہیں سمجھا۔ سورہ بقرہ کی آیت 136 اور سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 84 میں اس بات کو صاف طور پر روشن کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کوئی بھی ایجاد جو کسی خاص انسان کے دماغ سے نکلتی ہے وہ سب قدرت کی منشا کے مطابق ہی ہوتی ہے اور جس کو چلانے والی طاقت وہی اعلیٰ طاقت ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ‌ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ‏۔ (010:039)

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر یہ قابو نہیں پاسکے اس کو (نادانی سے) جُھٹلا دیا اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی ہی نہیں اُسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی تھی سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟

www.urduchannel.in

تشریح: انسان اپنے دماغ کا تھوڑا سا حصہ ہی استعمال کر سکتے ہیں اور جتنا وہ جانتے ہیں یا جتنا ان کے دماغ کے اختیار میں ہوتا ہے اتنا ہی وہ بیان کر سکتے ہیں یعنی اس کے گیان کے دائرے میں جو ہوتا ہے لیکن اس کے باہر کی بات نہ وہ سوچ سکتا ہے اور نہ وہ بیان کر سکتا ہے اور جب کوئی اسے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ کو سنسکار اور جھوٹ سے متاثر ہو جاتا ہے اور وہ اپنے اوپر ہی ظلم کرتا ہے اپنے دماغ کو پریشانی دے کر۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ۔ (010:040)

اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارا پروردگار شر پسندوں سے خوب واقف ہے۔

تشریح: انسانی سماج میں کچھ انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کو قبول کرتے ہیں اور پرانے خیالات کو چھوڑنے میں اپنے آپ کو ثابت قدم رکھتے ہیں یعنی ایمان لاتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی ضد اور اونچی خواہشات کے بس میں آکر سچ ثابت ہونے کے باوجود اسے قبول نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ (010:041)

اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ میرا عمل میرے لئے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے تم میرے عملوں کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے عملوں کا جوابدہ نہیں ہوں۔

تشریح: اگر وہ سچ کو قبول نہیں کریں گے تو ان کے اعمال ان کے ساتھ اور سچوں کے اعمال سچوں کے ساتھ اور کوئی کسی کے اعمال کا ذمہدار نہیں ہے اور نہ ہی سچائی بتانے والے کسی کو جوابدہ ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ۔ (010:042)

اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں۔ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے اگرچہ کچھ بھی (سُنتے) سمجھتے نہ ہوں۔

تشریح: انسانی سماج میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی پر نقص نکالتے ہیں اور بے بنیاد باتوں سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں یعنی (کان لگانے والے) ایسے اندھے لوگوں کو کوئی بھی راہ نہیں دے کھا سکتا جو جان بوجھ کر اندھے، بہرے رہنا پسند کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ۔ (010:043)

اور بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف دیکھتے ہیں۔ تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھاؤ گے اگرچہ کچھ بھی دیکھتے نہ ہوں؟

تشریح: جن کا ضمیر مر گیا ہوا نہیں صحیح راہ نظر نہیں آتی اور ایسے مردہ ضمیر والوں کو راہ دکھانا انسان کے بس کی بات نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَـيْـــًٔـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ (010:044)

خدا تو لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

www.urduchannel.in

تشریح: یقیناً ایسے لوگوں کو راہِ دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ انسان خود ہی قدرت کو بگاڑ کر یا اس کا غلط استعمال کر کے اپنے اوپر ظلم اٹھا رہے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۔ (010:045)

اور جس دن خدا ان کو جمع کرے گا گویا (وہاں) گھڑی بھر دن سے زیادہ رہے ہی نہ تھے (اور) آپس میں ایک دوسرے کو شناخت بھی کریں گے۔ جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہ یاب نہ ہوئے۔

تشریح: انسان کی نیکی یا برائی کا نتیجہ جس دن اسے ملے گا تب ان کے سارے اعمال کو اکٹھا کیا جائے گا اور اس وقت کوئی کسی کا مددگار یا ساتھی نہیں ہوگا۔ نقصان اس انسان کو ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اور اسے اپنایا نہیں تھا اور یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ ایسے لوگوں کے لئے سچی ہدایت تھی ہی نہیں۔

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ۔ (010:046)

اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔ تو جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔

تشریح: کرم پھل (نتیجہ) صاف اور سیدھے طور پر دِکھائی دینے کے بعد بھی انسان اس پر یقین نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر گنہگاروں کی بدسکونی کا تھوڑا سا بھی حصہ اگر لوگ دیکھ پاتے یا گنہگاروں کی دردناک موت اگر لوگوں کو دِکھائی دیتی تو لوگ گناہ سے دور رہتے۔ ہر انسان کو آخر کار قدرت کی طرف ہی لوٹنا ہے اور قدرت نام کی کتاب جو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ چلتی رہتی ہے اس میں ہر انسان کا کام اور اس کا نتیجہ درج رہتا ہے۔

پیغام: تبدیلی اور تغیر ایک قدرتی اصول ہے اور انسانی وجود کو اس قدرتی اصولوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ (010:047)

اور ہر ایک امت کی طرف پیغمبر بھیجا گیا جب ان کا پیغمبر آتا ہے تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جاتا۔

تشریح: گیان یا سچائی بتانے والے رسول انسانوں کے ہر طبقہ میں پائے جاتے ہیں اور رسول کا قول انسان کی ہر نیکی برائی کا فیصلہ کرنے والا ہوتا ہے اور ان کے دربار میں جھوٹ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (010:048)

اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ ہے کب؟

تشریح: سچائی کے ثبوت کی تلاش ہر انسان کا کردار ہے مگر سچائی کو وہ انسان ضرور محسوس کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں محبت اور انسانیت ہے۔

www.urduchannel.in

پیغام: سچائی بتانے والوں پر شک کیا گیا اور سچ کو سچائی کی روشنی سے روشن کرنا انسان کے ضمیر کی پکار ہے یعنی فرض ہے۔ ضدی اور مغرور انسان کا ضمیر اس بات کو محسوس نہیں کر سکتا۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۔ (010:049)

کہہ دو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے۔ ہر ایک امت کے لئے اُس کا ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی بھی دیر نہیں کر سکتے اور نہ جلدی کر سکتے ہیں۔

تشریح: ایسے لوگ جان لیں اگر وہ سچائی، نیکی، محبت، عدم تشدد، پرہیزگاری اور انسانیت کو قبول نہیں کرتے تو یقیناً وہ ان کا نقصان ہے سچائی بتانے والے کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، ہر قوم کے لئے ایک خاص وقت مقرر کیا گیا ہے یعنی انسان کی ہر تہذیب کبھی نہ کبھی وقت کی گردشوں میں تاریخ بن جاتی ہے اور گنہگار اس اصول کے دائرے میں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے جا سکتے ہیں یعنی تہذیب کی ترقی کے ساتھ جو نہیں چل سکتے وہ پیچھے رہ جاتے ہیں اور کو سنسکار (غیر عقلی) ان کی ترقی کو روک دیتی ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ۔ (010:050)

کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو اگر اس کا عذاب تم پر آجائے رات کو یا دن کو تو پھر گنہگار کس بات کی جلدی کریں گے؟

تشریح: لوگ جب گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں یہ سوچ کر کہ اس پر تو اللہ تعالیٰ کی سزا نازل نہیں ہو رہی ہے یا نازل ہونے کے لئے وقت لگ رہا ہے، مگر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کی سزا کبھی بھی کسی بھی وقت دن میں ہو یا رات میں آسکتی ہے۔ گنہگار عذاب آنے کی دیر میں اپنے گناہوں کو بڑھا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی چوری کرتا ہے اور پکڑا نہیں جاتا تو یقیناً وہ جان لے کہ کسی بھی وقت اس کا راز کھل سکتا ہے اور روحانی طور پر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کا ضمیر اس کے دماغ کا سکون چھین لیتا ہے اور اس طرح رشوت خوری، دھوکا بازی، احسان فراموشی، عصمت ریزی، زنا اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے انسانوں کی بری فطرت اس آیت کے دائرے میں آتی ہے۔

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ۭ اٰۗلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ (010:051)

کیا جب وہ آواقع ہوگا تب اس پر ایمان لاؤ گے ہاں اب جانا حالانکہ اسی کے لئے تو تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

تشریح: کیا ایسے لوگ بد سکونی کے عذاب میں گھر جائیں گے یا چاروں طرف سے ان کی بے بسی بڑھ جائے گی تب ان لوگوں کو سچائی پر یقین آئے گا اور ان کا دماغ یعنی ان کا ضمیر ان سے پوچھے گا کہ وقت رہتے ان لوگوں نے سچائی کو قبول کیوں نہیں کیا تھا۔

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ۔ (010:052)

پھر ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ عذاب دائمی کا مزا چکھو اب تم انہیں کا بدلہ پاؤ گے جو کرتے رہے۔

تشریح: اس طرح کا ظلم کرنے والے لوگ بد سکونی کے عذاب میں آخری دم تک رہیں گے اور یہی ان کے کاموں کا نتیجہ ہے۔

www.urduchannel.in

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ڤ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔ (010:053)

اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ سچ ہے؟ کہہ دو ہاں خدا کی قسم سچ ہے۔ اور تم عاجز نہ کر سکو گے۔

تشریح: گنہگار پوچھتے ہیں کیا گناہ کا نتیجہ انہیں ملے گا، وہ جان لیں یقیناً قدرت میں ہر گناہ کا عذاب یا سزا موجود ہے اور یہ یقیناً سچائی ہے اور اس قدرتی سچائی کا کوئی ان کار نہیں کر سکتا۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ (010:054)

اور اگر ہر ایک نافرمان شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں تو بدلے میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو پچھتائیں گے ندامت کو چھپائیں گے۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

تشریح: کوئی بھی دولت کتنی بھی مقدار میں کیوں نہ ہو گنہگاروں کو اس کے نتیجہ سے بچا نہیں سکتی اور انہیں اس قدرتی سچ کو قبول کرنا ہی ہوگا۔ اپنے ضمیر کی پکار سے اسے جتنا بھی چھپانے کی یا اس سے بچنے کی کوشش کریں وہ ناکامیاب رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کسی کے لئے بھی ناانصافی نہیں ہے۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (010:055)

سُن رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ اور یہ بھی سُن رکھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

تشریح: یاد رکھیں قدرت کی ہر چیز یا ہر رد و بدل اللہ تعالیٰ کی طاقت (پرمانوک شکتی) کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا اور یہ بھی یاد رکھیں کہ قدرت اور انسانوں کے درمیان جو عہد ہے وہ ایک مکمل سچ ہے مگر گنہگار اس بات پر یقین نہیں رکھتے۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔ (010:056)

وہی جان بخشتا اور (وہی) موت دیتا ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

تشریح: موت حیات سب قدرت کے اختیار میں ہے اور قدرت کی ہر چیز کو یقیناً فنا ہونا ہے اور فنا ہونے کے بعد وہ قدرت میں ہی سما جاتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ڏ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (010:057)

لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفاء اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔

تشریح: اے انسانوں! آج تمہارے پاس سچائی اور اس کا نتیجہ ثبوت کے ساتھ موجود ہے اور یہ تمہارے لئے نصیحت ہے۔ انسان کے اندر ہی نیکی اور بدی موجود ہے۔ جس کا ضمیر یا انتر آتما گناہ سے ڈھک جاتی ہے اس کے دل میں بیماری یعنی روگ ہے اور اس بیماری کا علاج ہے نیکی، پرہیزگاری، محبت، عدم تشدد، شکھشا اور شانتی کو اپنانا اور یہی صحیح راستہ ہے مومنوں کے لئے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ (010:058)

www.urduchannel.in

کہہ دو کہ خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے، (نازل ہوئی ہے) تو چاہئے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان کے دماغ میں پاک ضمیر دے کر انسان کے لئے رحمت بنائی اور اللہ تعالیٰ کے اس رحمت پر ہر کسی کو خوش ہونا چاہئے اور اس کے بدولت جو سکون اور اطمینان لوگوں کو ملتا ہے وہ بہتر ہے ان سارے خیالات کے لئے جو انہوں نے دماغ میں بھر رکھے ہیں مثال کے طور پر اونچی خواہشات، حسد، اہنکار، لالچ وغیرہ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ۔ (010:059)

کہو کہ بھلا دیکھو تو خدا نے تمہارے لئے جو رزق نازل فرمایا۔ تو تم نے اس میں سے حرام ٹھہرایا اور حلال '(ان سے) پوچھو کیا خدا نے تمہیں اس کام کا حکم دیا ہے یا تم خدا پر افترا کرتے ہو؟

تشریح: خوراک کے طور پر قدرت نے انسان کو تمام قسم کی نعمتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے دنیا کے ہر کونے کے انسانوں کو الگ الگ قسم کی خوراک بھی عطا کی۔ زمین کی پیداوار یا زمین کی فصل تقریباً ہر جگہ یکساں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دماغ بھی دیا کہ زمین کی کون سی چیز ان کے لئے فائدے مند (حلال) ہے اور کون سی چیز نقصاندہ (حرام) ہے مگر کچھ کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو نقصان والی چیزوں کو یعنی نشہ کو اپناتے ہیں اور اسے صحیح ٹھہرانے کے لئے جھوٹ باندھتے ہیں۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ (010:060)

اور جو لوگ خدا پر جھوٹ کا الزام لگا رہے ہیں وہ قیامت کے دن کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں؟ بیشک خدا لوگوں پر مہربان ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

تشریح: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر جھوٹ باندھتے ہیں ان لوگوں کی آخرت بیماریوں کے عذاب سے گھری رہتی ہے اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی انسانوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے، مگر انسان ناشکرا ہے۔

وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ (010:061)

اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی ہے یا بڑی مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔

تشریح: انسان کسی بھی حال میں کیوں نہ ہو اور کتنا بھی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو زبانی رٹے ان کا سارا حساب کتاب اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ ذرے ذرے میں اللہ تعالیٰ کی طاقت موجود ہونے کی وجہ سے آسمان اور زمین میں یعنی تخلیق کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے

www.urduchannel.in

بڑی کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ کی طاقت کے دائرے سے باہر نہیں ہے (پرمانوک شکتی) اور ہر اصول یا پہلو یا چیز سب "قدرت" نام کی روشن کتاب میں موجود ہے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔ (010:062)

سُن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور ان کی قدرت سے جو لوگ دوستی رکھتے ہیں یعنی قدرت کے ہر پہلو کو یا قدرت کے ہر اصول کو جو انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے دیے اس پر عمل کرتے ہیں اور اس سچائی پر بھی یقین اور ایمان رکھتے ہیں انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نا وہ غمگیں ہوں گے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۔ (010:063)

(یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔

تشریح: اور یہی لوگ نیکی، پرہیزگاری، محبت، انسانیت، علم، عدم تشدد اور شانتی کے اصولوں کو اپنی زندگی میں نافذ کرتے ہیں اور دل و دماغ سے اسے اپناتے ہیں۔

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔ (010:064)

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

تشریح: ایسے لوگوں کی زندگی امن و سکون سے بھر جاتی ہے اور ان کی موت بھی آسان ہوتی ہے اور یہی انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ انسان اور قدرت کے درمیان یہی سچا عہد ہے اور اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے قدرتی اصول بدلتے رہتے ہیں۔

وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔ (010:065)

اور ان لوگوں کی باتوں سے تم غمگیں نہ ہونا کیوں کہ عزت سب خدا ہی کے لئے ہے۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

تشریح: برے لوگ ہمیشہ برے کام کرتے ہیں اور اپنے اس کام میں اچھے لوگوں کو گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اچھے لوگوں کے اصول ان لوگوں کے اصولوں سے متاثر نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ سب دیکھتا سنتا ہے۔

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۔ (010:066)

سُن رکھو کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو لوگ زمین میں ہیں سب خدا ہی کے ہیں۔ اور یہ جو خدا کے سوا اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کسی اور چیز کے پیچھے نہیں چلتے محض گمان کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔

تشریح: انسان یاد رکھے قدرت میں جو کچھ بھی ہے یعنی آسمان اور زمین سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ برائی کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور برے لوگوں کے نقش قدم پر چلنا ایک وہم اور کوسنسکار ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی سچائی جاننے کے بعد جو لوگ یہ کام کرتے ہیں وہ گنہگار یعنی کافر ہیں۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۔ (010:067)

www.urduchannel.in

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ اس میں آرام کرو اور روز روشن بنایا۔ جو لوگ سماعت رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

تشریح: قدرتی طور پر انسان کو رات ملی آرام فرمانے کے لئے اور پرہیز گاروں کو سکون کی نیند حاصل ہوتی ہے اور دن بنایا تا کہ اس کی روشنی میں انسان کو قدرتی سچائی حاصل ہو اور قدرت کے ہر پہلو میں اچھا برا موجود ہے۔ جو گیان (علم) رکھتے ہیں ان لوگوں کو اس کا ثبوت ڈھونڈنا آسان ہے۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (010:068)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنالیا ہے۔ اس کی ذات پاک ہے وہ بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں؟

تشریح: لوگ اللہ تعالیٰ کو انسانی شکل میں دیکھنے کی خواہش کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی اولاد بھی ہے جیسے کہ انسانوں کی۔ اللہ تعالیٰ ایک طاقت ہے جو ہر ذرے میں موجود ہے اور اسی طاقت کے ذریعہ آسمان کی ساری چیزیں وجود میں آتی ہیں اور اس حقیقت کو سائنس داں ثابت کر چکے ہیں مگر کو سنسکار والوں کے پاس اس سچائی کا کوئی ثبوت نہیں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو خیالات رکھتے ہیں وہ اس کی حقیقت بھی نہیں جانتے۔

پیغام: جو انسان غیبی طاقت کو سمجھنے اور اس کی عبادت کا دعوی کرتے ہیں وہ آج تک یہ ثابت نہیں کر پائے جو وہ کہتے ہیں، کیوں کہ اس سوچ کا کیا ثبوت، کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے یا نہیں؟ یہ بات تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کہہ سکتے ہیں۔ ان کی قدرت میں نہ کوئی باپ ہے نہ کوئی بیٹا؟ صرف ایک طاقت کے ذریعہ آسمان اور زمین کے ہر پہلو کا پیدا ہونا، بدلنا اور ختم ہونا ہے۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۔ (010:069)

کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔

تشریح: وہ لوگ جان لیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرتی سچائی پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۔ (010:070)

فائدے ہیں دنیا میں پھر ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم ان کو عذاب شدید چکھائیں گے کیونکہ کفر (کی باتیں) کیا کرتے تھے۔

تشریح: قدرت کے خزانے سے انسان کو استعمال کرنے کے لئے جو کچھ بھی ملتا ہے وہ صرف اور صرف قدرت کا ہے اور انسان کی موت کے بعد وہ قدرت میں سما جاتا ہے کوئی بھی اسے ساتھ لے کر نہیں جاتا۔ اس اصول کو جانتے ہوئے بھی انسان اپنی اونچی خواہشات اور عیش و آرام پانے کے لالچ میں گناہ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور اسکے لئے انہیں دردناک بدسکونی کے عذاب سے گزرنا پڑتا ہے۔

www.urduchannel.in

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ۔ (010:071)

اور ان کو نوح کا قصہ پڑھ کر سُنادو۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اگر تم کو میرا کھڑار ہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں تو خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام مقرر کرلو اور وہ تمہاری تمام جماعت سے پوشیدہ نہ رہے پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔

تشریح: پیغمبر نوح کا کردار انسانوں کے لئے ایک مثال ہے اور اس مثال کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا چاہئے۔ نوحؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا تھا کہ اگر ان کی قوم ان کے اصول یعنی قدرتی سچائی اور جو گیان انہیں اللہ تعالی کی طرف سے ملا تھا اس پر یقین نہ کریں یا بھروسہ نہ کریں تو نوح پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ انسان کو یقین دلانا، سچائی پر بھروسہ اور یقین دلوانا پوری طرح اللہ تعالی کے اختیار میں ہے۔ نہیں ماننے والے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے سنسکار میں رہیں جو سچائی کے بالکل برعکس ہوتی ہے مگر یاد رکھیں ان کا اندھا یقین ان کی بدسکونی کی وجہ نہ بن جائے اور اگر اس کے بعد ان کے یقین میں سچائی ہو تو یقیناً سچائی بتانے والے کو کوئی موقعہ نہ دیں۔

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (010:072)

اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا۔ میرا معاوضہ تو خدا کے ذمہ ہے۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں مسلمان رہوں۔

تشریح: سچائی بتانے والے نبی اپنے نیک کاموں کے بدلے کوئی معاوضہ نہیں لیتے اور انسان کو معاوضہ صرف اللہ تعالی ہی دے سکتے ہیں اور نبی کبھی بھی اللہ تعالی کے اصولوں سے باہر نہیں جاتے۔

پیغام: اس آیت میں "مسلمان" لفظ کا استعمال یہ ثابت کرتا ہے کہ "مسلمان" لفظ کسی امت یا گروہ کے دائرے تک محدود نہیں ہے اور یہ لفظ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے اور نیک لوگوں کو "عربی زبان" میں "مسلمان" کہا جاتا ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ (010:073)

لیکن ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب کو بچالیا اور انہیں خلیفہ بنادیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو غرق کر دیا تو دیکھ لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا کیسا انجام ہوا۔

تشریح: قدرت نے نوح کے ساتھیوں کو جنہوں نے ان کی سچائی پر یقین کیا اور اسے اپنی زندگی میں عملی طور پر لاگو بھی کیا تھا انہیں ہی نوح کی کشتی یعنی گیان کی کشتی یعنی سکون کی کشتی یعنی خوشحالی کی زندگی حاصل ہوئی تھی اور جن لوگوں نے ان کی سچائی کو جھٹلایا تھا وہ لوگ جہالت کے اندھیرے میں ڈوب کر رہ گئے۔ یہ اس کا نتیجہ تھا اور یہ لوگوں کے لئے ایک مثال ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (010:074)

www.urduchannel.in

پھر نوح کے بعد ہم نے اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

تشریح: نوح کے بعد بہت سارے پیغمبر ہندوستان آئے تھے۔ تمام رشی منی نسل در نسل سے یہاں کے انسانوں کو سچا گیان بتاتے آئے مگر یہاں کی نسل کبھی ذات پات کے نام پر اور کبھی چھوا چھوت کے نام پر بٹتی اور لڑتی گئی یعنی وید میں بتائی گئی سچائی کو اپنے اعمال کے ذریعہ جھوٹا ثابت کرتے گئے اور نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور آج بھی یہ کسی نہ کسی بہانوں سے آپس میں لڑ رہے ہیں اور بد سکونی کی زندگی جی رہے ہیں۔

پیغام: سوال اٹھانے والے یہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں ہندوستانی نسل کا ذکر نہیں ہے مگر میں (سدھارتھ چڑ جی) دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے ہر کونے اور ہر طرح کے انسان کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے "وارث پاک" کے ذریعہ مجھے (سدھارتھ چڑ جی) وہ نظر اور ذمہ داری بھی دی ہے کہ آج کے انسانوں کے درمیان اس بات کو پہنچاؤں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنۢ بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَٰرُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِي۟هِۦ بِـَٔايَٰتِنَا فَٱسْتَكْبَرُوا۟ وَكَانُوا۟ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ۔ (010:075)

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے۔

تشریح: موجودہ مصر (اتری افریقہ) میں موسیٰ اور ہارون نام کے دو پیغمبر لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور ان کے اصولوں کی سچائی بتانے کے لئے پیدا کئے تھے جیسے کہ دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ نے سچائی بتانے والے رسول بھیجے اور یہ اس لئے کہ جہاں پر ظالموں اور گنہگاروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے وہاں پر پیغمبروں کا آنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مصر میں فرعون نام کا راجہ ہوا کرتا تھا جو انسان اور انسانیت پر اتنے ظلم کرتا تھا کہ انسانوں کا جینا دشوار ہو گیا تھا۔ موسیٰ کی بات ان لوگوں نے نہیں مانی اور وہ اتنے مغرور ہو گئے تھے کہ خود کو اللہ تعالیٰ سمجھنے لگے تھے اور گناہ پر گناہ کرتے جا رہے تھے۔

پیغام: ہندوستان میں کرشن جی کی آمد 2000 بی سی سے لیکر 3000 بی سی کے درمیان ہوئی تھی اور ٹھیک اسی درمیان مصر میں فرعون اور موسیٰ کا واقعہ ہوا تھا۔ کرشن جی کی پیدائش اور موسیٰ کی پیدائش کی تاریخ تقریباً یکساں ہے۔ کیا حضرت موسیٰؑ ہی کرشنا جی تھے؟ جنہوں نے مصر سے آکر گجرات کے سمندری ساحل پر راج کیا تھا۔ میں (سدھارتھ چڑ جی) اس بات کو ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے اور اس کی حقیقت لوگوں کے دماغ میں اللہ ہی دیگا۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوٓا۟ إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ۔ (010:076)

تو جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

تشریح: موسیٰ کے پاس سے جب لوگوں کو سچائی اور جدید خیالات ملے تب لوگوں نے اسے جادو سمجھا۔

قَالَ مُوسَىٰٓ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّٰحِرُونَ۔ (010:077)

www.urduchannel.in

موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پانے کے۔

تشریح: موسیٰ نے لوگوں کو سمجھایا کہ یہ جادو نہیں ہے۔ جو سائنس کی باتیں موسیٰ نے لوگوں کو سمجھائیں وہ کوئی جادو نہیں تھا۔ اگر وہ جادو ہوتا تو کچھ دیر کے لئے ہوتا اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پیغام: انسانی سماج میں انسانوں کے درمیان جو نفرت ہے چاہے وہ جس شکل میں ہی کیوں نہ ہو اسے مٹانا ہی انسانی تہذیب کے لئے فائدے مند ہے اور یہ بات پیغمبر موسیٰ اور کرشنا جی کی تاریخ سے ملتی ہے۔ کرشنا جی نے بھی ہندوستانی سماج میں جیسے چھوٹی ذات کہا جاتا تھا، اسے اپنا لیا اور ہندوستانی نسل کے لئے ایک مثال قائم کی تھی۔ ہندوستانی نسل کے لوگ کرشنا جی کی مورتی بنا کر تو ضرور انہیں پوجنے لگے مگر ان کے نقش قدم پر نہیں چلے اور اس نسل کی آپسی نفرت اسے کو سنسکار اور غیر عقلی سوچ کی طرف لے گئی۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ۔ (010:078)

وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ جس پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے رہے ہیں اس سے ہم کو پھیر دو۔ اور ملک میں تم دونوں ہی کی سرداری ہو جائے؟ اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

تشریح: بھارت ورش کی نسل کے لوگ آج بھی اپنے پرانے غیر عقلی اور نفرت والے خیالات سے آزاد نہیں ہو پائے اور ان کے باپ داداؤں نے جو نفرت والی سوچ پال رکھی تھی وہ آج بھی اس پر قائم ہیں۔ گیان اور سچائی بتانے والوں پر یہ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ دنیا میں نام کمانے کے لئے یہ لوگ انہیں ان کے اصولوں سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ کسی بھی صورت میں پیغمبروں کے بتائے ہوئے محبت اور بھائی چارہ کے اصولوں کو نہیں مانیں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ۔ (010:079)

اور فرعون نے حکم دیا کہ سب ماہر جادوگروں کو ہمارے پاس لے آؤ۔

تشریح: جیسے کہ اس وقت فرعون نے موسیٰ سے کہا تھا کہ اس کے پاس بھی ایسے جادوگر موجود ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ۔ (010:080)

جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو تم کو ڈالنا ہے ڈالو۔

تشریح: فرعون نے ایسے لوگوں کو سامنے لا کر کھڑا کر دیا تھا جن کے خیالات (جادو) بہت چالاکی سے سچائی کو بگاڑنے کی طاقت رکھتے تھے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔ (010:081)

جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا جو چیزیں تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے خدا اس کو ابھی نیست و نابود کر دے گا۔ خدا شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا۔

www.urduchannel.in

تشریح: مگر افسوس اس وقت بھی موسیٰ نے یہی کہا تھا اور یہ قدرتی سچائی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتی سچائی اپنے آپ میں اتنی بلند اور پاک ہوتی ہے کہ اس کے سامنے کوئی بھی سازش گھٹنوں کے بل گر پڑتی ہے اور فسادیوں کی کوئی بھی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۔ (010:082)

اور خدا اپنے حکم سے سچ کو سچ ہی کر دے گا اگرچہ گنہگار برا ہی مانیں۔

تشریح: اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے حکم سے ثابت کر دیتا ہے کسی کو پسند ہو یا نا پسند۔

پیغام: ان ساری آیتوں میں کسی جادو کے مقابلہ کی بات نہیں ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا "جادو" ایک مثال ہے جو حق اور باطل کی نشاندہی کرتا ہے۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ۔ (010:083)

تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے فرعون اور اس کے اہل دربار سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسا دے اور فرعون ملک میں متکبر اور متغلب اور حد سے بڑھا ہوا تھا۔

تشریح: موسیٰ اور ان کے وقت کے لوگوں میں سے کچھ لوگ ہی سچائی پر یقین لائے اور کچھ لوگوں نے فرعون کا ساتھ دیا تھا اس کے ڈر سے اور ظلم سے بچنے کے لئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اُس وقت فرعون بہت ہی زیادہ طاقتور تھا اور اپنی طاقت سے لوگوں پر ظلم پر ظلم کرتا رہتا تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ۔ (010:084)

اور موسیٰ نے کہا کہ اے قوم اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو اور اگر فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو۔

تشریح: موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور ان کے اصولوں کی ہی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (010:085)

تو وہ بولے کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔

تشریح: موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ ہی سچائی پر ایمان لائے اور دعا کی تھی کہ ظلم کرنے والوں کا شکار نہ ہوں۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (010:086)

اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے ہمیں نجات بخش۔

تشریح: اور یہ بھی دعا کی تھی کہ ایسے کافروں سے انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نجات ملے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (010:087)

www.urduchannel.in

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ ٹھہراؤ اور نماز پڑھو۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنادو۔

تشریح: موسیٰ اور ان کے بھائی کے دماغ میں اللہ تعالی کی طرف سے یہ سوچ آئی کہ اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے مصر میں ہی مکمل طور پر ڈٹے رہیں اور اپنے بلند اصولوں کی اتنی پابندی کریں کہ لوگ ان کے اصولوں کو عبادت کا مقام سمجھنے لگیں۔ اپنے اصولوں کے ذریعہ موسیٰ اور اس کا بھائی اللہ تعالی کی عبادت کریں اور نیکی، محبت، پرہیزگاری، عدم تشدد، شکھشا اور شانتی چاہنے والوں تک یہ پیغام پہنچے کہ اللہ تعالی کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈریں۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ (010:088)

اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں روشن اور مال وزر دے رکھا ہے۔ اے پروردگار اس لئے کہ تیرے راستے سے لوگوں کو گمراہ کریں۔ اے پروردگار! ان کے مال کو برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔

تشریح: موسیٰ نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ جتنے بھی ظلم فرعون اور اس کی قوم کیوں نہ کرے اور اپنے غرور اور موہ مایا میں ڈوب کر جب تک انہیں اپنے کئے کی سزا نہ ملے تب تک انہیں ان کے حال پر قائم رہنے دیا جائے اور یہ دعا اس لئے کی گئی تھی کہ لوگوں کو یہ سمجھ میں آجائے کہ گناہ اور گنہگاروں کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ (010:089)

فرمایا کہ تمہاری دعا قبول کرلی گئی تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے راستے نہ چلنا۔

تشریح: قدرت یا اللہ تعالی کی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ گنہگاروں کو سزا ضرور ملے گی اس لحاظ سے نیک اور پرہیزگار لوگ اپنے اصولوں پر قائم رہ کر سچائی کے راستہ پر چلتے ہوئے گناہ کو چھوڑدیں اور جو لوگ گناہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ اگیانی (ناسمجھ) ہیں۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰىٓ اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ (010:090)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا تعاقب کیا۔ یہاں تک کہ جب اس کو غرق نے آپکڑا تو کہنے لگا میں ایمان لایا کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔

تشریح: موسیٰ کی قوم یعنی بنی اسرائیل کو تکلیفوں کا سمندر پار کرواکر فرعون اور ان کے ماننے والوں کو ایک مثال دِکھائی اور مثال سے ڈر کر فرعون اور ان کے گروہ کے لوگوں نے موسیٰ کے گروہ کا تعاقب کیا انہیں تکلیفیں اور ظلم دینے کے مقصد سے لیکن وہ خود بدسکونی اور تکلیفوں کے سمندر میں ڈوب گئے۔ اس حالت میں فرعون اور اس کی قوم کے لوگوں نے ایمان لانے کی بات کی۔

www.urduchannel.in

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (010:091)

(جواب ملا) کہ اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا؟

تشریح: تو سوال یہ ہے کہ اس وقت ایمان لانے کے بجائے اگر پہلے اس بات کو سمجھ جاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ۔ (010:092)

تو آج ہم تیرے بدن کو بچائیں گے گے تاکہ تو پچھلوں کیلئے عبرت ہو۔اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

تشریح: وقت گزر جانے کے بعد اور گناہ جب انسانی سماج میں بڑھ جاتا ہے تب اگر اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو نجات دیتے تو ضرور لوگوں میں غلط پیغام پہنچے گا اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کبھی بھی انسانی سماج میں یہ ناانصافی نہیں کرتا اور اس اصول کے تحت اللہ تعالیٰ حد پار کرنے والے گنہگاروں کو سزائے موت دیتے ہیں۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ (010:093)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں لیکن وہ باوجود علم حاصل ہونے کے اختلاف کرتے رہے۔ بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا۔

تشریح: اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو (فرعون اور اس کی قوم کے خاتمہ کے بعد) یعنی مصر کو ایک خوبصورت اور امن وچین والا مقام بنایا اور اسے اچھی نسل اور بہتر زندگی اور جینے کے ساز وسامان مہیا کروائے اور اس میں کوئی دو باتیں نہیں ہیں اور ان کی قوم کو گیان اور وگیان سے نوازا۔ موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ جنہوں نے اصولوں کے معاملے میں شک ظاہر کیا تھا ان کا فیصلہ آخرت میں ضرور ہو جائے گا۔

فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۔ (010:094)

اگر تم کو اس بارے میں جو ہم نے تم پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے کی کتابیں پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لو۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق آ چکا ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔

تشریح: اگر لوگوں کو موسیٰ یا کسی بھی پیغمبر کے اصولوں پر شک ہو تو ضرور وہ قدرت، موجودہ حالات اور تواریخی ثبوتوں پر نظر دوڑائیں تو انہیں ضرور سچائی کا دیدار ہو گا اور ایسے لوگوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (010:095)

اور نہ ان لوگوں میں ہونا جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں نہیں تو نقصان اٹھاؤ گے۔

تشریح: اور ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں دینا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے اصولوں اور قانون کو جو انسان اور انسانی سماج کو دیے ہیں اسے توڑیں یا اسے بگاڑیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ (010:096)

www.urduchannel.in

جن لوگوں کے بارے میں خدا کا حکم (عذاب) قرار پا چکا ہے وہ ایمان نہیں لانے کے۔

تشریح: بے شک جو انسان گناہ کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں وہ کبھی بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

پیغام: اللہ تعالیٰ کی مرضی سے کچھ لوگ انسانی سماج میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو سچائی کو نہیں سمجھتے اور دماغ میں ضد پال کر گناہ کرتے رہتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی ہے تاکہ انسان کو مختلف قسم کی زندگی ملے اور اسے ویرانیت اور یکسانیت محسوس نہ ہو۔

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ (010:097)

جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں خواہ ان کے پاس ہر (طرح کی) نشانی آ جائے۔

تشریح: اپنی ضد اور غرور میں آکر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی بھی صورت میں وہ سچائی کو قبول نہیں کرتے چاہے جتنا بھی ثبوت انہیں کیوں نہ دیا جائے۔ نتیجہ کے طور پر انہیں آخری دم تک عذاب بھگتنا پڑتا ہے۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۔ (010:098)

تو کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان اُسے نفع دیتا۔ ہاں یونس کی قوم کہ جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت کا عذاب دور کر دیا اور ایک مدت تک ان کو بہرہ مند رکھا۔

تشریح: سچائی بتانے والے کی محنت کے علاوہ کوئی بھی سچائی سماج میں خود بخود قائم نہیں ہوتی یعنی سچائی کو قبول کروانے میں اور کو سنسکار سے انسانیت کو آزاد کروانے میں تمام نیک انسان قربان ہوئے۔ پیغمبر یونسؑ کی قوم کی مثال دی جا سکتی ہے جب اُن کی قوم والے ایمان لائے تب انہیں دنیاوی تکلیفوں سے نجات ملی اور سکون کی زندگی عطا ہوئی۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۚ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔ (010:099)

اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر زبردستی کرنا چاہتے ہو کہ وہ مومن ہو جائیں؟

تشریح: خیالات اور اصولوں کے اختلافات انسانوں کی قدرتی فطرت ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو دنیا کا ہر انسان ایک ہی سوچ کا مالک ہوتا یعنی ایمان والا کیا انسان کے پاس یہ حق ہے کہ اپنی سوچ کو قائم کرنے کے لئے کسی دوسرے انسان کے ساتھ زبردستی کرے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ (010:100)

حالانکہ کسی شخص کو قدرت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لائے۔ اور جو لوگ بے عقل ہیں ان پر وہ نجاست ڈالتا ہے۔

تشریح: یقیناً اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کا ایمان لانا ناممکن ہے اور اللہ تعالیٰ جاہلوں کو جہالت جیسی ناپاکی میں قائم رکھتے ہیں۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (010:101)

کہو کہ دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا کچھ ہے۔ مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کو نشانیاں اور ڈراوے کچھ کام نہیں آتے۔

www.urduchannel.in

تشریح: لوگ یہ سمجھ لیں اور سوچ کر دیکھیں کہ کیا کیا چیزیں قدرت میں موجود ہیں پھر بھی وہ ایمان نہیں لاتے اور ایمان نہیں لانے والوں کو کوئی بھی ثبوت یا کسی قسم کا ڈر ایمان لانے پر مجبور نہیں کر سکتا (کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے)

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ۔ (010:102)

سو جیسے (بُرے) دن ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں۔ اسی طرح کے دن کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

تشریح: سچائی کو قبول نہ کرنے والے اپنے برے خیالات کے نتیجہ کا انتظار کرتے ہیں اور سچائی سمجھنے والے بھی اپنے نتیجہ کا انتظار کرتے ہیں۔

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (010:103)

اور ہم اپنے پیغمبروں کو اور مومنوں کو نجات دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مسلمانوں کو نجات دیں۔

تشریح: انسانی سماج میں جتنا بھی گناہ کا اضافہ کیوں نہ ہو جائے رسول اور ایمان والوں کی موجودگی ضرور ہوتی ہے اور ان کی حفاظت اور نجات اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے۔

پیغام: ایمان والوں کی موجودگی دنیا کے ہر کونے میں ہے اور اس لئے دنیا قائم ہے۔ جب دنیا میں ایمان اور ایمان والوں کا خاتمہ ہو جائے گا تو یقیناً دنیا فنا ہو جائے گی۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (010:104)

کہہ دو کہ لوگو! اگر تم کو میرے دین میں کسی طرح کا شک ہو تو جن لوگوں کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ میں خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ جو تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان لانے والوں میں ہوں۔

تشریح: گناہ اور جھوٹے اصولوں پر قائم رہنے والے سچائی، نیکی، پرہیزگاری، شکھشا، محبت، عدم تشدد اور شانتی پر چلنے والوں کے اصولوں پر شک ظاہر کرتے ہیں۔ نیکی اور بدی کی لڑائی انسانی ضمیر سے شروع ہوتی ہے اور قدرت کی شروعات سے ہی یہ لڑائی جاری ہے۔ فسادی فطرت نیک اصولوں کے فائدے کو سمجھنے نہیں دیتی اور نیک پوتر لوگ سچے سکون اور محبت والی سوچ پر قائم رہتے ہیں۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (010:105)

اور یہ کہ یکسو ہو کر دین کی پیروی کئے جاؤ۔ اور مشرکوں میں ہرگز نہ ہونا۔

تشریح: نیکی، پرہیزگاری، محبت، عدم تشدد، شکھشا، انسانیت اور شانتی (دین) پر قائم رہیں اور ان اصولوں کے ساتھ جئیں اور ہرگز ناپاک (مشرک) سوچ کو نہ اپنائیں۔

www.urduchannel.in

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ‌ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۔ (010:106)

اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ تمہارا کچھ بھلا کر سکے اور نہ کچھ بگاڑ سکے۔ اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔

تشریح: ایسے اصولوں کی فرمانبرداری نہ کریں جس کا کوئی نیک نتیجہ نہ نکلے اور جو ایسا کرے گا وہ سماج کو نقصان پہنچائے گا۔

پیغام: یہ آیت اگر مورتی پوجا کی طرف اشارہ کرتی ہے تو کچھ سوال آتے ہیں؟

(1) انسان کی عبادت ذاتی فائدے کے لئے ہے جیسے کہ اگر کوئی مورتی کے سامنے بیٹھ کر عبادت کرتا ہے تو اس سے اسے سکون ملتا ہے اور مورتی کو بھگوان ماننے والے اس سے ڈرتے بھی ہیں اور گناہ نہیں کرتے۔ کیا یہ سماج کے لئے فائدے مند نہیں ہے؟

(2) اور جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں کیا غیب خود آ کر ان کی مدد کرتا ہے؟

(3) نقصان یا فائدہ جو بھی انہیں ملتا ہے وہ سارا قدرت کی طرف سے ملتا ہے اور قدرت اللہ تعالی کی طاقت کے ذریعہ ہی چلتی ہے۔ اس طاقت کی عبادت کا مطلب یہ نہیں کہ اس طاقت کے آگے گھٹنے ٹیک کر، یا سجدہ کر کے یا اس کی تعریف کر کے عبادت کی جائے "غیب" کی عبادت کا مطلب یہ ہے کہ قدرت کے ان سارے اصولوں کو اپنانا جو انسان اور انسانیت کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

(4) مورتی ہو یا چوکور عمارت یا کسی کی قبر سب اللہ تعالی کی مرضی سے دنیا میں موجود ہیں اور انہیں انسان کی اونچی خواہشات کو ٹھنڈا کرنے کا مقام بنایا، اگر یہ سب نہیں ہوتے تو انسان اپنی اونچی خواہشات اور لالچ میں آ کر آپس میں لوٹ مار اور قتل جیسے گھناؤنے کام کرتے اور سماج کو بگاڑتے رہتے۔

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ‌ ۚ وَاِنۡ يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ‌ ؕ يُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ ؕ وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۔ (010:107)

اور اگر خدا تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح: اور اگر اللہ تعالی تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور اگر اللہ تعالی تمہارا بھلا کرنا چاہے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں اور اللہ تعالی جیسا چاہے اپنے بندوں پر فضل کرتا ہے۔

پیغام: اوپر بیان کئے گئے عبادت کے طریقات اور مقام کے بارے میں جو خیالات قدرت کی طرف سے مجھے ملے (سدھارتھ چڑ جی) ہیں، یہ آیت اس بات کا ثبوت بیان کرتی ہے۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ‌ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا‌ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيۡكُمۡ بِوَكِيۡلٍ ۔ (010:108)

www.urduchannel.in

کہہ دو کہ لوگو! تمہارے پروردگار کے یہاں سے تمہارے پاس حق آچکا ہے۔ تو جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو ہدایت سے اپنے ہی حق میں بھلا کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور میں تمہارا اوپر ذمہ دار نہیں ہوں۔

تشریح: علم اور گیان، محبت، انسانیت، نیکی، پرہیزگاری، عدم تشدد اور امن وسکون کو اپنانا ہی سچا مذہب ہے اور اس بنیاد پر ہی انسان کے اعمال بنتے ہیں اور وہی سچا مذہبی ہوتا ہے اور یہی صحیح راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی میں (سدھارت چڑجی) لوگوں کو بتارہا ہوں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ غلط راستہ پر ہیں اور وہی گنہگار ہیں اور کافر ہیں۔ یہ صاف اور سیدھی بات ہے اور ان اصولوں پر کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ عبادت کے طریقات اور قوم یا طبقہ کے نام پر جو لوگ فساد کرتے ہیں وہ ظالم اور غیر مذہبی ہیں۔ لڑائی تو صرف گناہ کے خلاف جائز ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

وَاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰى يَحۡكُمَ اللّٰهُ ۖۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ۔ (010:109)

اور تم کو جو حکم بھیجا جاتا ہے اس کی پیروی کئے جاؤ اور صبر کرو۔ یہاں تک کہ خدا فیصلہ کردے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

تشریح: سچے اصولوں پر قائم رہنے والے اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اپنے اصولوں پر قائم رہیں اور صبر کریں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آنے تک۔ اللہ تعالیٰ کے کام کو یا ان کے فیصلہ کو اپنے ذمہ داری سمجھنے کی بھول نہ کریں۔

پیغام: پیغام پہنچانے کے علاوہ میری (سدھارت چڑجی) اور کوئی ذمہ داری نہیں، کون سمجھے گا یا کون نہیں سمجھے گا یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔

www.urduchannel.in